بعون عنایت ملک منان کا فضل و خلاق زمین و آسمان



اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود اور [illegible] درخواست کرنے پر ملسکتی ہے معلوم ہوسکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے بحکم ضرورت کتب کلیات و دواوین فارسی و کلیات و دواوین اردو ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرمائین [illegible]
ادھاوین

کلیات و دواوین اُردو

کلیات انشاء اللہ خان — یہ کلیات نتیجۂ طبع عالی میر انشاء اللہ خان بہادر کا ہے اور یہ حضرت عہد مین نواب سعادت علیخان بہادر کے شاہی شاعر رہے تھے

کلیات ناسخ — اس مجموعہ مین سال تاریخ مین شامل ہین حضرت شیخ امام بخش ناسخ مرحوب قبل ازین [illegible] تاریخ و حسب [illegible] زبان ریختہ

قطعہ منتخب — از مولوی عبد الغفور خان صاحب [illegible]

رسالہ زبان ریختہ — جس مین اساتذہ زبان ریختہ کو [illegible] جناب ممدوح کی جمع اشعار اساتذہ تالیف کیا

[illegible] — [illegible] اشعار شاعرین کا آرزو و تذکرہ [illegible]

دیوان [illegible] — جناب ممدوح کا دوسرا دیوان ہے

[illegible] — مجموعہ بھی تصنیف [illegible]

[illegible] — دیوان ایضاً

[illegible] — [illegible] کی تصنیف [illegible] قصائد و مثنویات و دیوان وغیرہ [illegible]

کلیات صنعت — کلام شاعر مست [illegible] آبادی

کلیات ناسخ — کلیات شیخ امام بخش ناسخ

[illegible] — تصنیف [illegible]

کلیات نظام — اردو [illegible] بلاغت نکات از کلام معجز نظام جناب نظام الدولہ نواب محمد مردان علی خان بہادر نظام [illegible] خیالات نظم [illegible]

کلیات نظیر اکبرآبادی — اسمین [illegible] و دیگر نظم [illegible] ہین

کلیات امیر اللہ تسلیم — نام تاریخی نظم [illegible] تصنیف منشی امیر اللہ صاحب تسلیم [illegible]

کلیات میر تقی — [illegible] کا کلام ہے [illegible] طبع ہوا

کلیات ظفر — چہار جلد مجموعہ دیوان حضرت [illegible]

کلیات مومن — نہایت پاکیزہ [illegible]

[illegible] — ایضاً [illegible]

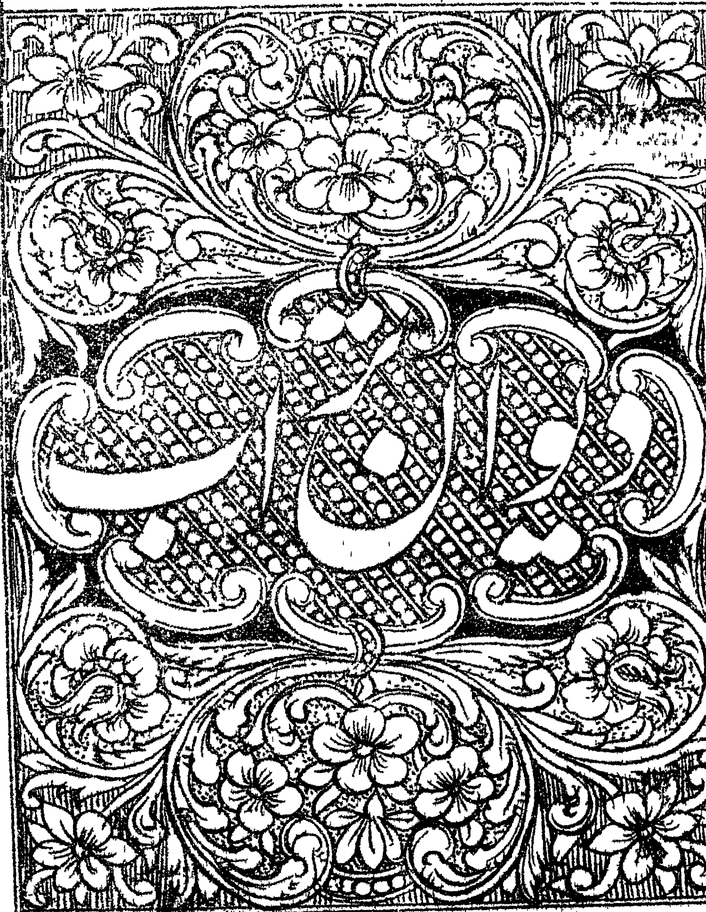
بہارستان سخن — [illegible] دیوان [illegible]

دیوان گویا — تصنیف فقیر محمد خان بہادر گویا [illegible]

دیوان [illegible] — تصنیف نواب سید محمد خان [illegible]

دیوان [illegible] — نہایت [illegible]
مولوی [illegible] صاحب

بعون صانع علیم منان فضل خلاق ذی امتنان



مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مرتبہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آدم کو ملک کہتے تھے کیا خاک بنیگا	سمجھے نہ کہ سرتا قدم ادراک بنیگا
تھی خاک سمجھ اونکی کہ یہ نہ سمجھا	آدم دم حق سے نفس پاک بنیگا
ہوئیگا کوئی دم مین یہ مسجود ملائک	ہے خاک نشین حاکم افلاک بنیگا
اولاد سے ہوئیگا اسی کے وہ پیمبر	جو نسل علی صاحب لولاک بنیگا

رہ شاد تراب اپنی حقیقت کو سمجھکر
صورت کے لیے کاہیکو غمناک بنیگا

دیکھتا ہون عرش کے اوپر سے تا تحت الثرا	شرق سے تا غرب ایکی ہے نہین کوئی دوسرا
آنکھ موندی تو عدم کی سیر ہی گم ہے وجود	آنکھ کھولی تو وہی ہے ظاہر و باطن بھرا
اوسطرح تنزیہ ہو جو اسطرح ہے تشبیہ جان	دونون حالت مین نہین کوئی دیکھا بار
دل سے نکلے ہے صدا اللہ بس باقی ہوس	کاروان عارفان کا ہے یہی بانگ درا

وہ طریقے کی ہماری کیفیت دیکھے تراب
جو خدا کیواسطے اس راہ مین آوے ذرا

ردیف الف

مجھے تھا عشق مین بدنام ہونا

ڈرتے ہین امیر اکو غضب دنیا ایسے	جیسے کہ سی مفلس کو ہو نہ مان کا کھٹکا

ہر چند تراب اوس بت کافر کو مین بھایا
لیکن نہ گیا اوسکے مسلمان کا کھٹکا

گر جاؤن وہ گلفام دکھا دے بدن اپنا	بلبل کو بھی پھر نہ خوش آوے چمن اپنا
ہان کیون نہ کہے صل علی یوسف کنعان	محبوب جو اچھا رہے اگر پیرہن اپنا
پھر موتہہ سے کوئی نام نہ مجنون کا نکالا	عاشق ہمین سے دکھلاوین جو دیوانہ پن اپنا
ہو زخم جگر تازہ اور آنسو نکل آوے	کہیے جو کسی شخص سے قصہ کہن اپنا
سب اپنی ہی کہتے ہین سنے گا نہین سنتے	شنوا نہین کوئی کس سے کہین ہم سخن اپنا
صورت مین نہ ہم آئے تو کچھ رنج نہ پاتے	ہے دشمن جانی تو یہی جسم و تن اپنا
روح آکے بدن مین ہوئی یون اصل سے غافل	جسطرح مسافر کوئی بھولے وطن اپنا
سو طرح کی ہین فائدہ تکلیف و بلا مین	بے سود نہین یار و یہ رنج و محن اپنا

جس شمع کے پروانے تراب ایسے بہت ہین
روشن ہے اوسی شمع سے یہ انجمن اپنا

نہ جور و تغافل نہ ہجرت نے مارا	ترے پیار و لطف محبت نے مارا
محبت مین پروانہ اور ہم ہین یکسان	کہ دوری سے تڑپے اور وصلت نے مارا
گئی عشق مین جان ہی کو تکن کی	بھلا جان شیرین کی الفت نے مارا
نہین ایکدل ہاتھ مین لے سکے ہے	وہ نازک بدن کی نزاکت نے مارا
ترے غمزہ کو جو کہے سو روئے	کہ ناحق اوسے خود بدولت نے مارا

[illegible]

ردیف الف

[illegible]

نور اوس سے ہی ہیگی کوئی نہ کچھ ... پھولے نہ سماویگا وہ گلفام ہمارا

[illegible] ... [illegible]

کوئی اول ہو آخر سے نہیں جسکے خبر ہے ... جانے وہی آغاز اور انجام ہمارا

دن رات تراب اوس ہی کا ہم پڑھتے ہیں کلمہ

ہے ذکر یہی صبح سے تا شام ہمارا

تو نے دیکھلا کے رخ اپنا مجھے حیران کیا ... دل کو اولجھا کے زلفوں نے پریشان کیا

دیکھتے ہی تری صورت گئی ناصح کی ہوا ... خوب اللہ نے دشمن کو پشیمان کیا

نوح تک بھیو کہ جلد آئیو او کشتی لا کے ... ہجر میں رو رو یہاں آنکھ نے طوفان کیا

پیرہن چاک ہوا گل کا چمن میں جب سے ... میں اوسیوقت سے چاک اپنا گریبان کیا

جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں ... جان و دل میں نے اوسی یار پہ قربان کیا

حق کی تقدیر پہ راضی ہوں جو چاہے سو کرے ... مجھکو پروانہ اوسے شمع شبستان کیا

نظر بد نہ لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ ... خال کو خوبی عارض پہ نگہبان کیا

شیخ گو تو نے بہت بکدی تو ڑے تو کیا ... نفس کافر کو کسی دن نہ مسلمان کیا

۴

سنکے وہ شوخ غزل میری یہ کہتا ہے تراب

عشق نے تیرے مجھے صاحب دیوان کیا

نہ ٹوٹی جب سے زنار خودی کا ایک بھی تاگا ... وہ کیوں آزاد بن بیٹھے ہیں کے سیلی اوڑھا

اودکھادے منہ تجھے [illegible]

دکھادے اپنے گھر سے کا تماشا

میں دل مجھکو دیا سب چاہتے ہیں

[illegible]

تراب اوس ذات میں ایسا [illegible]

[illegible]

نیلن کرنے کا تراب اور کسی ہی یاری
کچھ بھی پایا ہے مزا جسنے تری یاری کا

کیا فائدہ ہی یارو اوس بیوفا سی ملنا
ملنا ہی اوس سے بہتر آئی اگر میسر
لائی ہو فصل گل کا مژدہ وہی چمن مین
معشوق سے بہت عاشق ہلو نہ کیونکر
بیغرض اہل دنیا فقرہ سو کب ملے ہین
جسکو سفر ہو کر نارستہ ہو و معلوم

ہو عار و ننگ جسکو یار آشنا سے ملنا
ہو جسکے ہین برابر شاہ و گدا سے ملنا
لازم ہے تجکو بلبل باد صبا سے ملنا
بھاتا ہے یار ہی کو ناز و ادا سے ملنا
مشکل پڑے تو ہووے مشکل کشا سی ملنا
اوسکو توہے ضرورت کوئی رہنما سی ملنا

کیونکر تراب اوس سے مل دیکھے پہلے ہمسے
جو کوئی اس جہان مین چاہے خدا سے ملنا

جو ہین غیر سے وہ ہنسا کھلکھلا
نظر بھر کے کون اوسکا دیکھے جمال
تو زاہد سنجانا کبھو اوس طرف
مبادا کہین دیکھکر اوسکا حسن

گیا رشک سے دل مرا تلملا
جسے دیکھ آنکھین گئین جھلملا
کہ وہ مغبچہ ہے نپٹ چلبلا
ترے عشق کا بھی اوٹھے قافلا

وہ دانا ہو جو تجھ سے اوبجھے تراب
کہ تیرا زبردست سے ہے سلسلہ

اوس شوخ سے کوئی میری سفارش نہین کرتا
وہ خط کو میرے دیکھے تو پانی مین ڈبو دے

قاصد بھی کچھ احوال گذارش نہین کرتا
مین اسلیئے کچھ اوسکو نگارش نہین کرتا

ردیف الف

تب پسند آئے اوسے پردہ نشینوں کا بھی
حسن بھاتا ہی جسے مردم بازاری کا
صبح تک نیند نہ آئی شب بسلت مین مجھے
لطف پر کر سکے کون رات کی بیداری کا
کیون بڑھاتا ہی نہین ذوق ابھی مجھ فاروت
وقت آیا نہین کیا کوئی بیماری کا

ولہ

غیر کے پاس یار بیٹھیگا
دل مین میرے غبار بیٹھیگا
اوٹھ گیا بزم سے وہ مہ پارہ
جو ہین یہ دو تکا بیٹھے گا
فلک بیٹھا دے گی ما کبھی
رات جو مین اوس غم نشان بیٹھیگا
یاد دل بیقرار بیٹھیگا
ہاتھ میرے کو لا تراب تیرا
کیون تو ہے اختیار بیٹھیگا
عاشق

[illegible]

ردیف الف

عاشق ہون تیرا ... ہون تیرا
پیرہ تو نکر مجھسے کہ مین ... ہون تیرا

تو یار ہے تجھپر ہون فدا مین کہ یار ہون تیرا
اک بار مرا ہو تو مین سو بار ہون تیرا

کچھ آپ سے غیرون مین تو سمجھی اغیار ...
واللہ ازل سے مین گرفتار ہون تیرا

کہتا ہے عبث مجھکو طبیب اپنے سوا ے
خود نبض مری دیکھ مین بیمار ہون تیرا

سنتا ہون کہین تو نے بھی اب آنکھ لگالی
مجھسے نہ چھپا محرم اسرار ہون تیرا

جب اوس سے ملتا ہون تو کہتا ہے وہ مجھسے
کیا مین نہین عشق و وفادار ہون تیرا

باطن مین مرے غم کا روادار وہی ہے
ظاہر جو کہتا ہے مین غمخوار ہون تیرا

گر عشق مین تشہیر مری تجھکو روا ہے
تقصیر ہوئی مجھسے گنہگار ہون تیرا

جاؤن مین اب اور کہان چھوڑ کے تجھکو
بندہ ہون ترے در کا نمک خوار ہون تیرا

نہین پھر چھوٹتا ہرگز اسیر اوس زلف کا لٹکا
کہوں کیا حال اوس لٹکا دہ ہے جادو کا اک لٹکا

مگر اوس گلبدن کو ہے خیال اپنے عاشق کی
کہ باندھی ہے صدا رغبت سے بلبل چشم کا سٹکا

یکایک خواب سے نرگس چمن مین چونک اٹھی ہے
نہین معلوم کسکی چشم نرگس کا لگا کھٹکا

بجا کعبہ کو زاہد قلوب المومنین کیا کم
ادھر آ دل ہمارا پوچھ پھرتا ہے کدھر بھٹکا

ہمین اک عشق مین اوسکی ہے اے دل آخر
وگرنہ خط کے آگے اک جہان موڑ کے سٹکا

تسخر کو بھی تو وعدہ لطف کا ناحق کو کرتا ہے
کہ تیرے ظلم کا دل سے مرے جاتا نہین کھٹکا

کل خاک سیر لگ گئی تھی میری دامن سے
تو پھر کسطرح تونے دامن کو اوٹھا جھٹکا

تجھے کیون لگتا ہے مرا مژگان تر ناحق
کنار آستین مین تو ترے آبک نہین لٹکا

۲۴

سنا ہے تو کہیں ہو جسکو سو غم ہے جوانی کا
بدن پر کیا کوئی بھولی بدن ٹکڑے پانی کا

جو ہر سو سو کو تو آج دیکھ راہ مت کل کی
گھڑی ہین کچھ سمجھ کو کیا ہے وسنہ زندگانی کا

ہوا نفس سے چھوٹو دوا دو سے اب چھوٹے
برا کہتے تو ہین جھوٹے بھلا ہو نا توانی کا

گئی وہ تندی و چالاقی یہی مطلب ہے قسمت کا
نہیں کچھ حوصلہ باقی رہا اب شیخ فانی کا

تراب اپنے عمل کو کچھ نہین امید کے قابل
اگر کچھ آسرا ہے تو اوسی کی مہربانی کا

۲۵

جو کہتا ہون کبھی بہ عنت تیرا
تو کہتا ہے یہی اپنی ادا ہے بہ عنت سنا

او چڑھایا ہے نہ گھر عاشق کا بازار ایسی جو کستا
نہ گھر مین رقیبون کے نہ سمجھو جا ہیں بسنا

خدا حافظ بلا ہے جان ہین یہ عقیق دونو
سیہ کاکل کا بل کھانا او کالی سانپ کا ڈسنا

نہ مجھکو کشمکش مین ڈال ہو دلجو فراغ یا
کھلے رکھ اپنے سر کے بال چوٹی کو بہت کسنا

مجھے کب دیکھتی وہ ہندو کی ہجاتی ہے
کرون کیا و لکی بابت زلف کا فر مین پڑا پھنسا

جو صاحب جال ہین وہ آگ مین جا نہین ڈرتے
یہ جرات یار و کسی ہو کٹھن ہے آگ مین دھنسنا

عجب کیا ہے تراب اوسکو یہان جینے سے جو شادہین
یہان جس سے نہ ظاہر مین ہوا ہو ایک بھی جسنا

۲۶

کسی پہ جال نہ ڈالے خدا محبت کا
کہ چھوٹتا نہین جیتے پھنسا محبت کا

کہانی عشق کی کہیے تو نیند اڈ لیگا ہر
نہ پوچھے ہم سے کوئی ماجرا محبت کا

مجھے تو سب کہین محبوب دیکھ پڑتا ہے
مین کسطرح سے نہون مبتلا محبت کا

اوسی نے دل مین مرا اسقدر محبت دی
ہین آپ سے نہیں بانی ہوا محبت کا

ردیف الف ۔ مطبوعہ

کا لیان دی نہین تجھے یار نے چھین لا
یہ پیام اوس سے زبانی میری کہدیجیو
با تو پیار مری یا مجھ ہی کو پاس ا بنے بلا
باتین اوسکی مجھے بھاتین ہین ہر چند کہ ان
اپنے مونھ سے وہ مجھے برا جانے بھلا
کل مین جب سے لیے حیران و پریشان تھا
وہ تو جیسے سی دو دلبر آ بیٹھے ان ملا

ولہ

نزع مین سامنے ہو عاشق کے | دیکھ لے منھ دم اخیر ترا
ہو گیا تجھ پہ مرغ دل قربان | گر گیا اوس پہ کام تیر ترا
اے بت سنگدل مین جان گیا | سنگ خارا سے ہے خمیر ترا
تجھسا ظالم نہوگا اور کوئی | جگ مین کوئی نہین نظیر ترا
دل مین میرے یہی ہوس ٹھہری | صاف مجھسے رہے ضمیر ترا
کھے یداللہ فوق ایدیہم | جسطرح کھر گیا تھا تیر ترا

طعن منکر سے کیا خطر ہے تراب
چاہے سو ہووے عیب گیر ترا

جوانی تلک لطف تھا زندگی کا | بڑھاپے نے کھویا مزا زندگی کا
نہ تجھسے ملا جو یہان جیتے جیتے | اوسے عمر بھر غم رہا زندگی کا
مسیحا نفس تجھکو کہتے ہین عاشق | ترے دم سے ہے آسرا زندگی کا
سنا دے اوسے قم باذنی کا نغمہ | دکھا دے ذرا معجزہ زندگی کا
جو دنیا مین رہ کے ہوا حق سے غافل | نتیجہ اوسے کیا ملا زندگی کا
بہار آئی پھر بلبلین جی اوٹھین گی | سناتی ہے مژدہ صبا زندگی کا

تراب اوسکو اکدم نہ تو بھول جانا
بھروسا ہے پیری مین کیا زندگی کا

یارو مین کیسا نصیبہ ور رہا | جب تلک بر مین مرے دلبر رہا
جو ہمیشہ یار کے در پر رہا | یار اکدن بھی نہ اوسکے گھر رہا

حق نظر آتا ہے جسکو ہر طرف
واہ کیا کیا شان ہے اوسکی تراب
دیکھ تو اوسکی طرف کیا کر رہا

دیوان تراب ردیف الف

ستے گری انگشت سے ... [illegible]
اپنے دامن ہی مین لیا سمنے
عاشق ناتوان کو ... [illegible]
جو نسیم بہار سے پھولا

گل جو دامان ... [illegible] سے گرا
قطرہ جو چشم تر فشان سے گرا
اب تو وہ طاقت و توان سے گرا
وہی پھر ... [illegible] سے گرا

٣٢ رنگ یہ دیکھ کر چمن کا تراب
دل تماشاے بوستان سے گرا

اگر تو نے دکھایا اپنا عالم بے حجابی کا
کہ خجلت سے ہوا ہے زرد چہرہ ماہتابی کا

رکھے ہے منت ہمارے یار کی کیھ ... [illegible] اپنا
نہین خورشید ہے یارو یہ گل ہے آفتابی کا

جنون کے ہاتھ سے پھرتا ہوں مین گردان ... [illegible]
لکھون کیا حال اپنی گردش خانہ خرابی کا

نہین مینا ہے ساغر ہے پرکالہ آتش
جلے ہے ہاتھ مین لیتی جیسے مرغ آبی کا

ہمین دیکھ آنکھ موندے ہے ادا ہے یہ بھی تیری
عبث ہمسے تو کرتا ہے بہانہ نیم خوابی کا

لگی ہے یار کے منہ ... [illegible] بھی پریشان ہے
بنا ہے زلف کیا باعث ہے تیری پیچ و تابی کا

مجھے کسطرح غیب مین کوئی احوال اپنا
کہ سب رکھتے ہین خطرہ یار کی حاضر جوابی کا

ہوا کا بھی مزاحم ہے رقیب سگ ترے در پر
نہین امکان مجلس مین تری اب باریابی کا

جوان و پیر سب والہ ہین تری نوجوانی پر
نہو کسطرح سے شہرہ تری عہد شبابی کا

٣٣ خدا حافظ تراب آثار کچھ اچھے نہین اوسکے
ہوا ہے دل مرا گھائل نہایت اضطرابی کا

محبوب نہو ہمسے اگر یار ہمارا
کھل جاے ابھی خلق مین اسرار ہمارا

ردیف الف

٣٤

زلف کو کس لیے عارض پہ پریشان چھوڑا

دیوان شراب

ردیف الف

در کے اعجاز ہی کہاں تھا شوق سے کمین عجب	یار نے فاتحہ کو رخ سے میان چھوڑا

بیت

عرش اور فرش تو اس وقت برابر ہی شراب
مل گئے خاک میں جب تخت سلیمان چھوڑا

کستے غوغا سے سکون درِ جانان چھوڑا	لیٹا ہوا در پہ رقیبوں نکو بے سامان چھوڑا
اور سب چھوڑ دیے بالی نے ہمارے گھر سے	فقط اک نرگس مخمور کو بے سامان چھوڑا
خوبرو آفت جان فتنۂ دل ہیں پر یہ	ہمیں ... ... چھوڑا
واہ کیا سرخی ہے کیا پان کی رنگت ہے	... لب کو ... بدخشان چھوڑا
شوخیاں دیکھکے اطفال پریچہروں کی	راہ بی گھر کی معلم نے دبستان چھوڑا
دل مغموم سے میں ہاتھ اوٹھایا اختر	غم کی طاقت نرہی خانۂ عصیان چھوڑا
وہ تو کافر ہے مسلمان نکہیے اوسکو	جسنے دنیا کے لیے دین درایمان چھوڑا
کون کہتا ہے گدا ہم تو شہنشاہ ہوے	حق کے دروازہ پہ بیٹھے رسلطان نچھوڑا
دیکھلی ہمنے مسیحائی تری اے ظالم	ہجر سے کرکے ہمیں نیم بجان چھوڑا
کسطرح اوسکی محبت کو چھپاؤں یارو	عشق نے داغ جگر سے ولیہ نمایان چھوڑا

مقطع

اصل سے دور ہو فریاد کرے کیوں نہ شراب
نالۂ زن رہتی ہے نے جب سے نیستان چھوڑا

وله

کہتا بعید ہے گھر تو ہے دور تیرا	ہے جلوہ گہ مرا دل جیون کوہ طور تیرا
کہتا ہے کون تجھکو پنہان عیان ہے یون تو	عاشق کو ہے میسر ہردم حضور تیرا
تیری چمک سے پیارے روشن ہیں سب ستارے	خورشید میں پڑا ہے اک ذرہ نور تیرا

وله

ایضاً

[illegible]

ایدل غفلات تو وہ بیدار ہو سوتا ہی کیا
او جہانکے رنج پر البتہ رونا چاہیے

دم غنیمت ہے نہو غافل خدا سے ایکدم
مزرعہ عقبے ہی دنیا اسمین کچھ شبہ نہین

عمر آخر ہو چلی اب بیکسے دوتا ہی کیا
اس جہانکے درد و زحمت پر کوئی روتا ہی کیا

زندگی نعمت ہے غفلت مین اسے کھوتا ہی کیا
کھیت ہے ہو جو دین ایسمین بیج بوتا ہی کیا

صوفیونکو تصفیہ دل مقدم ہے تراب
قلب سے جسکا ملوث وہ بدن دھوتا ہی کیا

فہرست ہے لے چشم تر رونا ترا ذرات کا
بیوفا ہی وہ کبھی وعدہ وفا کرتا نہین

کچھ نہین قاصد کا پیغام زبانی معتبر
زلف اوسکی تو عارض سے شب مہتاب ہے

لیکے دل پھیر منہ دکھاتا ہی نہین عاشق کو وہ
حسن اوسکا عاشقون پے اسقدر چمکا دیا

شیخ ہمکو ذکر و فکر عاشقون سے کیا خبر
ہو کہان تجکو مزا دونکے کو چھین گنیز

عارفونکے قلب کی کیا بات عرش مجید
ایسے برہی کھلا کر اپنی مانگ کی سیدھی لکیر

شور ہے چار و نظرت کیا زور برسات کا
ایکبار آسکے مجھے کسطرح اوسکی بات کا

جبتلک لائی نہ خط لکھوا کر اوسکے ہاتھ کا
عارض اوسکا زلف ہے چاند چھپری رات کا

یار کیا ہی آشنا ہی وہ تو اپنی گھات کا
سنیہ وہ قائل نہین عاشق کی احسانات کا

شغل یان نفی غیر دیار کے اثبات
حور پہ مرتا ہی تو مشتاق ہی جنات کا

اولیا کا ہر سخن ہے ترجمہ مشکات کا
کہہ سکتے ہیں یہ رستہ خوب ہی ظلمات کا

کیون نہ وہ غارت گر دین مسلمان ہو تراب
کافری اوسکی صفت ہی برہمن ہے ذات کا

ولہ

ردیف الف

ولایت کی جو زلف مین یان کہین
گرفتار ہوگا گرفتار ہوگا

خبر پاسکیگا وہ مرسا درد سے
کسی کا جو کوئی طلبگار ہوگا

مین جیتے اوسے دونگا دل اپنا بازی
اگر مفت بھی وہ خریدار ہوگا

تراب ابتک ہے ہمکو مرنا ضرورت
سنا بعد مرگ اوسکا دیدار ہوگا

ولہ

[illegible]

[illegible]

ولہ

سامنا کرتا نہیں وہ ابرو خمدار کا
اے رقیبو دیکھے جھکا کر وہ نگھین سرخ
خون کر ڈالو نگاہین بھی اکھین و چار کا
کفر اور اسلام مین کیونکر ہوں نہ بیخ نہین
سب مری تسبیح مین دہاگا ہی زنار کا
ایک چمن مین وہ چاہے کیا اور دیوار کا

ردیف الف

جب سے اوس شانہ بتان ذبح کیا تسبیح	لشکر غم کا تبھی سے دل مین تھانا ہوگیا
خیر کل مندن تمھی نے پابوسی کی تہ	ابتو کوئی مانع نہین وہ بھی بہانہ ہوگیا

۴۵ کچھ نہ پوچھو کسطرح مفتون ہوا اوسپر تراب
دیکھتے ہی اوسکی صورت دل دوانا ہوگیا

دیکھکر زلف سیہ مفتون و شیدا ہوگیا	ایدل دیوانہ کیا تجھکو یہ سودا ہوگیا
عقل و ہوش و صبر و تسکین ہم سے سب عشق نے	ہاے سب ساتھی یہ بچھڑے مین تنہا ہوگیا
یار و میرا رنگ کچھ اوسپر آیا اب تلک	مین تو اوسکے عشق مین تمکین سراپا ہوگیا
کسطرح یارب اوسکی مجھکو بیزاری تھی	آشنا غیر وئسے ابتو یار میرا ہوگیا
جو مین مجلس سے مری کل اوٹھ گیا وہ سرو قد	جسدم قیامت آگئی اور حشر برپا ہوگیا
رات یان جو چاہا کچھ اوسکا کہا تھا وہ شوخ	سب لگے منہ دیکھنے طرفہ تماشا ہوگیا
چھا گیا آنکھون مین نشہ بھر گیا دل مین وہ	غم نہین گر ہی سے خالی جام و مینا ہوگیا
قم باذنی کہکر عاشق کو جلا دیتا ہے وہ	قم باذن اللہ اعجاز مسیحا ہوگیا
حسن خدمت سے ہوا محمود کا پیارا ایاز	اسقدر کی بندگی اوسنے کہ مولا ہوگیا
ہاتھ اونکا جو ہین تو ہین دست بسیع	واہ کیا دست مشائخ ید بیضا ہوگیا

۴۶ کیا ہوا گر حسن مین شہرت ہوئی اوسکی تراب
مین تو اوسکے عشق مین بدنام رسوا ہوگیا

چمن مین جو نزدیک گلبن گیا	وہ بلبل کی فریادہی سن گیا
ہوئی شمع خاموش جال اوسکا سن کے	جسے دیکھ پروانہ جل بھن گیا

[illegible]

جہاں میں جو حقانی ہو ہیشہ تک ہے یانی
جو حق بولی سولی کی تھی مین جلتا ہوا کولا

خدا کی جو مشیت ہوا وسی پر اپنی ہمت ہو
رضا پر استقامت ہو جیہ ہو سولا او دھر دولا

۴۹ اوسی وہ کیون نہ پیچا نے جو خوب اپنے تئین جانے
کہین جا بین ہو ملانے تراب ایسا نہین بھولا

مین ہون عشق ہون مجنون عرید ہی میرا
وہ عاشقی مین خلیفہ رشید ہی میرا

فریفتہ ہون مین جسپر وہ ہی فدا مجھپر
یہ حسن طالع و بخت سعید ہی میرا

تجھے ہو عید مبارک مجھے گلے سے لگا
نہ کر حجاب یہ انعام عید ہے میرا

کہا ایاز سے نے معشوق رہا کی مولا سے
میان تو بندہ بے زر خرید ہی میرا

تو صورت اپنی چھپا کر مجھے ستاتا ہے
نظر بجز تصور مفید ہی میرا

کرم سے تیرے تو نزدیک ہر کسی ہی آ
نہ پوچھ گھر سے تیرے گھر بعید ہی میرا

جو داغ ہجر کا سینہ پر امین دل ہی وداع
کہا یہ تجھپہ سزا دل شدید ہے میرا

وہ کان دھر کے مرا ماجرا سنے تو کہون
نئی کہانی ہے قصہ جدید ہے میرا

۵۰ تراب کس سے مخاطب ہو کل وہ کہتا تھا
یہ تیغ عشق کا مارا شہید ہے میرا

نہ ہو معیت الست اب وہ کیونکر بھلا
جسے یاد عہد قالوا بلے

وہ آپی تھا سائل اور آپی مجیب
کہون کس سے یہ راز مین برملا

کہین خود ہوا شمع مجلس فروز
کہین آپی پروانہ ہو کر جلا

کہین تخم ہو کر چھپا خاک مین
کہین شاخ شجر ہو پھولا پھلا

دیوان تراب

ردیف الف

منصور اور سرمد سا کوئی عشق مین یکتا ہو
جون قیس ہوا تو کیا فرہاد ہوا تو کیا

درویش نہو جبتک وارستہ دو عالم سے
بیقید ہوا تو کیا آزاد ہوا تو کیا

مغرور عبث ہووے دنیا پہ کوئی کافر
فرعون ہوا تو کیا شداد ہوا تو کیا

جب طوطی دانا کو زا ایکی نہو پروا
تب دام ہوا تو کیا صیاد ہوا تو کیا

جسمین نہ تمیز آئی خوردی و بزرگی کی
شاگرد ہوا تو کیا استاد ہوا تو کیا

ہی یاد مجھے جسکی ہر لحظہ و ہر لحظہ
اک ذرہ تراب اوسکو مین یاد ہوا تو کیا

لکھا تعویذ کتنے آہ اس دلکی اداسی کا
پڑھا ہی کتنے افسون ہای میری اوسی کا

ذرا بھی ابر نیسان جبتلک پانی نہ برساوے
کرے منہ بند دریا کسطرح سیپی پیاسی کا

زبان اونکی ہوئی ہرگنگ جسنے اوسکو پہچانا
وہ عارف ہی نہین جو اگر دعوی حق شناسی کا

ادا سے شکر نعمت ہی خدا کی بندگی کرنا
خلاف مرضی محسن نشان ناسپاسی کا

نہوتی گرد و پیرونکی پردہ صاف کھل جاتا
تراب ایسی خراب احوال درویش لباسی کا

جسنے کوئی یوسف کوئی یعقوب بنایا
اوسنے مجھے طالب تجھے مطلوب بنایا

بخشے ہی اوسنے تو مجھے تیری محبت
پیارے مرے جسنے تجھے محبوب بنایا

ہمکو تو نظر پڑتی ہے سب خوبی اوسکی
جسنے تجھے خوبون مین بہت خوب بنایا

کتنے ہو جدائی مین کرو صبر ہماری
کیا دلکو مرے آپ نے ایوب بنایا

جسدم تری مین چاہا اوسے سرانے لگاؤ
شوخی نے مری یار کو محجوب بنایا

مے پرستو نسے کہو ہشیار ہون توبہ کرین
رند بدمستون نے ابہی کہلی کہتری اوسکی کیا
نفس کے دریا پہ جنے شرع کا باندہا پل

محتسب کا دور آیا دور جام ٹل گیا
میکدہ مین شیخ ناحق اوسکی فرغل گیا
وہ بخوبی پار اوترا جو اودہر کے پل گیا

شعر
سر جہکا یا جس کسی نے اوسکے پانون پر تراب
شہسوار لافتی کا جسطرف دلدل گیا

موسیٰ نے جسے جلوہ نما طور سے دیکھا
گر وہ نہ دکھاتا اوسے دیکھتے کیا ہم
اک طرح کا ہو وے تو کسیسے کہون تعریف
کب حسن مین ہر حور و پری اوسکے مقابل

کا برق اوسے مینے بہی کل دور سے دیکھا
اوس نور کو ہمنے تو اوسی نور سے دیکھا
سو طرح کا ناز اوس بت مغرور سے دیکھا
اوس شک پری کو تو پری حور نے دیکھا

شعر
ہمکو تو بہت رنج دیے عشق مین دل نے
کیا کیا نہ تراب اس دل رنجور سے دیکھا

جسکی قسمت مین کرے پیر کا دیدار خدا
اوس بچارے سے بہلا پیر پرستی کب ہو
نیک بد خرد و بزرگو نسے نہین جسکو فرق
ہر کسیکو نہین ملتی ہے خزانے کی کلید
سب خدا دا لونکو اک رنج مین طرح کی تشویش
صحبت طالب تو آسان نہین مشکل ہے بہت
ایسے ملاح کے پکڑے نہ قدم کوئی کیونکر

اوسکو دکہلائے نہ پہر اودہر کا منہ یار خدا
خود پرستی مین کرے جسکو گرفتار خدا
ایسے احمق سے نہ ہی ہمکو سروکار خدا
کہولتا ہی نہین کم ظرف پہ اسرار خدا
دوست کو اپنے تو دیتا نہین آزار خدا
آہ دل ہو نہ کسی شخص کا بیمار خدا
ہاتہ سے جسکے کرے ناؤ بہری پار خدا

[illegible]

کسطرح ملون وہ کہان اوسکو مین یاران — جسکو مین کہین ایک ٹھکانی نہین پایا

۶۱
دن رات پہرا کرتی ہے آنکھون مین وہ تصویر
اک پل بھی تراب اوسکو بھلانی نہین پاتا

وحشت عشق مین لیلی کی کیا او بھلا — بن مین کیون پھرتا ہی مجنون یا برہنہ کھلا
یار کہتا ہی ہجوم عاشقانہ مجلس مین دیکھ — کسطرح سے آج دیوانون کا یان فتنہ کھلا
اک اشارہ مین وہ کرتا ہی دلکو لا بیان — تیغ ابرو کا ہی اوسکے ہو بہو جوہر کھلا
کسطرح چھپتا بھلا مضمون عشقیہ مرا — لیکیا تھا خط مرا غلطی سے نامہ بر کھلا
ہا تھ کی مٹھی نہین کھلتی ہی جسکی نخل سے — کب وہ رکھتا ہی وہان کیسہ پر زر کھلا
اوڑگیا پر پھاڑ کے کہدی کوئی صیاد سے — صید وحشی کا ترے فوراً جو بال و پر کھلا
قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر — ہا تھ سی مشکلکشا کے جب در خیبر کھلا
غول بندہ کے چلے مین پھر ولایت کیطرف — شیر حق جلد آ خیبر سے کفر کا بند ر کھلا

۶۲
زاہد اب حجرہ مین بیٹھا موند کے آنکھین تراب
خوف ہی حور و نکار کھے کسطرح سے در کھلا

پر نزاد و نکی الفت کر کی ناحق جی جلا اپنا — سنچا ہی کہوئی خوبونکو اگر چاہی بھلا اپنا
بیاض رخ پہ کیون ہمکو سواد زلف خوش آیا — پھنسایا بالکی پھانسی مین ہم آپ ہی گلا اپنا
بہت جھینکی تری ہمنے محبت مین عمل جبکے — پر اوسکے چشم جادو پر نہ کچھ افسون چلا اپنا
چھپایا مین نے جیسے آنکھین جب ذرا بھی کی تحریر — کہا جسوقت میری یار نے دکھہ بر ملا اپنا
نہ کھلا قیس سے کچھ وہ کی داغ اور نالونکی چھپا لے — لکھہ لیلی سے نخل عشق یون پھولا پھلا اپنا

[illegible]

دیوان تراب — ردیف الف

[illegible]

غم دل کا چھپاؤں تو چھپائے نہیں بنتا
گر ایسا ... کہ بنائے نہیں بنتا

پاس اوسکے میں جاؤں تو کٹھن ہے اگر اوسکو
پاس اپنے بلاؤں تو بلائے نہیں بنتا

دن رات گذرتی ہے تری یاد میں اوسکے
یاد اوسکی بھلاؤں تو بھلائے نہیں بنتا

اوٹھتی مرے جی میں ہے ...
پھر اوسکو رلاؤں تو رلائے نہیں بنتا

وہ شرم سے منھ سامنے کرتا نہیں ...
آئینہ دکھاؤں تو دکھائے نہیں بنتا

گھیرے ہیں رقیب اوسکو نہیں ... کی بات
گر اوسکو چپاؤں تو چپائے نہیں بنتا

کہتا ہے جو ایک آن نہ چھوڑونگا میں تجھکو
جی اوس سے چھڑاؤں تو چھڑائے نہیں بنتا

قاصد یہ پیام اوس سے تو کہیو چپکے
گر خط میں میں لکھاؤں تو لکھائے نہیں بنتا

بیکل کوئی کرتا ہے تراب اپنے کو ایسا
دل تجھسے اوٹھاؤں تو اوٹھائے نہیں بنتا ۶۵

لڑکوں نے ترے قیس کا سر پتھر سے توڑا
تو بھی وہ دیوانے نے ترا شہر نہ چھوڑا

چھوڑے ہے نہ کوئی اوسکو کھائی ہے قراجی
عاشق کا دل خستہ تو پہلو کا ہے پھوڑا

مشاطہ سمجھ بوجھ کے ہاتھ اوسپہ لگانا
کاکل نہیں یہ رخسار پہ ہے سانپ کا جوڑا

کس طرح رکاب اوسکی کوئی دوڑ کے پکڑے
راکب وہ ستمگار ہے اور شوخ ہے گھوڑا

اوس بت کا دل سخت کسی سے ہوا نرم
موم اوسکو کرے کون کہ پتھر کا ہے روڑا

تلوار کی بارہا اپنی دکھا ہی مجھے کیا
خونریزی میں کیا کم ہے تری آنکھ کا ڈورا

تر دامنی عشق وہ لے ہوئی زائل
گو آنسو سے اپنے میں دامن کو نچوڑا

ساقی ترے میخانے سے کوئی خالی نہ جاوے
بھر دے مری گلگونے کہیں ایک کٹورا

ردیف الف

عشق میں ترے سما میں ہوا رسوا

...

دم بدم کروٹ بدلتا ہے ... آتی نہیں
ایکدن جو کھلا دی منھ پر برقع اوسکے ...
یہ نہیں عاشق کا کچھ معشوق چاہے سو کرے
یار ہیں ... اور دل ہے میرا یار میں
کون چشمی کرے کسکی نظر اوس پر لگے
... کی ... منھ کو ...
ہوش اوڑ جاتے ہیں ...
قاصد اوس سے حال میرا کہیو ...
پھر تو اوس سے ... لینا خط ...
بادشاہوں کی تعلق کا نہیں کچھ اعتبار

ہے یقین احوال ان ... ترے بیمار کا
دم ترے دیدار میں ہے آشنہ دیدار کا
بندگی بیچارگی عالم ہے مجھ ناچار کا
... کہاں ... کا
سینہ جس ... یار کا
... کوئی ... کا
... کا
کام ہے تیری ...
نامہ بر مضمون ... کوئی ... کا
کسطرح کیجیے ... یار کا

سلطنت کی کم نہیں اوسکو تری صحبت شراب
۶۹ جسکو ہے ظل ہما سایہ تری دیوار کا

وصل سے غیر شادکام رہا
نوبی باریابی ہمکو خاص
... اوسکے امیدوار کی شکل
اوسنے میری طرف نہ پھر دیکھا
اچھے خود کام سے پڑا ہی کام
سب سے آزاد ہو گیا مولا

ہمسے نت وعدہ و پیام رہا
اور وہاں سبکو بار عام رہا
کل میں از صبح تا بہ شام رہا
میں تو کرتا اوسے سلام رہا
پھر کسی سے نہ ہمکو کام رہا
تیری خدمت میں جو غلام رہا

[illegible]

آشنائی خبر ہماری سے | دیکھو کیا ہم نے پاک کیا

مقطع

پاک کر خلق بد سے دل کو تراب
غسل سے کیا بدن کو پاک کیا

جو مہر و لطف کے واقف نہیں جفا کی سوا | کدھر رہا اوس سے کہاں ابتدا کی سوا
ہمیشہ دکھ میں کٹی قیس و کوہکن کی حیات | حصول عشق سے کیا خستگی بلا کی سوا
جو وہ کچھ میں نہ ہے پایا غیر سے پایا | کبھو نہیں کسکو دل آزار آشنا کی سوا
اگر وہ کھینچے تو تلوار سر پہ آ پہونچے | نہ منہ سے نکلے مرے کچھ بھی مرحبا کے سوا
وہ کیا کیا پیاری ادا و نشے لگو لیتا ہے | کسی کو دل کی نہیں مہر دلربا کے سوا
نہیں سنیگا وہ قاصد مرا پیام طویل | زیادہ اوس سے نہ تو کہیو مدعا کے سوا
قفس میں بلبل مسکین پہ نہ بیٹھی سے | خبر میں کی اوسے کون نہ صبا کے سوا
بہار میں شخص ہو اکثر تن وصال ہوا | خدا کے ساتھ نے کیا صورت کیا فنا کے سوا

مقطع

ہو تو نیہ ہوا عشق یار ہیں کیا تجھے قسمت سے
تراب یار ترا کون ہے خدا کے سوا

اکیلی آنکھ کو روئے منہ ترا نظر آیا | جو دامن میں تھی آنسو سے یاقوت و گہر آیا
سجا تو پر گئے بدر نکی تہ و مر رہا تھا جو | پھر اوسکے قتل پر تو کیسلے باندھ کمر آیا
او جا گر یوں ہی بیا رستہ ہو جیسی چاندنی پھیلی | پس ادا ہی جو ہر جیو شتاب اوس طرف وہ شکر آیا
کہا تھا کل ملونگا تجھسے میں صبح نکلتی ہی | نہ نکلا گھر سے باہر اب تلک دن دوپہر آیا
تراب آنکھوں نہیں سیری اب کوئی بجلی چمکا | وہ چنچل کو نجانا ہمنے کب آیا کدھر آیا

ردیف الف

[illegible]

عشق نے نہ مجھ کو ... لطف سے امان دیا
سب بتا یا تراب سے ... نشان دیا

ردیف الف

کیون گرا تا ہے تو انکھین نگاہ کو خاک پر
دوستی کر لے لگا صیاد سے پھر باغبان
سر کٹا قرآن ہو کے یا علی یا بوتراب

ہاتھ ہون تیرے قلم لے کھے سے گل اوٹھا
آشیان اپنا چمن سے جا لے بلبل اوٹھا
ذوالفقار اپنی علم کرکے ذرا دلدل اوٹھا

حق تعالے عشق اپنا دے تو بہتر ہے تراب
حسن صوری کچھ نہیں اس سے تو حق بالکل اوٹھا

مجھے تو دیکھ کے سنتے کیا ہے ... ہو جا
نے کے سنگدل تجکو ہی کہتے مین سب تجھ سے
دلا گر عشق مین تجکو تمنا شہادت ہے
جیسے ... ساکی آرزو ہوا دس سے کہہ اکدن

رقیبو نہیں کہتا ہی جل کے دال نہ ہو جا
تو ادس ... کنارہ کش خدا کیواسطے ہو جا
شہیداں ... مار سے مری ہو جا
مری معشوق کی دیوار کی سائے تلے ہو جا

تراب اللہ والے دیکھتے ہیں سب کہین حق کو
تو بسم اللہ کرکے جھٹ صنم کی سامنے ہو جا

عمر بھر ... جیسے جان دیا
ثابت اوسپر ہوئی نہ چاہ مری
اوسکو میرے درد دل سے عروج
واہ کیا حق نے خوبرویوں کو
نہیں کرتا ہے مجھ سے یار وہ
زلف کا فرسے کیون نہ صلح کرون
کیون وہ عاشق ... کرے

کبھی اوسنے نہ ایک پان دیا
گرچہ سو بار امتحان دیا
از زمین تا بآسمان دیا
عارض حسن بہ گمان دیا
کیسی دشمن نے ... دیا
مصحف رخ کو درمیان دیا
جسکو معشوق مہربان نہ پایا

۵۱	وہ چھلے گا بیٹھا اک وار تراب اوسپر جو اوسکے لیے اچھی شمشیر بنا لایا	

جب دل منصور پہ حق چھا گیا یارو تم سنتے ہو جسکو عشق پہ کون دیکھے اوسکو غیر از اہل دل حیف ستر حق جو جو ایک سے نے دم بخود مت ہو سبھی کچھ کہنے نہ اب مرشد بر حق کے صدقے جائیے	لب پہ اقرار انا الحق آگیا میں تو اپنے دل میں اوسکو پا گیا آفتاب اندھے سے کب دیکھا گیا پاس اپنے اک جہان آیا گیا حق جو کوئی بولا سو جھٹ مارا گیا راہ حق کی جو ہمیں دکھلا گیا

۵۲	کہدے طالب سے کہ سبق ہے تراب کلمۂ الحق وہ بھی فرما گیا	

دلکو میرے اوس نے کیا کیا بھولی باتوں سے لیا مسکرا کر منہ کے شوخی سے حیا و ناز سے سرخ لب سے اوسکے پائی لعل نے ایسی چمک کیا ہوا لیلی اگر خیمہ کے اندر چھپ رہی	میں جو کچھ بولا تو مجھکو آڑے ہاتھوں سے لیا عاشقوں کی دلکو اوس نے اچھی گھاتوں سے لیا آب و تاب بنا گوہر نے اوسکے دانتوں سے لیا قیس نے تو جھانک کر اک اوسکو قناتوں سے لیا

۵۳	کیوں کہتے ہم شب تار اوسکے پرتو کو تراب زلف مشکیں نے سواد اندھیری راتوں سے لیا	

چھپ کے آیا پھر نہ منہ دکھلا گیا یارو جسکو تم بہت کہتے ہو شوخ	کافر ترسائی جی ترسا گیا دیکھکر مجھکو وہ کیوں شرما گیا

دیوان ... ردیف الف

کبھی مجھسے نہ کہنا کہ میں گھر جاؤنگا
زہر کھا جاؤنگا ابھی مر جاؤنگا
...

آنکھ اسوقت کی خوبونسی لگانا ہی برا
شوخ چشمونسی لڑے کون زمانہ ہی برا

جو تیا جھر کی نکلتا ہون تو کہتا ہی رقیب
یہ نظر باز ہے اسکا ادھر آنا ہی برا

وضع مجنون کی بری کیون نہ لگی لیلے کو
عشق سے جسکو جنون ہو وہ دیوانہ ہی برا

اور سب بات ترا یار بھلا ہے لیکن
منھ چھپانا ہے برا آنکھ چرانا ہی برا

ہر دل پہ لگا تیر نگہ منہ سے نکہہ
کون جی مارے کسیکا یہ نشانا ہی برا

بس کہو للہ سے ڈر عاشق بیچارے کو
چھیڑنا ہر گھڑی ہر وقت کڑھانا ہی برا

کوئی کو جو تجھسے ہے یہ باز خلد برین
یار بن باغ ارم اوسکو دکھانا ہے برا

نقش پا ہو کی مین بیٹھا ہون گلی مین اوسکے
اے صبا خاک مری اٹھ کے اڑھانا ہی برا

اوس ستمگر سے کہے کون تراب ایسی بات
ہم فقیرونکو غریبونکو ستانا ہے برا

جو غفلت ہی مین نت جاگا او سو یا
کمائی کچھ نہ کی سب اپنے کھو یا

ہنسی مین جسکی گذری عمر ساری
وہی دنیا سے چلتے وقت رو یا

یہان جو کچھ کیا پایا وہان سب
وہی دانا جو آخر جو بو یا

نہ سیل آتا اگر تھم جاتے آنسو
یہ طفل اشک نے سبکو ڈبو یا

مسلسل اشک مژگان پہ ہے یون
سیہ تارون مین جون موتی پرو یا

چھپا ایک داغ درد دل سے
بہت کل چشم تر نے اوسکو دھو یا

ذرا سی صدمہ مین ہو جاتا ہی ٹکڑے
نزاکت مین تو دل شیشہ ہے گو یا

تو کیون خنجر کو ہر دم آب دی ہے
ہم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو یا

کاٹ ڈالے ہی ایک تیغ لا انسان کو وہ سب | لا اوڑ کے سامنے باتین کوئی لاکھون بنا
کیون نہ سمجھو تمہے اوسکی آبرو ہو بیشتر | جیسے میرا آنسو کا قطرہ گوہر مکنون بنا
واہ کیا ہی واہ نکلی منہ سی اوسکے جواب | آہ سی میرے تیغ گل اک مصرع موزون بنا
دیکھتے ہی اوسکی صورت منہ سی نکلے بے درود | قدرت حق سی عجب عارض گلگون بنا
جھاڑ پھونک سے وہ کالا نہیں سمجھیا کالی کا توا | زلف کی آگے زری کہانی جادو افسون بنا
جب ہی کچھ اوس سے غرض کہ تا این تپتا ہے | پھر تو لا یہ ہوگا شوق یہ کوئی مضمون بنا
دل ترا گھر ہے کوئی کرتا ہی گھر اپنا خراب | مت بگاڑ اوسکو نہ مجھکو اسقدر محزون بنا
کنج مخفی سے کیا ہی خود بخود اوسنے ظہور | اقتضا سے عشق سے عالم یہ گوناگون بنا

چاہے وہ ظالم کرے چاہے کہے جاہل تراب
خلق مین اوسکا امانت دار اک مین ہون بنا ۸۹

نہ پیا جام ہلاہل کا نہ سم کھا کے گیا | مر گیا عشق مین عاشق وہ ادسے غم کھا کے گیا
دم آخر بھی نکچھ اوسنے کہی جی کی بات | آہ بھی منہ سے نکی اہ ہی وہ دم کھا کے گیا
برگ گل جھڑتی ہین شبنم سے خزان مین اسطرح | کاغذ ابری ہو جسطرح کہ نم کھا کے گیا
دیکھئے ہوتی ہی کیا کیفیت اوسکی مرگ | زندگی مین جو یہان خوف عدم کھا کے گیا
وہ تو پاویگا وہان راحت و آرام سدا | جسنے یان صبر کیا رنج و الم کھا کے گیا
کچھ نہ فرعون کی موسی سے چلی ڈوب گیا | اژدہا ہوکے عصا جا وہ حشم کھا کے گیا
آنکھ کو یار کی مین جب سے کہا شوخ غزال | سامنے پھر نہوا میرے وہ رم کھا کے گیا
شرم سے کیا نگہ راست تری پڑتی ہی | تیر نادک ہی لطافت سے یہ غم کھا کے گیا

ردیف الف

ولہ

۹۱

تمکو کیا ہاتھ لگا یار دکھو کیا پایا	در خور اوسکا جو مین اوقات طبیعتہ چھوڑ دیا

۹۲ روح کو تن کے سبب جگ سے تعلق ہی شراب
کچھ علاقہ نرہا جبکہ بدن چھوڑ دیا

جسنے قمری کو یہان بندۂ شمشاد کیا	اوسنے گلشن مین قد سرو کو آزاد کیا
جو نے حسن اوسکو دیا مجھکو کیا عشق نصیب	یار کو شیرین بنایا مجھے فرہاد کیا
دل تو ہی عشق مین محبوبون اوسکا قصور	وہی مختار ہے جسنے یہ سب ایجاد کیا
حور کے نشہ نے زاہد کو کیا مست خراب	ہمکو دیوانہ خوبان پریزاد کیا
پھر ہوا جوش جنون فصل بہار آپہونچی	قیس نے خانۂ زنجیر کو آباد کیا
لکھے کل سب کیا یا جنے ملنے کا قرار	منتظر ہم ہی رہی کچھ بھی نہ ارشاد کیا
غیر کی مانی مری ایک نہ تقریر سنی	داد دی اور دنکی مجھ پہ ہی بیداد کیا
میرے جلنے پہ تیرا ایک بھی آنسو نہ گرا	تو نے بیدردی مین کچھ شمع پہ بیداد کیا
چشم آہو پہ نظر کرکے نظر بازون نے	حلقۂ عین پہ آنکھونکے نرے صاد کیا

۹۳ کسطرح محو ہو دیکھ کے منہ اوسکا شراب
خود فراموش ہوا جب ہی اوسے یاد کیا

جو بشر مبتلا بنا ہو مکر او زبلیس کا	آدمی اوسکو نہ سمجھے ہے وہ ابلیس کا
سلطنت مین جو کرے بذل رعیت پروری	اوسپہ سایہ ہو رجال الغیب سے چالیس کا
خانقہ مین جا کے سن کیا ذکر ہے نام خدا	مدرسے مین شیخ رہی کیا درس او تدریس کا
گر نہو تا دیو کو زور کرامت اسقدر	ایکدم مین لا سکتا تخت وہ بلقیس کا

دیوان نثار

ردیف الف

قتل ہوڑی پہ باندھ کے کمر
دو ہیں نازنین کمر کو ذرا

کب تلک رنج اودھر ہیگا اب
متوجہ ہو اب ادھر کو ذرا

چڑھ گیا ہے بہت فلک پہ ماہ
عارض اپنا دکھا قمر کو ذرا

ابداری میں کوئی لگا دے کے
دانہ اشک سے گہر کو ذرا

لے کوئی خبر نہیں دیتا
غم سے میرے وہ بے خبر کو ذرا

مر گیا نالہ کرتے کرتے آہ
نہیں طاقت رہی جگر کو ذرا

ق
کاش آجائے یار آج یہاں
شام کو یا دم سحر کو ذرا

دور بیٹھے جھٹک کے دامن کے
خشک کر دے یہ چشم تر کو ذرا

یار خود شوق سے وہاں آوے
رکھے جو پاک و صاف گھر کو ذرا

شیشۂ دو ہیں کیطرح تراب
دیکھ لے دل پہ رکھ نظر کو ذرا

۹۷

عاشق کو بھلا دھوکہ سے کی پہچانکے مارا
کیا جان سے مارا اوسے کیا جانکے مارا

پڑھ صلح کی آیات دکھا مصحف رخسار
کر قول و قسم پہ دیں قرآن کو مارا

بل کھائیگی ناگن کیطرح ہاتھ میں لیٹے
جب شانہ میں اوس زلف پریشان کو مارا

کیا گوہر دندان سے ہے لب سرخ سے چمکا
بجلی نے کوڑا لعل بدخشان کو مارا

منہ سے مرے نکلا کہ بس اے کافر ظالم
تیر اوسنے جو کل ایک مسلمان کو مارا

جھٹ دست تقبضہ ہو کہا کس لیے مجھ پر
مرتا تھا یہ خود سرمیں برایمان کو مارا

واجب تو مین اوسکا کسی نے جو چھیڑا | ہر چند بہت ... مرا ... حصہ ... ڈا
اے عشق کیا تو نے مجھے شہرۂ بازار | مجنون کا ... بیا ... جو ... ڈا
لیلی نے کہا سنتی ہون تجھے جھنکار | کیا پھرا ... آتا ہے وہ دیوانہ گورا
ہوتا ہے کہین چودھوین تاریخ اندھیرا | بیٹھے جو چھپا زلف مین منہ یار کا گورا

مقطع
ہمکو نہ تراب اتنی ابھی ... دوسری یہ
سیکھے جو کسی دن وہ پری صندلی جوڑا

ردیف الف

شان جو سوز پروانے مین دیکھا | عیان شمع کا شانے مین دیکھا
وہ کیا مسجد مین عابد بنکے بیٹھے | جسے لوگون نے بتخانے مین دیکھا
بچشم معرفت کچھ فرق سے ہے | یگانے سے نہ بیگانے مین دیکھا
حقیقت کا بہر صورت علاقہ | جو تار سبحہ ہر دانے مین دیکھا
گیا کھل دل کا عقدہ بے تکلف | جو زلف یار کو شانے مین دیکھا
تماشا وہ عجب دیکھا جو جم مین | جو پیر مغ کے پیمانے مین دیکھا
وہ بولا میری وحشت دیکھ کے کل | جنون طرح یہ دیوانے مین دیکھا
ہوئی مجنون کی یہ خانہ خرابی | جو آیا اوسکو ویرانے مین دیکھا
موا عاشق بیچارا زہر کھا کے | بیچارا اپنا مرجانے مین دیکھا
نکھیلا اوسکا جھنجھلانا غضب ہے | عجب لطف اوسکے جھنجھلانے مین دیکھا

تراب اوس شوخ کی جو پوچھو
جمال اوسکا مین شرمانے مین دیکھا

دیوان تراب

ردیف الف

کفن اوسکو بہت ایسے تکلف دیا تو کیا	وہ ایسے جو یہاں آیا ہوا اوس سر تا قدم ننگا
چھوڑی ہے پسینے مین چمن کر جا بسر شبنم	چھپے کہو نگر ننگا زنگی اوسکے جسم برا لگا
دوا کو درد دل بیٹے جو ادس جبہ سے دانگی	کہا اچھا بھلا اکدن بنا ونگا تجھے چنگا

۱۱۵	دو رنگی ہے جو ہو محفوظ دو رنگی سے تراب وس ہی کو ہم سمجھے ہیں قلندر یکرنگا

تنگ ان ہو قیس بھی وحشت سے گھرانے لگا	کو جنون راہ بیابان اوسکو بتلانے لگا
سطر اب سکے آگے جب میری غزل گانے لگا	تا نت باجی اگہ لو جہا یار فرمانے لگا
لوکین میں کا لکا سبزہ نہ کھلاتا تھا وہ	اب جو خط نکلا تو باغ سبزہ دکھلانے لگا
باغ میں کیا پھر خزان آئی گئی فصل بہار	دیکھ تو اے باغبان کیون پھول مرجھانے لگا
ترش ہو شیرین کر زبان دیئے حرف تلخ	سنکے میرا نام شیرین کیون تو للچانے لگا
شوقین شیرین کی افیونی کی صورت بنگئی	کیون تو زہر عشق بیٹھا جاکے کھانے لگا

۱۰۶	عشق ہے کے نفع و ضرر سے کیا وہ واقف تھا تراب کیا سمجھ کے ناصحا تو اوسکو سمجھانے لگا

کبھی جو دل فریب ادھر آیا	بھلا دل لیکے ہمسے منہ چھپایا
جہان مین کوئی نہ ایسا سنگدل ہے	وہ بت کیا بیمروت ہے خدایا
مرے قاصد سے اتنا بھی نہ پوچھا	کہان آیا اور کیا پیغام لایا
کوئی جگ مین کسی پر دل نہ ہو اب	بہت لوگون کو خوبون نے ستایا
تصدق ہون نگہون مین مرشد پر	عجب جام سے وحدت پلایا

[illegible]

ولہ

[illegible]

یاروںنے تراب اپنے کہی ہمایوں جو بات
سب کلمۂ حق صاحب تلقین کی ٹھہرا

بیوہ کے پیا جسکے ہیں انکو تو ہے سہاگ سدا — ہیں تینوں لوگ میں اپنی سہاگ سدا
سدا اپنا وصل ہے انکی جلال کی گرمی — سوا اسکی دھوم ہیں لگتے میں گر لاگ سدا
خدا کے فضل سے جسپر کھلا ہے — وہ اہل وجد ہے بھاتا اوسکو راگ سدا
طعام خوش ہیں نہ لیا وانکو کھاتی ہیں — جو نان خشک جو دکو کہو کا ساگ سدا

تراب ہے تساکت نہ با جبہ ال ہرا
کہ عالموں کو رہی صوفیوں سے لاگ سدا

عشق بازی کی تو اوسکی ہمکو ہے سودا کیا — یاد آتی یار ہمیں یہ دل بھی کہیں اپنا کیا
تیری مچھلی کے لیے ای مرغ ماہی فرد ش — ایک عالم ماہی ہے آب سا تڑپا کیا
دیکھنا یار وہ تنک وس شوخ بی پروا کیطرف — اسنے اپنے عاشقوں پر ظلم ہے کیا کیا کیا
ترس آتا ہی نہیں اوسکو کسی کے حال پر — اس بت نا ترس کا کسنے لقب ترسا کیا

ایکدن بھی تو نہ آیا وہ ترے گھر میں تراب
جسکے کوچے میں تو اک مدت تلک جایا کیا

جسمیں ہو بھاوے بھاوے تجھکو وہ کام کرنا — عاشق سمجھ کسیکو آپی سلام کرنا
ہو دستگیر ہیں تو زاہد بھی رام تیرے — کافر غضب ہے تیرا یہ رام رام کرنا
ان کام کی نگیں سے یہ خود نمائی یارو — خود رو سیاہ ہو کر اظہار نام کرنا
تم نوش ہو ہوئے نا خوش یا ہی سنجا ونگا میں — ابتو گلی میں تیری مجھکو مقام کرنا

ولہ

ردیف الف

[illegible]

[illegible]

خوشبو وہ اسکی چاہیے لا دے مجھے صبا	استا ... [illegible]
وہ [illegible] چڑا ایک گل بن بھی	چونکہ بو [illegible] ہے تری قبا
گریا [illegible] نہین عاشق ہوا ہی قتل	دامن ترا لہو سے بھلا کسطرح دبا
جینا تجھ کو چاہیے تو گور قتیل پر	جی اسکے [illegible] کیے بصد اخلاص مرحبا

۱۱۵ جس دن سے یار دوست ہوا ہے تراب کا
دشمن ہوئے ہین اوسکے سبھی خویش واقربا

کیا خوب تھا وصال اوسکی ملاقات کا سمیا	تا مرگ نہ بھولیگا مجھے رات کا سمیا
کیا بات وہ کہتا تھا کہ [illegible] گلستان	رہتا ہے دلمین اب یاد کرا وس بات کا سمیا
[illegible] کی جھڑی آہ کی بجلی ہے چمکتی	[illegible] شب ہجر مین برسات کا سمیا
بیٹھا نہ گیا مجھسے تو کل بزم مین اوسکی	دیکھا جو رقیبونکی مدارات کا سمیا
البتہ ہوا اعجاز مسیحا اوسسے یارو	دیکھے جو ترے لب کی کرامات کا سمیا
ہونٹھ اوسکے لب آب حیات اب نہون کیونکر	دکھلاتی ہے زلف اوسکی تو ظلمات کا سمیا

۱۱۶ بھولے ہی تراب اب کوئی بیداد جفا مین
پیارے وہ تری لطف وعنایات کا سمیا

آرام جان مجھکے بھر عمر جسکو پالا	دیکھا تو اب وہی ہے آزار دینے والا
یعنی بدن ہے سارا آزار دہ ہمارا	جو [illegible] ہمارا اوسے وہی [illegible]
پیری مین بھی نہ بدلی خو طبیب افسوس	حرکات نفس سے ہین [illegible] طفل [illegible]
ملکوت مین تھی خوش ہم ناسوت مین [illegible]	جنجال مین [illegible] کے [illegible] نے ڈالا

دیوان تراب

ردیف ت

[illegible] کوئی اپنی نمایش نہین کرتا
بندے کا تو حرکت وہی حضرت حق ہے
اک ذرہ تراب اپنے جنبش نہین کرتا ۱۱۸

وله

عاشق [illegible]

[illegible]

لگ جاوے اگر یار کے دامن سے ذرا سا

دیکھا ... جلنے وقت مرا اوسکا	یہہ بیساپا ... اگ ... کا
... وہ بالا ہو گیا عارض کا حسن	روپ کچھ اور ہی کھا ہے وہ بالا کان کا
میں فقیر جیو ا ... ہون گیا اوسکے سوا	ساز و ساماں ہے وہی مجھ بے سر و ساماں کا
... شہرہ بازار میں	ہے یہی جنس گران قیمت مری دوکان کا
کیون ... ہے ... لاگ	وہ تو ہی خواہاں ہمارے دین و ایمان کا
... دامن ... اوسکا دستگیر	تا قیامت ... دامان کا

... مجھ سے شراب یکایک

... ہے کہ کبھی میں تھا وافت ... سا

گر ... آ ما دہ یہاں ... رہیگا تراب

میں تو ہوں مرہون اپنے یار کے احسان کا

اک برہمن یار صادق ہے مرا	صورت معشوق عاشق ہے مرا
ساتھ اوسکا میں نہ چھوڑونگا کبھی	یار سے یہ عہد واثق ہے مرا
عاشقی میں سلسلہ میرا نہ پوچھ	پیر بھائی قیس و وامق ہے مرا
... دنیا میں یہ دولت ہی بہت	مہربان مجھپر وہ مشفق ہے مرا
کیا کریگی ... غیر کی	یار تو مجھسے موافق ہے مرا
کیا کہوں اوس میں اگلی واردات	ظاہر اوسپر حال سابق ہے مرا
فکر روزی کی نکر ہرگز تراب	رزق کا ضامن تو رزاق ہے مرا

جو کچھ کہ ایکدن اوسکو ہوست ہیں بیٹھے	ست توڑ کے اوس مین عاشق کو انتخاب کیا
کہان تلک وہ ہمین دیکھتا کسی کی راہ	نہ اسنے عاشق مشتاق پر عتاب کیا
وہ تو تعقیر ہمسے کیا جو ہمارا جرو جسا ہے	ادا و ستمنے جو دیا مجھے بیحساب کیا

۱۲۳	بتو تجھے عشق ہے پر اشنا نہو تو ہی رسوا نہو کسی سے دل تو نے تراب کہا

سوا دخط سے ہے تجمل حسن کی تمامی کا	ست مجھے دکھا نہ یہ سرخط مری غلامی کا
کسی کے عشق مین بدنام مین ہوا تو کیا	گذ نہین مرے کو چے مین نیکنامی کا
نہ مانگ یار سے میٹھا تو بہ اچھوڑا کیونکر	نظر پڑا ہے اوسے تو نمک حرامی کا
بہار دیکھے کوئی ادس پری کے دامن کی	چمکتا ہے یہ جانث دیا تمامی کا
ادائین اوسکی سبھی خوش ہین رقص مین لیکن	کچھ اور ہی لطف ہے آہستہ کج خرامی کا
لگی ہی منہ ترے کیا ہیچ سے نئی قلیان	یہ دم رکھے ہے ترے لب سے ہمکلامی کا
ہوا نصیب ہے خسرو جہان مین شرین کلام	ہوا جو زخمی مجھ فرہاد تلخ کامی کا
جو سمجھتے عشق مین تجھے جلاکے ہی کباب ہوے	مفارقت کا ہے شکوہ نشان خامی کا

۱۲۵	تراب کسکو رہا یار سے دوام حضور تو ہو صابر نہ کراس دراست گرامی کا

ہے سجاوٹ عجب اوس بالے کا	شوخ زنار دار دالے کا
کیون نہ عشاق ہووین حلقہ بگوش	ہے عجب روپ اوسکی بالے کا
چوم لیتا مین اوسکی زلف سیاہ	ڈر نہ ہوتا جو سانپ کالے کا

ردیف الف

کیون مجھے ترک نامہ و پیغام کردیا

سودا مین وہ کام نہ تلوار کر سکے

۱۲۶

ولہ

افسوس دل تو کاکل دلدار مین پھنسا

صید غریب دام ستمگار مین پھنسا

یار دو ... علاج اپنا اپنا کرے | ... آرام ...

۱۲۸	جو کچھ ہے کہ میں تراب سچا اپنا سمجھا ہون شو و گر ہند گار اسپے ہو کر داد مین ...

زور لینے تنا قبل کا ابرٹ شاہ دکھلا	آزاد پر نظر دلی ہے تب راہ دکھلا
کرشرم کو تیر تیغ کر کمر لیسے اولاد سے	پہلی مین چھپا آپ کو اے ماہ دکھلا
بیسے مرگ مفاجات ... جانا بگا جیسے	جلوہ یہ کسی اور کو ناگاہ دکھلا
کہتا ہے عبث ... کھا گا کبھی منہ	منظور ہی تو خواہ دکھا خواہ دکھلا
اک دن تمہی فرقت کی نہین تاب ہے کیکو	یہ روز قیامت سے مجھے اللہ دکھلا
کیون حال پریشان مرا تو دیکھہ کبھی ہے	یا مجھکو بہت شعبدہ جاہ دکھلا

۱۲۹	جو بندہ درگاہ تراب اپنا کہا دے بھٹکا نہ اوسے اور کی درگاہ دکھلا

پیر اک نوجوان سے ہارا	ناتوان پہلوان سے ہارا
یار و تم کس لیے جھگڑتے ہو	مین تو اوس مہربان سے ہارا
صبر کسطرح سے کرے عاشق	غم مین تاب و توان سے ہارا
عشق بازی مین دیکے ہاتھ سے وہ	ننگ و نام جہان سے ہارا
جسنے دوکان عشق پھیلائی	اپنے سود و زیان سے ہارا
دلکا قصہ کہان تلک مین کہون	تھک گیا منہ بیان سے ہارا
اوس سے مین ہاتھ مار کے ہیہات	دل و دین مال و جان سے ہارا

دیوان میرزا تراب

ردیف الف

ولہ

ولہ

[illegible]

جیسے جگ مین بہت چاہا اوسکو بیوفا پایا
اوسیکو سیکڑونکا آشنا و دلربا پایا

تبسم جس گل غنچہ دہن کا دلکشا پایا
ہین اوس رسا کو بیدلونے نارسا پایا

بھلا ہوا اوسکا جسنے عشق مین بہرا پایا
صنم کی چاہ مین اوسنے کیسے توڑی کیا پایا

کسیکو جسنے نہ بدلا دن پھیرا آشنا پایا
جسے یار نقطہ دم ڈالا اپنا کہیے مجھے

بیست سا ہجر اوسنے چشم رکھا
رہ شناسی ہے انگلی پر مری دلمین کھٹکی ہے

[illegible] سو کوئی جگ تیرا کہلے
شوخ عاشق کو پرواکرے ہر ند [illegible]

برہمن ہو کے بیٹھا بتکدہ مین ترک شیخی کر
شراب ایسا کسی نے بت پرستی مین مزا پایا

[illegible]

جنہون نے ہنسکو دیکھ لیا
ایک دم مین عدم کو دیکھ لیا
اوسکے قول و قسم کو دیکھ لیا
تیرے لطف و کرم کو دیکھ لیا
جا تری چشم و نم کو دیکھ لیا
اوسکے نقش قدم کو دیکھ لیا
سارے باغ ارم کو دیکھ لیا
[illegible] سو جام جم کو دیکھ لیا
اوسکی ابرو کے خم کو دیکھ لیا
کہین میرے صنم کو دیکھ لیا

[illegible] کو دیکھ لیا
[illegible] اوسکے دم بھر مین
تونے وعدہ ایا تھا وصل کا واہ
کام آیا کبھی نہ عاشق کے
میرے گریہ پہ ہنس کے مت کہیے
ہاتھ آئی نہ جب قدم بوسی
اوسکے [illegible] کی طرف
[illegible] کوئی نہ ایک لگا
شہر جب نظر ہلال عید
[illegible] پرست ہوا

دیوان [illegible]

ردیف الف

کہدے عاشق سے کوئی مبارکباد
[illegible] بہمبر آیا
[illegible] رنگ سے خوب تر نظر آیا
جلوہ [illegible] کل سے بہوری
میری آنکھوں مین اشک بھر آیا
[illegible] ہوش اوسکے ملنے کا
[illegible] نجانا صنم کد ھر آیا
[illegible] گیا تھا جو گل سے مجھے بیکل
[illegible] آج ادھر آیا
[illegible] کل کہان [illegible]
وہ اسکے حسن سے [illegible]
لین [illegible] نظر آیا
ساتھ او سکے [illegible] دل ہی گیا
ابتک جو نہیں ادھر آیا

ولہ

۱۳۶

[illegible] عشق مین [illegible]
[illegible]

[illegible]

بھلا غلام تھا محمود غزنوی کا ایاز	[illegible] سول لیا
ہندھا تھا یا ہے کے باز دمین نقش نگین ہر کا	مین اوسکو جانکے تعویذ دل کا کھول لیا
پڑی ہو آنکھ مین میری وہ گرد دامنکی	شکر سمجھ کے اوسے آنسو دمین گھول لیا

١٣٧ اودھر جو نازو ادا کا وہ لے چلا لشکر
اودھر تراب نے آہ و فغان کا غول لیا

وہ خود غرض ہے اپنے ہی مطلب کا آشنا	کیا بات اوسکی ہے وہ عجب کب کا آشنا
راستا دہی ہے مجھکو ملکے یہ معلوم ہو گیا	دن کا وہ آشنا نہین ہے شب کا آشنا
یکسان ہین اوسکے اگر رقیب و حبیب سب	بھٹیارہ ہے وہ کیسی نہو سب کا آشنا
روز ازل سے مجھکو ہوئی اوس سے دوستی	وہ شوخ سنگدل ہے مرا کب کا آشنا
جب بھی آشنائی کے قابل تھا صنم	یارو نہو چھو ہے وہ مرا تب کا آشنا
میری طرف [illegible] ہے جو یار کی	مین تو ہون اپنے یار کے مذہب کا آشنا
تو قم باذنی کہہ تو ابھی مرکے جی اوٹھون	اعجاز عیسوی ہے ترے لب کا آشنا
کسطرح مجھسے یار کی صحبت برار ہو	وہ تو ہوا اب اوہی صاحب کا آشنا

١٣٨ اوسکو تراب قدر کہان ہو فقیر کی
ہووے جو اہل دولت و منصب کا آشنا

گھر پر تری لیلی کی ہر تصویر توڑونگا	کر مجنون ہون ہاتھ سے جھٹ زنجیر توڑونگا
کیے تھا اک کمان ابرو اشارے سے مجھے کل	مین اوسکی خاک تو دے پر ہزار دن تیر توڑونگا
غضب ٹوٹے نہ کیون صیاد پر میری سو کہتا	پھنسا کر جال مین بال و پر نخچیر توڑونگا

١٣٩

ولہ

[illegible] صنم کے عشق مین [illegible]
مین ننگ و نام کا پردہ اوٹھا دیا [illegible]
دو دامن کی مری کیون نہ دھوم [illegible]

ردیف الف

[illegible]

ولہ

[illegible]

وہ چلتے وقت بہت لگ کے چلی تو ٹھیو
ہین چھپ کے بیٹھا ہوا ان کے ایک تیری مین

ہمین وہ دو سے آئے تا آئے گا
ملے جو گھر کہین اک نشہ لا کا

کسیکی شب کا پیاسا رہون نہ جیمین شراب
مجھے تو جام اب ایسا بلا محبت کا ۱۳۱

ملگیا غیر سے جھٹ ہمسے جدائی کرگیا
کوئی اوس نا آشنا سے آشنائی کیا کرے
آنکھ اور وہ لڑائی پھیر لی ہمسے نگاہ
دیکھ رستے مین مجھکو پھر گیا کر کے راہ
پھنس گیا صیاد بھی اب تو کہین بہتر ہوا
ہم نہین کرتے اوسکی خیرخواہی مین قصور
دلبری مین ہر ادا اوسکی ادا تازہ ہے
زندگی و مرگ اک عالم کی اوسکے ہاتھ ہے

بیوفا تھا جب تو ایسی بیوفائی کرگیا
آشنا سے اپنے جو ناآشنائی کرگیا
صلح جا دشمن سے کی مجھسے لڑائی کرگیا
شوخ راہ شرم سے کیا کچھ ادائی کرگیا
صید کے حق مین یہی طرح رہائی کرگیا
کیا ہوا گر ہمسے وہ ظالم برائی کرگیا
کیا کہون کیا کیا ادا سے دلربائی کرگیا
اپنے دور حسن مین وہ بت خدائی کرگیا

جلتے جلتے تو کبھی دل سے نہ بھولیگا شراب
چلتے چلتے یار جو مجھسے کھائی کرگیا ۱۳۲

دوستو جسکی محبت مین مرا جان گیا
مجھسے کیا چھپ کے رقیبون سے لڑاتا ہے آنکھ
کردیا زلف پریشان نے اوسے خاطر جمع
ہوگیا آنکھون مین اوسکے تو جہان سب تاریک

وہ تو بیمہر و دغا ہے مین اوسے جان گیا
اک نظر بازون مین چور کو پہچان گیا
سامنے اوسکے جو باحال پریشان گیا
جسکے گھر بزم سے وہ شمع شبستان گیا

ولہ

دیوان زادہ

ردیف الف

دیکھو واسطے اس جہان کے آشنا
بیوفا ہین سب یہان کے آشنا

دیوان تراب

ردیف الف

اوسکے دل مین عجب غبار آیا

تراب

...اپنی ہی ... تراب اوسکے ... پھول
... وہ ہر جائی کہان ... کیے آشنا

... تراب جا وہ زنجیر انکا
لٹکا ... پیچ کو جو
... جا کہتے ... ہین اکڑ ... کی
ہو آشفتہ ... سج نکل آوے
وہ ... انکا ... دخال ... ہے
کمربند سے کسنے ... ایسا ... آیین سے کھینچے

جبراست کی یہ صورت ہے وہ عالم ہی ... انکا
دکھایا قیس کو وحشت نے یہ رستا بیابان کا
تو کاہیکو عزیز مصر سوتا ماہ کنعانکا
خلوت نشین جلپن اوٹھا کر جب ... جھانکا
پری ہی شہر ہندستان مین ... دن ... انکا
دکھاتا ہی مجھے صبح اپنی خونخواریکی ... انکا

کہون مژدگان سے سوزنین ... تار زلفون سے
تراب اوسکو لگاتا ہو جو دل کے زخم پڑانکا

بھادون آخر ہوا کنوار آیا
کر گیا تھا قرار جھوٹا وہ
غور کرتی ہے باغ مین بلبل
دیکھکر اوسکی آنکھ متوالی
کل مین جسکی رکاب پکڑے تھا
اوسکے آنے پہ ہی گیا صدقے
جسکا آتا ہے نت نیا بارد

گھر سے برابتلک نہ یار آیا
دل تجھے کسطرح قرار آیا
کیا جنون موسم بہار آیا
چشم نرگس مین کیا خمار آیا
آج ایدھر وہ شہسوار آیا
خوب بر وقت انتظار آیا
پھر نہی دھب سے ابکی بار آیا

حسن اوس [illegible] کسی نے یہ سنا
کون بوسے [illegible] گل سے درے

ایون [illegible] تو آکے [illegible] رہا
غنچہ بھی [illegible] سکے بیٹھ رہا

149 نہین اوٹھتا ہے دل تراب اوس
کو وہ [illegible] بیٹھ رہا

[illegible] دیکھو [illegible]
[illegible] خوش [illegible] ہو چند لیلی سے
[illegible] شیرین کی [illegible] وہ کوہ کن [illegible]
ہوا پھر کیون [illegible] آئینے مین خود پرستی کا
کوئی اوس [illegible] ہے جا کے تو کیون [illegible] گھر اپنے
[illegible] کا حال بازیگر [illegible] غافل

[illegible] ترکی زاغ و زغن چھوٹا
[illegible] اونکی [illegible] چھوٹا
امید وصل پر پھر انکی غم سے کوہکن چھوٹا
جو قید بت پرستی سے وہ [illegible] چھوٹا
یہان [illegible] دیکھ کس کس سے وطن چھوٹا
تماشے [illegible] مشیئت کا چلن چھوٹا

150 تراب اوسکا فراق و وصل [illegible] ہی نہین کچھ اصل
ملیگا کون [illegible] جس گھڑی اپنا بدن چھوٹا

کھلا دے مجھکو لقمہ ایک ہی شیرین دہن چھوٹا
کہان [illegible] نافہ آہو کہان [illegible] گیسو
نہین چھوٹا [illegible] جسکے [illegible]
صنم کے لب پہ کچھ اور ہی چمک ہے لعل [illegible]
قسم [illegible] کوئی ملنے اوسی [illegible] کو [illegible]
ترک کس طرح [illegible] کس طرح [illegible]

[illegible] مین سچا ہون نہ ہو میرا سخن چھوٹا
[illegible] کی باس کیا ہے نافہ مشک ختن چھوٹا
وہ کب باندھ [illegible] باندھیگا طلائی [illegible] چھوٹا
مقابل اوسکے کیا ہوتا ہی یاقوت یمن چھوٹا
اوسی عاشق ہی پہنچے کہ ہے وہ دلشکن چھوٹا
جو [illegible] ہو کے جائے [illegible] کا بچن چھوٹا

153 ولہ

ردیف [illegible]

[illegible]

ولہ ۱۵۵

ولہ ۱۵۶

ردیف الف

ظاہر مین کیا جسنے مجھے اپنا خریدار | باطن مین اوسی حق کا طلبگار کرونگا
مشتاق رہیگا نہ کہاونگا اوسے منہ | جب تک نہ بہت تشنۂ دیدار کرونگا
جسطرح کیا اوسنے گرفتار مرا دل | اک روز اوسے مین بھی گرفتار کرونگا
بیوقت مین پاس اوسکے جو جاتا ہون تو کہو | سوتا ہی اگر یار تو بیدار کرونگا
دل پر جو مرے گھاو لگا گھر کو سدھارا | آونگا تو پھر دیکھیو کیا وار کرونگا
کھل جائیگا تب راز مری عشق کا سب پر | جسوقت اوسے محرم اسرار کرونگا
یا رب مین مری ہوگا اوسی روز وہ صادق | جب دوستی غیر سے بیزار کرونگا
اوسوقت مری سود لگا خود ہوگا قدردان | جب سامنے کوئی اور خریدار کرونگا
منکر بھی اگر گور مین پوچھے گا تو واللہ | اوس بت کی محبت کا مین اقرار کرونگا

۱۵۴ جو بات تراب اوسنے کہی راز مین مجھسے
مرجاونگا پر اوسکا نہ اظہار کرونگا

دل جسکی محبت مین گرفتار ہی میرا | وہ دشمن جانی و دل آزار ہی میرا
کہتا ہے خبردار چھپانا مری الفت | عاشق سے یہی اور اقرار ہے میرا
کسطرح بھلا مجھسے چھپے درد و غم اوسکا | غماز تو یہ دیدۂ خونبار ہے میرا
کیونکر نرکھون یار کے ملنے کی تمنا | دل آرزوئے وصل سے ناچار ہی میرا
کل دیکھکے مجھکو وہ لگا کہنے کسی سے | پہچانیو اسکو یہ خریدار ہے میرا
صورت نہ دکھاونگا اسے اپنی کسیدن | کہدو یہ عبث تشنۂ دیدار ہی میرا
کسطرح با چال اوسے یار مین جاؤن | نادانی سے یہ وہم او پندار ہی میرا

ولہ

١٥٧ مجھکو شراب اوسنے کیا شہرہ رسوا
مین کیا نہ اوسنے شہرۂ بازار لڑون کا

جیتا رہے وہ جسنے مجھے مارکے چھوڑا
روتا ہی رہا مین نہ ہوا اوسکا مژہ تر
کسطرح رکا اوسکی مرے ہاتھ مین مہتی
کرتا مین رہِ عشق مین کچھ اور بھی تگ دو

مین آپ سے ٹوٹا نہین خود یار نی توڑا
چھٹی نہ پڑی اوسپہ جو دامن کو نچوڑا
اوس شوخ ستمگار کا چالاک تھا گھوڑا
گرتا نہ مرے پاؤن مین گرہچر کا روڑا

١٥٨ مجھپہ پڑنہ شراب اوس بتِ کافر کا چلا
تسبیح مری بچ گئی مضبوط تھا ڈورا

ردیف الف

ابروِ یار نے ہمین مارا
ہم تو گھائل ہین اوسکے ابرو کے
سنگ مرمر سے کردی گورِ سفید
کیا گل اندام سے گلے لگ کے
جی اوٹھین مردی جسکی ٹھوکر سے
زلف کا فر پہ کوئی فسون نہ چلا
غش ہوئی سم تو دیکھ اوسکی سیج
دام مین پھنس کے کہتی ہے بلبل
جل گئے اختلا غیر کے دیکھ
وعدہ وصل تھا کہ شادی مرگ

تیغِ خم دار نے ہمین مارا
اسی تلوار نے ہمین مارا
گورِ رخسار نے ہمین مارا
پھول کے ہار نے ہمین مارا
اوسکی رفتار نے ہمین مارا
اوس سیہ مار نے ہمین مارا
اوس طرحدار نے ہمین مارا
عشق گلزار نے ہمین مارا
رشک اغیار نے ہمین مارا
کہکے عیار نے ہمین مارا

نتنی کری سبز انکھ منوالی
مست ہشیار نے ہمین مارا
بھولا بن اوسکا اوسکا باد

ولہ

[illegible]

پھر لیے جاتے دل اوسکی طرف
[illegible] بر دست یکسے کیا ہو

[illegible] نے ہمین مارا
[illegible] نے ہمین مارا
[illegible] اظہار نے ہمین مارا
ضبط اسرار نے ہمین مارا
ایسے غمخوار نے ہمین مارا
جس بقا کار نے ہمین مارا
دل کے گرفتار نے ہمین مارا

ہجر کا ستم تراب بوجھ بڑا
اس گران بار نے ہمین مارا
۱۶۱

نہایت بیوفا نکلا صنم سے دل مرا ٹوٹا
لگا وہ مارنے پتھر ہے شیشۂ دل کی [illegible]
تو کیا کہتا ہے اے دلبر شکستہ دل ہے [illegible]
ہمارے شیشۂ دل کو سنبھل سے ہاتھ مین [illegible]
بہت بہین دانائی کا تھا تجھکو گھمنڈ اے دل
کیا تھا عشق کے دم نے مجھے لال اللسان ایسا

نہین ہے اوس سے [illegible] امید بالکل سرا ٹوٹا
نہین [illegible] جہان شیشۂ دل ٹوٹا
لیتا آتا ہے دلدار [illegible] سرا ٹوٹا
ترا کہنا اس [illegible] نظر سے گرا ٹوٹا
جنون مین ہاتھ سے [illegible] دیکھا ترا ٹوٹا
ہوا ہون گنگ اب جب سے دم [illegible] ٹوٹا

تراب اوسکو غنیمت جان جو سودا ہوا جگ مین
محبت مین ہوا فانی ترا جون وجہ ٹوٹا
۱۶۲

بیدم ہے تڑپتا ہی جو بسمل نہ بچے گا
کوئی دم کا ہی مہمان یہ گھائل نہ بچے گا

دیوان [illegible] تراب
ردیف الف
وله
[illegible]

ہو گیا دہ مین اوسکا کام تمام
تو بھی جنون سے جو ہوا گھائل
بطرح دل پہ درد ہے لاحق
ایک ہو تو کسی سے کیئے ہائے
دیکھکر مجھکو یا کہتا ہے
ہائے کون اوس سے یہ کہے جاکر

جسکو بانکی ادا سے کام پڑا
اوسکو تیر قضا سے کام پڑا
مرض لا دوا سے کام پڑا
عشق مین سو بلا سے کام پڑا
مجھکو اس مبتلا سے کام پڑا
مجھکو جس دلربا سے کام پڑا

١٦٥ کیون رکھے ہے تراب کونا کام
نہین تجھکو گدا سے کام پڑا

مری تسبیح کا اک تار ٹوٹا
مرا دل عشق نے کیا توڑ ڈالا
شکست اب عشق نے دونون طرف دی
بھلا اے عشق تیرے دم قدم سے
کہانکی شیخی کیسی بزرگی
پلا ساقی مجھے اب بھر کے پیالی
خبر سو بیچے نہ کیونکر محتسب کو
صراحی می کی جب سو منہ لگی ہے

وہ کافر کا تو سب زنار ٹوٹا
دل اوسکا بھی تو آخر کار ٹوٹا
ادھر بیدل ادھر دلدار ٹوٹا
حیا و شرم و ننگ و عار ٹوٹا
مرا سب دعوی و پندار ٹوٹا
کہ ہر جرعہ مین اک انکار ٹوٹا
مرا تو خم سر بازار ٹوٹا
در گنجینۂ اسرار ٹوٹا

مین ٹوٹا تھا تجھ سے اوس بت کے ایسا
تراب ایسا نہ کوئی وپندار ٹوٹا

١٦٦

ردیف الف

ولہ

صبر کی رات گئی شکر کے دن آئے تراب
لیجئے نہ لے منت غیر آج وہ یار آپہی پھرا ١٦٨

گو وہ کہتا رہا برا در بھلا — سامنے سے برا اوسکے میں نہ ٹلا
پھر تو کوئی نام اوس پر بھی گلے — ہاتھ سے اوسکے میں بہت ہوں جلا
ہجر میں دل ہوا سراپا درد — نخل غم اپنی بار خوب پھلا
اشتیاق انتظار نومیدی — عشق میں ہیں غضب یہ تینوں بلا
جادو گر ہے وہ برہمن والا — اور یہ افسون کسیکا کچھ نہ چلا
رشک سے غیر ہاتھ ملنے لگے — منہ پر اوسکے جو سینے عطر ملا
اوسنے میرے گلے میں ڈالے ہاتھ — کیون نہ کاٹے رقیب اپنا گلا
اب تو کچھ غیریت بہم نہ رہی — رنگیا یار سے کھلا نہ ملا

دم بخود ہو تراب عشق میں بس
دل میں جو سوسے زبان پہ نہ لا ١٦٩

عیش وصل و غم فراق گیا — دل سے اوسکا جب اشتیاق گیا
یار کے منہ پہ خط نکل آیا — سادہ روئی کا طمطراق گیا
روپ کچھ اور ہی بدن کا ہوا — حسن کا ساز اور براق گیا
کیون نہ عاشق سے اب کرے اخلاق — مایۂ کینہ و نفاق گیا
ہنس کے کل طفل شوخ کہنے لگا — میں جو وان جیسا اتفاق گیا
دل سے تیرے ابھی تلک لے پیر — عاشقی نہیں مذاق گیا

سنت کیون چھوٹ گیا ملک ہوئی کیا تقصیر | لے کے جی ہے تو ابھی جان ہمارا

۱۴۲ کیا ہوا ہمنے جو اوس بت کو کیا رام تراب
نفس کافر تو مسلمان ہمارا نہوا

ردیف الف

دوستی ناحق ہری جسکا وہ دشمن ہوگیا | ملکیان یار مین جسکا تجھسے بد ظن ہوگیا
باغبان اب مین چمن مین آگیا کیون بہار | پھول کی زنار تھا سو خار دامن ہوگیا
بادشہ انکا اوڑ گیا بلبل روش | ایک ہوا مین اور ہی کچھ رنگ گلشن ہوگیا
قید مین کل سے کہو چلا وہ دیوانہ نکل | در پہ لیلی کے نہ جانا کل سے کد غن ہوگیا
اوس بت کافر کی حقمین شیخ جی کہیو کچھ | رشتۂ زنار جسکا تار سمرن ہوگیا
دلمین ہے غم کی طپش آنکھونمین آنسو کی جھڑی | ہجر مین ایسا کہ ہمپر جیٹھہ وساون ہوگیا
راہ دکھلاتے کہین بھٹکا ہے وہ گمراہ ہو | رہنما کی طرف سے کون اوسکا رہزن ہوگیا
سمجھے بیدل ہو اب جائے کہان پایا ہے وہ | دل ہمارا لیکے جو ہشیار پرفن ہوگیا

۱۴۳ پھر تراب اوس سے لگی کرنے مخالف ارام
ناموافق تجھسے کیا طفل برہمن ہوگیا

ملے کسکو ایسا کہین آشنا | کہ ہوتا دم واپسین آشنا
مصاحب بہت تھے پر اسوقت مین | نپایا کوئی ہمنشین آشنا
برہمن بچے سے بچا دے خدا | وہ کافر کسی کا نہین آشنا
نظر آتی ہے ہر طرف چاندنی | ہوا جب سے وہ مہ جبین آشنا
عیان ہے نزاکت پسندی مری | کہ رکھتا ہون اک نازنین آشنا

مٹ گئی ہستی تری سب عشق مین اوسکی تراب
جبتلک معشوق عاشق رہا مین آپ کو کہو تا رہا

کہیا کہون شیرین کو شیرینی ہو کہان سے نکلا
کہیلے مجنون اوسے زندان مین بیٹھا ناحق
اسطرح گہر سے مرے یار گیا جلد او دہر
مجھے کرتا ہے بہت ہجر کے وہ بہر تسعیت
تنہین جی آیا مرے دلکی ہوس بر آئی
وہ تو ہے حور ولقا اوسکی نگاہ عشق

بندۂ عشق ہوا قید جہان سے نکلا
نام لیلی کا جو ہین اوسکی زبان سے نکلا
تیر جاتا ہو کہین جیسے کمان سے نکلا
دنیا ظالم اوسی شوخ جوان سے نکلا
باہر اس وقت وہ اپنے مکان سے نکلا
گہر مین اوسکے جو گیا پہر نہ وہان سے نکلا

عقل نے مجکو سمجہایا تہا تخت مین تراب
مرد عشق ہوئی صاف بیان سے نکلا

پہر تو سب کا مین سے اک عاشق ناشاد گیا
ہائے پہر دیکہنے اوس بت سے ملاقات ہو کب
وحشی ہوا سی غم سے پڑتا ہون پڑا
سخت ظالم ہے کبہی لگی مری داد نہ سی
حیف وحشت سے وہ بن ماہی ہوا کیسے
اوڑ گئے ہوش گری ہاتہ سے دو تنکی قلم

کرکے شادی جو گہر اپنے وہ پریزاد گیا
ہجر مین جسکے مین یون خاک ہو برباد گیا
کیون مجھے چہوڑ کے جنجال مین صیاد گیا
آپ کی یار او ستم کرکے وہ بیداد گیا
جو مین نزدیک گنہگار کے جلاد گیا
روبرو یار کے جب مانی و بہزاد گیا

بت برفن کی اداؤن سے تجکو تراب
تا راس داؤن مین شاگرد سے اوستاد گیا

ہمیں کبھی ادھر نہ کی یاد نہ کی	اُس کے وعدہ وہ بیوفا بھولا
کیا ہم اک وعدے اوسکو بھول گئے	وہ تو سب آپ آشنا بھولا
طالب اوسکا ثواب صبر کا حسن	خوش ہوا رحمت بلا بھولا

۱۸۱ عشق کی گفتگو مین اوسکی تراب
دین دنیا کا ماجرا بھولا

دل تجھے ہاتھ لگا اسے یہ کیا مشغولا	یاد مین اک بت کافر کی خدا کو بھولا
دیکھو ہرگز یہ خوش آتی نہین پھولونکی بہار	اے صبا سرو گل اندام کی سیری بولا
دل تو لگا سین ہی یار مرا کیا سجھے	بلبل اودھر جا تو نگہ مجھ سے چمن تو بھولا
ہجر مین تو وبالا ہو کھڑا روتا ہوت	گاتے ہین سبا ون اودھر جھولتی ہین سب جھولا

۱۸۲ زرد و نرگس شہلا کو کرے کیون نہ تراب
زرد پوشاک جو پہنے وہ پریرو دولا

اونسی منہ دکھلا کی اپنا مجھکو حیران کردیا	زلف مین اولجھا کی دل خاطر پریشان کردیا
یا سی سیری لگی تھی آنکھ کوئی دکف تھا	اشک کی سرخی نی ظاہر راز پنہان کردیا
بینوا تھا عاشقی مین ساز و سامان کچھ تھا	آہ و نالہ کا بھلا ہو ساز و سامان کردیا
کھل گیا پردہ مرا ای عشق صد رحمت تجھے	کیا لباس شخصیت سی مجھکو عریان کردیا
ناتوانی سی تھی جس پیر کو تاب وصال	اوسکو ایک لڑکے نی زیر بار ہجران کیا
عشق کے میدان مین چھٹی پھرتی عاشق کی	جون بگولا دلکی مین افشان و خیزان کردیا
اک ادا پر بکتا ہون لکو اب عورتونکی ہا ہے	چاہی تو کی نرخ اوسکا بینے ارزان کردیا

ردیف الف

۱۸۳

ناصحا دیکھو تو دل حال مین زلف سے طرح دلکو اوراکی عشق سے
حسن کے دین نے ... سے یون حال دیا
مین خطا ... کا ... اقبال دیا

جھکو یون قال دیا ہو تو مجھے ...
دلدیا مین نے ادسے مجھکو یون حال دیا
کون کہتا ہے بہت سیم و زر و مال دیا
کبھی چپ ہون کبھی ...
عشق نے دار سے مجھکو عجب احوال دیا
دام صیاد مین اک صید برا کنا تھا

آخر اکیلا سپہ بھی جلد اپنی گھر سے یان | کیون دل آباد کو عاشق کے ویران کر دیا
ہو گئی تاریک بزم عیش تیری نور بن | ہو گیا اندھیرا یہ شمع شبستان ہو گیا

۱۸۵ عشق مین اوسکے مین ناشکری کرتا تراب
مجھکو جسنے خلق مین یون احسان کر دیا

دیوان ... ردیف الف

خزان سے نہ اک نخل گلشن بچا | نہ لالہ بچا اور نہ سوسن بچا
نہ شب تا سحر شمع ٹھنڈی ہوئی | لگے جل پتنگے نہ اک تن بچا
نہ فرہاد کے ہاتھ شیرین لگی | نہ از تلخ کوہ کند اپنی بچا
گئی ڈوب میری تو سب آستین | تو کوتا ہے میرا تو دامن بچا
مین دیوانہ ہون پیرہن چاک ہون | مری ہاتھ سے اپنے چیکن بچا
تو یون ہر طرف آنکھ بھر کے نہ دیکھ | نظر سے ذرا اپنی چیتون بچا
پھر اب آہ کا شعلہ اوٹھنے لگا | کھول ان خرمن سی خرمن بچا
سنہرے کڑے ہاتھ مین جسکے تھے | بھلا ہاتھ سے اوسکے کندن بچا
لیے لوٹ اوسنے ہزارون غریب | نہ اوس سے امیر و مہاجن بچا
گیا عشق مین اوسکا زنار ٹوٹ | نہ ٹوٹا مرا تار سمرن بچا

۱۸۶ بچا وے خدا دلکو ہیرے تراب
کہ ہے مدعی اک برہمن بچا

دلگی شیخ کو ہی کا کل مشکین سے خطا | ہے یہ دیوانہ بنا صاحب کلشن سی خطا
کوہکن جی سے گیا ہاے بامید وصال | تلخکامی ہوئی فرہاد کی شیرین سی خطا

ولہ

[illegible]

چوکڑی بھول گئے جو ہین کی ادنے غزال	آنکھیں جنبش سے تری آہو کا رم بند کیا
در لیلی سے گدا اور کہین جا نہ سکا	لیلی کے مجنون نے بھی قول و قسم بند کیا
دل مین رہتا ہے سدا جسکا تصور قایم	اوسکی تصویر کیا آنکھ کو ہم بند کیا

۱۸۹ گو مین کود پڑا آپ سے وہ جسنے تراب
دل کو ارمان سے سر تا بہ قدم بند کیا

ابرو خم سی جو کھنچی ... شمشیر رہا	دل دیا جسنے اوسے تو بھی وہ دلگیر رہا
اوسکے سودائی سے ... ہوئی وحشت کم	مین کھاتا ہی سے زلف کی زنجیر رہا
تہمت عشق سے دل آج گرفتار ہوا	بے گنہگار سدا قابل تعزیر رہا
جسکو خاک رہ ... آئی بھی	وہ مہوس کیطرح طالب اکسیر رہا
جبتلک تو نہ ملا دل سے کھٹکنا نہ گیا	گو مین چھاتی سے لگائی تری تصویر رہا
دیکھتا تھا سے بیداری مین سپنے کا جمال	پوچھتا اوس سے وہی خواب کی تعبیر رہا

۱۹۰ اوسکی بیدردی سے مجھکو بھی حیرت ہے تراب
پیر سے ملکے وہ کسطرح سے بے پیر رہا

کوئی صحرا مین نہ باقی پر نخچیر رہا	جب تلک ایک بھی ترکش مین ترے تیر رہا
عشق نے تیرے مجھے جب سے دیا ہی آزار	اک جہان میرے لیے در پئے تدبیر رہا
پھر ہوا جوش جنون فصل بہار آ پہونچی	کچھ نہ واعظ سے چلا قایل تقدیر رہا
اسطرف چاک مین کرتا ہون گریبان اپنا	اوسطرف دست صبا دامن گلگیر رہا
کسطرح اوس بت دلجو کو نہ بتا دون مین	جبتلک دل نہ دیا مجھسے وہ دلگیر رہا

دیوان تراب

ردیف الف

۱۹۲ ... دی طوفان کا پورا

ولہ

گر وصل کا پھر عہد اور پیمان نہوتا
صبر اب کی جدائی مین کسی آن نہوتا
یار سے دل ہجر کا غمخوار ہوا یار
گر درد نہوتا تو وہ درمان نہوتا
ہوتا در لیلی پہ جو مجنون کا ٹھکانا
آوارہ بہر دشت و بیابان نہوتا
دل تنگی وحشت سے وہان بھی تنگی
صحرا مین اگر وسعت میدان نہوتا
گر عکس چلی ... سادہ رخی کا
آئینہ بھی ... حیران نہوتا
معشوق ... جو کاکل نہ گرہگیر
تو دل عشاق پریشان نہوتا
... نگہبان جو پیچان دل اوس
... اوسکا نگہبان نہوتا
اک وار لگا دل پہ وہ بیدرد ہوا
بسمل ... نیم جان نہوتا

ولہ

195 [illegible]

کس طرح میں اوس نرگس کو کب کو بھار ڈالا [?]

گریبان ... تو نے [illegible]

لگا کہنے وہ کافر [illegible] پھاڑ ڈالا

بت کا فر مجھے کہتا ہے کیوں [illegible]

تراب اوس میں زنار ڈالا [?]

لگی تھی گرد دامن جھاڑ ڈالا 196

ولہ

ردیف الف

194 گر عشق کے پھندے میں تراب اوسکے نہ پڑتا
مطلق ہی مقید میں یہ عشر زمان نہوتا

گر زہر بھرا تیر ستمگر کا پیکان نہوتا	دل میں ترے زخمی کے [illegible] نہوتا
ست اسی ترے پہلو کو ہی خونریز نہ کہتا	شمع اوسکے [illegible] ہوتا
گر تا نہ کوئی گردش دوران کی شکایت	فتنہ جو ترا دور زمان نہوتا
پروانہ وہان کا جیکو جلتا سر مجلس	در پردہ اگر شمع شبستان نہوتا
گر غنچہ قبا کو [illegible] نہ دیتا وہ چمن میں	بلبل کا کبھی چاک گریبان نہوتا
وہ ملکے گلے کہتا ہے کہ ہو عید مبارک	میں عید کے دن یار پہ قربان نہوتا
اوس سرو گل اندام کی آگے مری بارد	سر سبز کوئی سرو گلستان نہوتا
ابتک پھر اقول و قسم کرکے گیا تھا	وعدے پہ جو آتا کبھی نقصان نہوتا

197 یاری جو تراب ایک برہمن سے نکرتا
عاشق کوئی ہندو یہ مسلمان نہوتا

متوجہ اودھر اوسکو کسیطرح نپایا	بیمار ہے تو بھی عیادت کو نہ آیا
مجنوں سے بھی ایسا نہ تحمل کبھی ہوتا	میں اوسکی جدائی میں جو کچھ رنج اٹھایا
ایک بات میں عاشق سے بگڑ بیٹھے ہیں وے	خوبونکو تو اللہ نے بدخلق بنایا
لڑکونسی لگا دیوے ہی پتھر اوسے مارو	ہم اوسکی طرف جب گئے دیوانہ بنایا
اکڑن وہ موافق نہوا عشق میں ہے	کیا جانیے کیا اوسکو مخالف نے سکھایا
آئینہ ہو سو بار گیا سامنے اوسکے	حیران کیا مجھکو او مکھڑا نہ دکھایا

[illegible]

جب سے میرے عشق کا اظہار ہوگیا / حسن اسکا شور کوچہ و بازار ہوگیا

کسطرح کوئی جال سے صیاد کے بچے / زلف اوسکی دیکھ دل تو گرفتار ہوگیا

ملتا ہی ہاتھ نبض مری دیکھکر طبیب / افسوس اسکو عشق کا آزار ہوگیا

ناصح تو اسکے سامنے ہرگز نہ جائیو / چتون کا تیر جسکے لگا پار ہوگیا

یارو جو میرے کام نہ آیا ابھی تلک / ناحق وہ اپنے کام سے بیزار ہوگیا

مرنے کے بعد گور پر اوسکی گیا تو کیا / اسودہ مرکے تشنۂ دیدار ہوگیا

۱۹۸ سمرن ہوا تراب کو اک بت کا نام کیا / ہر تار سبحہ رشتۂ زنار ہوگیا

ردیف الف

مجنون کی کان میں کہا لیلی نے پڑھ کے پھونکا / جو سر لگا پٹکنے غلبہ ہوا جنون کا

ظاہر نہ عشق ہوتا عاشق اگر نہ روتا / اے اشک تو نے کھولا احوال اندرونکا

دریپے مردہ مضطر غم سے نہ کیون ہو لاغر / درشن کا ہی پیاسا دیدار کا ہے بھوکا

لالی کا ہو جگر داغ اڑ جائے رونق باغ / چمکے جو رنگ تیرے رخسار لالہ گون کا

مستی بھری نگاکی مفت سے تو پان کھاکے / سامان ہے یہ اچھا عاشق کے کشت و خون کا

وہ طفل خانہ آبادی اپنے فن کا استاد / دم دیکے لیگیا دل اک پیر ذو فنون کا

تسخیر سے تو اوسکی باز آ تراب باز آ / ہرگز اثر نہ ہوگا اوس پر ترے فسون کا

میرے رشتے کو نہ وہ طفل برہمن سمجھا / جسکے زنار کو مین رشتۂ سمرن سمجھا

دل کے ٹانکے کو لیے زلف و مژہ کام آئے / تار ریشم اوسے جانا اسے سوزن سمجھا

عشق مین سو بار وہ مرچکا
منت ... دل کو بزورِ حسن سے
قیمت اوسکی تجھ تو لے دلبر چکا
جانے دیتا ہون کہان آنکھون تو دور
وہ نقاب آنکھون پہ میری چڑھ چکا
ڈیوڑھی ساقی ابھی دینے لگا
کیا شراب ناب سے ساغر چکا
صید لاغر جان سے جھٹکو چھوڑ
اب تو پھندے سے مین زیر بر چکا

ناصحا عشق مین دل تھا سبب رنج والم
ہمنے دل اوسکو دیا اوسنے ہمین رنج دیا
عشق سے نے ہمکو جلایا اور رلایا اوسکو
سخت جانی مری یہ سنگدلی اوسکی وہ
ہمنے جس روز سے دیکھا قدِ بالا اوسکا

دل دیا ہمنے اگر اوسکو تو بیجا نہ کیا
مفت بکنے کو خریدار سے سودا نہ کیا
یار کی شمع ... بٹھایا ہمین پروانہ کیا
نہ لیپہ دردا سکے اوٹھائے اور یہ دوا نکیا
رنج اسی دن سے سوِ عالم بالا نہ کیا

کیا کہون اوسکو تراب اپنا کیا یا دلگا
یار کے ساتھ کسی یار نے ایسا نہ کیا

۲۰۲

دو شق ڈال کے زنار گلے مین مالا
پھر کوئی پیر مسلمان کو بیدل کرے
دلِ پُر آبلۂ قیس کو پامال کیا
زلف کا حلقہ ہے اسطرح سی گوری مکھ پر
کٹ گیا چاند اوسے دیکھ کی بدلی مین چھپا
حشر برپا ہو چمن پر تو قیامت آوسنے

لیے جاتا ہے مرا دل یہ برہمن والا
پڑے اللہ کا فرکو کسی سے پالا
سنتے ہین پاؤن لیلی کے پڑے چھالا
گرد مہتاب کے جیسے نظر آوے ہالا
بیجا بی نے کیا یار کا منھ اُجیالا
جلوہ گر ہو جوادھر یار کا قد بالا

تیرے قدمون کے تلے ہوگا تراب اسکا سر
پیر کی آہ نہین جانے کی بالا بالا

۲۰۳

حسن دل پر کام اپنا کرچکا
سرمگین ہو کی کرینگی کیا وہ شوخ
کون اس سے ل سکے پھر محفوظ ہو

دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا
جب حجاب آنکھون پہ اوسکی پڑ چکا
اہل دولت کا جو سیم و زر چکا

دیوان ... ردیف الف

ایک جلوہ دکھا کے کہنے لگا — لے ترے درد کی دوا لایا
پھر دکھائی نہ ایک دن صورت — ہائے مجھ سے وہ شوخ سرمایا

ترس آیا نہ کچھ **تراب** اوسے
مجھکو عاشق سمجھ کے ترسایا

۲۰۵

نہیں مجنون یہ سایا ہے کسیکا — یہ دیوانہ ستایا ہے کسیکا
ہزار سے کا چمن اوسکو نہ دکھلا — وہ دل پر داغ کھایا ہی کسیکا
نہ دل مین مرے اے خطرۂ غیر — تصور یان سمایا ہے کسیکا
وہ میرا خانۂ دل کرکے ویران — سنا پھر گھر بسایا ہے کسیکا
نہ نکلے آہ کا منھ سے دھوان کیون — مرا سینہ جلایا ہے کسیکا
نہ کہ قاصد وہ تیری یاد مین ہے — یہ دھوکا اور بھلایا ہے کسیکا
ہوا کس رو سے یہ آئینہ حیران — اوسے کیا جلوہ بھایا ہی کسیکا
وہ کہتا ہے اودھر کیا ہی و دیکھیے — یہ عالم سب بنایا ہے کسیکا

تراب اوس بت کا ہی کیا ناز بردار
کسی نے بار اوٹھایا ہے کسیکا

۲۰۶

اوسنے دل کو مرے پتنگ کیا — عشقبازی خوب جنگ کیا
خط کو میرے بنا کے کاغذ باد — پٹیا پھاڑا نہ کچھ درنگ کیا
کسکے بل سے وہ ہوگیا چنچل — کسنے شہ دیکے گولہ دنگ کیا
اڑکے پہونچا کمان سے گولا گنج — دم مین پیک صبا کو دنگ کیا

ردیف الف

کی تلوار اوسکے ظالم نے کیا
نامور ذوالفقار جنگ کیا
چاند تارا بنا دیا جسکو
اوسنے پھر سے یہ رنگ کیا
کس سپاہی کی چوٹ ...
شوق چقماق اور تفنگ کیا
... تازی ... شہوار گلگون کو
... سرنگ کیا

[illegible]

وہ گھائل ہے صبا [illegible] جراحت پر جراحت کا | وہ مرہم کیا بنا جا سکے [illegible] سنگ [illegible]
[illegible] خوش آیا ہو [illegible] عشرت [illegible] | [illegible] غم [illegible] پوچھو حال [illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] زلیخا کیوں نہ [illegible] | وہ [illegible] یوسف کو [illegible]
[illegible] ہوگئی بازار شیرین کی | [illegible]
لب [illegible] کوئی [illegible] سے [illegible] کوئی اسکی | بیان میں کیا کرون [illegible] اوسکی [illegible]
وہ [illegible] کیون ہو [illegible] قبیون سے | نہین [illegible] اوسکے کچھ خیال اسکی [illegible]

ثراب انکار کیتا تھا سمار وحید جو شخص
وہ کیون دیتا ہے فتوی قیس پر کی [illegible]

عشق نے دل کو نوجوان کیا | ہجر نے تن کو ناتوان کیا
تیری الفت نے ہمسے اے پیارے | ایک عالم کو بدگمان کیا
پھر گئے ہمسے آشنا سے قدیم | عشق مین سب کا امتحان کیا
قصۂ عشق سب گئے تھے بھول | تازہ ہم نے یہ داستان کیا
اودھر گیا سنکے ہوش ناصح کا | حال دل مین نے جب بیان کیا
پھیر لیتا مین اوس صنم سے منھ | کیا کرون حق کو درمیان کیا
کہتے اوس طفل کو جوان طالع | پیر کو جسپہ مہربان کیا
کور چشمون کو کیا قدر اوسکی | جسکو ہم شمع دودمان کیا
نامور جسکو ہم بصد خوبی | از زمین تا باسمان کیا
کیا عجب ہے وہ طالب اوسکا ہو | جسنے مطلوب اک جہان کیا

ردیف الف

[illegible]

[illegible]

ہجر میں ... سونے نہ دیا
رات گلشن میں ... ہوا
بعد مدت ... وصل ...
درد دل سے نہ لگی آنکھ مری ہائے کبھی
سو تو جاری ہوئی طوفان کیا آنکھوں نے
جاگتے جاگتے آنکھیں ہوئیں صیاد کی لال
قیس سے کہیو کہ مجنوں ہی لیلی رات
تھا ان کو جو اسے عاشق کو عبث لکھا یا

وصل میں ... دیدار نے سونے نہ دیا
نالۂ بلبل ... سونے نہ دیا
یار کے ناز ... پیار نے سونے نہ دیا
عمر بھر مجھکو ... بیمار نے سونے نہ دیا
ایک پل ... نے سونے نہ دیا
لپٹ ... نے سونے نہ دیا
تیری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا
گو ... وہ ستمگار نے سونے نہ دیا

ڈر گیا خواب میں ... تلوار ترا ب
... ابرو خمدار نے سونے نہ دیا

کل میاں ناصح بہت بک جھک گیا
سنتے سنتے غم تو دل دکھنے لگا
اک سخن کی میرے شنوائی نکی
ساقی اپنی آنکھ دکھلا کے نگہ
کھینچ کے دل لیگیا مجھکو بزور
پڑ گیا آنکھوں میں کیا اوس خط کا بال
مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا
بدگمان مجھ سے ہوا کیوں اسقدر

حال میرا دیکھ کے بھبک گیا
آہ کرتے کرتے سینہ پک گیا
کہتے کہتے حال اپنا تھک گیا
دو ہی ساغر میں تو ایسا جھک گیا
آپ سے اکدن ... اٹک گیا
ٹوٹ میرا شیشہ عینک گیا
اتحاد ... کھٹک گیا
یار دیکھ دل میں ... شک گیا

ردیف الف

... تنہائی کا کل ... تماشا دیکھا
صبر سے بھی ...
خوب تنہائی کا کل ... تماشا دیکھا

ولہ

[illegible]

ردیف الف

سودائی کیوں نہ ہوے ایسے پری بینے کے بیچ	سودائی کو جو اپنی دیوے اوڑھا شوا

مقطع ۲۱۵
ہمدم تراب کا ہے الفت میں دو ہیبل
ہجران میں سوز و حسرت وحشت میں یار سودا

سخن آرائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا	او سلیٰ گویائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا
مرد بھی جی اٹھتی تھی جسوقت وہ کہتا تھا کہ قم	کیا مسیحائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا
ناصحا سامنے اسکے نہ رہا ہوش و حواس	تیری دانائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا
خوش ہوا دیکھکے مہتاب کو وہ شوخ سے تر	دلکی بینائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا
جبین تھا کفر بھرا کاندھے پہ زنار پڑا	شوخ ترسائی کا ہمنے تماشا دیکھا
دلکی وحشت سے نہ تھا ایک جگہ اسکو قرار	قیس صحرائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا
کی نہ دنیا کے لیے بندگی مولا بخش	تیری مولائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا

مقطع ۲۱۶
آج اودھر رخ نہیں کرتا ہے کوئی شخص تراب
جسکی امرائی کا کل ہمنے تماشا دیکھا

جب سے غیروں کو اوسنے ساتھ رکھا	کچھ یاروں نے التفات رکھا
آپ ہنستا رہا رقیبوں سے	ہمکو روتا تمام رات رکھا
خوب آغاز خط تلک ہم پر	سد باب مکاتبات رکھا
دل گیا ہاتھ سے مرے ہیہات	ہاتھ پر اوسکے جب میں ہاتھ رکھا

عشق میں کیا تراب کو حق نے
عقل سے حیلۂ نجات رکھا

نہ کھی اوسنے میری چشم تر برسات اک دن
مین اوسکے سامنے قیمت رو یا بار ہا ہو گا

نہو گی وان قدر گنگا کی اگے کافر یجے ہرگز
جہان آنسو کسی پر مسلمان کا بہا ہو گا

جب آئیگا برائے سیر گل وہ گلبدن میرا
دعائے بلبلو نسی باغ مین کیا چرچا ہو گا

یہ نیت ہے مری اوسدن ہزارو جال توڑ دیگا
مرا دل یار و جسدن اوسکے پھندے پر پھنسا ہو گا

ادھر تدبیر کرتا ہون ادھر تقدیر کہتی ہے
خدا چاہیگا سو ہوگا نہین تیرا چاہا ہو گا

مگر عاشق کو تیغ ہجر سے گھائل خدا سے ڈر
بدن سے گو نہ نکلے خون دنیا خون بہا ہو گا

۲۲

نہ مجنون سے ہوا ہو گا تحمل ہجر مین اتنا
تراب اوسکی جدائی مین جو غم مینے سہا ہو گا

پھر کچھ اندیشہ خزان نرہا
دل سے جب شوق بوستان نرہا

باغ مین پھیر سے ڈر سے لے صیاد
ایک بلبل کا آشیان نرہا

کیا خزا مین چمن گیا برباد
غنچہ و گل سے کچھ نشان نرہا

وہ تلون مزاج ہے ایسا
ایک دن ہمپہ مہربان نرہا

جبتلک زر سے ہاتھ کھینچ رکھا
پاے بوس اپنا اک زمان نرہا

پائون چومے اسیر کے گرنے
جب تلک دست زر فشان نرہا

گھر سے آیا کئی مہینے کے بعد
چار دن بھی مرے یہان نرہا

کسطرح کہیئے اپنے گھر کو بسا
یار اک دن بھی میہمان نرہا

مسجد و دیر و صومعہ و کعبہ
سب کہین وہ رہا کہان نرہا

یار نے مجھکو اب سے ہے یاد کیا
پاس جب اور قصہ خوان نرہا

ولہ

ردیف الف

[illegible]

ہے کسب بینہ جسکا باتون مین لبھا رکھنا
مشکل ہے جو کوئی چاہے دل اوس سے بچا رکھنا

خوبونسے خدا حافظ یہ سحر نہین کیا ہے
دانا کو کسی ڈھب سے دیوانہ بنا رکھنا

کون اوس سے کہے سنکے چوٹی نہ گندھا کیجے
منظور کیا دلکو بالون مین پھنسا رکھنا

خود بیٹھ رہا گھر مین اور تسپہ ستم یہ ہے
عاشق کو سدا اوسپر مشتاق کھڑا رکھنا

کچھ لاؤ نعم اوس سے کہتا نہین کب کیجیے
ہے فن یہ کا نداری گاہک کو لگا رکھنا

گالی بھی نہ دی جسنے عاشق کو کبھی اپنے
ہے اوس سے عبث یارو امید عار رکھنا

تنہا وہ یہان آوے ساقی اور کو مت لاوے
پہلے سے یہ بات اوسکو قاصد تو سنا رکھنا

ہے ابتو یہی لیکن بہر ہو جو کوئی چاہے
بہتر ہے نہ کبھی اپنے دلبر کو جدا رکھنا

جب بر مین تراب اپنے بیٹھے وہ بت دلجو
کیا دل کو مناسب ہے پہلو مین چھپا رکھنا ۲۲۴

گل نے جب بلبلون کا شوق کیا
گلدرون نے قفس سے ذوق کیا

خوب آزاد بن کے سرو چمن
قمریون کے گلے مین طوق کیا

تو نے اب دل کے کشتہ خون کو جمع
کیا اداؤن سے جوق جوق کیا

گو فلک پر چڑھا ہے بدر منیر
حق نے خوبی مین تجھکو فوق کیا

عشق مین کسکو ہے تراب اتنا
تو نے پیدا جو ذوق شوق کیا

مجھے استاد اپنے جو کچھ علم و ہنر پہونچا
سکھاؤن جو کوئی سیکھے بتاؤن جسقدر پہونچا

نہین خالی اثر سے صحبت مرشد بلا شبہہ
جو گل سے ملکے بیٹھا اوسمین خوشبو کا اثر پہونچا

[illegible]

۲۲۷ سلامتے ہیں تراب اوس کے کہتے ہین سب
بیدل ایسا نہ کوئی ہووے نہ دیکھا ایسا

نہ پروانہ ہون شمع انجمن کا | نہ دیوانہ ہون بلبل سا چمن کا
مسلمانو مین کہتا ہون ہا تو | مین آشفتہ ہون طفل برہمن کا
وہ گورے مونہ کے آگے ہو گیا خار | جو گل پھولا چمن مین یاسمن کا
کیسے ہے یاد میری عیاری | سُنے ہے جب وہ قصہ نلدمن کا
مرا دل جانے یا دل اوسکا جانے | کہون کس سے مین اپنا بھید من کا
مرا دامن ہے تر آنسو سے کہہ | بڑھا ہے پاٹ کیا گنگا جمن کا
کہا بس گر لگی دل پر مرے چوٹ | جو ہین ٹھنکا مری سمرن کا منکا
انا رب ایک بولا ایک انا الحق | پڑا دونون مین قصہ ما و من کا

۲۲۸ تراب اوس سے اتا سرزد کہان ہو
جو افسر ہو شرایت کے تمن کا

کچھ نہین اعتبار دنیا کا | ہیچ ہے کار و بار دنیا کا
نہ دکھاوے خدا کسیکو صیف | روسیہ تابکار دنیا کا
حق تعالے نے اوسے لعین کہی | ہو نہ کوئی دوستدار دنیا کا
مرد دیندار کو کب آوے خوش | دار ناپائدار دنیا کا
وہ سگ ہے نظر نفر اسکے | سر پہ ہوتے جسکے بار دنیا کا
خار لگتا ہے اونکی آنکھو مین | سب یہ باغ و بہار دنیا کا

ردیف الف

۲۲۹

ولہ

۲۳۰

ولہ

دل زخمی کے پھپھولا گر کہیں تو پھوٹ | یہ سنکر گر ہنسایا تو ہوتا
کرایا تاسے مجھے وہ شوخ ناحق | تجھے کچھ شرمایا تو ہوتا
وہ رشک حوریان آتا کسیطرح | ذرا اپنا یہان بخشایا تو ہوتا
جو اس سرا مین وہ گرمی سے آتا | عرق کا سرمایہ تو ہوتا
جو میرے دردست غافل ہے یا پیر | وہ بیدردی کو سمجھایا تو ہوتا
دل اوسکا خود بخود دنیا سے اوٹھا | ذرا پاس اپنے بہلایا تو ہوتا

۲۳۱
تراب اوسکا بھلا تت چاہتا ہے
کچھ اوسکے حق مین فرمایا تو ہوتا

مجھے نزدیک بلوایا تو ہوتا | مری دوری کا غم کھایا تو ہوتا
الگ ہو مجھسے کیا دل پاسکے ہے | جو آملتا تو کچھ پایا تو ہوتا
بہت کرتا ہے شانہ موشگافی | ذرا زلفون مین الجھایا تو ہوتا
نہوتا آئینہ ہرگز مقابل | تو اپنا حسن چمکایا تو ہوتا
وہ ظالم مارتا ہے گھاؤ پر گھاؤ | بھلا اک زخم سلوایا تو ہوتا
جب آیا ترس اوسے بولا مخالف | کوئی دن اور ترسایا تو ہوتا

۲۳۲
تراب اوس بن نہین دلکو ترے چین
کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا

چمن مین کھل گئے گل موسم بہار آیا | پہن کے جامہ بسنتی جو وہ نگار آیا
مین کسطرح کہون بیخود نہین ہوئی نرگس | نظر جو اوسکو تری آنکھ کا خمار آیا

ہمین چاہیے سایہ سرو قد
بسایا نہ لیلی نے مجنون کا گھر
جو ہاتھ سے مرے خبردار ہے
گئے یاد مین اوسکی ہم سب کو بھول
بجز دل مین کسیکے سمایا نہین

ہما کا ہوا سر پہ سایہ تو کیا
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا
مین راز اپنا اوس سے چھپایا تو کیا
نہ اپنے تئین کچھ بھلایا تو کیا
سوا اوسکے دل مین سمایا تو کیا

۲۳۵
تراب اوس سے دل جو چھوٹے کبھی
دل اک بیوفا سے لگایا تو کیا

دم دیکھے مرے برسے وہ جسدم نکل گیا
کیا جانون کیا قریب نے اوسکو دبا و ب
کچھ بیٹھے منہ سے ان نکلا روکے رہ گیا
اتنی بھی ہوشگافی نہ شانے کو چاہیے
ساقی شراب لا کہ بہت غم سے دل جلا
اب یار گلعذار کا مشتاق کون ہو

بیدم ہوا مین جانگیا دم نکل گیا
میری گلی سے چھپ کے وہ ہمدم نکل گیا
آنسو بھی تو دل کا ذرا غم نکل گیا
کاکل کا بل گیا وہ خم و پیچ نکل گیا
مطرب تو دف بجا کہ محرم نکل گیا
خط آگیا بہار کا موسم نکل گیا

۲۳۶
دلبستگی تراب کی اچھی ہوئی کہین
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا

خالق کے ہاتھ سے جو ترے رخ کا تل بنا
گل ساز کون ہے تیرے بنانے کو بدسکے
شاہد مرا وہی ہے مین جسکا شہید ان

نقطہ وہی ہمارا سویدا سے دل بنا
خوش آئے جسطرح تجھے تصویر گل بنا
داغ جگر کے مرنے سے میرا اجل بنا

ردیف الف

دکھاتا ہے تو اپنی آستین کیسا — ہین خود نما کی ہون اپنی چشم تر کا

کلیجا پھول سے کے لالے کا پھٹ جاے — جو دو فصا او نہین داغ اپنے سینہ کا

سنجا فون اوسکے دل مین کیا سمائی — کہ قصہ آتا نہین پھر کر اودھر کا

ہماری خاک دل اکسیر جانے — دہ طالب وا اگر چھ سیم و زر کا

مرے آنسو سے دامن اوسکے بھر لے — اگر شوق اوسکو ہے لعل و گہر کا

نصیبہ ہو تو بن آئے سبھی بات — کوئی پرسان نہین جگ مین ہنر کا

خبر جسکو نہین اپنے سنبھلے کی — گلہ مین کیا کرون اوس بیخبر کا

نکل جاے گا جی عاشق کی تن سے — نہ کرنا تذکرہ اوس سے سفر کا

کہا تک ہجر مین ہو صبر دن رات — سہے یہ رنج کون آٹھون پہر کا

۲۳۹

تراب اوس سنگدل کو خوف کیا ہو
تری فریاد آہ بے اثر کا

مجھے گر وہ بت سرکش جمال اپنا دکھا دیتا — تو بندہ اوسکا ہو جاتا قدم پر سر جھکا دیتا

نہ دیکھا اوسکو زاہد نے بھلا جی خیریت گذری — نکلتی کچھ بھی اوسکی زلف کا قیدی پھنسیا ہوتا

تو ناصح بارکی جی بیٹھ جاتا وان پھر آتا کیون — گلی سے اوسکی تجھکو کون جیتی جی اوٹھا دیتا

محبت پڑ گئی ایسی ہے جنگ و صلح کی باعث — نہ وہ گالی مجھے دیتا نہ مین اوسکو دعا دیتا

اگر مین جانتا رنگ حنا سو خون دل ہوگا — تو پھر کاہیکو مہندی ہاتھ مین اوسکی لگا دیتا

جو اوسکا ہاتھ خونین دیکھتا ہی چوم لیتا ہی — نہ کرتا ایسی خونریزی نہ ایسا خون بہا دیتا

ترے سودا ہے اوڑ غنچون پر نہ مجھکو رحم اگر آتا — چمن سے تجھکو اے بلبل مین اکدم مین اوڑا دیتا

بن گیا پتلا ملامت کا تراب
عشق کے پھندے میں جب سے پڑ گیا

۲۴۴

ردیف الف

غزل

خوش ہو مژدہ سنکے میرا دل ہوا
چین سکھ سے اپنے گھر داخل ہوا

کیا ہوا پڑ گئے اوس سے جدا
وہ تو اپنے یار سے واصل ہوا

وہ تو دل لیکے ہوا محبوب خلق
مجھکو بیدل بنکے کیا حاصل ہوا

دل کہے تھے مسیحا دم جسے
اپنے عاشق کا وہی قاتل ہوا

اے تجاہل پر ترے قربان میں
مجھ سے کہتا ہے تو کب گھائل ہوا

کسطرح کہے نہیں تو جانتا
دل تو تیرے ہاتھ سے بسمل ہوا

چین دل سے اوڑ گئی کوسوں تراب
دور وہ یا سے جو اک منزل ہوا

کسطرح دیوانہ اے دل تو ہوا
مجنون ایسا کم کوئی عاقل ہوا

عشق میں جسکے گیا میں سبکو بھول
یاد سے میرے وہ کیون غافل ہوا

چھیڑنے میں سب دوانہ جانکے
راہ چلنا مجھپر اب مشکل ہوا

مس سے میں اور وہ کہتا ہوں حیف
نقد میں ایسا میں ناقابل ہوا

پھنس گیا دل زلف میں اک شوخ کے
پی کے جام عشق لایعقل ہوا

دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کہیں
باوجود علم یوں جاہل ہوا

ہنس کے وہ مجھ سے یہی کہتا ہے واہ
تو تو اپنے فن میں اب کامل ہوا

عشق میں جیسا تو بیدل ہے تراب
جگ میں ایسا کون صاحب دل ہوا

۲۴۳ توڑدون مین ایک جہانسی الفت ابھی تراب
توڑے سے اگر ٹوٹ جائے اگر دام عشق کا

یار وہین اگر عشق کا بیمار نہوتا
ہر گز وہ مرے درپئے آزار نہوتا

عاشق سے اگر وصل کا اقرار نہوتا
تو حشر تلک وعدۂ دیدار نہوتا

گر زلف کا رخ جانب رخسار نہوتا
کافر سے مسلمان کو سروکار نہوتا

ہوتی نہ جو عارض سے سیہ زلف کو سازش
حبشی کوئی گورے کا طرفدار نہوتا

لٹ زلف کی ہوتی نہ اگر سحر کا لٹکا
دل اوسکے لٹکنے پہ گرفتار نہوتا

رکھتی نہ برہمن سے اگر شیخ جی رشتا
تسبیح سلیمانی مین زنار نہوتا

ہوتا نہ مقید مین اگر جلوۂ مطلق
ہر رنگ مین بیرنگ نمودار نہوتا

جاتا مین خدا جانی کدھر راہ بھٹک کے
رستے پہ اگر خانۂ خمار نہوتا

۲۴۴ واللہ تراب دست رہزن سے نہ بچتا
اللہ اگر اوسکا مددگار نہوتا

چنگا تو کبھی زخم دل زار نہوتا
اگر سبزۂ خط مرہم زنگار نہوتا

اسطرح تو مین شیفتۂ یار نہوتا
خوبون مین جو ایسا وہ طرحدار نہوتا

مولی تری غفاری کا اظہار نہوتا
جگ مین کوئی بندہ جو گنہگار نہوتا

شبنم کیطرح آنکھونسے جو چلتے نہ آنسو
سینہ مرا داغونسے جو گلزار نہوتا

مین شک گلبو نسو تا کبھی ناخوش
وہ راحت جان مجھسے جو بیزار نہوتا

رات اوسکو سناتا مین نئی اپنی کہانی
سنتا جو مخالف پس دیوار نہوتا

٢٥٠	مصیبون کی نہ کر دو دلگی بازا د تراب تم تو اب پیر ہوئے تم پہ اب بڑھاپا آیا	

تونے اپنی یاد دلا کر مجھے ماورا سے بہلا دیا — زر دلکو سب سے چھڑا کر فقط اپنی طرف لگا دیا

کبھی عارض اپنا چھپا لیا کبھی شمع رخ کو دکھا دیا — کبھی چھپ کے مجھکو رلا دیا کبھی کھلکے تونے ہنسا دیا

مری عاشقی کا جو ماجرا ہے تو پر کوئی دیکھے تیر و نیزوں کا زد — جو دیار ڈھونڈتا تھا قیس کا اوسے جا کے میں نے بسا دیا

تری چشم مست سے ساقیا بہت آنکھ کو کوئی ہلا کیا — تو نے ایک ترچھی نگاہ سے مجھے غش کیا اور جگا دیا

اوسے کیا غرض کسی سے ہے جو کرے گا کرم ہی لبری — کہ خوش آئی اوسکو ستمگری تو ادا نے اوسکو مزا دیا

میں ہوں گو کہ پست ہے کیا خبر یہ سیاہ دام المحذر — وہ دکھا کے زلف کا گرد فر مجھے بال بال پھنسا دیا

کوئی اوسکا یار ہو کہیں وہ کسی کا یار ہوا نہیں — وہ تو دلفریب ہے بالیقین کہ ہر دلکو اوسنے دغا دیا

عجب اوسکے لطف کا حال ہے غضب اوسکی شان جلال ہے — جسے آسمان پہ چڑھا دیا اوسے پھر زمین میں گرا دیا

میں عبث کسی پہ ہوا فدا یہ قلق رہیگا مجھے سدا — کوئی پوچھے یار دکھ سوا ہے عشق نے مجھے کیا دیا

میں کھڑا تھا اوسکے قریب کل مجھے دیکھ کر وہ گیا بچل — کہا دور ہو کہیں یاں سے تل مجھے سامنے سے ہٹا دیا

کرم اپنے پیر کا کیا کہوں میں تراب اب بے نثار ہوں — کہ لباس فقر عطا کیا اور گدا کو شاہ بنا دیا

ردیف بای موحدہ

مجھے حق نے کی استقامت نصیب — اوسیکو ہوئی سب کرامت نصیب

الٰہی فقیروں کو تیرے نہو — غم سیم و زر تا قیامت نصیب

ترے دوستوں کا جو ہو مدعی — اوسے ایک دن ہو ندامت نصیب

ولہ

ردیف بای موحدہ

پاسداری تمہاری ہے جانون [illegible]
پاس اپنے مجھے بٹھا دین [illegible]
صبر ادسے ہمارے جی [illegible]
اور سے کر کبھی بٹھا دین [illegible]
بند پردہ رشک عشق [illegible]
کھر سے ایک دن تو آدین [illegible]
شتاب آفتاب دیکھ [illegible]
رشک برق [illegible] تو بھادین [illegible]
دردو داروا [illegible]
الٰہی وہ ہادین اور جلا دین آپ [illegible]

مین کسطرح نکر دن تجھسے جیکا دکھڑا ہے
ہوا جو عشق مین بیدل اوسی تو جان پڑا
ہمارے سامنے غیرون کو پیار کیجیے ست
کہے تھے رات پتنگے سی شمع محفل مین

کہ دل کی درد چھپانا بھی کچھ نہین ہے خوب
کہ دل کسی سے لگانا بھی کچھ نہین ہے خوب
یہ دلگی جو بہت پہنچانا بھی کچھ نہین ہے خوب
ہمین جلا کی بجھانا بھی کچھ نہین ہے خوب

جہان نہووے قدر الفت و محبت کی
وہان تراب کا جانا بھی کچھ نہین ہے خوب

ہے ستم کا شعار تمکو خوب
مجھکو جو چاہیے سو بد کہیے
آئینہ دیکھ باغ ہو سے
پیارے ہم شیفتہ تمہارے ہین
رہ گئے جی مین میرے یہ ارمان
تمسا بد عہد پر نہین کوئی
ایک وعدہ کبھی وفا نہ کیا
ہو تلون مزاج جان سے گئے

ظلم ہے سازوار تمکو خوب
مین سمجھتا ہون یار تمکو خوب
نظر آئی بہار تمکو خوب
چاہیے ہے پیار تمکو خوب
دیکھتے ایک بار تمکو خوب
کہے کوئی ہزار تمکو خوب
کیجیے استمعار تمکو خوب
عاشق بیقرار تمکو خوب

وہ تو جا اور سے تراب ملا
جسکی تھی انتظار تمکو خوب

ہجر کی بات مت سنا دین آپ
مجھکو اتنا کڑھاتے ہواے کاش

ناحق اب جیکو مت جلا دین آپ
اسقدر غیر کو کڑھا دین آپ

وہ کیا تجھ سی عضب [illegible]
چاند سا مکھڑا عضب [illegible]
ہاتھ کی بھونچکی قیامت [illegible]
تو رتن بازو کی آفت [illegible]
مت لگا کا نام [illegible]
آج دکھا [illegible]
زلف بھوری [illegible]

دیوان تراب
ردیف باے موحدہ

[illegible]

[illegible]

ردیف بائے موحدہ

٨

کیفیت اوسکی کیا ترا بتا ہے
ہے جو سرشار وقت شام شراب

ہے جامہ سبز خوشنما خوب
زیبا ہے وہ سرو قد پہ کیا خوب

دل کیون نہ فدا کرون کہ آیا
بن ٹھنکے وہ شوخ دلربا خوب

بر وقت وہ خوب آن پہونچا
عاید ہے کو مرے کیا وفا خوب

پھر کیون نہ دل اوسپہ بدگمان ہو
حاصل ہو جس سے مدعا خوب

دی ہے مجھے درد عشق سنسنے
جانے ہے وہی مری دوا خوب

پوچھے ہے صنم فراق کا غم
ہے دکھ سے مرے خبر خدا خوب

عاشق کو وہ قتل کرکے بولا
اسکا تو ہین دونگا خونبہا خوب

بو اہل غرض کی بات مانے
کرنا ہے اوسی سے التجا خوب

حسرت سے مین ہاتھ مل رہا ہون
ہاتھون مین ترے لگی حنا خوب

اوس آنکھ سے کیون نہ آنکھ لگ جائے
ہو جس مین خمار اور حیا خوب

لے آئینہ اپنی آنکھ سے دیکھ
ہے آنکھ تری تو سرمہ سا خوب

جو رنج اور دکھ مین کام آوے
کہتے ہین اوسیکو آشنا خوب

گھر مین نہ مرے کبھی وہ آیا
دل مین تو مرے وہ بسگیا خوب

٩

خوبون مین ہوا وہ خوب نامی
دی جسکو ترا ابتا نے دعا خوب

جسنے دل کو مرے لبھا خوب
سینے سب سے اوسیکو پایا خوب

دلبر کی خدمت ہی ہے مجھکو ثواب
خوب دیکھے تو نے مجھسے داؤن پیچ
رہ گیا مین کھاکے جیسے پیچ و تاب
بیٹھے کیا تقصیر کی بے سری بتا
اسقدر کرتا ہے جو مجھپر عتاب
خط کو اپنے آئینے مین دیکھ لے
کیون لکھا ہے خط کا جواب
مین تو ہون تازہ رو و پیر ناتوان
مجھکو ہے زور جوانی و شباب
کام تیرا ہو چکا اب دیر کیا
کیون نہین [illegible] پیارے شتاب
پھر اگر آیا یہان تو لطف کیا
مرگیا جب اپنی خواہش سے [illegible]

١١

[illegible] بلبل ہے چمن سے صبر و شکیب
خندہ گل ہے مرا ہر جا کے جیب
کیون نہ [illegible] زنخدان [illegible]
ہاتھ دل کے واسطے دارو ہی سیب

شک پڑے سے ہے دل ہین تیرے ہستی کیا گر پڑا دل چاہ مین قد کے ترے	ہم تو عاشق ہین تیرے ... ... پھر نسو جھجا او سکو با ... ... ب

۱۲ اوجود سستی و پیری ترابؔ
کھا گئے کیا ایک لڑکی سے فریب

پھرے جو چاہ سے خوبونکی ہے وہ بدنصیب گھوشہ بیٹھ کے مسجد مین یار دہر خدا نظر پڑے نہ جسی ہر کہین خدا موجود وہ شوربخت ہے معشوق جسکا ظالم ہو	پڑا جو راہ مین او نکے ہوا بہشت ... ... کہ بت پرستونکو ہے کفر ... گلشت نصیب طواف کعبہ ہے اوسکو ... ... نصیب نہو کسیکو ... جفا سرشت نصیب

۱۳ کرو نہ وجد و سماع ترابؔ پر انکار
قلندری مین اگر ہو طریق چشت نصیب

جو نہ لکھتا تھا مرے خط کا جواب غم اوسکے ہجر مجھکو کر دیا ہم سے بد خلقی لگا کرنے وہی واہ کیا عارض کو گھیرا زلف نے جب رقیبونکی ضیافت اوسنے کی کیون نہ رندون کو خراباتی کہین کسطرح پکڑون نہ دامن شیخ کا دیکھ کے مجھکو نہ ہو چین بر جبین	پھر بر اوسکے خط نکل آیا شتاب زور پر ہے ان دنون اسکا شتاب جسکو خوبون مین کیا تھا انتخاب پڑ گیا ہالے مین کیسا ماہتاب ہو گیا عاشق کا دل جلکے کباب دختر رز نے ہے کیا انکو خراب ہے مین شیشہ ہاتھ مین جام شراب بیقصور اتنا نہ کر پیارے عتاب

دیوان ... ترابؔ — ردیف بائے موحدہ

ردیف تائے فوقانی

پھر نہ سنتا وہ کچھ رقیب کی بات	ہوتی سمجھ [illegible] کی بات
تیرے بیمار کا عجب ہے مزاج	مانتا ہے نہ [illegible] کی بات
یار کی رمز یار ہی سمجھے	گل سمجھتا ہے [illegible] کی بات
کس سے کہیے مصیبت اپنی سے	کوئی سنتا نہیں غریب کی بات

له
سبب سب یار ہمسے ناخوش ہے
ہے تراب اپنے یہ نصیب کی بات

جب نظر آئی ہو وہ شمشاد کی صورت	پکڑی ہی اوس یدن سے ہیں آزاد کی صورت
ای بلبلو یہ چھپے آفت ہیں تمہارے	دکھلا دین گے اکدن کسی صیاد کی صورت
اوسوقت کوئی دیکھے گنہگار کی حالت	جسوقت نظر پڑتی ہو جلاد کی صورت
مجذوب کے مشتاق عبث ہوتی ہو یارو	جا دیکھو کسی صاحب ارشاد کی صورت

له
کسطرح تراب اور کی بھاوے مجھے تصویر
دل میں تو مرے بس گئی اوستاد کی صورت

لڑکے حسین جو تھی ہیں جو چلبلے بہت	کرتے ہیں عاشقوں سے وہی چوچلے بہت
مشتاق رہتے ہیں جو تری پیار دلطف کے	اونسے رکھا یان نکرے لاڈلے بہت
اندھیر ہی غضب ہے قیامت کا ہے ظہور	عارض کو تار زلف سے مت ڈھانپ لے بہت
کیونکر نہ تجھکو دیکھ کہے مدِّ ظلکم	آرام پاسے جو ترے سایہ تلے بہت
پوچھے کوئی رقیبوں سے کیون ہوگئی کباب	مجھسے تو ہم پیالہ ہوا وے جلے بہت
شامت سے باغیون کی وہی خشک ہو گئے	جو نخل عیش باغ میں پھول پھلے بہت

ردیف بائے فوقانی

کوئی یکھا کم ... کی بات
تو مجھسے کوئی بات کہتا نہیں
ہی سے مرے تلملانے کی بات
رقیبونکی ... قسم کھاؤ مت
یہ عاشق ہے زہر کھانے کی بات
تراب اوسکی باتون پہ مت جائیو
وہ کرتا ہے سب جی جلانے کی بات

وله

کوئی مجھسے مت اپنے جانے کی بات
سناؤ نہ پھر [illegible] آنے کی بات
خدا سے ڈرو اور باتیں کرو
اوٹھائی جو ہوکیون جی کھانے کی بات
پہ چلے لگی تم ہمکو مت بھولنا
بھلا یہ بھی ہے کوئی بھلانے کی بات
کبھی تو ولادی ہے اک بات ہیں
اسے ہی کبھی وہ منانے کی بات
جو یونکی تعریف سے مجھسے کی
سمجھتا ہون میں پیچ کھانے کی بات

کوئی کیا سمجھے کہ کچھ اوس سے سنے
تم نے جو اپنے نکالنے کی بات

کہتے ہیں جیسے رہنما ہین آتا ہون بسلسلہ
کرتے ہیہ ہمارے اوٹھانے کی بات

چھپا نہیں نہ سمجھے اگرچہ کیا کہون
صحبت مین تھی جو چھپانے کی بات

تراب نے اوڑلیا اوس سے زیادہ سکے
دی جو کچھ تھی سنانے کی بات

کسطرح کوئی عشق کر سکتا ہے چلا بہت
ٹوٹے گئے ہین دل کے وہان قافلے بہت

وحشت کی ہیس بن مین کہے سو بسینہ پا
پانو نہین اوسکے کیون غریبین آبلے بہت

سکرات و رشتہ ضغطہ قبر و عذاب گور
پڑتے ہین بعد مرگ کی یہ مرحلے بہت

ہر حلقہ ایک ہے نہ بین گے بیدر دار سکتے
زلف دراز یار کے ہین سلسلے بہت

ہنس ہنس کے بولتا چمن مین غنچہ لب
بلبل نہ کہہ بہار کی غنچے کھلے بہت

کہتی ہے دختِ رز سے کہ رندو نسبت کر
خالی نہین صراحی کے یہ قلقلے بہت

اے سطر بو جو یاد کرے اک غزل مری
مقبول ہوا میر کا پائے صلے بہت

تب جانون میرے عشق کا قضیے کرین
دار القضا مین کرتے ہین جو فیصلے بہت

نیکی کرو یہان تو ملے وان جزا تراب
بسیا گرہ مین ایک نہین جو صلے بہت

حاصل ہوئی مجھکو تری جسدم ملاقات
کی قطع مین یکبار گی عالم سے ملاقات

یا رو مرے نزدیک وہی دم ہے غنیمت
جسدم ہو کسی مونس و ہمدم سے ملاقات

عشاق سے ملتے ہین رقیب اسکی اسیطرح
جسطرح سے شیطان کی تھی آدم سے ملاقات

کب ہو تراب اوسے خودی و انانیت
اوسکے کیطرح یا فنی ہین ہین جو کچھا بہت ۱۰

شریعت پہ ہو جسکو خوب استقامت	وہ کیونکر نہو اہل کشف و کرامت
ضرورت سے علم اہل ارشاد کو	کہ جاہل کی نا معتبر ہے امامت
قیامت کی عرصے کا عرصہ نہین کچھ	موسے جس گھڑی وہ وہی ہے قیامت
سلامت وہی کا ہو جسکا طریقہ	ہے اوسوقت مین وہی اہل ملامت
یہی دونون کام آتے ہین عاقبت مین	رہین دین و ایمان اپنے سلامت
نشان پر لگے اوسکا تیر دعا کب	نہ چلہ کشی سے جھکے جسکا قامت

تراب انتقام عمل ہے مسلم
جہان مین بلا سے گناہونگی شامت ۱۱

نظر آئی ہو جب سے قاتل کی صورت	تڑپتا ہے دل مرغ بسمل کیصورت
ترے دیکھنے کو ترسے ہے وہ ارمان	جو دیکھے ہے آئینہ گھائل کیصورت
کسے تاب ہو جو مقابل ہو دیکھے	قیامت ہے اوس شمع محفل کیصورت
کبھی دوڑتی ہے کبھی ہنس پڑی ہے	عجب انداز ہو مرے دل کی صورت

نہ پا و نہین طاقت نہ دل مین ارادہ
تراب اب کہان قطع منزل کیصورت ۱۲

لب پر اوسکے رکھا ہے آب حیات	جان سے اوسکی ہونٹھ کی کیا بات
جاتے ہین بزم سے تمھارے ہی تو	بندہ پرور ہماری تسلیمات

ردیف تائے فوقانی

ولہ

سکو حق نے کیا ہے سیف زبان ۔ ہاتھ میں کیون رکھے وہ کرچ اور تیغ

جانتے ہین اہل حق تراب جہان
بھاگتے ہین وہان سے بھوت و پریت ۱۵

ردیف تے تا فوقانی

دیتے ہی دیتے ہین تم پہ جان بہت ۔ جس سے ہین آپ بد گمان بہت
چشم تر ہونٹھ خشک ٹھنڈی سانس ۔ عشق کے ہین ترے نشان بہت
کس سے کہیئے یہ کون سنتا ہے ۔ ہے مرے دلکی داستان بہت
ہم سے نا مہربان رہتے ہین ۔ کیا ہوا اگر وہ مہربان بہت
جسکو پاتے ہین عاشق صادق ۔ اوس سے لیتے ہین امتحان بہت
یار وہ شوخ طفل آفت ہے ۔ جنسے مارے مین نوجوان بہت
اوسکے کوچے مین لوٹتے ہین پڑے ۔ ہم سے بڈھے اور نا توان بہت
کچھ نہین ہے فقیر کو کمتی ۔ ہے فقیری مین عزّ و شان بہت

رہتے ہم جا بجا تراب جہان
حق نے ہمکو دیئے مکان بہت ۱۶

بلبلون کو بہار ہے نعمت ۔ ہمکو دیدار یار ہے نعمت
جسنے پائی نہ زلف یار کی بو ۔ اوسکو مشک تتار ہے نعمت
قدر صحت مریض سے پوچھو ۔ تندرستی ہزار ہے نعمت
دکھ مین سکھ ہو جو یار ہوے ساتھ ۔ صحبت یار غار ہے نعمت
کس سے کہیے مزہ فقیری کا ۔ فقر بے اضطرار ہے نعمت

حیا سے رخ پہ ترے طرۂ گیسو کی شکست
ہے خدنگ شاہ مسلمان پہ ہندو کی شکست

یار نے سیر جو میں آنکھ لڑائی اوس سے
رم ہوا کچھ تجاہل ہو گئی آہو کی شکست

ایک ہی وار میں بل کھا گئی تلوار تری
نہ پڑا دیر تلک سیلِ خم ابرو کی شکست

بسکہ غم نے تری توڑ دیا دلکو مرے
کس طرح ہوگی درست آہ مرے پہلو کی شکست

ایک لاحول میں شیطان ہے سو کوس فرار
پڑھے سو بار نہو نفس بلا کو کی شکست

19 جسکے دروازے پہ ہم بیٹھ رہے توڑ کے پانوں
ہے پسند اوسکو تراب اپنے دروازونکی شکست

دم تری عشق کا بھرتا تھا جو ان رات بھر
ہجر میں اوسکو نہ مرتے ہوئے سکرات بہت

مجھکو اک بات بھی کہنے نہیں دیتا ہے وہ شوخ
کون کہتا ہے وہ سنتا ہے مری بات بہت

اب تلک شام سے میں دیکھ رہا اوسکی راہ
یار آیا نہیں ہاے گئی رات بہت

یار کے دل میں تصرف کرو تب جانیں ہے
شیخ جی ہمکو نہ دکھلاؤ کرامات بہت

صاحب حال نہ ہمکو نظر آیا کوئی
دیکھ پڑتے ہیں جہان میں تو خوش اوقات بہت

منصفی ہاتھو نہیں لگا کرو خونریزی
دل تو پامال ہوے جان گئی ہاتھ بہت

آہ کی گرم ہوا سے مرے بجھتا نہ کوئی
مدد اشک سے ہوتی نہ جو برسات بہت

بچگئے جیتے رہے داؤن سے تیرے اک ہم
ہار زد سب عشق کی بازی میں ہوئی مات بہت

20 اک نظر دیکھنے کو جسکے ترستے ہیں رقیب
ہم رکھتے ہیں تراب اوس سے ملاقات بہت

نہیں کچھ ہمکو حرص خوان نعمت
ہے اپنی خشک روٹی نان نعمت

دیوان تراب

ردیف تائے فوقانی

21 تراب اوس پہ فدا اوسکو نا نہو جانا
دلی نعمت ہے وہ سلطان نعمت

ولہ

اوسکا رشتم ... کلام ہے آفت
ہنس کرتا سلام ہے آفت
عہد میں اوسکے زلف و عارض کا
صبح آفت ہے شام ہے آفت
تھا صدا اوسکا پیام ہے آفت
شام جسکا نہ ... سے کوئی
اوس پری کی نہ پوچھ فتنہ گری
چلے ... سر تا قدم ہے آفت
قد و ... اوس ... کی چال بھی ہے بلا
زلف ... پہ ... ہے آفت
دل ... میں ... دام ... آفت
وہ ... خوش قدر ... قیام ہے آفت
ابکمان

[illegible]

آئے ہین جیسے ملکے ہوش گئے
اوسکا وصل مدام سے ہے آفت

کیون نہ سب سے الگ ہو ہیے تراب
صحبت خاص وعام سے ہے آفت

تیرا جو ترک ایسکے ہوا ہی دلمین نشست
مین اوسکو ہاتھ پکڑکے حوالہ کیون کرون
تم آنکھ اوٹھا کر دیکھو تم اوسکی آنکھ کیطرف
دیکھی ہو چاہی تو ہو انتظام ہندوستان
سمجھے نہ پھر ہی جیسے مری شکستہ دلی
نہ ہو کہین جو تو ترک چشم سے مخمور
وہ طفل خوب جوان بخت ہی اور پیر پرست
ملے ہی پیر و نسے نعمت مجہی جو دست بدست
کرے وہ ترک بڑا شوخ دیدہ و بدمست
کرے جو زلف پریشان اپنے بند و بست
مجھے بھی بھاتی ہے اوس زلف پرشکن کی شکست
لگا نہ تیر نگہ دل پہ میرے ہین بیشست

کوئی تراب کو چھیڑے نہ ازبرائے خدا
وہ ایک رند خرابات ہی مدامست الست

کیونکر اب تنگ نہو یار وہین جینے سی بہت
اوسکو چاہتی سے لگا نا کبھی یاد آتا ہے
کیا کہین دھوپ لگی لاآن گھر ابر تنگ
کوئی بھلا آدمی کسطرح ملا اوس سے جا ہے
دل ہی اوسکے مین جگہ پاکے کہین بیٹھ گیا
غیر کے ہاتھ سی مجھکو نہ پلا جام شراب
بیٹھ کر آنکھ مین میری تو لب یار دیکھ
بڑھ گئے ہجر کے دن چار مہینے سی بہت
اوٹھتے ہین شعلہ حسرت مری سینے سی بہت
خیر ہے آج بدن ہے پسینے سی بہت
اختلاط اوسکو ہوئی ایک کمینے سی بہت
غیر بیٹھے تھے وہان اپنے قرینے سے بہت
نشہ آتا ہی ترا لب تھک کے پینے سی بہت
ہے اگر ذوق تجھے سیر سفینے سی بہت

پیے شراب لگائے گلال منہ پر واہ
بہار آئی قبا ندو یار سے نے پہنی

وہ لال مجھکو دکھاتا ہی کیا سنگار بسنت
یہ رنگ دیکھ ہوا مجھکو اعتبار بسنت

۲۶
وہ زرد مشی سے پہنے ہو خرقہ رنگین
لگا تراب یہ کیا گرد اور غبار بسنت

پھر گئی آنکھ میں کس لال سے بنے کیصورت
بس گئی دل میں جو ہر چال بنے کیصورت

کسطرح بگڑون نہیں اوس پہ جو بن ٹھن آیا
بعد از مدت یکسان سے بنے کیصورت

لٹ پٹی پگڑی کھلے بال بندھا ہی سہرا
بن گئی لگے لیے چال سے بنے کیصورت

کیون وہ نوشی کیطرف رخ نہ کرے اک عالم
ہی زسر تا قدم اقبال بنے کیصورت

کیون نہ عاشق ہو بنی کیا ہی بنی سے یارو
با رخ و زلف و خط و خال بنی کیصورت

کیا سراپا وہ نزاکت کے ہی سانچے میں ڈھلا
حسن و خوبی میں ہی یکسان بنے کیصورت

لے بنی شرم نہ کر جہانک لی گھونگھٹ سے ذرا
کھولکر پردہ سکھیان سے بنے کیصورت

ناچ میں دیکھکے کوئی اوسکی شہانی بغمہ
وہ تو چلتا ہی عجب چال سے بنے کیصورت

ہاتھ میں چھوٹی لیے باندھے کمر میں جمدھر
کیا قزلباشی ہی تمثال سے بنے کیصورت

ہاتھ مانی کا قلم ہو جو لکھے اوسکی شبیہ
ہے غضب پیکر قتال بنے کیصورت

۲۷
رنگ و روپ اوسکا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب
کرتی ہے مجھکو تو پامال بنے کی صورت

وہ تو کرتا ہی چھپکے صید پہ چوٹ
کھیلتا ہی شکار پردے کی اوٹ

ناصحا کیون ادھر نہ پھر دیکھون
ہو گیا دل تو اوسکو دیکھ کے لوٹ

۲۹

ولہ

از فیض ابر بے پایاں رحمت

گرجنا اور چمکنا اور برسنا	دکھا ساون مین یہ سامان رحمت
نہ کر امساک سے باران کے دل تنگ	کشادہ رکھ سدا امیدواران رحمت
مین بندہ ہون ترا تو ہے خداوند	مرا ہاتھ اور ترا دامان رحمت

۳۰ تو کہہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
تراب اب تجھسے ہی خواہان رحمت

ہاتھ سے جسکے ہین زلف شکست	گر سکے ہند کا وہ بند و بست
دل مین اک عشق کیا ہوا پیوست	آرزو مین تمام ہوگئین پست
ہستی حق کے سامنے ہین نیست	دیکھ پڑتے ہین جو بصورت مست
بحر وحدت مین جو یہان ڈوبا	وہ کریگا وہان صراط سی جست
کسکو طاقت ہے جو پھر اوس سے	ہوگیا جو قرار روز الست
محتسب ڈانکو زور مست دکھلا	نہین ڈرتے کے رند بادہ پرست
کیون ساقی کا پانون لغزش کھا	دختر رز نے کردیا بد مست
جی اوٹھاوے کوئی نہ اوسے خدا	نہ جینے کی ہو بیمارے بر مین نشست

۳۱ ہاتھ مین لے جو اک تراب کا دل
جگ مین سب رہے وہ بالادست

دعا جو چاہے تو انعام دی کسیکو بہت	نہ بد زبان ہو نہ دشنام دی کسیکو بہت
جو ایک جرعہ مئی ہمکو دی نہین سکتا	وہ لینے ہاتھ سے کب جام دی کسیکو بہت
مین انتظار مین مارا پڑا کہو اوس سے	نہ اپنی آنے کا پیغام دی کسیکو بہت

زلف و رخ کے خیال مین ہر رات
ولہ
جو اک تصور مین آرام دی
تراب اوس سے
من عشق بازی مین
دہان بخت
ردیف تائے فوقانی
[illegible]

ولہ

تراب اپنی گلی مین دیکھکر مجھکو وہ کہتا ہی
بہت تم آجکل میری طرف آتے ہو کیا باعث

یار و دنیا کیلیے اتنی مشقت ہی عبث
طلب سیم و زر و خواہش دولت ہی عبث

چند گز ثوب کفن قبر مین لیجاتا ہے
توشے خانے مین یہ پوشاک کی کثرت عبث

قبر کیواسطے ہاتھ ہے کتنی ہاتھ زمین
یہ زمینداری و تعمیر عمارت ہی عبث

کسقدر رکھاؤ گے خوش خور ہی مین کیا پاؤ گے
نان و حلوے کی طمع پہر حلاوت ہی عبث

گنج قارون کا نہ کام آیا گیا تحت ثری
مال و اسباب بہت حشمت و شوکت ہی عبث

جو مقدر ہی ملیگا وہی بے سعی و تلاش
روز و شب دغدغہ و فکر معیشت ہی عبث

زندگی تھوڑی ہی کیا جانے کب آئے موت
اسقدر طول عمل موت سے غفلت ہے عبث

جسکی صحبت مین نہو کچھہ اثر و کچھہ حاصل
دور رہنا ہے بھلا اوس سے کہ صحبت ہی عبث

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حق کے سوا
خلق سے تجھکو تراب اتنی محبت ہی عبث

ردیف مثلثہ و جیم

ولہ

ردیف جیم

خفا ہے بیطرح وہ تندخو آج
نجانے کوئی اوسکے روبرو آج

وہ بیٹھا ہے غضب تیوری چڑھالے
خدا عاشق کی رکھے آبرو آج

عبث غنچہ دہن کہتے ہین اوسکو
سنی ہے مینے اوسکی گفتگو آج

بہار آئی کہ یار آیا چمن مین
گلون کا ہے کچھہ اور ہی رنگ بو آج

صبا مت کر پریشان زلف کے بال
پھنسا ہے دل مرا یان موبمو آج

ولہ

یار باتین یار نے راجہ سے کی | کسطرح اوسکا نہو عالی مزاج
اوسکو تو نے کردیا اے عشق لال | ہمسے اب اوسکو رہی کیا احتیاج
کوئی نہوتا اوس کا پروانہ کہین | گر نہ ہم اوسکو بنا دیتے سراج
عشق نے جب سے بہان تھانا کیا | اوٹھ گئی دل سے حیا و شرم لاج
پا برہنہ در بدر اوسکو کیا | سر پہ جو رکھتا ہے سرداری کا راج

بیکلی مجھکو ہوئی کل سے تراب
دیکھ کیا بے چین ہون بے چین آج

ردیف حائے مہملہ

زلف مشکین شام ہے اور عارض گلفام صبح | دھیان ہے میرا یہی لیل و نہار و شام صبح
لیلۃ القدر اوسکو جانون یا شب وصلت کہون | دم مین آخر ہوگئی جھٹ آگئی ناکام صبح
صبح ہو یا شام جسمین بھولتا ہو اوسکا نام | کہیے اوسکو نا مبارک شام و نافرجام صبح
غم سے پروانے کیا کہیے جو گذرا شمع پر | رات بھر جلتی رہی پائی ذرا آرام صبح
شام تک بیخود رہون دن بھر کٹی آرام سے | یار تو مجھکو دیا کر بھر کے مے اک جام صبح
رات پاس اوسکے گیا مین ایک مطلب کیلیے | ق ہنسکے بولا اب تو گھر جا لیجیو انعام صبح
صبح جا پہونچا تو ناخوش ہوکے یون کہنے لگا | کیون گجردم یان تو آیا کیا تھا ایسا کام صبح
ہے چمن کی سیر خوش وقت طلوع آفتاب | جلوہ گر تا ہے گلشن مین وہ گل اندام صبح

دو پہر تک وہ نہین گھر سے نکلتا ہے تراب
مجرئی جاتی ہین وان ناحق بجائے نام صبح

کرتا ہی مجھے پیار سے وہ شوخ
کل اک ادا عجیب تھی یار سے ادا
کیا بات اوسکی یار وہ بھولا کہو اوسے
دیر سنگر اوسکو ہے کسطرح کچھ بھی
اسطرح خوش ہوگا کوئی سے ملکے یار سے
کیونکر قسم نکھائیے اوسکے نصیب کی

یہ شان ادا میں ہے عجب گھات سے وہ شوخ
[illegible] ادا سی آن [illegible] شوخ
[illegible] نہیں [illegible] شوخ
لیتا ہے دل کو لطف و مدارات سے وہ شوخ
خوش [illegible] ملاقات سے وہ شوخ
ہمدم ہو جسکے حق کی عنایات سے وہ شوخ

معشوق ہو ہی بس میں کسیکے کہیں تراب
۳ بس میں ترے ہوا ہے کرامات سے وہ شوخ

اوس بت کی انگوٹھی ہے کیا خوب نگین سرخ
انگوٹھی میں ہی عکس پڑا ہے ترے لب کی
خود ہو گئی تری سرخ ہیں جو ہیں لعل بدخشان
تھم جانے بہت ڈھونڈا دامن صحرا
موتی سے نہیں کم ہی سفید آنسو کی قطرے
خورشید اوسی دیکھکے چھپتا ہے شفق میں

ہاتھ آیا بھلا لخت دل [illegible] نہیں سرخ
آشوب ہے ای لعل [illegible] انگوٹھی نہیں سرخ
کرتا ہی تو کیوں پانی لعل شکرین سرخ
اے دیدہ خونبار [illegible] نہیں سرخ
یاقوت سی بہتر ہیں نکلے ہیں جو ہیں سرخ
جب [illegible] ہے جو زادہ صد پردہ نشین سرخ

جلتا ہے تراب آپ ترے شعلہ غم سے
۴ گرمی سے نکر [illegible] زہرہ جبین سرخ

پھر ادھر آج نہیں ابر و خمدار کا رخ
تا صحا منہ نہ ادھر سے میں کبھی پھیرونگا

پھر گیا ہے ادھر یار کی تلوار کا رخ
رخ ادھر ہوگا [illegible] ادھر یار کا رخ

زبسکہ جال ترا چار و طرف پھیلا ہے
قریب بلبل کے سکھ نہ کہ ہم کہوا ہے
بھولا [illegible]
خدا سے [illegible]
بہت نہ رنج چمن کے گلی میں پیدا تھی ڈال
یقین ہے رنج قفس بہولیگا یہ بلبل سے
چمن کا اگر شگفتہ ہے ہے یہ بلبل کے
وزد راڑنے کا رکھتا ہون پھڑکنے کا
طمع سے دانے کے پھنسنے میں جو سید بچا ہے

چمن میں ہے ترے ہاتھون سے الامان صیاد
جو باغ سیر دکھاتا ہو باغبان صیاد
جو لیکے پھولونکی بو بھی پھرے وہان صیاد
پرے نہ ٹوٹ کہین تجھپہ آسمان صیاد
پڑینگی پانو مین تیرے بھی بیڑیان صیاد
اگر بہار مین ہوا وسپہ مہربان صیاد
وہ باغ کیون نہو سونا سے جہان صیاد
نہوگا مجھ سا کوئی صید ناتوان صیاد
جو اہل حرص ہین اونکو ہے اک جہان صیاد

تراب کیون نہ گرفتار خوبرویان ہو
کہ زلف دام ہے آورے دلبران صیاد

کہتے ہیں پیر اوسے جو ہو بیدرد
مرد ہے عشق کا سخن کیا ہے
پھر تن اندر کیا ہو عاشق سے
جیتے ہین یا ہارین ہوئی ہو سو ہو
سب ہے جھوٹا جو کو جیا سے نے
کسطرح سے بے عمل ہے درویش
نرا ہو جسے ددلی کا علم

سرخ رو ہو وہی جو ہو رنج زرد
عشق رکھتا ہو سوز ہو یا درد
نالہ گرم ہو وسے یا دم سرد
اب تو ہم کھیلتے ہین عشق کی نرد
سیر سے نزدیک ہی بڑا وہی مرد
چاہیے مرد کے تئین اک گرد
کہیے اوسکو تراب فرد الفرد

نظر تیری دکھلاتا جو بہار عدم کا ... [illegible]

سرایا درد ہے ... جو ہے بڑی ... [illegible]

ردیف دال مہملہ

[illegible]

ہکو بیدل کہوے کرتا یار | اوسکو ہوتی جو بیدلی کی درد
شوخ بیدرد جسکو سب کہتے ہین | خوش لگے ہے مجھے اوسی کی درد
کھو گیا دیکھکے رقیب کو وہ | مجھسے ہے کل سے بیکلی کی درد
دوست اپنا ہین کب اوسے جانون | وہ رکھتا ہے [illegible] مری کی درد
دیسے یار وسکے اوٹھ گئی بالکل | آشنائی اور دوستی کی درد

کون ہمدرد ہو تراب ایسا
کہیے اوس سے جو اپنے جی کی درد

دیر مین جو کرے خدا کو یاد | رام پور اوسکو ہو الہ آباد
دوسرا کوئی منظر نہین پڑتا | کہیے کس سے یار کی فریاد
وہ مری داد چاہے دے یا دے | مین تو دیتا ہون اوسکے عشق کی داد
آپی معشوق آپی عاشق ہے | کون شیرین ہے کون ہے فرہاد
ہمت کیا تیس آگے بڑھکی چلے | کہان شاگرد اور کہان استاد
باغبان بند کرلے دروازہ | جانے پائے نہ باغ مین صیاد
لائی پھر مژدہ بہار صبا | بلبلون سے کہو مبارکباد
اوسکی تصویر دیکھ اوڑ گئے ہوش | رہ گئے حیرت مین مانی و بہزاد

جو تصور مین اوسکے خوش ہے تراب
وہ ہمیشہ رہیگا شادان شاد

یار تو ہے مری نظر سے بعید | آکس سے ملکے بھلا کرون اب عید

[illegible]

دیدہ اک جان دو قالب ہیں یار او دوست	نہیں یار کو مجھ سے کچھ اتحاد
کہو اوس سے بیداد کرتا رہے	[illegible] تو دے گا خدا میری داد
مین افشان خیزان شہر زور سے	گلی مین گیا اوسکی جون گردباد
فقط ظاہری دوستی اوسکی ہے	[illegible] دل مین رکھتا ہے مجھسے عناد

شراب اوس سے میرا تو دل اوٹھ گیا
مری طرف سے کہدے جا خیر باد ۱۱

[illegible] توقع [illegible]	جو راہ و رسم و مدارات بھی [illegible] مسدود
دکھائی یار نے کیا ایک شان بیمہری	جہان سے نام محبت کا ہو گیا مفقود
فرخ ادھر کیے ہوئے پوچھتا ہو بات	بھلا اب اوس سے ہو کیونکر مجال گفت و شنود
[illegible] کون [illegible] اوسکو	رہے ایاز جو بندہ بنا تو ہے محمود
قتل کر کے اوسنے کلمہ شہادت پڑھ	جو تجھکو دیکھکے پڑھتا تھا بار بار درود
بد شور اوسکو نہ کرتا تھا چاہ شیرین کا	تو جو ہے شیر ہے کیا کوہکن کو تھا مقصود

تو اپنے عشق کی دولت شراب دل مین سمجھا
کہ عاشقون مین [illegible] دل کے لوگ حسود ۱۲

قامت بالا [illegible] کچھ اور ہی [illegible] بلند	کرتے ہین اللہ والے عالم بالا پسند
پاسے تا سر یار کی خوبی ہے سر گرم ترجیح	ہے طناب زلف مشکین جس علم فلکی کمند
عشق مین دل اسنے [illegible] پسند [illegible] کا	تا حق اب عشاق سے کرتے ہین ناصح غلط پند
عاشقون کے درد کا احوال اوسے [illegible]	ہاتھ سے خوبون کے جسنے کچھ بھی پایا ہو گزند

[illegible]

مفت دیتا ہون تجھے تسپہ یہ رس ہوتا ہے
لوگ لیجاتے ہین دیدیکے مٹھائی تعویذ

بخش مجھکو بھی شراب ایک فراغت کامل
نقش باسط کا مجھے لکھدے دوبالی تعویذ

پڑھ کے خط یار کا کل مینے بنایا تعویذ
اس سے بہتر کوئی احباب کا نیا یا تعویذ

گرم جوشی سے کیدن نہاتے مجھسے وہ
آگ مین جسکے لیے مینے جلایا تعویذ

شائد اوس بت کا دل سنگ کہین پانی ہو
اسلیے بحر مین لکھ لکھ کے بہایا تعویذ

اک عمل بھی نچلا اوسپہ مرا کیا کیجیے
گرچہ سو طرح محبت کا لکھایا تعویذ

تلخیے کو ہکنی سے جو موا شیرین سنے
اوسکی تربت پہ بھی مرکے لگایا تعویذ

چشم بد دور نظر میری تو ہے اوسپہ لگی
تار ریشم سے کیون تونے گنڈا یا تعویذ

ہاتھ سے دلتو لیے کتنے زبرستون سے کے
بند دست اپنے کا تونے جو دکھایا تعویذ

بدگمان مجھسے زیادہ وہ ہوا کچھ بنا
پاس میرے کہین اوسکو نظر آیا تعویذ

لیگیا توڑ مرے بازو سے جھپٹ اوسکو
پھر دکھایا نہ مجھے ایسا چرایا تعویذ

نچلا میرا کہا اوس سے مین کہتا ہی رہا
جان میری کوئی لیتا ہی برایا تعویذ

یار میرا نہ کبھی مجھسے خفا ہووے شراب
مجھکو بتلا دے کوئی ایسی دعا یا تعویذ

وہ ظالم گرنڈ اسلیے جسپر کاغذ
کہو دیکھے میری تصویر کاغذ

مرا خط پڑھ کے اوسنے کیون دیا پھونک
گیا جل بجن بلا تقصیر کاغذ

مین اوسکے ہاتھ دون بیدل کا رقعہ
جو مانگے وہ بت دلگیر کاغذ

حسن مین کیا تو بادشاہ بنا
ہوگیا عشق مین تراب فقیر
مین سمجھا ہون سب تری تقریر
[illegible] کیا رقیب کی بات
[illegible]
مین بھی کرتا ہون عشق سے توبہ
[illegible] میری تقصیر

ولہ

ساقیا دور ہی کی [illegible]
دیکھنا طرز ادا کی تری [illegible]
اوسکا کب [illegible] کی سے بہار
چشم مست ساقی سے عالم نرگس مخمور کا
فصل گل ہے ساغر دل [illegible]
ساقیا جلد آ کہ اب مجھ بن [illegible]

ردیف رائے مہملہ

دیوان تراب

پھرتے ہیں آپکے سفر مین کیا بلا نازکی	انتظار وصل مین گزری ہے عمر ہا مضطر
مین خیال کرتا ہون اشتیاق تجھے پتہ آئین	آہ میری کا کبھی ہوتا نہین پیدا اثر

۳ حسن مین کیا شہرۂ بازار ہے تو بھی تراب
عشق نے جسکے مجھے رسوا کیا ہے اسقدر

بیمار محبت کی دوا وصل ہے یا صبر	گر وصل نہ ہاتھ آئے تو کر دیکھ ذرا صبر
روئے نہ اگر ہجر مین عاشق تو کرے کیا	کہتے مین شہر د صبر کر آسان ہے کیا صبر
کچھ پوچھو نہ احوال وہ جسنے سہا ہجر	آرام گئی جان سے اور دل سے گیا صبر
دل کیون نہ ہو آسودہ آرام نہین پاس	ہے مرتبۂ پاس کرے کیسے بلا صبر
سنتا ہون کہین اوسنے بھی اب آنکھ لگائی	صد شکر کہ معشوق پہ عاشق کا پڑا صبر
چاہون تو سزا دون اوسے چاہون تو عوض لون	کرتا ہون نہ اب کوئی دیکھے تو مرا صبر
تنگی مین جو صابر ہو تو حاصل ہو کشایش	بندے پہ بلا بھیجے تو دے اوسکو خدا صبر
ہر آن کوئی چین سے جسکی وہ کرے شکر	ایمن جو بلا سے ہو کرے اوسکی بلا صبر

ہ کیونکر دے تراب اوسکی محبت مین ہو مضطر
انصاف کر اے یار کجا عشق کجا صبر

ہے شہیدونکی گور مین تاثیر	ترے کشتے کی خاک ہے اکسیر
منھ نہ پھیر آپسے دیکھے مرے	دیکھ لے اوس مین کسکی ہے تصویر
مین دوانہ ہون حسن و عارض کا	مجھکو دکھلا نہ زلف کی زنجیر
مجھسے بخشا نہ تصور فراق	گھر مین رہنے کی کرتے ہو تدبیر

[illegible]

دیوان ...

ردیف رائے مہملہ

... نکلا ابھی ... ... | کافر ہو مسلمان ہو کافر

... تراب اوسکو ... کری اپنا
... ایمان ہو کافر

... بیتابی ... کی سیر | عشق مین دیکھے دیدۂ دل بیتاب کی سیر
... آنسوؤن مین ڈوب جاتی ہین | دیکھنے جاتا ہے وہ کشتی غرقاب کی سیر
سب ... لگتی ہین جار | جسنے دیکھی ہے تری چتون کمخواب کی سیر
خود فراموش تھی ہر چند زلیخا غم مین | یا دیکھی یوسف تھی وہی اوسکو ہی خواب کی سیر
آئینہ دیکھ کے ... نے کہا آہستہ | بارک اللہ عجب ہوتی ہے مہتاب کی سیر
سرخ پگڑی کا عجب رنگ تھا گورے مکھ پر | مجھے غضب تیرے سینہ کا کل پر تاب کی سیر
دور باطل نہین گر چرخ فلک کو کہیے | دیکھلو ہوتی ہے کیا گردش دولاب کی سیر
اہل قبلہ کہو یا پر اوسے جا ہو کافر | دلکو بھاتی ہے بہت ابرو محراب کی سیر

عشق مین اک بت پنجابی کے روتا ہے تراب
دیکھ لے آنکھ سے اوسکی کوئی پنجاب کی سیر

کبھی دولت کی رہی جسنے برسی ہے سر | کچھ خبر اوسکو نہین موت کھڑی ہے سر پر
کل تھا چہرے پہ جو سرپیچ مرصع باندھے | آج دیکھا اوسے اک پگڑی پھٹی ہے سر پر
حشر مین ہوگا وہی عرش کے سایہ کے تلے | جسکو سایہ نہین یان کوئی گھڑی ہے سر پر
دل کا دیوانہ پنا دیکھ کے کہتے مین سبھی | کیا بلا کون پری اسکے چڑھی ہے سر پر
کچھ بھی ہے عشق سے یان جسکو سر کا ہے تراب | اوسپہ سو طرح بلا ٹوٹ پڑی ہے سر پر

جو کسی کے بندے ہیں انکی تو کیفیت ہے یہ
نام لیوا انہی سرکت سے ہوں ہی نام لیوں
دن قیامت کے قریب آسے زمانہ ہو گا

کہتے ہیں مالکت نور ہیں ہوا خدا مست گلزار
نام سمجھتے ہیں جسکے واسطے رکھتے ہیں لگار
کیا کسی سے ہو کوئی اس وقت میں امیدوار
دیکھیے کیا نفس ہم کی شناسین لاتی ہیں بار

۱۱ کنج عزلت میں تراب اب بیٹھ رہ سب سے الگ
ہے ترا مرشد نگہباں ہے ترا اللہ یار

کہیں تو خار ہیں ہم کہیں ہوئے گلزار
کوئی تو ڈھونڈھتا ہمیں ہے کوئی زاہد
کوئی تو دیکھ کے ہمکو نظر چراتا ہے
کہیں تو پیر مغاں ہوں کہیں ہیں شیخ حرم
کوئی ہے ہمسے مخالف کوئی موافق ہے
حقیقت اپنی کہوں کس سے کون سمجھے ہے

کسیکے دار ہوئے ہم کسیکے تن آزار
کوئی تو مست کہے ہے کوئی بہت ہشیار
کوئی تو حسن کی ہم ہے ہے طالب دیدار
کوئی ہے معتقد اپنا کسیکو ہے انکار
کوئی ہے یار ہمارا کسیکے ہم ہیں یار
بھلا ہوا نہوا ہمسے کوئی واقف کار

۱۲ تراب آگے نکہہ کہہ جو تجھے کہا سو کہا
زیادہ کہنے کے لائق نہیں ہے یہ اسرار

گرہ شوخی سے دکھتی اوسمیں کنگھی بار بار
اوسکی چشم مست نے کیا مجھکو حیران قرار دیا
اے جنون کہ نہ دامنگیر ہو تیرا کبھی
کسطرح ہوں جا بچشم اوسکی کتیلی آنکھ سے

کیوں نکلتی زلف کی منھ سے کسے مار ہا
نرگس او دیکھتی ہے کیوں تو آنکھیں بھائے
ہاتھ سے تیرے ہوا جسکا گریبان تار تار
چبھتے ہیں جسکی مژہ سے دل میں خار خار

ہے منصور کو نظارۂ سوزِ سرِ دار
نہیں ہے خارِ حسرت دل میں کھٹکے نوکِ مژگان

۱۵
تراب اتنے دنوں بیٹھا ہی پریشان تھا طرح ہی
تو دیوانہ ہوا ہے کیا کسی زلفِ پریشان پر

نجات و دربدر یار و نجور و داستان پر
عقیدت گر نہو راسخ محبت گر نہو دق
نجات نے اور کو ہرگز زیادہ اپنے مرشد سے
رکھو مرشد کو راضی تم اطاعت مین اوسکی گم

نہ کہو غیر سے امید یک در گیر محکم گیر
اثر صحبت سے کیا ہو ور کرے ارشاد کیا تاثیر
کہ ہے راہِ ارادت مین یہی سب سے بڑی تقصیر
رضائے حق اگر چاہو تو ہے اوسکی یہی تدبیر

۱۶
جو بن دیکھے رہے غمگین تصور سے نہو تسکین
تراب اوسکو وہ اہی یا س کہی پیر کی تصویر

ہوگئے کتنے جان سے باہر
وہ نہ نکلا مکان سے باہر

حسن مین اوسکو کوئی نہیں لگتا
ہے وہ ساری جہان سے باہر

وصف اوسکا مین کیا کہون ناصح
وہ تو ہے کچھ بیان سے باہر

باز آیا مین تجھسے اے ظالم
تیغ مت کر میان سے باہر

دور دیکھ صورتِ صیاد
آئے مرغ آشیان سے باہر

عشق کی بات یار جی مین رکھو
مت نکالو زبان سے باہر

پھر اولٹ کر وہ گھر نہ آوے گا
تیر ہو جب کمان سے باہر

کیا مین اوسکا نشان بتلاؤن
بے نشان سے نشان سے باہر

بالیقین ہے تراب سب مین وہ
ہے جو وہم و گمان سے باہر

گرچہ آغازِ نوجوانی ہے — اور یہ ابتدائے لڑکپن کی بہار
حور و غلمان ہو گیا دل سیر — دیکھ اک طفل سیمتن کی بہار
دیکھے خوش ہو کے مجھکو اس گلبدن — نرگس و لالہ و سمن کی بہار

روح کی سیر جسکی ہے تراب
دیکھتا ہے وہ کب بدن کی بہار

درد دل کی تو دوا کامل ہے صبر — درد اگر دل ہے تو لاحاصل ہے صبر
صبر کرنا عشق میں دشوار ہے — صبر کس سے ہو سکے مشکل ہے صبر
سینہ اپنا چاک کر لیگا زخمِ عشق — عشق کے ہاتھوں سے خود بسمل ہے صبر
ہے [illegible] کا جال — غلط سودا کا کہاں مسہل ہے صبر
کیا کروں کچھ صبر میں آتا نہیں — کس طرح دل سے مرے راحل ہے صبر
زور سے بے صبری ہے یارو عشق میں — صبر کی طاقت نہیں کابل ہے صبر
یار کا منہ دیکھتے ہی کیا کہوں — ہوش میرا اور گیا زائل ہے صبر
ہے قدم رکھنا کٹھن اس راہ میں — تھک گیا جی کیا کڑی منزل ہے صبر

صبر کر جو ہو سکے تجھسے تراب
باعث آرام جان و دل ہے صبر

کیا ہے لکھو بلبل و گلزار کی تصویر — تصویر مری کھینچ مع یار کی تصویر
دل لیکے مرا منہ نہ دکھایا کبھی جسنے — خوش لگتی ہے مجھکو اسی دلدار کی تصویر
ہرگز نہ کرے لیلی و شیریں کی حکایت — دیکھے جو مری یار طرحدار کی تصویر

صید کر کے نہ کہہ تو دا جانے — یہ دل مبتلا ہے یا نخچیر
ہوا تا ہے نہیں کسی سے صنم — یہ بت غنچہ لب ہے یا تصویر
چاہ خوبوں کی کچھ گناہ نہیں — عشق کہتے ہیں اوسکو یا تقصیر
ایک چتون سے اوسکی کام کیا — سحر کہتے پھر اوسکو یا شمشیر
چھٹ سے اپنی گرو پھر آئے — اوسکو تدبیر کہئے یا تقدیر
شعر سے جو گرم صحبت ہے — ہے وہ زلف سیاہ یا زنجیر
تو نے رسوا کیا مجھے ایسا — ہے یہ انعام عشق یا تعزیر
گر دے جسکے آگے دولت سب — یار کی خاک پا ہے یا اکسیر

دل میں پھر درد عشق اوٹھا ہے — لے خبر جلد اے تراب کی پیر ۲۴۳

نہ عاشق پر بہت جور و ستم کر — لگا لے اپنی چھاتی سے کرم کر
بہت تڑپا ہوں بارے میں تیری — تو خاطر اوسکی مت غیروں سے کم کر
تو اپنے بیدلوں پر اے مسیحا — دعا سے قسم باذن اللہ دم کر
نہ اوسکو دیکھ کے محبوب ہو جا — نہ ایسی عاشقی میں ستم کر
ہری شاخ اوسنے گل کی کاٹ ڈالی — تو بلبل ہے تو مالی سے قلم کر
پھر اب تک نہ گھر سے یار ہے سے — کیا تھا مجھ سے کیا قول قسم کر
ترے صدقے میں لے اخبار دالے — یہ غفلت اوسکی پرچی میں رقم کر
کہاں تک ہجر میں غمگین رہے دل — الٰہی دے لے میرے دور غم کر

اسکا منہ سے جو قیل و قال کرے	زلف کے دور اور تسلسل پر
سو سے پہچان سے اوسکو نسبت کیا	ہے یہ بہتان محض [illegible] پر
بیچو مشاطہ سانپ کاٹے سے	ہاتھ ور رکھیو سنبل کے کاکل پر
وہ مجھے جان سے بھلاتا ہے	کیا کہوں یار کے تجاہل پر
داغ کھایا اور منہ سے اف نکیا	آفرین دل ترے تحمل پر

۲۸
اوس سے کیا ہو تراب فلز ما شر
جسکی گذران ہو توکل پر

جسکا اقبال ہو تنزل پر	وہ چڑھے فوج لیکے کابل پر
اوس سے کیا بندوبست ملک کا ہو	ہے جو مسند نشین تغافل پر
ہوگئے کتنے تیرے دست نگر	ساقیا آیا ساغر مل پر
محتسب سنکے لوٹ پوٹ ہوا	وجد آیا صدائے قلقل پر
واہ کیا کیا سنگار کرتا ہے	غش ہوں میں یار کے تجمل پر
دیکھیے دریا پہ چاندنی کی سیر	یار آئے جو رات کو پل پر

۲۹
میں تو صدقے ہوں جان و دل سے تراب
حیدر شہسوار دلدل پر

تم اپنے گھر کیطرف سدھارے نکالا مجھے دکھا کر	دو دانہ کیسا ہوا میں ہے یہ مرا تماشا تو دیکھو آ کر
جیونگا کیونکر میں ہائے تجھ بن مرا تو جینا ہے غیر ممکن	تڑپ تڑپ کے گذرتی ہے [illegible] میں یا خدا [illegible]
کبھی تو روتا ہوں جان کو میں کبھی پٹکتا ہوں سر کو پھر	یہ جھک لگی ہے دو دانہ بن میں [illegible]

[illegible]

کھینچو وہ نکرسے پالکی دعماری پر	دکھا دو ... سعد تبابی پہ
عجب ہے فوج پہ مغرور اپنی شاہ زمان	غرور وہ لہ کو ہوتا ہے حسین براتی پر
ق اوسکو ناز ہے اپنی جمال عارض پر	جمال جسکو نہیں کچھ کمال ذاتی پر
عجب جواب لکھا مجھکو یار نے یارو	گلہ لکھا تھا مین اوسکی کم التفاتی پر

۳۲ تراب ہائے ہے حسرت کبھی محبت کو نامہ لکھا اور
جواب نامہ یہ دھر رکھیو اپنی چھاتی پر

نوک قرہ یار ہے نشتر کے برابر	خونریزی میں ابرو بھی ہے خنجر کی برابر
ہر چند گلستان میں گل اندام بہت ہیں	خوش قد نہیں کوئی سرو صنوبر کی برابر
کیا آب ہے کیا تاب ہے ای جوہری آ دیکھ	آنسو ہیں مرے لعل اور گوہر کے برابر
مر مر گئے عشاق کسی سے نہوا نرم	خوبون کا دل سخت ہے پتھر کے برابر
دل دیں میں پھنس جائے تو جیتے نہ چھٹے ہے	کوئی جال نہیں زلف معنبر کے برابر
عشاق گلیمن تری کیون خاک نہ چھانیں	ہے خاک ترے در کی اونہیں زر کے برابر
کیا شور قیامت ہو عجب فتنہ ہے برپا	جب یار کھڑا ہو مرے بستر کے برابر
وہ صاحب لولاک ہے اور ختم رسالت	ہرگز نہیں کوئی میرے پیمبر کے برابر

۳۳ آزاد مشائخ میں تراب ایک نہ دیکھا
کوئی اہل ملامت ہو قلندر کے برابر

مین تجھسی مانگتا ہون خدا خاتمہ بخیر	کر دے کرم سے اپنی مرا خاتمہ بخیر
ایمان کی سلامتی ہے خیر و عافیت	میری تو ہے ہمیشہ دعا خاتمہ بخیر

[illegible]

[illegible]

مری صورت سے وہ بیزار ہے اب
خدا جانے کہ [illegible]
تراب ایسی دعا مجھکو بتا دے
[illegible]

ردیف راے مہملہ

مست کہتے کوئی یار کے جانے کی خبر | اور چاہے سو کہو سارے زمانے کی خبر
صبر آرام گیا دلسے نکل عشق میں آہ | عقل سے کہہ دو کرے اپنی خزانے کی خبر
حال مجنون سے خبر کی نہ کبھو لیلی نے | کون پہونچا دے وہان اور دوانے کی خبر
دلکو ابرو نے ہی چھونے نہ رکھہ کان پہ ہاتھ | ہے یہ ہی چشمکی ہے کماندار نشانے کی خبر
کھولدی آنکھ ابھی ہوش گئے ہیں جسکے | کیا نہیں اوسکے جو کہدون ترے آنے کی خبر
ہے وہ دالان کما کان نہ آیا نہ گیا | یہ تو ہے مخبر صادق سی ٹھکانے کی خبر

ہے خوب اوسنے بدی یا فراموش تراب
ہے فقط اوسکو مری یاد بھلانے کی خبر

۲۰۶

کوئی شہر نہیں شہر مدینے کے برابر | ہر ذرہ وہان کا ہے نگینے کی برابر
جس شہر میں ان کی ہے محمد نے سکونت | یثرب ہوا تابوت سکینے کے برابر
جس ماہ مبارک میں ہوئی اوسکی ولادت | ہو کون مہینا وہ مہینے کے برابر
گو نوح کی کشتی تھی بڑی لیکن وچوری | لیکن نہ محمد کے سفینے کے برابر
سمجھے نہ کبھی طور کی کچھ عظمت و رفعت | کیا مسجد نبوی کے ہے زینے کے برابر
معراج میں فرق یہ جو ایک ہوئی حضرت | جبریل تھا سائیس کمینے کے برابر
ہاتھ آئی جسے خاک محمد کے قدم کی | رکھے وہ کفن میں اوسے سینے کے برابر
اے صل علی اوسکی گل اندامی کی کیا بات | پہونچے نہ گلاب اوسکے پسینے کے برابر

پھر عمر تراب اوسکی اطاعت میں جو گذرے
پھر تو کوئی نعمت نہیں جینے کے برابر

[illegible]

یہ مجھکو نہ کہتا وہ اگر نیک سمجھتا
منہ کیا بھلا ہو کہ جہالت سے ہی لاچار

مین غلبۂ احوال سے ہون صورت منصور
منہ لوب تو اظہار حقیقت سے ہے لاچار

تا حق نہین منصور تو سولی کا ہوا حکم
مفتی تو بیان امر شریعت سے ہی لاچار

بالطبع مجھے بھاتی ہی اک شکل کردن کیا
ہر نفس بشر اپنی طبیعت سے ہی لاچار

مجنونکو نہ کہہ لیلی سے بدنام ہوا کیون
رسوائی مقدر تھی وہ قسمت سے ہی لاچار

مقطع

کان جس بت کا فر سے ہی نفرت تجھے زاہد
واللہ تراب اوسکی محبت سے ہی لاچار

اوٹھاتے ہین سب غنچہ و گل کا بار
پسینے اوٹھا یا نہ سنبل کا بار

سیہ زلف نے کر دیا منہ کو لال
لطافت سے ہی گل پہ سنبل کا بار

بناوٹ کرے کیا وہ نازک بدن
بدن پر ہے جسکے تجمل کا بار

نہ مشاطہ کھول اوسکے چوٹی کی بال
نہ ڈال اوسکی گردن پہ کاکل کا بار

وہ نرگس تو خود شرم سے چور ہے
اوٹھے اوس سے کب نشۂ مل کا بار

ہوے فارغ البال مے پی کے ہم
دیا جھونک بھٹی مین فرغل کا بار

جھکے کیون نہ سو پیچ و خم کھا کی زلف
پڑا اوس پہ دور تسلسل کا بار

نہ کی یاد میری نہ گھبرا اوٹھا
سہا دل نے اوسکے تغافل کا بار

وہی ہے تراب اپنا نعم الوکیل
دھرا جسنے ہم پر توکل کا بار

لگا آنکھ مین جلسے رونیکا تار
مژہ سے ہی موتی پرونے کا تار

دیوان تراب

ردیف را مہملہ

صحبت مین مشائخ کی ہی کچھ اور ہی عالم
مولی تو ہی نزدیک کلی کی مری اکسیر
حق بات مین ملا تو ہو بیسر الکو کر
کس طرح تراب اوسکا ہو خانۂ تاخیر
غافل جو پڑا ہین خدا سے ہو با پیر

قول

قائل نکہو باد کو دکھلا بنگا شمشیر
دلبر اوسے کہتا ہون تو ہوتا ہے وہ دلگیر
ہر بات پہ میری وہ سکے ہے بہ تزویر

ردیف زاے معجمہ

۴۴ اٹھو ری سیرا بھی گئی سے کہان مین جسکے
خوش آسے تراب اب نہ سکے کہان صدمت مزامیر

او دھر اوس سے ہے تو جوانی کا زور	اودھر مجھسے ہے ناتوانی کا زور
مجھے عشق کرتا ہے اتنا ضعیف	نہوتا اگر طبیعت ثانی کا زور
مری بیدلی پر نہین کچھ نگاہ	دکھاتا ہے وہ دستانی کا زور
گھٹا عشق مین دل صبر وستر ار	بڑھا حسن سے بارجانی کا زور
تو کب عذر میرا کرے گا قبول	ترے دلپہ ہے بدگمانی کا زور
رقیبون کونا زور کردون ابھی	جو پاؤن تری مہربانی کا زور
نپٹ چاہ چھور کے مجھکو دکھا کین	کہ ہے اشک جاری سر پانی کا زور

۴۵ تراب آرنی آرنی سے کہے جاون گا
اودھر سے ہے گو لن ترانی کا زور

آبہت عاشقون سے ناز نکر	وعدہ دور اور دراز نکر
اسقدر مجھکو منتظر اپنا	نہ کرلے یار دل نواز نکر
شمع کی طرح مت جلا اور رد لا	غم سے دل کو بہت گداز نکر
جسکی خدمت سے عاقبت ہو بخیر	اوسکی صحبت سے احتراز نکر
پیر کی بات مان اے لڑکے	بہت دنیا کی حرص و آز نکر
سر تو محمود کے قدم پہ جھکا	سرکشی اوس سے اے ایاز نکر
پاس یارو کے آکے مت جا	ملکے عمرون کو سرفراز نکر

جب سے آنکھ اوس سے لگی پھر کسیکو دیکھا — غم لگانے کا رہا کچھ نہ بگانے کی فکر
ڈھونڈتے پھرتے ہین گلیونمین اوسیکو کبسے — بیطرح لڑکونکو ہی قیس ڈرانے کی فکر

۴۸ فارغ البال ہو دستے الگ بیٹھ تراب
اوسکے آنے کا نہ کر ذکر نہ جانے کی فکر

میرے قاصد کو خدا اسکے لیے غمناک کر — دیکھکے خط کو مرے گرم نہو چاک نہ کر
ایلچی سے نہین ہوتا ہے کوئی آزردہ — ناخوشی اوس سے تو اے ظالم سفاک نکر
ہونگے عشاق قیامت مین ترے منگیر — دور دامن سے بہت گردش افلاک نکر
گرد ہو کے بین لپٹا ہون ترے دامن مین — جھاڑ دامن کو نہ برباد مری خاک نکر
جی تو عاشق کے چلے جاتے ہین ہمراہ رکاب — دیکھ گلگون کو بہت تند اور چالاک نکر
پڑ گئی ہوگی کہین بندے کے گھر دختر رز — محتسب اوسکی بہت جستجو و تاک نکر

۴۹ اسقدر او سپہ ندے جان کہاں ہان تراب
منہ لگا بہت نہ اوس شوخ کو بیباک نکر

کیا ہی کسکو نشانہ تمنے خدنگ چتونکو ستر اکر — چڑھائی کسپر کمان ابرو کہان چلے ہو جبین چڑھا کر
نجانے بار پر تو مجھسے زاہد کو در انکھوں میں کی ہاند — لگائی تو نے ہی آنکھ شاید کسی پریسی کہین جُرا کر
جو کل وہ آئے یہان کیجا تمام شکل حبابنا ہے — چھپا کرے سے نہ پھر چھپائے کرینگے دل میں نہ چھپا کر
نہین میں طالب ہوں سیم و زر کا ہون محتاج ایک نظر کا — مین خاص بندہ ہون تیرے در کا کبھی تو جت حاضری اکر
رقیب تکرہو نہ مضطر مین داغ دسکے دل پر — کہ اپنے ہاتھونسے ہے اکثر وہ دستہ گل مجھے بنا کر
نپوچھ خوبی وہ رخ لب کی کہے سے کچھ وصف — چمکتی بجلی ہو جیسے سب کی کرے تکلم جو مسکرا کر

توڑکے پھر جوڑنا دشوار ہی ممکن نہین
دلکا رہزن جانکی مین نے ترا پکڑا تھا ہاتھ
توڑدی رشتہ محبت کا مری سلے بر من

شیشۂ دلکو مری لے سنگدل ظالم نہ توڑ
تا زجاتی ہین نہین چھپتا نظر باز دو چور
گر ترا زنّار ہے ہر تار تار الفت کی دور

۵۲ دل تو عاشق ہی تراب مین ہمین اسطرح
چاند کی صورت پہ صدقے ہوکہین جیسے چکور

چہچہیت بلبل کو اسی صبّا دینگا یہ بہار
کیون مزے مین بلبل و گل کے خلل ڈالے ہی تو
دیکھتو کیا ہی اداٹھے ترمزدہ باد خزان
گل کھلین ہین کیون نہو مرغ چمن کو بیکلی
آچمن مین پیارے کر آج رہ دے بسنت
لڑکپن سے تا جوانی یون رہا اسکا جمال

صبر کر چند سے گذر جا دینگی ایام بہار
دور کر ظالم چمن سے دام یا دام بہار
باغ مین لائی صبا جسدم نسیم پیغام بہار
پھولجاتی تھی خوشی سی سُنکے جو نام بہار
لے کٹوری زر دنرگس کی بنا جام بہار
جسطرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار

۵۳ کسطرح وہ رنگ بو پر گل کے مائل ہو تراب
جو کبھی صبح خزان دیکھے کبھی شام بہار

حسن عارض کو ہی زوال آخر
کیون نہ شیرین سے دل پڑی چھپکا
جسنے چاہا نہ دوستی کا نباہ
جسکو دعوے تھا بے نیازی کا
باز آیا نہ عاشقی سے تراب

خط کے آنے ہوا جمال آخر
عشق کا ہوگیا کمال آخر
چاہ اوسپر ہوئی وبال آخر
دہی کرنے لگا سوال آخر
ہوگیا غم سی پائمال آخر

من کر آغاز محرم مین سفر
دعا و سکی مقبول تراب

رقیبون کرم مجھ پر ستم نے — لگا دے سب پر اک تکس برابر
نہ دبا لانگر عاشق کے دلکو — ذرا چوٹی ترا بھی کس برابر
دوشالے کو کم از کملی وہ جانے — جسے ہو صوف اور اطلس برابر
تفاوت کچھ نہین ذات الشجر مین — درخت کہنہ و نورس برابر
ترا دل اوس سے کیا کم ہے نقرا — کوئی پتھر نہین پارس برابر
وہی اول وہی آخر ہے ہو ہو — نہ کوے کسطرح سارس برابر
موافق ہا و کو ہی قیس و ستی — تھا اون دونون مین گو انکھرس برابر
تراب اپنا وہان بستر لگے گا — جہان ہوگی زمین عدرس برابر

ردیف زاے منقوطه

مطلع

کرے عشق محمود پر کب وہ ناز — کہ اپنی قدر جانتا ہے ایاز
وہ کہتا ہے مین تو ہون اوچ تو ہی مین — کہے کس سے بندہ یہ مولی کا راز
کرم سے جو مولی کے ہو سرخرو — وہ عالم مین کیونکر نہو سرفراز
عبودیت انسان کا ہے کمال — کہ حق بندگی کا ہے عجز و نیاز
ہے وہ مرد دیوانہ یا بے شعور — نہو نیک و بد کا جسے امتیاز
تو اوس نا خدا کو نہ کہہ با خدا — گناہو نسے جسکا لدا ہو جہاز

مطلع ۲

ترے کام سب بن پڑینگے تراب
کہ درویش کا ہے خدا کارساز

بے نیازی تو نکر ہم سے کہا مان عزیز — دلنوازی پہ ترے ہمتو ہین قربان عزیز

بوسۂ خط کیلیے جان ہی کیون نہ ہو ل	زخم کے لب پہ کوئی ہمیں جم سے عزیز
دہن کو مرجھا ہین گل تابش خورشید سی گل	راستا گلزار مین ہے ریزش شبنم سی عزیز

دین دنیا سے غرض کچھ نہیں عاشق کو تراب
ایک معشوق وہ رکھتا ہے دو عالم سے عزیز

امیر دنکو ہے گر امیری پہ ناز	فقیرون کو بھی ہے فقیری پہ ناز
جو زلف سیہ مین ہوا ہے اسیر	وہ کرتا ہی اپنی اسیری پہ ناز
حکومت پہ نازان تھے جو اسقدر	گیا اوڑ سب اونکا تغیری پہ ناز
خدا نے جسے پیر و مرشد کیا	نہین اوسکو کچھ اپنی پیری پہ ناز

مجھے دست بیع اپنا کرے تراب
کرون مین تری دستگیری پہ ناز

حسن پر کرے گھمنڈ اے یار جانی چند روز	ہے یہ شوخی و امنگ نوجوانی چند روز
منہ دکھاتا ہی نہین اللہ رہی تیرا غرور	بندۂ مسکین سے کرلے لن ترانی چند روز
چند روزہ ہی یہ تیری حسن کا باغ و بہار	ہے یہ گل خسار ہی غنچہ دہانی چند روز
اوڑ گیا بادِ خزان سی رنگ و بو گلشن کا جھٹ	لاو گل پہ رہی بلبل جو وانی چند روز
عشق کی تیر سے تجھے نازان کیا ہی حسن پر	کرلے مجھ سے بدظنی و بدگمانی چند روز
مبتلا ہم ہو گئے تیرے قد بالا کو دیکھ	پہر گئے ہم پر بلائی ناگہانی چند روز
داغ دے کے دل پہ تیر جسقدر منظور ہو	کچھ تو میرے پاس ہو تیری نشانی چند روز
یار جیسا ناقدردان ہمنے کوئی پایا نہین	کبھی تو نے کی نہ میری قدردانی چند روز

ردیف زاے منقوطہ

[illegible]

گذشت اپنا کہا تک میں کہوں تجھ سے اب	قصۂ عاشقی طفلی ہی میں سے دراز

ردیف سین مہملہ

۱

حرص بھرتا ہی گا کبتک مثل مگس	ہوگئے قانع بحمد اللہ بس باقی ہوس
بندگی میں اوس سے زیادہ ہو سود و نفع	ایک حسنہ یان کرے کوئی تو ان سے ہیں دس
غیر کے خطرے کبھی جیمین نہیں جا گہہ رہی	اسقدر یار و گیا ہی یار بیٹھ دلمین بس
جا ہو درہا یہ چلو پا ہو ہوا پر جیون طیور	کچھ نہیں مشکل ریاضت سے کرو دم کو جو بس
اختیار اوسکو ہوا ہے نام سے تہمت بلک	فی الحقیقت ایک تنکا بھی نہیں ہے اپنے بس
دم غنیمت ہے عزیز و کوئی دم غافل نہو	یاد ہی میں اوسکی گذرے کاش ہر دم ہر نفس

غم اگر ہے تو یہی ہے اس سالی میں تراب
حیف غفلت میں ہماری کٹ گئے اتنے برس

۲

ہو سکے کبھی جہان سے اوداس	ہمتو اب ہو گئے وطن سے اوداس
پھر اوداسا وہ کب لگا سکے وہان	ہوئے آزاد جس مکان سے اوداس
گل بہت کچھ اوری رنگ سے گل کا	آج بلبل ہے بوستان سے اوداس
جہانتک تاک اسطرف نکرے یاد	ہو گئے ہیں مرغ آشیان سے اوداس
دلمین جبکے اوداسی پڑ جائے	شاد ہو سکے جو کچھ زمانے سے اوداس
یار و مجھ سے یہ کچھ نہ پوچھو تم	دل مرا اب ہوا کہاں سے اوداس
جسکے نزدیک کچھ نہیں دنیا	وہ تو رہتا ہے اس جہان سے اوداس

[illegible]

ردیف سین مہملہ

کیا نام خدا اور دمھری اوسکی صدا ہے — کوئی فکر کری بوجھے تو کیا کہتی ستار ہے
جو اہل ارادت ہین سو مرشد کی طلب مین — کوئی ہند کو آتی ہین کوئی جاتی ہین فارس

یا باپ تراب اوسکو تو ہم ٹھیری مین آئے
کہتے ہین جسے مرشد اللہ خدا ارشس

جمع ہوتے ہین اہل وجد گو تیدونکی پاس — جسطرح رقاص اہل بیٹھے ہین سیاہ زندونکی پاس
خادم و مخدوم کو کچھ تفرقہ تو چاہیے — بیٹھ سکتے ہین کہین نوکر بھی خداوندونکی پاس
شیخ جی جس شان سی تم جا ہوا آؤ اسطرف — جا ئیو لیکن سنبھل کے بوجھ کر رندونکی پاس
منہ چھپاتی ہین جو ہمکو دیکھتے ہی دور سے — جائیے ہو جیہ کیون پھر ایسے شرمندونکی پاس

گو رہ پر فقرا کے جاتے ہین ہو وے ہو تراب
دست بستہ جسطرح جاوے کوئی زندونکی پاس

بیطرح آنکھ لگی یار سے افسوس — آسودگی آتی نہین دیدار سے افسوس
جی بھرکے جمال اپنا دکھایا نہ کسی روز — ارمان یہی رہ گئے دلدار سے افسوس
یہ درد کسی شخص کو اللہ نہ دیوے — کہتے ہین یہی سب ترے بیمار سے افسوس
عاشق پہ اثر کچھ نہ دعا ہی نہ دوا ہے — بچتا نہین کوئی عشق کے آزار سے افسوس
کہتا تھا دم نزع کل اک یار کی در پر — ق — کرتے تھے سب او سپر درد کو آزار افسوس
درجہ نہ شہادت کا ملا جان گئی مفت — قاتل نے نہ مارا مجھے تلوار سے افسوس
بس کر ستم ای بندہ خدا سے تو ذرا ڈر — یہ حرف کہے کون ستمگار سے افسوس
استاد نے یہ آئین نکالی ہے نرالی — غم کہنے نپا دے کوئی غمخوار سے افسوس

دیوان تراب

رحم کر باگر ہے بلبل تو سب باغ کو چھوڑ ... جلد اتنا نکل اے بادِ خزان سو سو کوس

جو ظلم تم کیا ہر جا تدم تو تم ہیں ... شہر ان سے ویران ہوا بادِ مکان سو سو کوس

جو بیان تجھ سے گلا کھا ہی ہیں باشی ہیں ... وحشی سے وان بھاگتی ہیں حور جنان سو سو کوس

شرق تا غرب ہوا شہو ہوا نام شاہ ... ہو گئی اوسکی کرامات عیان سو سو کوس

اسقدر فقر ہوا ہی ہی تاہر تراب

جسمان ہستی سے نہو نام و نشان سو سو کوس

غم سے ہم کرتے رہی نالہ و زاری افسوس ... اوسنے اکدن بھی خبر لی نہ ہماری افسوس

اوسنے اکبار بھی عدہ نکیا محبت و فنا ... بیوفا سے ہوئی ناحق مجھے یاری افسوس

مر گئی عاشق بیچور گلا کاٹ کے سلے ... یار نے ہاتھ سے تلوار نہ ماری افسوس

لکھیو قاصد اگر احوال مرا تو سپ یار ... ستم سے کرتا ہو وہ اوقات گزاری افسوس

دیکھکر شکل تری لوٹ گئی حور و پری ... جلتے ہین تجھسے سبھی نوری و ناری افسوس

یار کا توسن چالاک تھا یا بجلی تھی ... دیکھنے پائی نہ ہم اوسکی سواری افسوس

آشیان بلبل بستان اجڑ جاے نہ کیون ... پھر بسا باغ مین صیاد شکاری افسوس

باغبان دیکھ تو کیون غنچہ و گل مرجھائے ... اوڑ گئی باغ سے پھر باد بہاری افسوس

نہین کرنیکا کیسطرح وہ اب مجھسے نباہ ... مدعیون نے مری بات بگاڑی افسوس

دیکھیں کسطرح لگی پار خدا اخیر کر ... ہو گئی نا وگنہگار و نکی بھاری افسوس

جو کسی کو نہ کبھی آنکھ دکھاتا تھا تراب ... اب دکھاتا ہے وہ تلوار کٹاری افسوس

ردیف شین منقوطہ

درویش کو اغنیا سے حاجتین دہی ہین / آزمائے نہ واللہ کوئی طاقت درویش

کامل کہے گر اسکو ناقص تو ہے کامل / درویشی کا دعوی ہے نشانِ غفلت درویش

درویش کو کچھ کہہ نہ اگر ہو سکے تو کچھ ست / ہمسے تو یہی کہہ گئے اک حضرت درویش

جو شاہ گدائی کرے نہ نسبت ہو سائل / یہ شناخت درویش ہے اور ذلت درویش

بر لاتے ترابؔ اسکی خدا حاجتین ساری
بر لائے جو کوئی صدق سے اک حاجت درویش

اس زمانے مین ہر شخص کو دنیا کی تلاش / بس غنیمت ہے جسے کچھ بھی ہو عقبیٰ کی تلاش

مالدارونکو زیادہ ہے طمع دنیا کی / مردِ محتاج کو ہر روز ہے فردا کی تلاش

گرز ہی کا ڈھاٹا ہو انکو ہے مطلوب لباس / نازک اندامونکو ہے جامۂ زیبا کی تلاش

خلعتِ فاخرہ لیلی یہ سزاوار رہے / اوسکے مجنونکو تو ہے دامنِ صحرا کی تلاش

محتسب کو ہے اودھر جستجو بادہ کشان / مے پرستونکو ادھر ساغر و مینا کی تلاش

مارتا ہے وہی عاشق کو جلاتا ہے وہی / یار کی ہوتی کرے کون مسیحا کی تلاش

خورد و پوشش عمدہ نہین اونکو زیبا / فقر مین کستے ہین جو درجۂ اعلیٰ کی تلاش

گدڑی پوش اوسکو نہ کہیے وہ لباسیٔ درویش / جو گدا ہو کے کرے اطلس و دیبا کی تلاش

اس جہان مین نہ کوئی ہوگا طلب سے خالی / کہین اعلیٰ کی طلب ہے کہین ادنیٰ کی تلاش

زاہدا اللہ سے ڈر دعوت اسما نہ کر / چاہیے شام و سحر تجھکو مسمیٰ کی تلاش

فی الحقیقت کہ یہ سب نفس کے بندے ہین ترابؔ
بندۂ حق ہے وہی جسکو ہے مولیٰ کی تلاش

ردیف صاد

[illegible]

اکدن تیرے کیلا اوسے پایا
رندان قدح باقی ہوا باش جدھر ہین
اوسکا عبادت کو کسی روز تو معشوق
حکمت سے نہیں خالی ہر فعل اوسکا کو کیا
کسطرح کہون آ کر ادھر بار نہ دس بار
دیکھا تو گیا غیر سے مجلس سے گیا اوٹھ

ساتھ اوسکے لگے رہتے ہیں دو چار تخصیص
زاہد نہ اودھر جائیو زنہار تخصیص
عاشق تو ہوا اس سے لیے یار تخصیص
آزار بھی دوسے ہے دل آزار تخصیص
جاتے ہو کوئی اوسطرف اکبار تخصیص
بیٹھا بھر بر ہین کبھی یار تخصیص

محروم تو رکھا اوسکو تراب اپنے کرم سے
اوسے ہو ترے در پہ گنہگار تخصیص

٢

ہر سے مشتاق کو یون رہتی ہے دیدار کی حرص
اب دانے کیلیئے آ کے پھنسا جال مین
دیکھکر اشک مسلسل سے لڑی موتی کی
اپنے مشتاق کی خواہش نہو معشوق کیون
اسطرح یار کا مونہ تاک رہا ہے زاہد
دل لیا جان لیا تو بھی نہیں قانع ہے
واقعی آدمی ہوتا ہے بڑھاپے مین حریص
غم سے ہجران کے جو مرتا ہو نہو کوئی پرسان

جسطرح ہو کسی محتاج کو دینار کی حرص
دشمن جان ہوئی مرغ گرفتار کی حرص
بہ گئی دل سے ہمارے در شہوار کی حرص
ہر دوکاندار کو ہوتی ہے خریدار کی حرص
طعمۂ خوش یہ ہو جسطرح بیمار کی حرص
یسطرح ہے مرے معشوق طرحدار کی حرص
ہمکو سیری نہیں ہوتی ہے ہمی یار کی حرص
کسطرح اوسکو نہو مشفق غمخوار کی حرص

گذری ہے ادر کفنی پہن کے جو دنیا سے آزاد
کیون تراب اوسکو رہے جبہ و دستار کی حرص

ردیف ضاد منقوطہ

[illegible] غرض
[illegible] کسیطرح
[illegible] غرض
[illegible] خدا کے
[illegible] غرض
[illegible] مہتاب
[illegible] غرض
[illegible] بہت
[illegible] دنیا و دین [illegible]

ولہ

[illegible] حسن عارض
[illegible] حسن عارض
[illegible] حسن عارض
[illegible] حسن عارض
[illegible] حسن عارض

ردیف طا ... خط

بکھرے [illegible] گی ہے	[illegible] ہے مدار حسن عارض
خدا [illegible] حسن [illegible]	[illegible] شان مدار حسن عارض
خ خوبو [illegible] دل زلف	[illegible] فروغ [illegible] عارض
[illegible] جو دیکھے [illegible]	[illegible] حسن عارض

تراب اوس مین جو دیکھے جلوہ حق
نہو کیونکہ کرشمہ حسن عارض

اب کچھ کہتا نہین وہ بیوفا میری غرض	آشنا او [illegible] بہت ہین لیا میری غرض
ایکدل تھا سو لیا اور کر دیا مجھکو غضب	کیون لکھے جفا یہ دلربا میری غرض
جبتلک دسپر نہ مینے دل دیا تھا خوب تھا	تب تلک کہتا تھا البتہ ذرا میری غرض
وہ تو ہی خود غرض اسکو کچھ نہین پروا مری	عشق مین کسطرح ہووے ادس روا میری غرض
مجھکو کہتا ہی دوانہ جانکر صاحب غرض	پھر نڈالی ایسے بندے پی خدا میری غرض
بیغرض جس سے ملا مین اوسکو پایا آشنا	ہو گئی ناآشنا سن آشنا میری غرض
ہاے اب تو بات بھی میری نہین کوئی پوچھتا	ایکدن کہتی تھی سب شاہ و گدا میری غرض
عشق نے محتاج مجھکو کر دیا معشوق کا	اور ہی ہرگز نہین اوسکے سوا میری غرض
مجھکو لا دے اوس گل خوش رنگ نافرمانکی بو	اسقدر ہی تجھسے ای باد صبا میری غرض
دل ٹھر کتا ہی کہو کہدی ذرا چھاتی پہ ہاتھ	کچھ تو نکلے ہاتھ سے اوسکے بھلا میری غرض

ہجر مین مشکل مری آسان کر یا بو تراب
ہی یہی تجھسے علی مشکلکشا میری غرض

ایک خط بھی [illegible] ... اپنے عشاق [illegible] ... یہی پیارے کے خط
[illegible]

اور ہون کسکو تراب اپنا بناؤن شاہد
عشق کا میرے تو شاہد ہے وہی یار فقط

کارخانہ اس جہان کا ہے سبب یارا غلط
ایک غلطی ہو تو کہیے جزو ہی سارا غلط
تن مستی سے پڑے ہوتے ہیں باتون ساقی کا غلط
کیون نہ اس سامنے محبوبونکا دفتر گاؤ خورد
اسطرف جسکا خیال آنا بعید از عقل ہے
غیر سمجھتا ہے اوسکو حال اپنا ذاتی

دل لگانا یان تو بیجا ہے اور سرتا پا غلط
خط غلط مضمون غلط ظلم زبان غلط انا غلط
جو وعدہ مجلس غلط ساغر غلط مینا غلط
قول و فعل اونکا غلط لکھنا غلط پڑھنا غلط
قاصد اوسکی آمد آمد کی خبر لایا غلط
یار سکے نزدیک ہی میرا تو سب کہنا غلط

واقعی جز حق نہین کوئی ادھر اودھر تراب
ما دو تو باطل ہے سب تیرا غلط میرا غلط

ردیف ظاے منقوطہ

جو عاشق سے کرتا نہو اختلاط
رقیبونسے ہے یار کی دل لگی
مین پھرتا ہون اوسکے لیے دربدر
جو راہ شریعت سے باہر نہو

مین کسطرح اوس سے رکھون ارتباط
مرے دلکو ہو کسطرح انبساط
وہ گھر اپنے کرتا ہے عیش و نشاط
اوسے کچھ نہین خطرۂ پل صراط

وہان حور و غلمان ملینگے تراب
یہان خوبرویون سے کر احتیاط

ہمنے اوس دلدار سے دل دیکے لی یاری کی شرط
راہ و رسم مہربانی دلبرونسے ہو کہان

اوسنے دل لیکر ہمارا کی دل آزاری کی شرط
بیدلون کی ساتھ ہے اونکو جفا کاری کی شرط

نہین چھوڑون کا یار کا گھر مین
جایئے آپ سا اپنے گھر واعظ

لو سکھا سے عقل کی تدبیر
عشق سے سمجھ کیا خبر واعظ

ہوش اوڑ جائے گم ہو عقل تری
تو بھی دیکھے اوسے اگر واعظ

تو نے مجھ پر بہت پڑھے افسون
ق نہوا ایک بھی اثر واعظ

دین و ایمان جسے مین دے بیٹھا
وہ تو ہے بت ہے پسر واعظ

سیف تیری بھی آنکھ لگ جاتی
نہ پڑا وہ تری نظر واعظ

تو نے مشہور راج کو نہین دیکھا
ہے وہ خوبان مین نامور واعظ

بہت پیر و جوان تراب ایسے
غش ہین اوسکے جمال پر واعظ

رہون کیونکر مین ترے جور و جفا سے محفوظ
عشق مین کون ہوا رنج و بلا سے محفوظ

کیا عجب دل جو ہوا نوک غمزہ سے زخمی
کون جاندار بچا تیر قضا سے محفوظ

نہین بچتا ہے کسیطرح ادا کا مارا
رکھے عاشق کو خدا بانکی ادا سے محفوظ

حال عاشق پر نظر کرکے سخن شیرین کہہ
اپنے بیمار کو رکھ تلخ دوا سے محفوظ

شمع چھپتی نہ اگر پردہ فانوس مین رات
رہتے کب بال پتنگون کے ہوا سے محفوظ

جتنے موجود مین ہان انکو عدم ہے لازم
آکے دنیا مین رہا کون فنا سے محفوظ

کسطرح کہیے دعا مین نہین اثر تراب
اب تلک ہم تو رہے تیری دعا سے محفوظ

لالہ و گل سے ہو وہ کیا محفوظ
جو ادسے دیکھ کے ہوا محظوظ

پتنگا جل مرا دیکھو تو ایا رحم تیرا دسکو
جوان واصل محبوب ہین یہان نہین برو کچھ فرق

انظار اسقدر دم و بدل البی کرتی شمع
برابر ہے وہاں مین جسطرح چھوٹی بڑی ہے شمع

تراب آفت ہے جلوت مین تو چھپکر بیٹھ خلوت مین
ہوا سے خائف و لرزان ہمیشہ ہر گھڑی ہے شمع

عشقمین تیرے گدا ونکو نہین زر کی طمع
یا کبھار ونکو نہین کچھ ہوس بوس و کنار
جسنے اوس زلف کی خوشبوسے کیا تازہ دماغ
قدر رعنا کی سوا جسکو نہین کچھ پروا
ہم فقیرونکی یہ گدڑی ہے لباس شاہی
طالب اوسکے تو دو عالم سے کنارہ کش ہین

قطرہ اشک ہے کیا کم نہین گوہر کی طمع
ہے فقط دور سے نظارہ دلبر کی طمع
نے غرض مشک سے ہے اوسکو نہ عنبر کی طمع
باغبان اوسکو نہ ہے سرو و صنوبر کی طمع
کیون کرین اطلس و کمخاب و مشجر کی طمع
نے ادھر کی ہے طمع اونکو نہ ادھر کی طمع

مین تو فرزند ہون اوس ساقی کوثر کا تراب
جس سے ہر شخص کو ہی جرعۂ کوثر کی طمع

وہ مری گھر مین نہ آنیکا حیا ہے مانع
بے حجاب اوس سے بغلگیر ہو کیونکر عاشق
مجھپہ کیا نہ کیے اوسنے ستم کیا کہیے
گو جفا مجھپر وہ رہتا ہی ہمیشہ دن رات

پانون مین مہندی لگی ہاتھ مین اسکی حنا ہی مانع
ہو وہ کس طرح ہم آغوش قبا ہی مانع
کہتے بنتا نہین کچھ صبر و رضا ہے مانع
چھوڑون کسطرح ملاقات وفا ہے مانع

باز آ بہر خدا خلق کے ملنے سے تراب
کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع

ردیف غین منقوطہ

باز سے آکے نہین جلتا چراغ
باغ مین ہے جھچہے ہرگز نہون
شور بلبل سے ہوا ہی ہم دماغ
دل دیا ہے ... مین یون ... کود
جسطرح مرد ... ہین داغ
جسکو ہے نام و نشان ... ہین سب
کون بتلا دے تراب اوسکا سراغ

ولہ

[illegible]

[illegible]

ای جنون تو قوی کیا تھا قیس کا گل ہی چراغ
عشق تیرہ ہاتھ سے تھا کوہکن کا دل بی داغ

کیا بتاؤں دیکھکر اوسکو ہوا کیا دل کا حال
گم ہوا ایسا کہ پھر ملتا نہیں اوسکا سراغ

کیفیت جنت کی کیا ہو گر نہو دیدار حق
یار بن خوش آئی کب عاشق کو سیر باغ

کیون نہ بلبل چہچہاوے کیون نہ پھولے پھول کے
پھہ ہوا ہی شبنم د گل سے تر دماغ

ہے یہ بن جسطرح بلبل کے لیے آرام گاہ
ویسی ہے ویرانہ پھر بوم و خنگل ہے زاغ

اوسطرف ہوا سطرف سے تربیت
چاہیے مرشد کی صحبت ما علیہ الا البلاغ

اوسکو ذکر و فکر مولی کی کہاں فرصت تراب
کاروبار نفس سے جسکو نہو اک دم فراغ

حسن پہ ہے وہ مہر کا فروغ
اوسکے آگے ہو گیا قمر کا فروغ

زلف سی چہرہ پہ آگئی ظلمت
رات جاہی تو ہو سحر کا فروغ

دیکھ کے یار کا سنہرا روپ
اوٹھ گیا دل سی سیم و زر کا فروغ

لب و دندان کے سامنے اوسکے
کچھ نہیں لعل اور گہر کا فروغ

کوئی موسی کلیم سے پوچھے
کیسا ایمن مین تھا شجر کا فروغ

پانی پانی ہے انفعال سے
اوسکے جیحون چشم تر کا فروغ

کیا عجب ہے جو کلمۃ الحق سے
ہو تراب ایسے بے ہنر کا فروغ

ردیف فا

نت منہ دیکھے ہے دل ہر کل اوسیطرف
قبلہ نما سی سکی بھی ہے کل اوسیطرف

[illegible]

پھر ہاتھ اسکے پڑا ون تراب
ہاتھ آئے گر مجھے خاک نجف

چمکے ہے اوسکے مکھڑے پہ ایسا نقاب صاف / روشن ہو جسطرح سے شب ماہتاب صاف
پردے ہین جسکو دیکھ مرے ہوش اوڑ گئے / کیا منہ جو اوسکو دیکھ سکون بیحجاب صاف
سبزے نے خوب صفحۂ عارض پہ دی بہار / منظور خط شعاع سے ہوئی کیا کتاب صاف
ساقی ہین درد نوش رہون کبتلک بھلا / بھر دے کبھی تو جام مین میرے شراب صاف
ہرگز ثبات ہستی موہوم کو نہین / اکدم مین کالعدم ہی وجود حباب صاف
روز حساب سے نہ ڈرائے مجھے کوئی / کیا در محاسبے سے ہو جسکا حساب صاف
کچھ تو غبار یار کے دل مین ادھر سے ہے / دیتا ہے جو ہر سوال کا میرے جواب صاف
کہتا ہے مجھسے تو ہی بڑا یار ہے مرا / بندے سے یہ خطاب ہے اوسکا عتاب صاف

۵ خاطر اوسکی جگ مین مکدر نہو کبھی
رکھے جو خواہش تو نسے دل اپنا تراب صاف

پڑتی ہے جب نگاہ مری یار کیطرف / جھٹ دیکھنے لگے ہے وہ تلوار کیطرف
اوسطرف جو گیا نہ پھر آیا ادھر کبھی / اے دل سمجھ کے جائیو دلدار کیطرف
بزم شراب خوار مین جاتے ہو شیخ جی / رکھیو خیال جبّہ و دستار کیطرف
اکبار منہ دکھا کے لیتا ہے دل بزور / پھر دیکھتا نہین وہ خریدار کیطرف
خستگا اوسے خدا کرے مایوس کیون نہو / جب رخ ہو طبیب کا بیمار کی طرف
رستے مین ملگیا وہ پریزاد گلبدن / جاتا تھا ایک روز مین گلزار کیطرف

ردیف فا

اپنے عاشق کی ہے تقصیر ... تقصیر معاف
مین جو روتا ہون ... تقصیر معاف
ملے اب زیادہ ... تقصیر معاف
وہی عاشق وہی معشوق کوئی غیر نہین
غیر کوئی ہو تو ٹھہرے ... تقصیر معاف
عشق مین کی تراب آپ کی ... باتین
کہیے حق مجھسے نہ بھائی تقصیر معاف

ولہ

[illegible]

اسی طاقت ہی انکہہ اوسکی لرسے
بھرتا ہے سنبل سے بے تکلف

جب اوسکے قامت بالا کو دیکہے
جہکے سرو صنوبر سے بے تکلف

خدا اوس سے بچائے دام ہے
خم زلف معنبر سے بے تکلف

چمن بیچ من بسر گلفام کو سات
گیا جیون باد صرصر سے بے تکلف

کہا بارے تجھے سبھی بدولت
ہوئی جنت میسر سے بے تکلف

بناتے ہیں سب پیر سرابات
لیے پہرتا ہی ساغر سے بے تکلف

جسکا دیکھو اس پیر ین ساقی
لیا وہی جام بہر بہر سے بے تکلف

تکلف برطرف مجنون کو جسنے
دکہایا جنگل و بر سے بے تکلف

شراب اوسکی تجلی دیکھتا ہے
ہمیشہ دل کے اندر سے بے تکلف

جو دل سے ہے تو نگر سے تکلف
لٹاتا ہی وہی زر سے بے تکلف

کریگا جو یہاں ترک خمر دان
پیے گا آب کوثر سے بے تکلف

شفاعت اپنی امت کی محمد
کرین گے روز محشر سے بے تکلف

قدم مضبوط رکہہ اے شیخ چلّی
تہو حجرے سی باہر سے بے تکلف

کھڑا ہی راہ مین شیطان خبردار
لگا بیٹھے نہ شور کرنے بے تکلف

ریاسے نفس کو فربہ نہ کر تو
ریاضت سے ہو لاغر سے بے تکلف

خلاف نفس کرنا سے جیتے مرنا
یہی ہے مرت اخر سے بے تکلف

کرے صیقل گر یہی دل کی ہو جاہے
لگالے اوسکے جوہر سے بے تکلف

دیوان سراج

ردیف فا

وله

[illegible]

یارو اخر جہان کو جانا ہے | دل لگاؤ اور جہان کی طرف
اپنے نام ونشان سے جب گذرو | راہ پاؤ گے بے نشان کی طرف

کچا دل ہو کچھ تراب کا زور
لیگیا کھینچ وہ دلستان کی طرف

اوسنے منہ کھول کے کاکل کو دکھایا صاف | چاند نے رات مین کالا نظر آیا کیا صاف
آئینہ اوسکی صفائی کو نہین لگتا ہے | عارض یار کو خالق نے بنایا کیا صاف
واہ اک ترک سیہ چشم کمان ابرو نے | تیر چتون کا مرے دل پہ لگایا کیا صاف
کوئی واقف نہو احوال سے میرے اب تک | عشق کا داغ مرے سینے مین چھپایا کیا صاف
نہین رکھتے ہین کسی سے وہ کدورت ہرگز | صوفیونکے دل صافی کو مین پایا کیا صاف
یاد کرتا نہین بھولے سے بھی عاشق کبھی | ہجر مین صنم مرے ہو کر دل بہلایا کیا صاف
عشق مین یار کے بخطرہ ہوا ہے تراب | خطرہ یہ کوچۂ الفت سے مٹایا کیا صاف

ردیف قاف

محبت مین جو کوئی ہوتی ہین صادق | اونھین پر ہوتی ہین معشوق عاشق
مخالف پھر ہمارا کیا کرے گا | ہوا جب یار ہی ہم سے موافق
نہین کرنیکا اب وعدہ خلافی | کیا ہے اوسنے ہمسے عہد واثق
دکھاؤ یارو میرے دلکو لیجا سے | طبیبو نین اگر ہو کوئی حاذق
کرے تشخیص دیکھے نبض اوسکی | غم اوسکو چڑھ گیا ہے تپ دق
وصال اوسکا سیدہ عمل ہوگا اسکا | جدائی کی مرض سے جسکو لاحق

ردیف قاف

[illegible]

سراپا مدعی اوس کا وہی ہے	فدا ہی جسپہ سراپاے عاشق
گلی سے یار کی باہر کہاں جاے	اگر ہو وہ جنت الماواے عاشق

تراب اوسکی توجہ کب ادھر ہو
کہاں معشوق کو پرواے عاشق

ردیف قاف

میں کسطرح کہوں جو تم ہیں ہوا ہے فراق	کہ آشنائی کیا مجھکو آشنائی فراق
وہ شمع بزم سے دیکھو کدھر گیا ہے	کہ چار و طرف ہی مجلس میں ہی ہوئی فراق
وہ آپ ہی مجھسے جدائیکا دکھ سناتا ہے	میں جس سے جا کے سناتا ہوں ماجرائی فراق
فقط مجھے کو نہیں غم ہے ہجر کا اوسکے	کسیکو خوش نہیں آتی ہے یہ اداے فراق
کسی سے ملیے نہ پھر باز آیے یار سے	سواے اسکے نہیں اور کچھ دواے فراق
تراب تجھ سے خدا جانے کیا سمجھکے کل	ق کہے تھا ایک دل افگار مبتلاے فراق

تری زباں نہیں اثر ہے میں جانتا ہوں خوب
نہ دے خدا کسے لیے مجھکو بد دعاے فراق

ہمکو اوس ظالم سے ہے لطف و کرم کا اشتیاق	وعدہ دیدار پر جھوٹی قسم کا اشتیاق
بلہوس سے وہ جو لطف و پیار کا مشتاق ہو	عاشقوں کو ہے تو ہے جور و ستم کا اشتیاق
ہم ازل سے ہیں ترے مشتاق کچھ اب ہی نہیں	تجھپہ ظاہر ہوگا اپنا میدم کا اشتیاق
بالوں ہی چوٹنے دیں او کہیں سے نہ پوچھ	یاں تلک لایا ہے بس تیرے قدم کا اشتیاق
راہ مسجد چھوڑ کے جاتا ہے بتخانے کیطرف	دل میں ہے شیخ کے کسی کافر صنم کا اشتیاق
یار کے کوچے میں جانے سیر گل جی بھر گیا	اوڑ گیا ہے بس اب باغ ارم کا اشتیاق

دیوان تراب

بن فرقت کی سے تجھکو نہیں ہوں کا اشتیاق
بھلی دی ہے مجھے ... کا اشتیاق
لب معشوق ... کی خاموشی سے
شیخ وان جاتا ہے ... ایک ہی کا اشتیاق

نہ پوچھو حال نفس و خلق و شیطان | یہ تینوں ہیں طریقت بیچ رہزن

۲
سلوک و جذب دونوں راہِ حق ہیں
تراب اسی کا شہ ہو مجذوب سالک

مجھے تو یار احیا تیری کریگا مجھ سے حجاب کب تک | دکھا کے مکھڑا اوٹھا دے پردا رکھیگا منہ پر نقاب کب تک
بھلا یہ تو ہے کوئی صنم سے ہوئی ہے تقصیر کون مجھ سے | جو باز آتا نہیں ستم سے ظلم و جور و عتاب کب تک
رہی نجیر و نکو گھر میں و نیچھر رشک یار انکو آئی کیونکر | کبھی وہ آتا نہیں ہے گھر ہو نہیں غم سے خراب کب تک
مری جنیاں بھی کر سکے یاری ہوا ہے شریک شیر بخواری | بھلا یہ کیسی کیگر دن نہ رزا ری جلوں نہ مثل کباب کب تک
امنگ ہے تیری جوانی تو کرنے دے بے سب لن ترانی | یہ یار ابھی نہیں ہے جانی رہیگا حسن شباب کب تک
وہ سورۂ یوسف کی پڑھ سکی تفسیر لگا یہ ملا کرے تقریر | میاں جی یوسف سے ہو بغلگیر بغل میں دابے کتاب کب تک
جہاں تو فانی حباب سا ہے کسیکو ہرگز نہیں بقا ہے | وجود دریا کو دیکھو کیا ہے شہود موج و حباب کب تک
دلا اسیر یار ہو جا نکل کے ظلمت سے نور ہو جا | خدا کی مستی میں چور ہو جا رہیگا مستِ شراب کب تک

۳
مجھے تو آئی ہے دلپہ رقت کہ عشقبازی ہے اوسکی خلقت
وہ دام صورت میں نہ حقیقت پھنسا رہیگا تراب کب تک

حال یا بس چاہ سے عاشق ہوا زرد و خشک | آنسو اوسکے گرم تر ہیں آہ اوسکی سرد و خشک
چشم نم کب تک رہے کوئی گر یہ غم سے تر رہے | آستین سے اپنے کر دی ہے اسکو ابی بیدرد و خشک
ہے پسینہ عارضِ گلرنگ کا بہتر گلاب | شبنمی قطع سے کیوں کرتا ہے لالہ ورد خشک
حرکت شاطر ہے اشعار و کردار اوسکی سب | آپ کیا چلتی اور پھرتی ہے خوب ہے نرد خشک
او ٹھ چلا کیوں غم سے کپڑے تو دامن جھاڑ کے | لگ گئی کیا تیرے دامن کیسکی گرد خشک

دیوان شاہ تراب
ردیف کاف تازی

الم ... زلف مین ... آیا [illegible] | دی ہین ہر چند مین ... [illegible]
اثر حسرت کا نہ لیجا ان ہمی جاتا ہے | جا تو گھر اپنی خدا حافظ و اللہ معک
حشر مین ہو نہ لگا مین ایسے ترا منکر | تھا کسی یاد ذکر میری شب دن کہ پلک
یار حسد نکو مین کہتا تھا نہ کھولیگا کبھی | ہجر مین آج وہی ان تو دکھاتا ہی فلک
ہجر کی شب ہے مین تنہا نہیں روتا ہون | نیند آنکھو سے گئی اور نہین لگتی ہے پلک
آئینہ جانیکا کچھ اوسکے تماشا پوچھو | وہ تو بجلی سا ہی سامنے جاتا ہے چمک

عشق کے سودے مین پریشان مین رہتا ہون تراب
دل گیا جب سے مرا یار کی زلفون مین اٹک

نالہ پہونچا نہ کبھی جسکے لب بام تلک | کون پہونچا دے خبر میری وہ گلفام تلک
انتظار مین گذرتی ہین مجھے آٹھ پہر | شام سے صبح تلک صبح سے لی تا شام تلک
دل مشتاق کو آرام کہان ہے آوے | وہ تو جاتی نہین پاتا ہی دلارام تلک
پھنس گیا زلف مین دل دیکھتے ہی دوستو اسکا دام | صید نے پائی نہ مہلت کشش دام تلک
غم سے جل بھن کے ابھی خاک ہوا جاتا ہون | منتظر کون رہے ہولی کے ایام تلک
کام نیا اوس بت خود کام کرین کیونکر ہم | وہ تو آتا نہین مجھ عاشق ناکام تلک
نام لیتی ہے مین بدنام ہوا ہون جسکے | پھر کوئی لا دے تراب اوسکو یہ بدنام تلک

ردیف کاف فارسی

عشق آیا تو ہمہ کہان ہے ننگ | عقل کا قافیہ یہان سے ہے تنگ
جو مئی عشق سے ہوا سرشار | ہے کچھ اور ہی طرح سے اوسکی ترنگ

ردیف کاف فارسی

تراب اسقدر تو دھویا [illegible] کے خون سے ہاتھ
[illegible] رنگ [illegible]

[illegible] ہوا الگ
ہے دل تمام ہیں جدا کسطرح اپنے [illegible] الگ

[illegible]
آستین رکھتا ذرا اس سے [illegible] الگ

[illegible]
وہ تو رہتا ہے [illegible] ایک دم [illegible] الگ

کوئی دوانہ جانکی مجھسے نہین ملتا ہے
عشق نے مجھکو کیا [illegible] سے الگ

گل برق گھر پہ اپنے دیکھے کہتا تھا [illegible]
رکھو نہین کیونکر گل رعنا کو شبنم سے الگ

[illegible] سے الگ
یار دیس دشمن کو رکھو اولاد آدم سے الگ

تو نے فرمایا ہی مین تو سب کہین ہون سب کے پاس
کسطرح دیکھون تراب اوسکو دو عالم سے الگ

اوس شوخ کو ہی عاشقون کا پیار سے لاگ
ہے عجب یارو مسیحا کو ہی بیمار سے لاگ

دیکھو اوس سے نہ کہنا کہ یہ طالب ہے ترا
وہ تو رکھتا ہی نپٹ اپنے خریدار سے لاگ

توڑ ڈالی ہین قفس اوسنے کسی وحشت سے
کیون نہ صیاد کو ہو مرغ گرفتار سے لاگ

تیری کوچے مین مسلح ہوے آتے کیونکر
عشق مین تیری ہوئی ہیطرح [illegible] سے لاگ

یہ تو مانگی ہی جو پیمانہ وہ دیگا لی
محتسب کو نہین بیفائدہ میخوار سے لاگ

ہاتھ مین اوسکے ہی دارو تری بیمار کی
شیخ جی تجھکو عبث اتنی ہی خمار سے لاگ

چین و آرام گئی دل سے تراب اپنے تمام
ہمسے ہیطرح لگی اوسکو کسی یار سے لاگ

ردیف لام

اوسنے کی ہے دل کی خونریزی بتا | تا تجھے قاتل کا نہین ملتی سی لال

۲

یہ کبھی دیکھی نہ تھی ہمنے تراب
جو ادا اوسنے دکھائی ابکی سال

بارو یہ بات کی اک بات ہے اصل الاصول
نفس و شیطان کی اطاعت مین ضلالت ہی حصول
جو خدا کے لوگ ہین اونکے تو خدمت کرو
حرف حق کو تلخ لکھتا ہے شیرین تو جھبنا
دفع ایذا جسقدر ہو آپ سے کرتے رہو
بار خاطر ہو کے صحبت مین کسیکے رہیے مت

یاد مین یاد اوسکی رہو ایسے کہ سب کو جاؤ بھول
تابع امر خدا ہو پیرو حکم رسول
اس سے بہتر کوئی ہین بہر خدا اصول
جو کرے تمکو نصیحت مان لو مت ہو ملول
دور کر دو گر پڑا ہو راہ مین خار و ببول
بلکہ یون رہیے کہ جیسے پانی پر اوتر ا بھول

اوّل و آخر

۳

اول و آخر تراب اوسکا ہمارا ساتھ ہے
جو ہمارا یار ہے جسکو کیا ہمنے قبول

عقل کا حکم ہے ادھر تو نجانا اے دل
عقل خارج ہوئی جسوقت ہوا عشق کا دخل
گریہ مت کر نہین ہونیکا غم یار فرد
مین نہ کہتا تھا کہ اک روز تو رسوا ہوگا
طعن و تشنیع رقیب سے سلامت ہے محال
باز آمان کہا اوسکی طرف پھر مت جا
کیون تو مجنون سا ہوا عشق مین انگشت نما

عشق کہتا ہے کہ پھر وان سے نہ آنا اے دل
آنکھ لگتی ہی ہوئی ہوش روانہ اے دل
ہے کٹھن یار غیب سے یہ آگ بجھانا اے دل
اسقدر او سیہ ہوا کیون تو دوانا اے دل
عشق بازی سے ہے ملامت کا نشانا اے دل
کیا نہین اور کہین تیرا ٹھکانا اے دل
نام رکھتا ہے ترا ایک زمانا اے دل

ردیف لام

وله

ردیف لام

واہ کیا داغوں سے پان لی ہیں لالے بلبل
آئے پھولوں کو تو چھاتی سے لگا لے بلبل

اطلس گرتی ہے کیوں پاس سے لی یہ گلاب
پھرے شبنم سے ہیں پھولونکے پیالے بلبل

دیکھو ایر رکھیں گلچیں تو نہیں آ پہنچا
کرتی ہے شور و شغب شیون و نالے بلبل

زمزمے دیکھ تر دل کو نظر آتی ہے
ہیں ترے چوچلے دنیا سے نرالے بلبل

بجز گل کی قدمبوسی کی تدبیر ہے یہ
تو کہے اپنے دہن سے پھولونکو جو بٹھالے بلبل

شاخ پر گل ہے تو کیا پھول کی بیٹھی مغرور
اوسکی ہیں تجھسے بہت پیار سہنے والی بلبل

خواب میں مجھکو وہ گلفام نظر آئے اگر
پھر تو گلشن کیطرف آنکھ اٹھالے بلبل

اگر لالے کی دلکشی ہی چمن میں بٹھے صب
اوڑ کے آج اپنی پر و بال سجالے بلبل

باغباں سینچے تو توڑا ہی نہیں ہاتھ سے گل
کیوں تو صیاد کی کرتا ہے حوالے بلبل

بلبلیں لڑتی ہیں آپس میں نہیں ڈر گل کا
کیا لڑائی کے لیے یار نے پالے بلبل

گرتے ہیں خاک پہ جھڑ جھڑ کے چمن کے لوٹے
پنکھڑی گل کی تو آنکھوں سے اوٹھالے بلبل

جسطرح چاہے گلستانکو قلم بند کرے
خط گلزار سے لکھتی ہے قبالے بلبل

کیا ہوا گل جو ہوے طرّۂ دستار تراب
خاک نے حوصلے ترے پانوکے چھالے بلبل

عزیزو عشق میں بیڈھب پھنسا دل
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل

الٰہی جوں مرا دل مبتلا ہے
نہووے یوں کسیکا مبتلا دل

کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز
اگر ہے تو اوسیکا دیدہ یا دل

وہ دلبر گر جدا مجھسے نہوتا
تو ہوتا کسلیے مجھسے جدا دل

ولہ

کوئی چلنے ہی پاتا نہیں دشمن کے مقابل
کیوں دست ہی تیغ بدمستی کے مقابل
اک نالہ بلبل ہے سو خندۂ گل کے مقابل
بلبل کا عجب رنگ ہی گلشن کی مقابل
وسواس سے دامن کو جھٹکے ہی وہ چنچل

ردیف لام

تپکی ہی میری آنکھ کی عارض کا اسکے تل
ہوتا ہی قطرہ قطرہ رواں چشم سی سرشک
گیا خوش خرام قامت سرو روان یار کا
اپنا تو ماہ وسال رخ وزلف یار ہے
عمر دراز چاہیے فکر دراز کو

سودائی ہوں کر دین اوس خال کا خیال
لاتا ہوں جب وہ ناز بھری چال کا خیال
رہتا ہی ہر قدم پہ جیسی نال کا خیال
کب عشق مین ہوا او ر سوال کا خیال
تاچند رکھوں نعت کی ارسال کا خیال

۱۱

آتی ہی خوب دل مین خجالت سی تراب
کرتا ہوں اپنے جب برے اعمال کا خیال

زہر کھا کی مر گیا اک درد مند ہجر کل
مر کی کوئی جیتا نہیں بچتے نہیں جیتے مرین
برین لب بر ہو تو اندیشہ نہیں کچھ موت کا
منہ دکھا کر مجھکو جو چھپ گیا چلمن مین وہ
اے دل آشفتہ گر مشتاق ہی دیدار کا
نوک مژگاں سی نڈر ابرو خم سی منہ نہ پھیر
کاروان جب کوچ کرتا ہی تو کہتا ہی جرس
دوستی مین تم نی یکدم ہی ہمسے بدلی تم کیا

یار دھرتا کیا نہیں کرتا ہو کی سچ ہے مثل
کیوں نہو عاشق پہ غم ہجر انکا بد ازاجل
دور رہو آنکھ سی تو جینا کٹھن ہی ایک پل
انکھ کے پردہ سی آنسو سے جھٹ آئی نکل
چارۂ چشم اوسکے گھر دار پر کی جب کا عمل
زخم تیغ و تیر سینہ پر لگا اور سید الشہید ٹل
دیکھنا پیچھے نہ رہنا ای مسافر آگی چل
دلکو اپنے میری دلسے اس گھڑی لی بدل

۱۲

جب تصور اوس گل خندان کا کرتا ہوں تراب
دل مرا کھلتا ہی ایسا جیسے پھولے ہے کول

ہو بیان جو سگ تم اوسکا وہاں پائیگا پھل | تم جہاں دار الجزا ہی یہ جہاں دار العمل

بچھے ہیں لذت دنیا میں اہل دنیا یوں
ہو جیسے طعمۂ مردار پر غراب کا حال

تغیر ہوتی ہے ہر وقت میری کیفیت
جو دیکھتا ہوں زمانے کے اضطراب کا حال

خدا شناس تو کل اللسان ہو اخرس
جو گنگ ہو وہ کہے کیا کسی سے خواب کا حال

برائے نام وجود و عدم ہے عالم کا
جو بحر دیکھ پڑا کھل گیا حباب کا حال

فنا کے ذکر میں ہے نیستی کی فکر میں ہے
نہ پوچھے ہمسے کوئی اندنوں تراب کا حال

ردیف لام

دیکھ تو غم سے رہے ہے آج کیا بے رنگ دل
اے بت بے رحم ظالم بے مروت سنگدل

چین آرام اوس سے اب کیونکر کہ کوسوں بھاگ جائے
دور ہو بہر سے اپنے جب کئی ز سنگ دل

نعرہ زن ہے وہ تو لبوں پہ نہیں دیتا جواب
اے گل غنچہ دہن بلبل کو مت کر تنگ دل

گوش دل سے سنکے اک فریاد محزون داد دے
نالۂ شبگیر سے ہے کیا ہی خوش آہنگ دل

ہمکو بیدل کرکے دلبر اپنے گھر تنہا گیا
کاش لیجاتا وہ دلجوئی سے اپنے سنگ دل

کیوں ملامت کرتے ہو یارو نہیں کچھ فائدہ
چھوڑ بیٹھا عاشقی میں سب حیا و ننگ دل

عقل اوسکے ہاتھ سے گھائل ہوئی ماری پڑی
دشمن جاں اب ہے بر میں سفا جنگ دل

وہ تو ہی محراب ابرو میں کسکے سر فرو
طاق پر کھدے نہ کیونکر وانش فرہنگ دل

حال دل قاصد سے سنکر دلربا کہنے لگا
آپ تا ہی نہیں کرتا ہے عذر لنگ دل

جسکو پیر ناتواں کے غم سے کچھ پروا نہیں
لگ گیا اوس طفل دلجو سے قرار مصنگ دل

جب سے دیکھا ہے تراب اوس شوخ ستلوالیکا رنگ
پا گیا اک رنگ میں سو جلوہ بے رنگ دل

[illegible]

وہ تیرے پنجۂ خونریز کو نہ کیون چومے	کہ دست بوسہ سے ہر تابش کی خونبہائی قتیل
وہ کالے زلف کو اندھیری جو کہتے ہیں رات	وہ گوری منہ کو نہ ہو ماہ سے کوئی تمثیل
کہاں وہ کاکل و عارض کہاں ہیں رات اور چاند	وہ اپنی خوبی میں ہے یار بے نظیر و عدیل
ہم اوسکے بوسے کے سائل رہے کبھی نہ دیا	ہوگا ایسا کوئی [illegible] سے بخیل

۱۹ تراب حسن پرستی تو حق پرستی ہے
مین کیون نہ دوست رکھون حسن کو خدا ہے جمیل

وہ گھر اپنے سدھارا ہے تامل	کیا ہم سے کنارا ہے تامل
جدائی کی قباحت کچھ نہ سمجھا	مجھے اک غم سہارا ہے تامل
دعائیں دو دن بلائیں اوسکی لو نہیں	جو پھر آئے وہ پیارا ہے تامل
کہون کیا دیکھتے ہی زلف اوسکی	گیا پھنس دل بچارا ہے تامل
نہ پھیرو زاہد اس طرف سے منہ	کرو اوسکا نظارا ہے تامل
مین چلتا ہون نہ کہہ تجھ سے کوئی بات	بولو اوس سے مین ہارا ہے تامل
کیا اوس شوخ پر قربان سینے	حیا و ننگ سارا ہے تامل
مشیخت مین ملامت کا طریقہ	ہوا اب تو گوارا ہے تامل

۲۰ تراب اوسکو اگر پروا نہ بھی کچھ
لیا کیون دل ہمارا ہے تامل

لیگیا یار گنج دولت و مال	دے گیا مجھکو اک چھڑی رومال
سلطنت سے لیکے بینوائی دی	یار رو کیا کہتے تم سے اسکا حال

دیوان شاہ تراب
ردیف لام

ولہ
بجز دو خواب ہے اب عاشق آج کل
کون بیٹھے در پہ اوسکے منتظر
مجھ سے کیا کہتا ہے تو ادھر نکل
ناصحا گھر جا تو لے بار نے
اوس سے جب مہندی لگائی پانو مین

[illegible]

[illegible]

لال لب پان کی لالی غضب — وصف مین اوسکے زبان ہوتی ہے لال

سبز پوشاک اوسپہ دیتی ہے بہار — چاہیے سر سبز سرو نونہال

مسکرانے پر کرے اوسکے جو دھیان — دور ہو خاطر سے سب رنج و ملال

کان کا بالا ہے دیکھنا — چاند کے ہالے کو دی ہے گوشمال

کیا سنہرا رنگ ہے کیا روپ ہے — کیجیے اوس پر تصدق جان و مال

چاند اوسکے منہ کے آگے گھٹ گیا — ابروِ خمدار ہین بر شکلِ ہلال

آسمان پر سے اوڑے زہرہ اوسے — اک قدم پاوے اگر باہر نکال

دل مین میرے بس گیا کیا جانکے — برق کا اک جا ٹھہرنا تھا محال

آنکھ شرمیلی کہان وحشی کہان — یہ حیا پاوے کہان چشم غزال

پاے تا سر ناز ہے انداز ہے — عالم بالا کا کچھ پوچھو نہ حال

قدِ بالا کی بلائین لیجیے — اوس کا بالا پن ہے محبوبی پہ دال

کیا قدِ بالا ہے اوسکا خوشنما — حسن بالائی پہ کیجیے احتمال

سرو کو اوس سے جو کچھ تشبیہ دون — اب ہی بڑھ جاے خوشی سے نونہال

کیا اوسکے پانون پر دھرتا ہے سر — اوس سے آگے بڑھ چلے کسکی مجال

خوش خرامی پر ہین جسکی سب فدا — مجھکو خوش لگتی ہے اوسکی ٹیڑھی چال

وہ حیا و تمکنت سے ہے بھرا — اوس سے نکلے کسطرح شوخی کی تال

ہر قدم اوسکا سبک پڑتا ہے یون — جسطرح ہو آمد و رفتِ خیال

کیا نزاکت سے لچک جاتا ہے واہ — جسطرح جیسے سیف کی دستی ہے ڈال

ردیف میم

کسی سے کیا ہو اپنی طبیعت سے کام

نہین ہمکو اوسکی حقیقت سے کام

نہ اپنی نصیحت سے کام

ہمکو اپنے پیر طریقت سے کام تراب

ولہ

جسنے ڈالا دلمین مہندا عشق کا | حسن کو اوسکے نہو یارب زوال
جسکی الفت مانگتا ہے سنجھیے وہ | دے وہی اپنی محبت مین ڈال
حور وغلمان کی رہے سنگت وہان | خوش رہے دنیا مین با اہل وعیال
تا موہو بہرہ ور ہو وال سے | جسطرف باوے وہ اوٹھا دوال
سرخرو گر پیر سے اپنے رہے | ہو وے مقبول جناب لایزال
ہو مدد پر اوسکے پیر دستگیر | پاوے اوس سے جو کچھ اوسکا سوال
دے یہ گدڑی پوش کیا اوسکو دعا | سر پہ ہے جسکے ہما اقبالی ڈال
دم قدم اوسکا ہمارے ساتھ ہو | ق گذرے اچھی طرح اوسکا مال و ال
مین حقیقت مین نہین جیو رت پرست | دیکھتا ہون سب کہین حق جمال

۲۳
رند ہون بگڑا قلندر ہون تراب
یارو تم سیکھو نہ میری چال ڈھال

طفل نادانکو عبث مینے دیا اپنا دل | اوسکو دل دیکے ہوا مین تو بہت ہی مین خجل
پیار کیا جانے کہے اوسکو نہو کچھ جسکو تمیز | سوتی لڑکیکا جو نہ جوڑ کوئی کیا حاصل
اوسنے ہمکو نہ کبھی خوش سے کیا بار جانا | پیر مین حسن کی مثل شمع کوئی آ دسے خجل
ہے یہی ہاتھ مین کر اوسکی کرون جو چاہون | لاج اگر باقی کبھی کی نہ کرون تو مشکل
آن بان اپنے سے ہی دور کہ بھولو اوسکو | ہر جو ہر آن نگہبانی ہے میری غافل
مجلس غیر کا وہ شمع بنا کیا کہتے | ہجر سے جسکی ہے تاریک ہی محفل
آپسے کون سبھے داغ جدا کی تراب | عشق کی راہ مین سب سے کڑی ہی منزل

ولہ

ردیف میم

سیکڑون تر مردہ خاطر جی اُٹھے
نعل در آتش ہو ڈرے ڈرسے
چاہیے ستون کو سجدہ شکر کا
چہچہے بلبل کے سن کر گوش کر

لب ہی تیرے ہنسکے اک آواز تبسم
دیکھکر عاشق ترے گھوڑے کے سم
سر فرو وے کیون نہو دین پابجا سم
پانسے اوڑاے فاختہ الّو کی دم

۴ عید ہے شوال مین کرتے تراب
گر نہوتا ہجر کا ماہ دہ سم

نہین ہجر مین خلد دوزخ سے کم
رہے ہجر یار و خدا کا کرم
توجہ کرے خود بخود جسپہ یار
مرے سامنے غیر کا اوسکا لطف
سدا دل مین رہتی ہے فکر بتان
خدا دین و ایمان قائم رکھے

کہے یار بن خار باغ ارم
جہا نہین وہی سب سے محترم
نصیبے کی اوسکے مین کھاؤن قسم
غضب ہے بلا ہے جفا ہے ستم
ہوا کعبہ اللہ بیت الصنم
نہین ہمکو دنیا کے حادث غم

۵ تراب اپنا احوال بازے ہے خوب
نہ تم اوس سے واقف ہو بارو نہ ہم

ہوا جو کوئی محو ذات قدم
وہ کب آنکھ اوٹھاتا ہی ادھر اودھر
کل اک بیوفا نے بھلا وصل کا
نہ آیا کٹی انتظاری مین رات

نہین اوسپہ لگتا وجود قدم
جو رکھتا ہی ہر دم نظر بر قدم
کیا مجھ سے وعدہ دیا مجھکو دم
سر شام سے پیکے تا صبح دم

ردیف میم

جاتے ہیں ہوا سے کم ظرفی سے بخاری کی طرف	پیر مغ کو دیکھو کیسے جاہے خالی کرتے ہم

مرغ یا ہو کر رہا ہے صاف ذکر ہو تراب
کو کہتی ہے کو کو اندھی فاختہ الّو کی دم

تمہیں ہر طرف ہو جدھر جائیں ہم	خفا ہو کے تم سے کدھر جائیں ہم
نہیں کچھ مزا پا رہے زندگی میں	یہی جی میں آتا ہے مر جائیں ہم
نہ دیکھے کوئی اوسکے کوچے میں ہمکو	اگر چون نسیم سحر جائیں ہم
ہمارے ہی بیٹھے سے اوٹھ جاتے ہو تم	نہ بیٹھیں کہو اپنے گھر جائیں ہم

تراب اوس پری کا جہاں نت گذر ہے
نہ اوسے کبھی وان اگر جائیں ہم

وہ شاہباز ہوا پر رکھے دلیر قدم	ہوائے نفس کو اپنے کرے جو زیر قدم
یہ نفس تازی کو چالاک اپنی کام میں ہے	خدا کے کام میں ہر سخت سست زیر قدم
زمین پہ پاؤں نہ رکھوں میں عرش پر جاؤں	رکھے جو سر پہ مرے وہ خدا کا شیر قدم
عزیز وہ جسکے قدم کی ہے خاک سرمہ چشم	کوئی ہے آدمی طرف اوسکا پھیر قدم
ہوا ہے پیرپرستی سے سرفراز جو شخص	اوسی کو سمجھتے ہیں لوگ گھیر گھیر قدم
نکر گدی کا وہاں دخل کیا جہاں ہے شاہ	رکھے ہے شیر کے رستے میں کوئی بھیر قدم
جو نفس و حلق سے نکلے سو حق سے ملجاوے	رہ وصول تو ہے سالکوں کو ٹھیر قدم
طریق فقر کا آسان نہیں کٹھن ہے بہت	رکھے نڈر ہو نہ کوئی بر سر منڈ پر قدم
ولی تو ہو ہی قدم پر کسی نبی کی ضرور	تراب کاش ہو اپنے پدر کا زیر قدم

دیوان تراب

پسینے میں تری کستوری کی بو ہے	تجھے سب گلبدن کہنا مسلّم
کوئی دیکھے تری پوشاک کی سیر	ابیا ترے حسن کا ہے اوری علم
تجھے اللہ نے دولہا بنایا	ہے شادی میں تری شادیان ہم
چمن کی لال رنگا رنگ سہیوں سے	نئی چھب اپنی دکھلا ہمکو ہردم
تراب ایسا ہے بھولا جان تجکو	ہیں تیرے روپ سے ہوں جو مجرم

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش
کہ من آں جلوۂ قدرے شناسم ۱۱۳

برہمن تیرے مکھ سیں بیگانے کو ہم	پان میں کھاتی کو راہی گالیاں کھانے کو ہم
زلف جال و خال دانہ کھلا مرغ دلکوں مت پھنسا	کیا نہیں سمجھے ہیں دام اور دانے کو ہم
اے جنون تو نے اجاڑا قیس کا گھر جس طرح	عشق میں آباد کر دیتے ہیں ویرانے کو ہم
باندھ کے دلکو مرے زنجیر زلفاں میں نگہ	سمجھے کیونکر مقید اپنے دیوانے کو ہم
محتسب ہر قدم لینا سمجھ کے گھڑی	سر پہ توڑینگے ترے شیشے اور پیمانے کو ہم
بت پرستی بھی نہ ہی خالی از حکمت نہیں	ایکدن مسجد بنا دینگے بتخانے کو ہم
وہ تو ناگن کی طرح ڈستی ہے اور کھاتی ہے بل	زلف پیچاں پر لگا دینگے کسی شانے کو ہم
ہمسے چھپ چھپ جو یہاں آئے تھے وہ اک گئی	رہگئے یاں سب سمجھے ہی مرجانے کو ہم

سوز پروانے پہ دیکھا شمع کو روتی تراب
شمع پر روتا نہ پایا ایک پروانے کو ہم ۱۱۴

جان دینے پر سبھی ہیں عاشق ناچار گرم	شہر میں تری ہے موت کی بازار گرم

ردیف میم

جھلا جاتی ہیں آنکھیں سامنے تیری ... تراب
... ۱۱۵

ولہ

ذہن کیونکر بھلا اوس سے ...
اور دھر بھی عشق ہے ادھر بھی عشق
خدا معلوم عاشق ...

... ۱۱۶ ...

ذکر کرتے ہی ترا گھیرتے ہیں مجھکو رقیب
لینے پایا نہ کبھی منہ سے ترا نام تمام

ہاے کل بھی وہ نہ آیا نہ کیا وعدہ وفا
انتظاری ہی رہی صبح سے تا شام تمام

رنگ و بو کو تری کوئی ایک نہیں لگتا ہے
چمن دہر کے دیکھے ہیں میں گلفام تمام

برہمن پوجتے ہیں شیخ تجھے مانتے ہیں
زلف و رخ ہی تری کفر اور اسلام تمام

عاشقوں کو تری لکنت کی ادا نے مارا
نہ سنا لب سے کسو نے ترے قول تمام

رات کو تھی یہ ذرا ہیڑ یہ گروہ جھگڑا تھا
ہو گیا مطلع انوار لب بام تمام

اک سخن سنتے ہی قاصد سے کہا یار نے بس
پھر تراب اوس سے کہے کون یہ پیغام تمام

دشمن کفر ہوے مدعی اسلام کے ہم
عاشقی میں نرہے ہاے کسی کام کے ہم

کسطرح دست رکا فر کو نہ ماسند کریں
دل دیا تو بھی نہ بھائے وہ دلارام کے ہم

مو بمو پھنس گئے مشکل ہے رہائی اوس سے
کسطرح قید ہوے زلف سیہ فام کے ہم

سامنے اپنے ہمیں غیر سے گالی نہ دلا
کیا تری منہ سے نہیں لائق دشنام کے ہم

ساقیا خوب چھکے ہو گئے سب مست آ
رہگئے تشنہ تری دور میں اک جام کے ہم

ذکر میں تیرے حلاوت ہے عجب نام خدا
تو ہی نت ورد زباں ہیں تری نام کے ہم

اب بھی گر دھیان لگا اوس سے غنیمت ہے تراب
صبح گر ہو بچے بھلا بھولے ہوے شام کے ہم

گو کہ مکھڑے سے ہی غرض زلف سیہ فام سے کام
عاشقی میں ہے یہی صبح دا شام سے کام

ہیں وہ داں جا سکوں نہ یہاں وہ آسکے
رہگیا اب فقط نامہ و پیغام سے کام

دیوان تراب

ولہ

[illegible]

اوسنے آغاز جوانی مین لیا ہے پیر کا دل
دیکھیے یارب اس آغاز کا کیا ہو انجام

کبھی معشوق تراب آپ نہ ہوبن بیٹھا
عشق بازی مین گئی عمر تری ہای تمام

۲۱

آ رہا اشک سحاب دیدہ نمناک مین دم
کر دیا ہجر نے کیا کیا نہ مرا الم مین دم

ہمدم عشق نے میرا تو جگر ٹکڑے کیا
کٹ مین غم سے کبھو سینۂ صد چاک مین دم

زلف مین پھنسکے نہین ہوش لیا ہی دل کا
رہگیا ٹوٹ کے نخجیر کا فتراک مین دم

وہ مری خاک کی کل جھاڑ کے دامن اوٹھا
لگگیا ہاے اوسیدم سے مرا خاک مین دم

شوخ چنچل نے جو مین ہاتھ مین لی اوسکی عنان
ہوگیا اوسکی کبھو توسن چالاک مین دم

باغبان شاخ ہری کاٹیو انگور کی مت
خون ٹپکنے کی نہین نالہ ہے بناک مین دم

کٹ پڑی ہوا اوسکی زبان نخجر جیسے جو بات بیہ
بیدلون کا ہی ترے خنجر سفاک مین دم

صبحدم آوی عیادت کے لیے وہ شاید
اٹک رہا عاشق بیدم کا اسی تاک مین دم

کیون نہ ہر دم رہون قدمونکے تلے اوسکے تراب
بس گیا اب تو اوسکے قدم پاک مین دم

۲۲

جسکے حسن کا پھیلا ہی جگمین نام تمام
کیا ہے عشق نے اوسکے مرا تو کام تمام

خدا کرے نہ کوئی چار چشم اوسکے ہو
کہ اک نظر مین وہ کرتا ہی قتل عام تمام

وہ رات کہہ کے گیا تھا کہ صبح اوٹھونگا
مین انتظار رہا صبح تا بہ شام تمام

گیا جو سامنے اوسکے سو ہو گیا آخر
نہ کہہ سکا کوئی اوس سے مرا پیام تمام

یہ تھوڑی عقل نے ساقی مجھے خراب کیا
تو بھر کے دے مجھے اک روز مے سے جام تمام

۲۳

ولہ

[illegible]

تمام و نشان جسکا کسی سے بیان نہو
٢٥ آخر تراب کرے اوسی بے نشانسے کام

دردمند وسکی ہین جو اونکو دوا سے کیا کام	ہین وہ دشنام طلب اونکو دعا سے کیا کام
یار روا وس بت کو رلاؤ نہ خدا کی سوگند	ہی وہ مغرور نہو جو وہ اوسکو خدا سے کیا کام
کرتے ہو وعدہ خلافی کا عبث اوسکی گلہ	وہ وفادار نہین اوسکو وفا سے کیا کام
گر وہ گستاخ ہو عاشق سے برا مانا نو	شوخ چشمون کو بھلا شرم و حیا سے کیا کام
جسکو خوش لگتی ہی ظاہر مین فقط صورت خوب	بے حقیقت ہین اونھین ناز و ادا سے کیا کام
وہ تو کہتا ہی بلا سے مری مرجائی کوئی	عشق مین اوسکو مری رنج و بلا سے کیا کام

با ہا عشق مین مر مر کے جیا ہی جو تراب
٢٦ اب وہ مرنے کا نہین اوسکو فنا سے کیا کام

کرتا ہی مجھپہ جھپٹ وہ پری نگاہ کرم	منہ سے مری نکلتی ہی جسوقت آہ گرم
جلجا دی بلہوس نرکھے اک قدم یہان	از بسکہ ہی یہ عشق و محبت کی راہ گرم
گرمی سی عشق کی نہ کوئی منہ سکوڑلے	کرتی ہے سرد دلکو بہانے یہ جاہ گرم
غم کی طپش سے یون ہی مرا جسم بال بال	جسطرح جیٹھ مین ہو زمین کیا گرم
مین سر پہ تیری ہاتھ قسم کے لیے دھرا	ہوتا ہی کیا سمجھکے تو اے کجکلاہ گرم
روتی ہین اہل درد وہ دم سرد بھر کرے	بھاتی نہین مجھے یہ تری واہ واہ گرم

جا گھر کو دل لگی نہ بہت کر تراب سے
کرتا ہے کسو فقیر کا دل خوانخواہ گرم

دیوان میر تراب
ردیف میم

حسن لیلی ہے گر آپ سے کوئی باتین کم
عشق مین ہمتو نہین وحشت مجنون سے کچھ ذاتین کم

آنکھہ ساقی سے لگی منہ سے لگی دختر رز
ہمسا متوالا کوئی ہوگا خرابات مین کم

مجھکو دشنام رقیبون کو عطا کر انعام
نہین پڑتی کا مین اونسے عنایاتین کم

میرے آنسو نہ نظر کرکے نجا آنکھہ دور
گھر سے نکلے ہے کوئی شدت برساتین کم

ہجر کا خوف مجھے آٹھہ پہر رہتا ہے
نہین ملتا ہے کسیوقت یہ نرات مین کم

خوش ہون گر مجھسے ملا دے کوئی اسکو دو دن
غم جو برسون کا کرے ایک ملاقات مین کم

بہت کسواسطے ہم سامنے اونکے جھکتے
جھکتے ہین ہمسے جو تعظیم و مدارات مین کم

معرفت اہل ملامت کی بہت مشکل ہے
مشہور ہوتی ہین یہ کشف و کرامات مین کم

پھر تو کیا غرق ہوا یار کی سمرن تراب
اندنون ہوتی ہے تسبیح کرامات مین کم

ردیف نون

یار کو دیکھے جسدن سب سے وہی اچھا دن
ہجر مین جسکا حال ہو آج ہوا کل دوسرا دن

وعدہ جو صبح کا کرکے جا ذرہ پھر گئے شب بھر اسے
صبر نہ عاشق لائی باقی رہی جب تھوڑا دن

دل تو ہوا خاکستر جلکے ایک نظر مین ہی گر
دیکھئے کیا ہو آگے چلکے عشق کا یہ پہلا دن

جب سے مین دیکھی اوسکی جھلک گردن میں بل زلف
صبح سے لیکر شام تلک پھرتی گئی یہ سارا دن

دیکھکے اوسکے منہ کا سنگار تھی زلف کی تار
پھول گیا سنبل نہ کیسے اتنا لگا دن

چھوٹی چھری سایہ پڑی سب غم مسلسل ہوکر یہی
دیدہ روشن سی ہو یا قمری رات برسی چھوٹا دن

مجھکو تراب پھر اوسنے منایا عید کے روز مری گھر آیا
پیار کیا چھاتی سے لگایا اسکو ملے ہی ایسا دن

دو عالم سے تیری رخسار کا جلتے ہیں لفو ؟
کسے جرات ہی جو تمکین لڑائی یار سے ایسے
چمن میں باغبان صیاد کو آنے دے ہی ہرگز

یہ ہی جیسے مسلمان ایک ہندو کے گھیرے میں
اولٹ دیتا ہی صف کی صف وہ اک چتون کے پھیرے میں
خلل پڑ جایگا پھر عندلیبوں کے بسیرے میں

تراب اوس لا تعین سے پڑا ہی ضائقہ جسکو
وہ کب غفلت سے پڑتا ہے تعین کے بکھیڑے میں

ادھر وہ ظالم دست کس اپنی تلوار بیٹھے ہیں
کہ مجھ اوپنے سر پر قتل بر بار بھی ہی بسم اللہ
ہوئی آخر کو وہی دیوانہ اوٹھی لیکے کچھ سودا
کرین کس کس سے جھگڑا ہم الٰہی کس کا شکوہ ہم
رقیب اوسکے ادھر ہم ہون اوتنی دور کیا کیجے
کدھر ہو وہ متوجہ کدھر آنکھیں ملا دے وہ
تماشا کیجے ای بلبل یہاں آ کر کا گل وہ گل

ادھر ہم سر جھکائی ناتوان بیمار بیٹھے ہیں
کہ جی دینی یہ ہم مستعد تیار بیٹھے ہیں
دکان پر یار کی میری کوئی یکبار بیٹھے ہیں
سبھی مجلس میں دیکھی اپنی برہم کار بیٹھے ہیں
جہان اونی بٹھایا ہی وہین لاچار بیٹھے ہین
کہ چار و نا طرف اوسکی طالب دیدار بیٹھے ہیں
چمن میں اسلیے پوشیدہ ہم جوں خار بیٹھے ہیں

تراب اوس بت کے کہہ دینا سمجھ کے یان قدم رکھے
یہان کتنے برہمن توڑ کے زنار بیٹھے ہین

کیا بتاؤن کہان میں جاتا ہون
غیر سے یہ کہا نہین جاتا
لوگ دیوانہ جان کے مجھکو
باغ پھولا چمن میں آئی بہار

تو جہان ہو وہان میں جاتا ہون
یار کے پاس ہان میں جاتا ہون
چھیڑتے ہیں جہان میں جاتا ہون
پھر سوئے بوستان میں جاتا ہون

ردیف نون

ولہ

ہمارے یار سے دشمن نے کیا طلب برائی کی
کہ خود [illegible] اپنی خانمان ویران ہے دشمن

کرم [illegible] پیارا ہو فقیر دن کا
حسد سے اوسکی [illegible] حیران ہے دشمن

چمن میں دوستی گل کی ہوئی جانسوز بلبل کی
کہ لاے زندگانی آگ [illegible] ہے دشمن

نہین کرتا ہے وہ سیدھی نظر [illegible] اب
کرون اوس [illegible] کی مین [illegible]

بدولت یار کی مینے اوٹھایا درد غم اتنا
جسے مین دوست کہتا تھا وہی ہے آج دشمن

تراب اوسنے مرا دل لیکے کیا آنکھ حیرانی مین
عجاب آیا اوسے شرمندہ احسان ہے دشمن

ردیف نون

کیا ملا اوسکی آشنائی مین
عمر آخر ہوئی جدائی مین

راہ و رسم وفا وہ کیا جانے
منتخب ہو جو بیوفائی مین

کج خرامی روش ہے خوبون کی
خوشنمائی ہے کج ادائی مین

خار دشت چبھتے ہین اوسکے قدم
خوش ہے مجنون برہنہ پائی مین

بسطح رخ پہ عکس زلف پڑی
تیرگی چھائی روشنائی مین

شاہ ہوتے ہین پابوس گدا
ہے عجب سلطنت گدائی مین

ناحق اوس بت کی دوستی مین تراب
لگ گیا داغ پارسائی مین

ولہ

آہستہ [illegible] شکر مین پیار کی باتین
کس منہ سے بیان کیجیے اوس یار کی باتین

کیا چین بجبین ہو کر مجھے آنکھ دکھائی
کی مینے جو اک نرگس بیمار کی باتین

ہنس ہنس کے ہی وہ اور منہ سے نہین کچھ بھی کہتے
یوسف کی طرح سنکے خریدار کی باتین

ایک ذات انسان کی ہر جنبہ دو نون جہان مین
رزق آتا ہے ادنکا جسکو فکر نہین آتی

کہے کون اوس ستمگر سے تنگ باہر نکل گھر سے	وگرنہ ہجر مین تیرے ہزار دن جان جاتی ہین

١٣ یہی کہتے ہین اوس سے اب آتا ہی نہین جب اب
ہم اوسکے پاس جسدم جسکی گھڑی جس ان جاتی ہین

یہ ن ہین کسکی خاموشی نہ دی مین آج ہی کلیان	لگے ہر کسکے منہ کو گل نہین کیون
بھلا کیونکر نبھا دن کیا کرون ہمین اوسکی مدارت	دوانے دلکو میری بھاتی ہین ...کلیان
چمن مین یار کل آیا لگائی مہندی	گلون نے رنگ حسرت سے
دم دی سکو ای جھونکے آکے ...ہین بیچ	وگرنہ کیون لگی

١٤ تراب اب کیون نہ جل جل بجھن سکے پروانہ تری غم سے
ہزارون شمع مجلس مین تری آگ گھڑی جلیان

گلی مین اوسکے لڑیان ہوتی ہین نہین ٹہیان	ہوئی ہین فرش راہ اوسکی بہار اشک کی لڑیان
بجز کافر پرستی اور کچھ بھاتی نہین انکو	بتونکی صورتین یارب اوسی سبب نظر پڑیان
دکھائی یار نے جب تیغ ابروئے اپنی آنکھوں کو	پلک ڈر سے نشوخی سے تنک بھی دی نہین اڑیان
جھکے جاتے ہین مارے نازکی کی گلزار ہر دم	نہین ہے قد خوبان مین نزاکت کی گلچھڑیان

١٥ تراب آنکھوں پہ دلکی بیطرح یہ زخم آبیٹھا
نہین معلوم کسکی چشم خونخوار نے جا لڑیان

صید ہو بندہ جائیگا اکدن کسی فتراک مین	ایکدل ہے برہین کیسو بھی ولرتاک مین
کیا ملا جوں شیشہ صد ہین ان صد چاک سے	یار کی شکلین نظر پڑتی ہین ہر ہر چاک مین
اوس منزہ کو کوئی مدرک کہے کیا جانکے	جو نہین آتا کسکی فہم اور ادراک مین

دیوان تراب ردیف نون

داغ دل دیکھکے وہ کہتا ہے
یہ تو میرے چمن کے لاسے ہین
وہ تو فتنہ ہے دین و ایمان کا
کسکو اوس برہمن کے لاسے ہین
گرچہ وہ راہزن ہے دلکا تراب
ہمکو اوس راہزن کے لاسے ہین

وہی دل ہے کہین وہی دلارام کہین
وہی بیرنگ کہین ہے وہی گلفام کہین
ہم دل و جان بندے ہین اوسکے مولی
جسکو رحمن کہین کہتے ہین اور رام کہین
اول و آخر اوسے کیون نہ سمجھے یارو
وہی آغاز کہین ہے وہی انجام کہین
نیک و بد اور کسی کہتے ہین ہین سب کچھ
ہمین ہین نیک کہین اور ہمین بدنام کہین

۱۹ پیچ کی بات ہے یہ کون سمجھتا ہے تراب
آپ ہی ہم صید ہوئے آپ ہی ہوے دام کہین

پاوے کسطرح سے عاشق کا دل آرام کہین
خود ہو ہمین اگر اوسکا دلارام کہین
گل و شمشاد سے پھر بلبل و قمری نہ ملے
باغ مین جائے جو وہ سرو گل اندام کہین
بوئے گل سے یہ مہکتے نہین آتی ہے صبا
لیے جاتا ہے کوئی یار کا پیغام کہین
مست بہت گرمی سے رند دنکی طرف پایا کر
محتسب دیکھ نہ جائے تجھے سرسام کہین
آج میخانے مین دیکھا تو ہے کچھ اور ہی رنگ
ساقی ہے لوٹ کہین بادہ کہین جام کہین
بیقراری سے تراب کچا نہین عاشق کا قرار
دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

۲۰ سو دعا دیوین تراب اوسکے عوض یار کو ہم
وہ اگر دیوے ہمین ایک بھی دشنام کہین

کبھی وہ طوق پہنے ہے کبھی پہنے زنجیرین
رسا ہین دل پھنسانے مین سب اوسکی حسن تین

ردیف نون

مدتہ رہتا ہے وہ رہون مین پنہان
الفت اوسکی تو چھوڑتی ہی نہین
دور اوس سے رہون مین کیسے یہان
ہجر مین یون کوئی جیا تو کب
خاک میری یہان ہے جان وہان
دل مرا گل کیطرح کھلتا ہے

تنگی تلوار بھوون کی وہ دکھاتا ہی مجھے
ہو غضب گر وہ کمان کھینچ کے رخ پھیرے ادھر

داغ سے دل کے اگر لیکے سپر جاتا ہون
جسکو مین چین جبین دیکھکے ڈر جاتا ہون

شیخ تو پھر خدا جانے خدا گنج مین بیٹھ
یا الٰہی مجھے خوبون سے یہی کام پڑے

مین تو اک بت کے لیے راہ نگر جاتا ہون
ملکے سولون سے مین جنجال مین پڑتا ہون

عشق نے شہر مین ایسا مجھے بدنام کیا
کہتے ہین لوگ کہ اتنک نہین یہ بات گئی

چھیڑتی ہین مجھے ہر ایک جدھر جاتا ہون
جسطرف لیکے مین دیدۂ تر جاتا ہون

۲۳ پھر انا الحق ہی نکلتا ہی مرے منہ سے تراب
جسگھڑی اپنی خودی سے مین گذر جاتا ہون

مین اے دیکھ ترک عشق کی تدبیر کیا کرون
دیوانہ مجھکو کرتی ہے تقدیر کیا کرون

ذرات آہ کہتے گذرتی ہے عشق مین
اک آہ مین مری نہین تاثیر کیا کرون

مجھکو شکار کرکے تو کہتا ہی کیون حریف
دلکو ترے بنا کی مین نخچیر کیا کرون

پیاری ہے تیری باتون نے جھکو کیا ہی غش
کاغذ پہ لکھکے مین تری تصویر کیا کرون

مجھکو ہوس ہے یار کی پاؤن کی خاک کی
لیکر جو سونسے مین اکسیر کیا کرون

بار دجان مجھے نظر آتا ہے خواب سب
اس خواب کو مین کیا کہان تعبیر کیا کرون

۲۴ بھاتی ہے مجھکو درد تراب اک جوان سے
اسکی دوا بتا مجھے اے پیر کیا کرون

سوز درون کی اپنے مین تحریر کیا کرون
طاقت نہین بیانکی تقریر کیا کرون

اوس دلربا کی نانہ نے بیدل کیا مجھے
دلگیا ہی تیسے دلگیر کیا کرون

کیونکہ قاتل سے کبتلک ترپے	زیادہ طاقت نہین یہ بسمل مین

۲۷
آگے وہ کیا سفر کریگا تراب
تھک گیا ہے جو پہلی منزل مین

عشق تیری ہاتھ سی جو خستہ و دلریش ہین	اونکو چاہی سو کہی دی بیخود و بیخویش ہین
بد وہی ہین آپ کو جو جانتی ہین سب بنیک	آنکو جو سب سے کم بوجہین وہ سب بیش ہین
دوستو اب کسطرح اپنا گذارا ہو وہان	اوسکی مجلس مین تو دشمن ہمہ پر وہی دربیش ہین
دشمنو نکی میٹھی باتون پر نہ کیجے اعتماد	شہد کی مکھی ہین سچ کیونکر کہون بے نیش ہین
رات دن جو خواب خور مین کرتی ہین اوقات صرف	آدمی اونکو نہ کہیے وہ تو گاو میش ہین
منکرونکی آنکھہ مین گو بیقدر ہین صوفیہ	قدر اونکی اونسی پوچھو جو ارادت کیش ہین

۲۸
کام درویشی کا ہمسے کچھہ نہ بن ایا تراب
اس لباسی فقر مین سے کہنے کو ہم درویش ہین

خدا نی جنکو خوبی دی وہ برقع منہ پہ دالے ہین	کمال اپنا چھپائین کیون نہ جو اللہ والے ہین
نہ کہہ ای منکر فقر از بلا نسے اپنی یہ کلمہ	کہ درویش اس زمانیکے مری سب دیکھی بھالے ہین
تو ارباب ملامت کی حیلا سی کیا واقف	بغل مین جنکی شیشے اور ہاتھو مین پیالے ہین
تو کیا جانے کسے مجذوب کہتے ہین کسی مجنون	کہان اندہی کو سوجھی ہی یہ گوری ہین کالی ہین
ولی کو جز ولی ہرگز نہین پہچانتا کوئی	جو بندے خاص ہین حقکی وہ دنیا سے نرالے ہین
ہزارون اولیا تکو تم وہ صدہا اہل خدمت مین	اونھین سے خیر و برکت ہی یہی دنیا سنبھالے ہین
چھپے رہتے ہین سب سے اہل خدمت دنسی برکت ہے	بنے ہین جو ہدایت کے لیے وہ سر نکالے ہین

ردیف نون

اوسکی صحبت ... جس سے ہدایت پائیے
جگ مین اوباش بہت لائق صحبت کم ہین

یک جہان خواہش دنیا سے سراسیمہ ہے
خالی از آرزوئے دولت و حشمت کم ہین

جنکو وسعت ہے وہ تنگی سے بسر کرتے ہین
اہل دولت ہین بہت اہل سخاوت کم ہین

سکھ کے سب ساتھی ہین دکھ کا تو نہین کوئی شفیق
یار راحت ہین بہت یار مصیبت کم ہین

کیا کسی سے کوئی اسوقت مین رکھے امید
بیمروت ہین بہت اہل مروت کم ہین

کوچۂ یار مین عشاق ہین رسوا جیسے
خلق مین ایسے بھی رسوا و فضیحت کم ہین

اہل حق اگلے زمانے مین ہزارون تھے تراب
اس زمانے مین خدا والے نہایت کم ہین

سوا تری نہین رکھتا کسی سے الفت ہون
ہوا ہین خلق مین رسوا تری بدولت ہون

مین کسطرح کہون دل پر کہ نہین آسیب
کہ مبتلائے پریزاد سرو قامت ہون

جو وعدہ وصل کا دور و دراز کرتا ہے
مین اوسکے وصل کا مشتاق تا قیامت ہون

تو جسقدر خفا ہے مین خوب جانتا ہون تجھے
نہ کہہ مین دشمن جان ہون بلا ہون آفت ہون

ق
نہ دل لگی کر دہند و بچون سے بہر خدا
مین اپنے یار دنکو کرتا ہی نصیحت ہون

وہ دلکو لوٹ کی کرتے ہین دین کی غارت
مین اونہین کے لئے ہوا اسطرح فضیحت ہون

رقیب مجھکو سناتا ہے بار بار یہ کیا
کہ اپنے یار کا مین مورد عنایت ہون

تو اپنے لطف و کرم سے نہ رکھ مجھے محروم
گدا آشنا ہون ترا واجب الرعایت ہون

نہو گی مجھ سے کسی اور کی ہوا خواہی
فقط تراب مین طالب محبت ہون

[illegible]

گور ہی کھٹرے لیے او تمھاری زلف کو پیارے کہیں
دل زخمی کو مری چاندنی مارے نہ کہیں

جی سے ست چاہو کسی شخص کو گھائل کرنا
چوٹ لگجائی میان دلپہ تمھارے نہ کہیں

کون کہتا ہے تجھے شہر مین بدنام کیا
ڈر سے تیرے گئے عاشق تو بچارے نہ کہیں

یار شاطر نہ بہت خوب ہین چھوڑتا ہون
عشقباز ہین تو دل آپکو ہارے نہ کہیں

یارو دلوا نہ بناؤ نہ مرے دل کو تم
بیڑیان پانوءین کوئی ڈالی ہمارے نہ کہیں

ڈوب جانے کا سدا خوف و خطر رہتا ہی
گھر بنا دے کوئی دریا کے کنارے نہ کہیں

اس لیے یار سے ملنے نہیں جاتا ہون او سے
مدعی میری یہی بات بگاڑے نہ کہیں

سامنے یار کے اسواسطے رہتا ہون کھڑا
غیر کا نام نہ لے منہ سے پکارے نہ کہیں

گھر تو لایا ہون تراب اوسکو یہ دھرکا ہی مجھے
پھر خفا ہو کے گھر اپنے وہ سدھارے نہ کہیں

ردیف نون

ولہ

یارو گورے مکھ پہ اوسکے زلف اب بکھری نہیں
چاندنی نکلی ہے دیکھو رات اندھیری نہیں

یار کے آگے پلک میری نہیں لگتی کبھی
دیدۂ مشتاق کو دیدار سے سیری نہیں

وکھ دیا آنکھون نے مجھکو دیکھکے اوسکا جمال
اے دل شیدا یہان تقصیر کچھ تیری نہیں

کیا سمجھ کر ناصحا دل اوسطرف سے پھیر لون
یار نے میری طرف سے آنکھ کچھ پھیری نہیں

ایک کو نادان دیکھے ہے ہم تو ایک ہی
وہ تو ڈھیرا ہی ہمارے آنکھ کچھ ڈھیری نہیں

کیون وہ کہتا ہے کہ گھر پھر جلو بہر خدا
مین نہیں مانونگا کیجیے آپ ہیتیری نہیں

ایسی باتو نہیں یہ میرا دل لیے جاتا تراب
دلربا ایسا کوئی لیسانی تقریری نہیں

دھان سے جو یہان سے سفر کرنیکو آئی ہین
کوئی دن مین پھر جائینگے سب کہ گواہی ہین

[illegible]

دیکھیں ہیں جیسے کہ نگاہ نظری
اس تو اوس کو سوچتا بار و
مجھسے کہتا ہے جان تو ہے یار
کون سے تو ترا گمان ہے مہربان
غیرون سے پوچھے آشنا سے قدیم
جو تراب ایسا ہے ہوئی تری پہچان
اوس سے زیادہ نہیں کوئی نادان

دیوان تراب

ردیف نون

کس سے حال اپنا کہون کوئی دوست نہیں
ہائے درد عشق کی دارو کوئی کرتا نہیں
جس سے کہتا ہون ... یار نہیں

دلکو ایسی دا اِق ہے کچھ چین اکدم نہیں
عشق کا وہ زخم ہے جسکا کوئی مرہم نہیں

ایک بھی سیدھی نگاہ اوسکی نپڑی ادھر
کسطرح کہیے رہے آپس میں ہم نہیں

یار سے میری برآمد کیون توکرتا ہے رقیب
ہم اکیلا ... تو ہی ... یا ہم نہیں

خود بخود یار سے اوسکی ہمکو بیزاری ہوئی
حال کسسے کہون اوسکا کوئی محرم نہیں

ہجر و وصل اب تو برابر ہوگیا چاہیے ہو
خیال اوسکا اٹھا دل سے تو کچھ بھی غم نہیں

پھر کوئی جانے نہ جانے ہمکو کاش
فقر کے عالم میں بہتر اس سے کوئی عالم نہیں

زیادہ اس سے تم رکھائی مت کرو اوس سے تراب
جی کڑھانے کو بھی اوسکے بہت ہے کم نہیں ۴۱

سرگروہ عاشقان مشہور دربار زمین ہون
آنا جانا جب سے ہے خوبون کی سرکار نہیں ہون

کون اوس سے کہسکے یہ تو غلط کہتے ہیں آپ
بیوفا کوئی اور ہوگا میں وفادار نہیں ہون

سمجھنا حق کہتے ہیں عاشق ستمگاری کا نام
دلبری کرتا ہون سبکی گو دل آزار نہیں ہون

پیکے جام عشق خود ہو گئے فرہاد و قیس
میکدہ میں عشق کے میں ایک ہشیار نہیں ہون

شیخ پائی تو نے یہ قید شریعت سے صلاح
میں تو بد ہوا زلف کا ف کا سیہ کار نہیں ہون

کون اس جنجال سے مجھکو نکالے جز خدا
پھنس گیا بیدھب میں اوس زلفون کی ہزار دامن میں ہون

ناز اپنے حسن و خوبی پر نہیں جسکو تراب
میں تو ایسے نازنیں کے ناز برداروں میں ہون ۴۲

ہنسکے جب اوٹھ چلا وہ راحت جان
رو کے سینے خدا کی امان

اے کمان ابرو اسطرف پھر دیکھ
ہون خم و چم پہ تیرے میں قربان

ہجر میں قاصد ہی حالت ہے تنگ — بات کہنے کی رہی قدرت کہاں
اوسکو یاں لے اقدم رنجہ کرے — مجھکو جانے کی وہاں طاقت کہاں
عشق نے ہمکو کیا صحرا نورد — دیکھیں لیجاتی ہے یہ وحشت کہاں
بیقراری میں کٹی ہے رات دن — چین کسکو کیجئے راحت ہے کہاں
اب تو بھائی لذت سیر و سفر — گوشہ عزلت کہاں خلوت کہاں
جو قناعت کرکے بیٹھا اپنے گھر — اوسکو پروائے در دولت کہاں

۳۵ کیوں نہ درویشی میں خوش رہیے تراب — اسقدر آرام و یہ عزت کہاں

ردیف نون

گور میں کیا سکو جو صورت بڑی کھلاتی ہیں — روح جیسے ہوتی ہے ویسے فرشتے آتے ہیں
کہتے ہیں منکر سب وہاں منکر نکیر — جو خدا والے ہیں وے نام خدا بتلاتے ہیں
حشر میں غفار کہکے پکاریں گے تجھے — کیا ہوا گر عاصی نہیں آپ کو یاں نے ہیں
کیوں نہ عفو و کرم کا تیرے اوسکو آسرا — دیکھ ندامت میں یے محبوب کی کہلاتے ہیں
یاد پڑتی ہے گنہگاروں کو جب رحمت تری — دلسے سب خطرے عذاب گور کے مٹ جاتے ہیں
قبر کی تنگی و تاریکی سے اونکو ڈر کہاں — جو یہاں حجرے میں بیٹھے ہیں نہیں گھبراتے ہیں

۳۶ بندگی ہوئی کی ہمسے کچھ نہیں ہوتی تراب — دعوے اوسکی بندگی کا کیا کریں شرماتے ہیں

مرے دل پر یہ داغ اوسنے دیے ہیں — جو ہاتھ اپنے میں گلدستہ لیے ہیں
کرے وہ آرزو سے ساغر عشق — پیالے زہر کے جسنے پیے ہیں

کس طرح کہے اوسکو بھلا سایۂ خدا
اگر بدا کے چہرہ پہ ہوا دست تہ ہین

دنیا کی سلطنت کو سمجھتے ہیں جو فقیر
نوشاہ کبھی بنے کوئی جیسے گدا ہین

چھپتا ہے کیا نہین سایا کسیکا آہ
ہے نور کوئی نظر پہ شاہنشاہ ہین

تقوی پر اپنے شیخ سمجھے اسطرح ہے نوق
فاسق تو جسسے ملتی ہے لذت گناہ ہین

اک روز جا کے دیر خرابات کی تو بیٹھ
لگتا ہے سمجھا بیگا مشیخت کی جاہ ہین

عاشق کا حال یا کسی دن تو پوچھتا
تاثیر ہوتی کچھ بھی اگر اوسکی آہ ہین

عرفان حق سے جسکی ہوئی ہے نظر بلند
ہفت آسمان پست ہین اوسکی نگاہ ہین

یاں کیوں نہ ذکر یار ہمیشہ رہے تراب
کرتا ہوں نفی غیر میں ہر لا آلہ میں

کیا مجہ کو ڈالی قیس کے پانوں میں زنجیرین
وہ مجنون ہو رہا ہے جسکو لیلی نے تدبیرین

نکالو یار دو یاں آکے دنیا دیکھ ہین کہہ دو
زبان دوا ہے کیا بنگی ہے عاشق کی تقریرین

مین اوس سے کیا کہوں بار وہ نہین کچھ کہنے پاتا ہوں
وہ کہتا ہو مجھے تیری نہین جاتی ہیں تقریرین

زبانی اوس سے کیا کہیے سرا لفت لکہا کیجیے
لکھی جاتی ہین تقریرین نہ بنتی ہین تحریرین

چمن مین آکے جب شب گلبدن بند قبا کہولے
ودانی کیون نہ دون بلبل گریبان کیوں نہ گل چیرین

بنہلل ہو نہ لے ایسا تیر کمانی کا مرقع ہے
بھری ہین اوس مین رنگا رنگ کیا خوبوں کی تصویرین

تو اپنے ہاتھ سے عاشق پہ گر اک وار مارا ہے
جنازے پر بھلی سکے جا کے کہدی چار تکبیرین

اجل آئی ہی کسکی کون سو چار چشم اوس سے
وہ ترکی چشم کھنچے ہی بہو ونسی ننگی شمشیرین

مری خواب پریشان سے کیا کل کہنے لگا یوسف
کوئی کہتا رہا کب تک تیرے خوابوں کی تعبیرین

گنج مخفی کا ہے ظہور عیاں — دیکھتا ہوں میں اوسکا نور عیاں

بار ور فی کمو جہان ہے یہ — ہے تجلی کوہ طور عیاں

ہر جگہ مجھکو سوجھ پڑتا ہے — وہ پری چہرہ رشک حور عیاں

حال میرا کوئی خدا کے لیے — مست کرے یار کے حضور عیاں

ہے وہ مالی دماغ و نازک طبع — بلکہ سرتا قدم غرور عیاں

سن کے دم کھائیگا نہ بولے گا — ہوگا یہ سحر ایک دن فتور عیاں

٥٣ یار تجھسے **تراب** کیوں نہ کرے — عشق سے ہے خود ترا قصور عیاں

ردیف نون

دام میں بلبل کو گلشن کی خبر ملتی نہیں — گل کی خوشبو یکطرف باد سحر ملتی نہیں

جسکی قسمت میں پڑا ہے عشق از روز ازل — راحت اوسکو اس جہاں میں عمر بھر ملتی نہیں

الفت اوسکی کسطرح لیں اوٹھی کیا سمجھیے — اس مرض کی کوئی دوائی کارگر ملتی نہیں

آہ دکھاؤں تجھکو زیاں آنسوؤں کے بہا — جوہری ایسی کہیں سلک گہر ملتی نہیں

لیلی و شیریں سے کیا اوسکو کوئی تمثیل دے — جس پری چہرہ سے کوئی شکل بشر ملتی نہیں

اے غم ہجران تو کیوں ہے دلمیں عاشق کے نہاں — کیا تجھے کوئی اور جائے مختصر ملتی نہیں

شکر لب نے کہا کل مجھسے ناحق ترش ہو — کیا مرے لب چہت تجھے کان شکر ملتی نہیں

اس دنیا کو تو کیو کر تلاش سیم و زر — دیکھو آسایش یہاں بے سیم و زر ملتی نہیں

اس زمانہ میں کوئی ہنروں کو ہے دو تعیب — کون کہتا ہے کہ روزی بے ہنر ملتی نہیں

یار وغیرہ نکی طرف کسو فقط ہو اوسکا خیال — یار سے فرصت جسے آٹھوں پہر ملتی نہیں

ردیف نون

کیا بہادر ہین سپہ سالار ہین شمشیر جنگ	بنکو وقت جنگ تلوار و سپر ملتی نہین

نفس کی اصلاح سیکہے کر ریاضت سے تراب
ہے شکست نفس امارہ ظفر ملتی نہین

جسکی زبان پر ہون صفات نام شیرین	اوسکے لب سے مست ہے خسرو از کلام شیرین
فرہاد بیستون پر کیون جا کے سر پٹکتا	ہوتا گذر جو اوسکا لاتے پیام شیرین
میٹھی کبھی تو ہوتی تیشے کی دھار اوسکی	اک دن غرور کوہکن کو ہوتا سلام شیرین
انعام خوب دیتا منہ اوسکا چوم لیتا	قاصد سے گر وہ سنتا کچھ بھی پیام شیرین
لب سے ہر کا پیالا فرہاد نوش کرتا	خسرو اگر نہ پیتا ہنس ہنس کے جام شیرین
اوسے مزہ نپایا شیرین کی چاہ مین کچھ	رکھا خدا نے اوسکو تشنہ کام شیرین

شیرین کی بندگی مین کہیئے تراب کیا حرف
۵۷ خسرو بھی ہوگیا تھا دل سے غلام شیرین

غیر ذات یار شاطر ہین	ہم ہین اک دن کے یار خاطر مین
جسطرح چاہو اوسطرح جی تو	ہم گنہگار عشق حاضر ہین
جسکو دیکھا سو ہوگیا مفتون	پیارے آنکھین تری تو ساحر ہین
گو چھپاتے ہین عشق اپنا ہم	پر تمہاری نظر مین ظاہر ہین

بیخبر رکھتی ہین اہل دین سے تراب
۵۸ یار کی زلف سخت کافر ہین

بیقراری مین سے کٹے ہیں راتدن	چین ہو کسطرح دل کو یار بن

کہ میرے لب پہ شکوہ ہے کبھی فغان
کہتا ہون بیکلی سے کبھی ہاے کیا کرون

مضطر ہون [illegible] رہون بے اختیار ہون
دلتو گیا ہے ہجر سے گھبراے کیا کرون

مجھکو تو کچھ نظر نہیں پڑتا سواے یار
آنکھون مین میرے یار گیا چھاے کیا کرون

اے شاہ حسن [illegible] نہ کہہ
تجھ عاشق فقیر کی پرواسے کیا کرون

۹۱ اکبار آکے ملکے ترے جیمین بس گیا
پھر اسے تراب بس نہین ترے لے کیا کرون

وہ شاہ ہند متوجہ ادھر ہووے تو مین جانون
فقیر و کمی طرف اوسکی نظر ہووے تو مین جانون

کیا جسنے مجھے [illegible] خوش اوسکو کیا پروا
کوئی اوسکے لیی لون بدر ہووے تو مین جانون

مین روتا ہون ادھر وہ ہنستا ہے کھڑا ادھر
وہ میرے خشک لب پر چشم تر ہووے تو مین جانون

مجھے تو رات دن اک پل نہین پڑتی ہے اوس بن کل
کوئی بیچین لو آٹھو پہر ہووے تو مین جانون

مجھے یان سب لیے جاتا ہے [illegible]
کوئی کم نام ایسا نامور ہووے تو مین جانون

وہ سب کے گھر مین جاتا ہے [illegible] ملاتا ہے
کسیدن اسطرف اوسکا گذر ہووے تو مین جانون

۹۲ جب اوسکے جی مین شوق آدمی مری جیمین سما جاوے
تراب اس لطف سے کوئی خبر ہووے تو مین جانون

کسطرح سے اوس سے آپ مین چھپا کر بیٹھ رہون
نہ دیکھون اوسکے طرف سر جھکا کے بیٹھ رہون

وہ چھوڑتا نہین مجھکو پڑا ہی پیندڑے
بھلا مین اوس سے کہان جی چرا کے بیٹھ رہون

اوٹھائی کون [illegible]
لگن مین شمع کی تن من جلا کے بیٹھ رہون

عجب نہین کہ پھر اوسکا کسی سے دل لگے
کسی سے مین جو کہین دل ملا کے بیٹھ رہون

ولہ

ردیف نون

کس سے ملنے کا کرون اقرار کسکا ہو رہون
ہین مری طالب بیدار کسکا ہو رہون

چاہتا ہے ہر کوئی بس مین کرے اپنے مجھے
جگ مین ہین سیر تو کتنے یار کسکا ہو رہون

مثل بلبل ہیگے دامنگیر مین عاشق ہزار
صورت گل ہین گلے کا ہار کسکا ہو رہون

حسن کا ہیگے تو بازار شہرہ رہے آفاق مین
عشق سے مین شہرہ بازار کسکا ہو رہون

غم سے میرے مرگئے ہین سیکڑون مین کیا کرون
کسکی غمخواری کرون غمخوار کسکا ہو رہون

دوستو تم سب ہیگے میرے سلیے خانہ خراب
مین جو اپنا چھوڑدون گھربار کسکا ہو رہون

مجھسے ناخوش ہو کے تم حق سے رہو گے خوش تراب
٦٦ آپ سے مین ہین اگر بیزار کسکا ہو رہون

کیون ستاتا ہے مجھے ہربار کسکا ہو رہون
پہلے کسکو چھوڑدون آخر کار کسکا ہو رہون

چھوڑ دے باطل کو پہلے پھر تو ہو واصل بحق
ہو گئے مولا نگہ اے یار کسکا ہو رہون

کبتلک سوتا رہیگا جاگ انکھین کھول دیکھ
سوچ کر کہہ طالع بیدار کسکا ہو رہون

مین تو تیرا ہو گیا تو کیون نہین ہوتا مرا
پھر نہ کہتا یہ سخن زنہار کسکا ہو رہون

جب کہ تو میرا ہوا ہے اک جہان تیرا ہوا
کس سے کہتا ہے تو اے عیار کسکا ہو رہون

پہلے کیا کہتا ہے پیارے راز میرا کر کے فاش
راز دار و محرم اسرار کسکا ہو رہون

دل لیا جسکا تراب دستے اوسی کا ہے وہ جان
٦٧ ناحق اب کہتا ہے وہ دلدار کسکا ہو رہون

ہو جسے دلبرون کی ہر مین چین
کب پڑے اوسکو اپنے گھر مین چین

جسکو ہر جگہ ملے اک یار
اوسکو کیونکر نہو سفر مین چین

[illegible]

موم دل شمع کے مانند تجھے کون کہے	تو تو سنگ ہے جو عشاق کے گھر جلتے ہین
دمبدم منھ سے نہین آہ کا نکلا ہے دھوان	آتش عشق سے عاشق کی جگر جلتے ہین
جب سے اک مہر جبین مجھسے ہوا چشم دوچار	اشک گرم آنکھ لگے دیدہ تر جلتے ہین
کون اوس آتشین مکھڑے کو نظر بھر دیکھے	دور سے دیکھ کے اہل نظر جلتے ہین
شرم سے منہ پہ جو دن رات رکھی وہ برقع	رشک سے اوسکی عبث شمس و قمر جلتے ہین

مقطع
کسطرح شوخ پری چہرہ تراب اوسکو کہے
روبرو جسکے پریزادون کے پر جلتے ہین

گل بھی لگتا ہے خار آنکھون مین	کیا سمایا ہے یار آنکھون مین
منہ دکھا کر وہ چھپ گیا جب سے	آنسوؤن کا ہے تار آنکھون مین
تاک مین اوسکی کل سے ہے میری نگاہ	پھرتی ہے بیقرار آنکھون مین
راہ اوسکی کہان تلک دیکھون	چبھتی ہے انتظار آنکھون مین
جلوہ گر ہو وہ شوخ پردہ نشین	پھر کہین ایک بار آنکھون مین
وہ تو رکھتا ہے قتل دل کے لیے	سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین

مقطع
کون اوس سے لڑائے آنکھ تراب
جسنے باندھی کٹار آنکھون مین -

ہوسے در پہ ترے صبح و شام ہو جاؤن	حضور مین ترے حاضر مدام ہو جاؤن
اگر خوشی سے مجھے ایکدن وہ یاد کرے	تو خوش رہون مین بسی اشاد کام ہو جاؤن
جو یار کچھ بھی کرے قدر و منزلت میری	تو عشقبازی مین عالی مقام ہو جاؤن

ردیف نون

ایک عالم سے آشنا ہو گیا ہون مین
[illegible]

[illegible]

مجھکو تیری جفا کی تاب نہیں | کیا کرون اس بلا کی تاب نہیں
تو روادار ظلم ہے مجھکو | ستم ناروا کی تاب نہیں
ناتوانی کا زور ہے اتنا | تیری بانکی ادا کی تاب نہیں
غم سے جلتا ہون کچھ نہیں کہتا | اس سے آگے ندا کی تاب نہیں
شوق مین دل کا حال پوچھ نہ کچھ | وعدۂ بیوفا کی تاب نہیں
ایسی وحشت ہی عشق مین اوسکو | صحبت آشنا کی تاب نہیں
کیا ملائم ہے یار کا کف دست | رنگ شوخ حنا کی تاب نہیں
ہے وہ نازک دماغ کیون نہ کہے | مجھکو بوے صبا کی تاب نہیں
چشم بیمار کا ہے اوسکی یہ رنگ | سرمۂ خوشنما کی تاب نہیں
بجلی ہے یا نگاہ چنچل ہے | شوخ پن سے حیا کی تاب نہیں
دل مرا محو یار ہے ایسا | خطرۂ ماسوا کی تاب نہیں
عشق نے دی ہے بسکہ استغنا | عرض اک مدعا کی تاب نہیں

کیون نہ بیتاب ہو تراب کا دل
زلف دلربا کی تاب نہیں

پہن کے سونے کی چوڑی ہاتھ مین | ہے وہ بھر دیتی کچھ اور ہی گھات مین
گاؤ کو پیچ تو چھوڑے باندھ کر | یہ صفت ہی برہمن کی ذات مین
وہ تو پورا ٹھگ ہے اوسکی بات کیا | جسکو چاہے لوٹ لے اک بات مین
یا الٰہی وہ اک آباد ہو | ایسے بت بستے ہین جس دیہات مین

ردیف نون

ولہ

[illegible] بار گردن
یہ مجرم کو شستا ہی مار گردن
ادب سے کیون نہ [illegible]
جو دیکھے یار کی تلوار گردن
قریب آتا ہے روز عید قربان
رکھو اے عاشقو تیار گردن
کریگا یار اپنے ہاتھ سے وار
نہ اوس سے کھینچنا زنہار گردن
[illegible] سرافراز [illegible]

[illegible]

اے ابر نگرتا تو گھمنڈ انکھوں سے میری
جسطرح خزان تو نے کیا پھولون کو برباد

بے یار ہوتی گندہ بہار ایکی تو برسات
یا آنکے ہری بہین شکسطرح سے ہو آباد

ہو نہ گدا اوسکی شہنائی سے بہین بند آتی
...

کسطرح خیال اوسکا بھلا جی سے بھلا دون

سخن ہیگا مرا قصہ و فسانے مین
مجھے بھی یاد کرینگے کبھی زمانے مین

صنم کی یاد مین ایسا گیا وہ ہمکو بھول
یہ تذکرہ ہی مرا اپنے اور بیگانے مین

مین اوس نگاہ کی قربان جو دلکی پار لگی
لگا ہی تیر صفائی سے کیا نشانے مین

اوسے کہ جو صبا اوسکی آستان بوسی
پڑی ہی خاک مری جسکے آستانے مین

تو اپنے ملنے کا مجھسے کری ہی سو عذر
مری تو عمر گئی کٹ اسی بہانے مین

دکھا دی اے شہ خوبان ذرا جمال اپنا
کمی نہو گی ترے حسن کی خزانے مین

نہ کہئے لالہ و گل سی چمن دہکتا ہے
لگی ہے آگ یہ بلبل کے آشیانے مین

کہو ستا دے مجھے خوب سا کری تصویر
وہ حور کو جو ملے کچھ ہی ستانے مین

یہان وہ جس لیے آیا مین جانتا ہون تراب
کچھ اور ہی جان پڑا ایکی بار آنے مین

اوسے قرار ہو کیون کر کسی ٹھکانے مین
کہ بیقرار ہی ہی غالب ترے دوانے مین

ردیف نون

دیوان بیان تراب

ولہ

ولہ

برائے خدا اب تو ہو مہربان | کہاں تک کریگا مرا امتحان
صنم مجھ سے نہ گٹ گئے دنیا کہیں | مرے اور ترے ہی خدا درمیان
بنے اوس پہ مرتے ہیں ہم ملکے خوب | ملے یار سے کیا دیا اوسنے جان
پڑے اوس پہ پیچ سے میں کیونکر رہون | یہی ہے زمین اور یہی آسمان
کسی سے نہ باقی رہا ہمکو انس | محبت کا آخر یہی ہے نشان
میں کہتا ہوں عشق کی پیچ پیچ کو دیکھ | یہ ہندو بچہ ہے کہ بانکا پٹھان
نہ لینا مرا نام قاصد وہان | وہ فی الفور کاٹیگا تیری زبان
کہانی کہے پھر نہ مجنون کی وہ | سنے قصہ گو گر مرا داستان

مرا دل وہان جاکے اٹکا تراب
جہان تھا کسیکا نہ وہم و گمان

ردیف نون

ولہ

جو کہتا ہے دل ہم کسیکا نہیں | رہے خوش اوسے غم کسیکا نہیں
کیے قتل اوسنے تو کتنے یہان | اوسے رنج و ماتم کسیکا نہیں
لگائے ہیں تو نے بہت تیر زخم | ترے ہاتھ مرہم کسیکا نہیں
خم زلف کافر کی بل جائیے | کہ ایسا خم و چم کسیکا نہیں
بھرون کیا میں اوسکی محبت کا دم | وہ دمساز و ہمدم کسیکا نہیں
اوسے کون ہمراز اپنا کرے | جو ہمراز و محرم کسیکا نہیں
نہ ٹوٹے کیون وہ رشتۂ تار عمر | یہ رشتہ تو محکم کسیکا نہیں
جو عالم ترے عشق کا ہے تراب | یہان تو وہ عالم کسیکا نہیں

آب ہین جب سے ادسے سب نظر مین ہر رہی
سب ہین حلقہ بگوش اوسکے ہین جو اپنا ہین
یون نظر پڑتی ہین جیسے فانوسین مین شمع
اوسکی مجلس کا رویہ ہی ہوا کچھ اور اب
درد و غم آہ و فغان جور فراق و شوق وصل
تو بھی ہی داغ دل ہیوہ وہ نہین ہوتا خبر
مرغ بازی کا ہوا ہی شوق جب سے یار کو

کیا و ہیجون ہر ہر نکالی ہین نے جالیان
تھہر ہین آفت ہین یہان کا نو کی اوسکے بالیان
کون جاتی ہین جو جھی شیر پر پڑی ہیں دالیان
ہم سمجھتے ہین قیموتکی ہی سب ہی جالیان
حق نے حصے مین کیا کیا بلا بس ڈالیان
تب ہین لے کی بنالاتا ہون اوسکو ڈالیان
سب نے پالے مرغ ہین گھر گھر ہی پالیان

۸۵
چاہیے وہ برگ حنا ہو جا ہر ہوسلے خاک رہ
دل لگی قسمت مین شراب پر ہی پالیان

ردیف نون

اوس گلبدن کے اگے ہر وقت نالہ زن ہون
کوئی عاشقی مین مجھکو سمجھے نہ کل کب
وحشت نے جب سے گھیرا نہین کیا بسیرا
دیدار کا ہون خواہان دلدار کا ہون ہر ان
کوئی رحم مجھ پہ کیا ہی جنجال سے چھوڑاے
ناحق مجھے جلا کر کہتا ہے وہ ستمگر
بے یار زندگی ہی عاشق کی سخت دشوار

خصلت میں ہی ہر ہین بلبل چمن ہون
مجنون کا پیر ہین استاد کوہکن ہون
صحرا ہی ملک میرا مجنون کا ہم وطن ہون
فارغ ز حور و غلمان وارستہ از عدن ہون
شیدا ہی اسیر زلف و گیسوی پر شکن ہون
کوئی لگی چلے نہ مجھ سے مین شمع انجمن ہون
کیونکر جیون مین اوس بن جان ہی وہ مین تن ہون

وصل کی رات بات میں کٹ جائے | کہاں کٹتا نہیں فراق کا دن
جیتے ہے دل میں ہے طپش زخم کی | کیسے ساون میں چین ہو تجھ بن
دیکھتا ہے طبیب نبض مری | عشق ہو پیدا ہیں اتب مزمن
معرفت مصدر انا الحق ہے | کب عمارت سے ہے وادی ایمن
مہر جو مہ جبیں کسی پہ کرے | اوسکو کیت سمین یا محسن
ہجر کا زخم کھائے ان کری | عشق میں صبر بہت ہی کٹھن

۵۵
زلف و عارض کا حال دیکھ تراب
کھل گیا حسن کا فرد مومن

وہ گل آیا نہیں کیا بوستان میں | کہ بلبل دم بخود ہے آشیان میں
جگر بلبل کا ہے داغوں سے گلزار | حکایت ہے یہی ہر گلستان میں
ترے ہاتھوں نے گل کھائے ہیں اوسنے | کہ گلدستہ ہے دست باغبان میں
فنا کی سیر جسکو دیکھنا ہو | تماشا باغ کا دیکھے خزان میں
اوسے نام و نشانکی اپنی کیا فکر | جو گم رہتا ہو فکر بے نشان میں
جہان سے کچھ نہو جسکو تعلق | ندیکھا ہے کوئی ایسا جہان میں

۵٦
تراب اوسکو نہ باہر آپ سے دیکھ
نہ آسئے جو ترے وہم و گمان میں

یہ کہتا ہے جرس اپنی زبان میں | مسافر ہیں سبھی اس کاروان میں
کیا بہتوں نے دعوی عاشقی کا | نہ ٹھہرا ایک اوسکے امتحان میں

ابھی تک جہان ہے ابھی نہان میں
تراب اوس کے جا کا الحق

ولہ

ردیف نون

ردیف نون

آپہی عاشق ہون آپ ہی معشوق		آپہی درد آپ ہی دوا ہون مین
آپہی ہون قیس خستہ و دلریش		آپہی لیلی دل ربا ہون مین
کھول کے آنکھ کرکے صاف نگاہ	ق	دیکھ کیسا بنا ٹھنا ہون مین
غمزہ ہون عشوہ ہون کرشمہ ہون		جلوہ ہون ناز ہون ادا ہون مین
لطف ہون مہر ہون کرم ہون تمام		قہر ہون جور ہون جفا ہون مین
ہے جمال و جلال میری شان		گرچہ دونون سے ماورا ہون مین
جسکو مین چاہون وہ مجھے چاہے		غیر ہے کون جسکو چاہون مین
کوئی میرے سوا نہین موجود		عرش ہون فرش ہون سما ہون مین
مجھسے سب مانگتے ہین اپنی مراد		سب کا مقصود و مدعا ہون مین

ہون بری وہم و فہم سے تیرے
کیا بتاؤن تراب کیا ہون مین ۹۲

کیا مسلمان پارسا ہون مین		اک برہمن کا آشنا ہون مین
اوسکی زنجیر زلف دیکھتے ہی		کیسا دیوانہ بن گیا ہون مین
ہاتھ آئی کبھی نہ زلف سیاہ		تیرہ بختی سے نارسا ہون مین
برہمن اوس شوخ کے گذرے کہان	ق	بیحیائی سے وان پڑا ہون مین
کوئی سنتا نہین کہون کس سے		ایک مدت سے کہہ رہا ہون مین
گھر سے باہر نکل کے دیکھ ذرا		کب سے یان منتظر کھڑا ہون مین
اوسکو پروا نہین کسیکی تراب		تا حق اوس پر بہت فدا ہون مین

ردیف نون

جہان مین نہ دیکھون اگر حق کا جلوہ	تو بالفرض اہل نظر ہون تو کیا ہون
مرا عشق مین کھل گیا خوب پردہ	فقیر لباسی اگر ہون تو کیا ہون
عبث ہو مرا کوئی مشتاق صحبت	جو نارہ و بے اثر ہون تو کیا ہون
پر و بال ہوتے تو کرتا مین پرواز	نہین مرغ بے بال و پر ہون تو کیا ہون
جو پامال کرتا ہو آنسو کو میرے	مین اوسکے لیے چشم تر ہون تو کیا ہون
نہین جسکو فرصت رقیبون سے اکدم	مین اوس سے کبھی ہم سفر ہون تو کیا ہون
جو خود مستعد ہو مری رہزنی پر	بھلا اوسکا مین راہبر ہون تو کیا ہون

تراب اوسکی الفت نے کھو دی مشیخت
جو یار برہمن پسر ہون تو کیا ہون ٩٦

نہ مجھکو جنون ہے نہ آسیب جن	مین بیحال ہون اک پریزاد بن
لبھاتا ہے وہ سرو قامت مجھے	جب آتا ہے پوشاک دھانی پہن
دم سرد بھر کے وہ جل بجھ گیا	لگی دل مین جسکے برہ کی اگن
نکر تراہد افکر روز شمار	ادھر آمری ہجر کے روز گن
نہ پوچھو وہ جانان کے آنیکا حال	برس بعد آیا رہا آٹھ دن
غضب ہے نہ اے ابر رحمت برس	یہ بارش مین ہے اوسکا آنا کٹھن

تراب اوسکے قول و قسم پر نجا
مین اوس بیوفا سے نہین مطمئن ٩٧

مجھے آنکھون نے ڈالا اشکبار سے خرابی مین	ادھر گنگا اودھر جمنا پڑا ہون کیا دوابے مین

وہ اب چاہے آئے نہ آسکے یہان | گئے اوسکے صاحب سلامت کے دن
خجل ہوگا وعدہ خلافی سے خوب | چلے آتے ہین اب ندامت کے دن
پھر آیا تو کیا جب نہ باقی رہے | وہ رعنائی قد وقامت کے دن
ہمین دوستو اب تم مجھ کہو | نہین ہجر مین یہ ملامت کے دن

۱۰۱ تراب اوسکے خاطر نہ پھر دربدر
کہ پیری مین ہین استقامت کے دن

ردیف نون

نہین سہونگا یہ پیغام دلبری کا مین | قصور مند ہون تیرا گھڑی گھڑی کا مین
حضور چاہیے بندے کو اپنے مولی کا | ہون شکوہ مند تری غیر حاضری کا مین
نہ کہہ تو مجھسے مری پرورش کر دہر حال | اجارہ دار ہون کیا بندہ پروری کا مین
نہ بن پڑی کبھی قسمت سے ایک بھی تدبیر | کیا تھا جد بہت تیری بہتری کا مین
مجھے تو عشق مین مدت کے بعد ہوش آیا | پھر اب دوانہ نہونگا کسی پری کا مین
تو بر مین اوسکے جا بیٹھہ چھوڑ بندہ مرا | کہ آشنا نہین معشوق ہر دری کا مین
مین مالدار نہین مجھسے کیا سمجھ کے ملا | کمال رکھتا ہون کہنے کو رہبری کا مین
تو مالے موتیونکے جوہری نہ پرونسے | کرون ہون مجل کردا اشک کی لڑی کا مین
تو مہر سے مری چمکیگا کسقدر اے ماہ | حقیر ذرہ ہون خورشید خاوری کا مین
پرکھ سے تیری یہ جوہر نہ کھلے جگ مین | چمک نہ لعل کہ ہون یار جوہری کا مین

تراب چاہیے سو آزاد مرد مجھکو کہے
غلام ہون قد سرو صنوبری کا مین

وله

ترک چشم مست کا ماتا ہون مین
محتسب کو آنکھ کھلاتا ہون مین

عشق نے اپنے دل کو دوانہ کر دیا
عقل پر ناصح کی جھنجھلاتا ہون مین

جسنے مجھسے دل کہا تھا یا کسی جا
آج پھر اوسکی طرف جاتا ہون مین

قیس مجھسے پھر چلی وحشت مین کیا
راہ صحرا اوسکو بتلاتا ہون مین

دل لگی ہو کسطرح بخیر وسکے ساتھ
صحبت یار دونسی گھبراتا ہون مین

کیون نہو سے یار مجھسکو بیکلی
ریح سے جون پھول مرجھاتا ہون مین

اسطرح میٹھا نہ کھاتا کوہکن
جسطرح شیرین کا غم کھاتا ہون مین

شیخ اپنے زہد پر نازان ہے تو
اپنے تقوے سے تو شرماتا ہون مین

مجھکو ہستی دخودی سے کیا خبر
نیستی کے شہر سے آتا ہون مین

کیا ہوا ظاہر مین اٹکا ہون کہین
فارغ البال اب کو پاتا ہون مین

کیا مزہ کیا ذوق ہوتا ہے تراب
۱۰۵ دل مین اوسکا دھیان جب لاتا ہون مین

گل یون پھنسا ہے اپنے نمود و وجود مین
جسطرح مل ہو جام و سبو کی قیود مین

بیرنگ جلوہ گر ہے عجب رنگ رنگ سے
کیا فرق کر رہا ہے تو زرد و کبود مین

صورت مین تفرقہ ہے حقیقت مین کچھ نہین
سیدھا بھی قد وہی ہے جو خم ہے سجود مین

صورت مین سو طرح سے حقیقت کا جوش ہے
خود بحر موج و بلبلے ہوا ہے نمود مین

کوئی دوسرا ہو جس سے کہین غیرت کی بات
اک یار ہے تراب کی دید و شہود مین

ردیف نون

ولہ

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا
ہم یہان غم سے جان کھوتے ہین

وہ ہی خوش ہین ہو اپنے یار کے ساتھ
رات دن جاگتے او سوتے ہین

کس طرح اوسکو اپنے بس مین کرون
کہین معشوق بس مین ہوتے ہین

۲۰۹
ہے یہ مشکل تراب پیر سے کہہ
ویسے تو مشکلکشا کے ہوتے ہین

کوئی مار سیہ کے مارے ہین
ہم تو ویسے زلف کے تمہارے ہین

آشنا ہی نہین کسیکا وہ
سب کہتے کیا آشنا ہمارے ہین

دلبرونکو خدا نے کیسے جیتا
ہم تو دل اوسکے ہاتھ ہارے ہین

دل کو جب چاہین صید کر ڈالین
دیکھتے ناحق استخارے ہین

جلوہ گر ہو چمن مین اوسنے بت
پیرہن گل کے چیرے پھاڑے ہین

اوسکو کیا کہتے خانہ آبادان
اوسنے گھر سیکڑون اوجاڑے ہین

حکمت العین سے نہین تیار لی
شوخ چشمون کے جو اشارے ہین

کیون نہ عاشق ادھر ادھر دیکھین
ہر طرف یار کے نظارے ہین

۱۱
ہم تو ہر شے مین دیکھتے ہین تراب
جلوہ گر دو ہی لال پیارے ہین

نہ ہوگی ایسی بوسے خوش چمن مین
جو اوس گلفام کے ہے پیرہن مین

عجب ہے رنگ و رو پاوس سیم تن کا
کہان ہے یہ چمک ہو ہر عدن مین

بڑھا ہوا ہون مین دراہی سے آپ
چھپا ہے جیب سے وہ مہ بھی مہ مین

ردیف واو

اک ذات ہے بیرنگ کہ جسکے ہین سب رنگ
مین پاس شریعت کے نہین کہتا ہون یہ حرف
صورت ہین گدا معنی مین شاہ ہین بیشک
فانی کسے کہتے ہین فنا ہوتی ہے کیا چیز

مقبول کوئی ہے کوئی مردود ہے یارو
ساجد ہے وہی ایک جو مسجود ہے یارو
کہتے ہین ایاز اوسکو تو محمود ہے یارو
نابود وہ کب ہوگا جو بود ہے یارو

رہتا ہے تراب اوس ہی کے کوچے مین ہمیشہ
اوسکی تو یہی منزل مقصود ہے یارو

بس کرو اب نہ میرا حال کہو
پند سے آپ کے ہو دلا مارا
کون کافر کو زندگی بھاوے
قتل سے دل کے کیون مکرتا ہے

یار سنتا نہین ہے چپکے رہو
جاؤ واعظ کسیطرح سے بھو
اے صنم گر تو ہمکنار نہو
آستین مین ترے بھرا ہی لہو

عاشقی کا یہی مزا ہے تراب
جو بلا آوے عشق مین سو سہو

کاش دنیا مین کسی سے کوئی مانوس نہو
جسکی ہے وضع خرابات مین یکسان عذاب
خالی حکمت سے تو ہوتا ہی نہین فعل حکیم
گرچہ بندہ ہے گنہگار خدا ہے غفار
رنگ پر اپنے وہ ذرات ہین قطع کتان
اپنی یار کو ہے پردہ نشینی سی بہت

تو جدا ہمین سے کسیکے غم و افسوس نہو
جا وہی دوزخ مین جو کوئی لائق فردوس نہو
سکو ہو جاوے جنون کیسی وہ مجبوس نہو
رحمت حق سے کسی حال مین مایوس نہو
اسقدر یا تو کسی پر رنگسے جو ہاوس نہو
شمع کو خوف ہوا کا ہی جو فانوس نہو

وہ مسیحا دم اگر ہجرت کو جاتے یار روا — موت کا پھر تو جہانسے نام ہی نایاب ہو

رات دن رہتا ہے یہ وصل کا اوسکے خیال — کونسی صورت ہو دیکھون ان کو نہ اسباب ہو

کیا نہ جھکے سر جھکاے طاق مسجد میں شیخ — جسکے آگے ابروے خمدار کی محراب ہو

پھر تسکین ہو جب اپنے کیجو آرزو ہے — جب تری عاشق کو ملے شربت عناب ہو

مطلع — شمع کافوری جلاؤن میں تو مسجد میں اب — وہ بت اک شب جو شمع مجلس احباب ہو

نشان اوسکا کسی سے کب بیان ہو — وہی پا وسے نشان جو بے نشان ہو

منزہ وہ تو ہے کون و مکان سے — مکان اوسکو کہان جو لا مکان ہو

کوئی جا گر نہین پر اوس سے خالی — زمین ہو عرش ہو یا اسمان ہو

سوا اوسکے نہین کوئی جہان مین — تلاش اوسکی کرو یار و جہان ہو

ق — ٹھکانا اوسکا مین کیونکر بتاؤن — خدا جانے وہ ہر جائی کہان ہو

غنیمت ہے ملاقات آج اوسکی — خدا معلوم پھر کب ہو کہان ہو

مقطع — تراب اوستاد سے معلوم کر لو — طریق معرفت گر قدر دان ہو

دیدہ دل سے بنے اوسکے جو خیالے زردو — خوب اک شمع سے روشن ہوئے کاشانے دو

دلسے آرام گیا سر سے گئی عقل تمام — عشق سے آتے ہی لوٹ لیے بیمانے دو

کبھی میدان مین رہتا ہون کبھی جنگل مین — اے جنون تو نے دکھائے مجھے ویرانے دو

سم ہوا برسے مرے رام ہوا دلبر کا — کی بھلی مجھسے برائی دل شیدائی دو

جسکو بالش نہ تھے سر ہو سیان جیتے جی	اسیلیے دھرتی کو اوس مرد کی سرہانے دو
نعمت و غم سکے سوا اور ہی کیا اونکی غذا	ہین غریب ونکے نصیبے مین یہ کہاں نہ دو
لکڑی اور کملی نے فقرا کا کیا پردہ پوش	یہ فقیران لباسی تو یہی بانٹے دو

دست ہے اوسکو کرے کون تصرف سے تراب
ہو بیگے ہاتھ سے جسکے ابھی بھانے دو

پہچانے دلی کو وہی جو آپ دلی ہو	پنہان کو عیان دیکھ اگر آنکھ کھلی ہو
جو تجکو بھولتا نہیں تم اوسکو یاد لو	نت یاد کرو اوس کی جو ہوکر حسلی ہو
بیچارہ وہ کب قیس کے مقطعے سے تو اس	خلوت سے جسے کیفیت کہ دن تو ملی ہو
گر صورت مجنون نہیں قیس کے مانند	آسکی سے نکلے کوئی لیلی کی گلی ہو
چاہے کوئی خوش ہو کہ برا مانے آئی	منہ پر کہو مرد کی وہی بات بھلی ہو
شاید نہ کھلے بند ادیون کبھی وہ بات	پیر ونکی تو یہ سہی جو کچھ ہم پہ کھلی ہو
کہدے یہی تو بات اوسے جا کہ اوسکو	ق یاروں سے کہا ہوں جو سعید ازلی ہو
دنیا مین سدا رہنے کو آیا نہیں کوئی	لاخوف ہے اجل سکو نہیں ہو کہ ملی ہو

کہتا ہوں تراب اوسکو تو مین صاحب اقبال
جگ مین جو کوئی پیر کا مقبول ولی ہو

تلخی جفا عاشق لاچار سے پوچھو	وصلت کا مزہ تشنہ دیدار سے پوچھو
بڑھی ہے کوئی پوچھے جوانکی فضیلت	صحت کی قدر جا کسی بیمار سے پوچھو
کیا پوچھتے ہو حال مرا عشق مین جیسے	درد اوس کی کیوں تم ادس بیمار سے پوچھو

احوال مرا جا کسی غمخوار سے پوچھو
کسطرح تراب آتی ہے دو
کوئی عارف حق صاحب اسرار سے پوچھو

دیوان تراب
ردیف واو

[illegible]

گئی کیا مفت اک چتون پہ اوسکے
دل و دین ہوش و ارتسکین بیچارو

زیادہ گفتگو واعظ کرو مت
نہ کھاؤ سر مرا جاؤ سدھارو

سدا کس پر رہی ہے مشکل ہے
ترابؔ اتنا ابھی جی نہ ہارو

کر دیا غم نے ناتوان ہمکو
طاقت نالہ اب کہان ہمکو

آہ ہم ہو گئے نپٹ نازک
کون پہونچا دے اب وہان ہمکو

اپنے وعدے پہ تو کسی سے ملے
یہ تو ہرگز نہین گمان ہمکو

اوسکے گھر چھوٹ ارم ہو یا فردوس
نہین بھاتا کوئی مکان ہمکو

ہم جفا سے تری سمجھوین وفا
کر لے گر چاہے امتحان ہمکو

ق

کسلیے باغ کے تماشے سے
منع کرتا ہے باغبان ہمکو

جبتلک گل ہے تب تلک ہم ہین
پھر نہ دیکھیگا کوئی یان ہمکو

اوسنے اوٹھتے لگایا دلپر داغ
دے چلے ہو ب یہ نشان ہمکو

پاس خوبون کے بیٹھنے سے تراب
رند جانے ہے اک جہان ہمکو

رات اسی خیال مین بھول گیا مین خواب کو
صبح کہین شتاب ہو دیکھیے آفتاب کو

ہمکو یہ اشتباہ ہی مہر ہے تو کہ ماہ ہے
منہ کو ذرا دکھا دے ہان کھینچ لے تو کمر نقاب کو

شرم سے گر وہ چپ رہے اور نہ زبانی کچھ کہا
کون تھا مانع قاصدا خط کا مری جواب کو

زلف مین کیا لبھا دیا دام مین جی پھنسا دیا
کیون نہ کہون بھلا برا اپنی دل خراب کو

مشکل ہے یہ رسوائی و بدنامی اوٹھانا
عاشق کہین ہوتا نہین آسان ہے یارو

ذرات او سیطرف سرو وہ کہ [illegible] ہے
جسطرف مری یار کی دوکان ہے یارو

سنے تیغ کا زخم ہو گئے اوسکا [illegible]
اب دیکھ ترابؔ اوسپہ وہ قربان ہے یارو

ولہ

[illegible]

ردیف واو

بھلا وہ کیون نہو اپنے گناہ پر نازان	شفیع جسکا بروز جزا محمد ہو

ترابؔ یار سے مست حجاب کرباتین
مجھے یہ ڈر ہے کسیکا نہ تو زبان زد ہو

چاہیے بیمار کو ہر دم خدا کی یاد ہو	وقت آ پہونچا سفر کا پاس کچھ تو زاد ہو
ورنہ غافل اوسکو کہیئے جسکو یہ طول امل	الاماں غفلت مین جسکی عمر سب برباد ہو
اسطرح ہر وقت ملک الموت کا رکھنا خیال	سر پہ مجرم کے کھڑا جیسے کوئی جلاد ہو
اوسکے آگے گرسی ہین بلبلین کیا شور و غل	پیشتر از رجا مین گہ جیسا مینے صیاد ہو
جسقدر ہووے تعلق اوسقدر آرام ہے	دل لگانا ہی برا مجنون ہو یا فرہاد ہو
دشمنون کو بد دعا ہرگز نہ دو اے دوستو	جو کسیکا گھر اوجاڑے کب اوسی آباد ہو
راہ چل سکتا نہین سیدھی کوئی بے راہبر	پیر ہو ظاہر مین یا باطن مین کوئی استاد ہو
خود مصوّر ہی وہی اوسکا تصور چاہیے	کام آئیگا یہی مانی ہو یا بہزاد ہو

ایکدن تو مہربانی سے کیجیے ہمپر ترابؔ
ہم تو حاضر ہین ترے مین جو ارشاد ہو

رخ اوسکا ماہ تابان ہے وجاہت ہو تو ایسی ہو	مین صدقے تیری اوسکی صورت پر جو صورت ہو تو ایسی ہو
وہ سیمتن پر یہ چہرہ یہ کیا حسن و ملاحت ہے	صباحت ہو تو ایسی ہو ملاحت ہو تو ایسی ہو
اگر وہ پان چبائے تو چہرہ لال ہو جاوے	یہ نہین نازنینون کی نزاکت ہو تو ایسی ہو
پیالہ مے کا چلتا ہو بغل مین یار بیٹھا ہو	جو محفل ہو تو ایسی ہو جو صحبت ہو تو ایسی ہو
کہا جب مین نے سب حال اپنا تو نیند آئی لگا سونے	کہانی ہو تو ایسی ہو حکایت ہو تو ایسی ہو

تراب اوسپر اثر کیا ہو کسی کا جادو اور ٹونا
پڑی جسکے گلے مین تیرے تعویذونکی ہیکل ہو

آرام نہین جہان سے ہمکو
ہے دل سے نہین کسیکے بدخواہ
غیبت سے رقیب کی نہین نوبت
کیا زگی کردیا چمن صاف
بلبل کیطرح بدولت گل
حاسد ہین عبث رقیب سفلے
کیون در پہ کسیکے جاسیئے ہم
کوئی نام و نشان کا ہمسے ست لے

کچھ کام نہین وہان سے ہمکو
چاہے سو کہے زبان سے ہمکو
ڈرہے اوسی بدگمان سے ہمکو
رنجش نہو کیون خزان سے ہمکو
الفت ہوئی باغبان سے ہمکو
دولت ٹوٹے آسمان سے ہمکو
کیا کام کسیکے ہان سے ہمکو
ہے سابقہ بے نشان سے ہمکو

ہم دل سے تراب ہین قلندر
آزادی ہے اک جہان سے ہمکو

کون چیز اچھی بہم پہنچاؤ دون تجھکو
عشق مین ہنس تو دی جان کا خواہان مت ہو
تیری دشنام کی عاشق کو ہوس ہے
کچھ مجھے تیری سوا یاد نہین پڑتا ہے
مردوارستہ کو دنیا سے کیا کہنا ہے
شیخ تو حاجیونسے پوچھ رہ بیت اللہ

ایک دل تھا سو دیا اور مین کیا دون تجھکو
عاشقی جی کی ہے جی کیسے بھلا دون تجھکو
تو نے گالی دی مجھے کیون نہ دعا دون تجھکو
یاد کسکی کرون کسطرح بھلا دون تجھکو
چاہون تو زلف کی پھندے مین پھنسا دون تجھکو
یار کے گھر کی تو مین راہ بتا دون تجھکو

بیٹھ جاؤ پانون پھیلا کی وہ سلطان کیطرف
نامرادی کی سوا کچہ اور ہم خواہان نہین

زر سے جس درویش کا دست طمع کوتاہ ہو
یہ مراد اپنی حصول اسکا ش خاطرخواہ ہو

چاہئے کچھ ہو یا نہو سے دین و دنیا سے تراب
مرتے جیتے ہمدم اپنا اللہ ہی اللہ رہو

یار دشمن کی بدی پر نہ کہو چپ رہو
راہ چلتے تم پہ گر چھیڑ کوئی
کہہ دے جو چاہے مخالف حرف ناموزون کہین
خاک ڈالو جوری پہ مت ظاہر کرو

بیتاب سکو کردو تم کیونہو تو چپ رہو
نور آ اے نظر سے آہ و داغ دعوا چپ رہو
نکلے دلکو صبر کی میزان پہ تو تو چپ رہو
جانے دو کینہ کسی کا مت ہو تو چپ رہو

گر چمن مین باغبان تمکو نجانے دے تراب
باد اؤ دریسے پھولون کی بو تو چپ رہو

اب تو وہ دلفریب کا کام پڑا جو ہو سو ہو
ہو تی ہی اوسکے چار چشم لگ گئی میری نگی
ہمکو اوسی کا کام ہی دل مین وہی مقام ہے
ناصحو تم نہ کچھ کہو دیکھ کے سمجھ کے چپ رہو
ہونا تھا سو تو ہو گیا ہوگا دریغ ہو تا ہے
نشہ کا سے عجب مزا محتسب تو جانی کیا

حسن پر اوسکی نقد دل صدقے کیا ہو سو ہو
جلوہ تو اوسکا آنکھ مین چھا گیا جو ہو سو ہو
ہو نتھوں پہ جسکا نام ہی ورد سدا جو ہو سو ہو
عشق کا زخم دلپہ تو کاری لگا جو ہو سو ہو
پوچھو نکچھ دوانو نسی بکتی ہو کیا جو ہو سو ہو
بیٹھے ہین می جو ہر ملا کہتے ہین جو ہو سو ہو

یار نے دی ہین شراب پیکی ہوئے ہین ہم خراب
جیسا ہو بھلا کہو تراب چاہو برا جو ہو سو ہو

شیفتہ ہوں میں ترے ناز و ادا کا ہر طرح ۔ جس طرح چاہو تم اپنی طرحداری کرو

یار کا رخ پا کی زلفین کیوں نہ الگ رہی ہین ۔ صید سے رحم آگیا اسکی گرفتاری کرو

گر تمہیں منظور ہے منہ آرسی میں دیکھنا ۔ دل مرا حاضر ہے لو اسکی خریداری کرو

اے صنم اللہ کا گھر ہے مسلمانو کا دل ۔ مت خدا کیواسطے میری دل آزاری کرو

آہ سے مظلوم کی ہوتی ہے جنبش عرش کو ۔ الاماں اے ظالمو ترک ستمگاری کرو

مت کہو عارض کی خوبی زلف سے گر دین ہو ۔ اے مسلمانو نہ کافر کی طرفداری کرو

عاشقی میں راحت و آرام مشکل ہے تراب ۔ دلسے نت غمگین ہو آنکھوں سے خونباری کرو

ردیف دال

دو سنو یا مجھے اوس شوخ کے گھر جانے دو ۔ یا مری جان چھوڑ دو مجھے مرجانے دو

یار دست دو کو اسی وقت سحر جانے دو ۔ رات آخر ہوئی مہتاب کو گھر جانے دو

ڈرتے ہو کس لیے طوفان نہیں آنیکا ۔ اوسکے در تک مجھے با دیدۂ تر جانے دو

کیا ہوا اونسے نکالا میں گیا ہوں سو بار ۔ یار و اکبار مجھے پھر تو ادھر جانے دو

خون سے ہاتھ تو رنگین ہے قاتل کا تمام ۔ قتل سے دلکی بار تا ہی بگڑ جانے دو

رہزنو مار نہ قاصد کو مرے رحم کرو ۔ یار تک کچھ تو بھلا میری خبر جانے دو

خوبرو تو نہیں عشاق سے رکتے ہیں بناؤ ۔ عشق میں جسکی بگڑ جائے بگڑ جانے دو

کل کہا یار سے اک یار نے اوسکے یہ سخن ۔ سیدھی عاشق سے رہو ترچھی نظر جانے دو

عشق میں ہے جو کوئی اوسکی تشفی ہے ضرور ۔ آستین اشک سے بھر جائے تو بھر جانے دو

تب تو شرما کے کہا آنکھ جھکا کر اوسنے ۔ اسکا چرچا نکرو بار دگر جانے دو

صبر و تسلیم و رضا چاہیے تمکو بھی تراب ۔ ہجر کا غم نکرو آٹھوں پہر جانے دو

[illegible]

پیاری بہار دلکو نہ جادوگری سے لو	الفت سی لو پیار سی لو دلبری سے لو
تنہا نہ منہ دکھائی کا صبر و قرار ہوش	جب لون زہرہ و قمر و مشتری سے لو
دیگر سید یونسی نہو دل سے گے واسطے	گرجی سی دی نہ دیوین تو زور اور دلیری سے لو
اک دل تو مجھسے لیگئے اور اب ملے کہان	جسنے کہا ہو تمسے اوسی مفتری سے لو
یار دجو مانگتا ہون مین وسیے زکات حسن	کہتا ہے منسکے جا کسی حور و پری سے لو
جام شراب ہاتھہ مین لیکر دہ منہ بچا	بیٹھے ہے محتسب کو کہ تم جھنجھری سے لو

باہر نہین ہے دل سے تمہاری تراب کچھ
۳۵ جو رنگ چاہو سو دل نیلوفری سے لو

بلبل سے کہتے ہین بادِ بہاران دیکھہ لو	چند روزہ ہے بہار گلعذاران دیکھہ لو
اشک ٹھمنے دو مراتب جاہو ٹھہر و ذرا	بوندیان پڑتی ہین ہجا وہ یہ باران دیکھہ لو
بیٹھے ہین عاشق ترے کوچے مین جو نقش پا	ملگئے ہین خاک مین وہ خاکساران دیکھہ لو
کہتے ہین میخوار اب ہے مست کر دو منہ شراب	محتسب آ کے ہم تو سیر بادہ خواران دیکھہ لو

کون ہو آلایش دنیا سے تر دامن تراب
۳۶ ہنستے ہین وہ دامن اوٹھائے ہمتو یاران دیکھہ لو

جو اوٹھالے یان رخ دل سے نقاب آرزو	بے تکلف ہو وہان وہ کامیاب آرزو
مبتذل کا ہیکو پھرتے اہل دنیا در بدر	گر نکرتا نفس شوم اونکو خراب آرزو
کیا ہوا و حرص ہے موج زن دریائے نفس	اوٹھتے ہین اس بحر مین کیا کیا حباب آرزو
کسطرح چھلکے نہ کیونکر لب سے پیمانہ جسک	شیشۂ دل ہو جو لبریز شراب آرزو

ولہ

تو مری مجلس مین شمع شبستان ہو نہو
جلوہ گر جسکی ... ہو مہر درخشان نہو
مجھکو مجھسے کام ہے عارض ترا گلگفام ہے
سامنے میری ترا چہرہ ہو گلستان ہو نہو
باغ خوبی کی نمود ای سرو قامت تجھسے ہے
رونق گلزار تو ہی سرو بستان ہو نہو
رنگ سی اودنکی تو ہر گز بس کہ نسبت نہین

ردیف واو

دیوان قاضی تراب

[illegible]

گر تمھا ہی ہاتھہ تو داگ گل نہ ہاتھہ آیا مجھے
بت گل تم ہوے یا نہوے اے گلفام لو

خال ہندو زلف کا زنار دیکھ ہی نگ نہین
بیا بتے ہندوستان پھر اوسکا چاہو ہو لو

عشق مین ہرگز سلوک راہ حق ممکن نہین
شیخ جی تم عشق اوسکا ہمسے قسمِ دام لو

اشک کی طوفان سے صد مہ کشتی الحذر
تو جلد آؤ کہین ڈوبی کشتی تھام لو

دوستو پھر جاؤ اودھر اوسکو لی اوادہر
اب کی بسم اللہ کہکے نامہ و پیغام کو

۳۹
عشق بہر خدا غافل نہو اوس سے تراب
ذکر سے اوس بت کے باز آؤ خدا کا نام لو

باغبان جیسے قلم کرتا ہے گل کی ڈال تو
گل کوئی توڑے تو ہاتھہ اوسکے قلم کر ڈال تو

باوجود دست قدمی دیا ہین خوش قامتی
دیکھکے مجھکو عبث چلتا ہی ٹیڑھی چال تو

جال کاندھی پر رکھہ صیاد کی صورت نہ بن
اسقدر لٹکاؤ مت زلفونکی اپنی بال تو

عاشقی کوئی مجھسے سیکھے طرز خوبی تجھسے لے
عشق کا اوستاد مین ہون حسن کا ٹکسال تو

غمسے تیرے روتی ہین کچھہ آبرو کھوتی نہین
انسوؤنکو میرا اے ظالم نکر پامال تو

عیب جوئی غیر کی کرنا برا ہے مدعی
خود نظر کرتا نہین اپنی برے اعمال تو

البتہ اوسنے حال بھی تیرا نہین پوچھا تراب
عشق مین جسکے ہوا ایسا خراب احوال تو

نیستی کی حد مین یار و رہو
ہستی اپنی کھوے کی کچھہ ہو رہو

طالب و مطلوب کہتا ہے ولی
ایک ہوجاؤ کہین مت دور ہو

ظاہر و باطن وہی ہے جلوہ گر
دیکھتے اور بوجھتے اوسکو رہو

ولہ

دیوان تراب

ردیف واو

[illegible]

کل جو اودسے معلوم ہوا آتا ہی تراب اسطرف کہاں
آتا ہے تو آنے دو اور جاتا ہے تو جانے دو

جو دل مین عاشق بیدل کے رنج و درد نہو
تو اوسکا تمہ خشک نہون منہ کا رنگ زرد نہو

یہ گرمی سردی یہ تعب تجھے پڑا پالا
کسی کا اشک نہ یون گرم و آہ سرد نہو

کیا ہے عشق نے مجنون کو بادیہ پیما
ترا دوانہ بھلا کب یہان نورد نہو

وہ بار بار کسطرح جھاڑے دامن کو
گلی مین اوسکی جو عاشق کی اوڑ لی گرد نہو

بنے گا ہاتھ سی کیا اوسکے کام بگیر و نکا
جو اپنی کام مین چالاک و یا مرد نہو

سنہرے روپ اوسکے بجھے یک ہو واہ
شبیہ اوسکے کبھی رنگ لاجورد نہو

اوسے تو آنکھ مین سرمہ لگانا واجب ہے
وہ ترک کیا ہے جو پاس اوسکے کرد نہو

جو بھیڑ دیکھکے بھاگی اور باندھی شیر بچہ
وہ بزدلی سے کہو طالب نبرد نہو

گلی مین تیری نہ رکھا قدم کبھی جسنے
تراب اوسکے لیے تو بھی کوچہ گرد نہو

یارو غم دلکا سو چاہو مرو چاہو جیو
شوق مین اوسکے رہو چاہو مرو چاہو جیو

عشق مین دل لپہ جو کچھ چوٹ لگی سہ جاؤ
منہ سے اف بھی نکہو چاہو مرو چاہو جیو

غمسے آنسو نکل آئے تو نکل آنے دو
اشک کر ساتھ بہو چاہو مرو چاہو جیو

یار اگر حشر تلک وعدہ دیدار کرے
دل سے مایوس نہو چاہو مرو چاہو جیو

کون آتا ہے یہان کون وہان جاہی تراب
یان اور وان تم ہی تو چاہو مرو چاہو جیو

لکھتے لکھتے کہتے تھک گیا	اب کہانتک نامہ و پیغام ہو
قاصد اوس سے کہیو میرا رام رام	شاید اس کلمے سے کا فر رام ہو
کسطرح لاؤن مین اوسکو دام مین	ہاتھ مین میرے نہ جبتک دام ہو
عشق کیا انصاف ہے تیرا یہی	مین رہون ناکام وہ سبکا کام ہو

مقطع

چوم لے مجنون قدم تیرے تراب
کون ایسا عشق مین بدنام ہو

جو غمخواری کرو میری تو دل سے میرے غم لیلو		تو بندہ ہون تمھارا مفت بے دام و درم لیلو
لگا لو اپنی چھاتی سے مجھے اک روز تم چھپکے		کسی سے مین نہین کہنے کا چاہو تو قسم لے لو
عیادت کے لیے گر عاشق بیدم کے آئے ہو	ق	تو ٹھہرو تم ہر مین اوسکی ایک بخت جم کے دم لیلو
دکھاتا ہو وہ تمکو نبض دل کو ہاتھ مین لیکر		مسیحائی کرو نذر اوسکی ازراہ کرم لے لو
کہا رو رو کے شب مینے چمن مین باغبانو نسے		جو شبنم یان نہ پڑتی ہوتی ہو آنسو سے نم لو
امیرونکی خوشامد کرتے ہو اتنی عبث یارو		فقیرونسے ملو کچھ فقر کا جاہ و حشم لے لو

مقطع

جو گھر مین یار کے جاتا ہون ہمسکے غیر کہتے ہین
تراب اسوقت بتخانے مین جاتا ہی قدم لی لو

جو چاہے کہ قحط و وبا دور ہو	پڑھے یا ولی الولاد دور ہو
وبا آتی ہے شامت عشق سے	کرو توبہ مانگو دعا دور ہو
جہان مین ہواخواہ صحت ہین سب	الہی وبا کی ہوا دور ہو
نزول بلا ہے بہت اندنون	کرم سے ترے ہر بلا دور ہو

ردیف واو

جو عارض سے زلف رسا دور ہو
...تو مرتے ہین ... سایہ ...
... بہار دور ہو
کوئی کسطرح ... پار گھات
اگر ناوک ناخدا دور ہو
ترا ... تو قضا سے تراب
وہ کسطرح تجھسے بھلا دور ہو

ولہ

مجھے تو پھر نہو بیتابی و پریشانی / جو تیرے یار کے گیسو کی تابدار نہو
ترے فراق نے مارا مجھے کہ نہیں کیا / اسی سے پوچھ لے میرا جو اعتبار نہو
اب آ کے چھاتی سے لگ جا ملا کے دل سے دل / جو تیرے دل میں مری دل سے کچھ غبار نہو

۵۲ خدا کا رحم و نبی کا کرم ہے کسطرح / اگر تراب سا کوئی گناہگار نہو

صنم کی یاد میں کیوں آج دل اداس نہو / رہے وہ گل ہے کہاں یار جسکے پاس نہو
امید وصل سے کب تک کٹے مری اوقات / لگی کسو سے آئی کسو کی آس نہو
تو کیا سمجھ کے یہ کہتا ہے مجھسے اے ناصح / فراق یار سے اتنا تو بیحواس نہو
میں اوسکی چاہ سے کیوں بادلا ہے بجاؤں / کوے میں کاسہ لے جاؤں اگر پیاس نہو
جہاں بنا ہے مرا دل وہ دور ہے منزل / وہ پھول نہیں ہمیں اوسکی باس نہو
وہ خاک راہ ہو تو نے بناوے پیراہن / بدن پہ جسکے کپڑا دھور کا لباس نہو
ملیگا اے دل مشتاق تجھسے کچھ صنم / خدا کو یاد کر اتنا بہت ہراس نہو

۵۳ تراب جس بت کافر سے لو لگی ہے تری / نچھوڑنا اوسے جب تک خدا شناس نہو

بلبلو تم پہ مبارک رہے گلزار کی بو / پھول لیٹ کے لائی ہے صبا یار کی بو
درد سر دور ہوا آنکھوں میں خنکی آئی / چڑھ گئی سر پہ جو اک صندلی دستار کی بو
طرۂ زلف کی ہر تار میں بو ہے شہا گ / اوسکو لگتی ہے کہاں نافۂ تاتار کی بو
نام اک شوخ برہمن کا مجھے سمرن ہے / کیوں نہ تسبیح میں ہو رشتۂ زنار کی بو

دیوان تراب
ردیف واو

کیون نہ مرجھاے بدن گل کیطرح بے شبنم — یار کے بر مین جو پوشاک تر اندام نہو
محتسب کو نہ مزہ ہی شب وصلت مین اگر — مطرب و چنگ نہو ساقی نہو جام نہو
عشق مین کام پڑا ہے میرے نزدیک یہی — یار سے کام ہے غیر سے کچھ کام نہو

٥٦ اسطرح رہتی ہی صحبت تجھے خوبون سے تراب
مین تو ڈرتا ہون کہین خلق مین بدنام نہو

یا الٰہی بانکی صورت پر کوئی بدنام نہو — زخمی تلوار ہو ابرو کا کوئی گھائل
جھٹ ترش روئی سے دیتا ہی جواب تلخ وہ — یا رشیرین لب سے کوئی میٹھے کا بھی سائل نہو
روی جان دیکھا تو ہوتا گل ہو رنگ زرد — زلف کالی گوری مکھڑے پر اگر حائل نہو
تف ہی ایسی زندگی پر خاک ایسی زیست پر — ہجر کا غم دل سے اک دم بھی اگر زائل نہو
ناصحا ناحق ملامت سے لگائی تو نے جھک — بات ایسی چاہیے کہنی کہ لاطائل نہو
لیلی و شیرین کب اوسکے ہاتھ سے ہو پائمال — اوس پری پیکر کے پاؤن مین اگر پایل نہو

٥٧ ہمکو ہر کثرت مین واحد دیکھ پڑتا ہی تراب
وہ موحد ہی نہین وحدت کا جو قائل نہو

ملا دے کوئی خدا کیواسطے اوس سیمبر ہمکو — مٹا دے یا ہمارے لوح دل سے کلفت غم کو
رہون چپکا نہون نالان چھپاؤن کسطرح یکسر — رخ زرد و لب خشک و تری چشم پرنم کو
پھنسایا مجھکو ناحق گندمی رنگون کی پھندے مین — نکالا جیسے گندم کے لیے جنت سے آدم کو
ہلال عید بدلی مین کسی نے گر نہ دیکھا ہے — دکھا کر چنی کی کرتی پر تو اپنی ابرو خم کو
پسینا منہ پر ہی گرمی سے اوس خورشید طلعت کے — کسی نے دن کو دیکھا ہی ٹپکتے گل پہ شبنم کو

ردیف واو

٥٨ ولہ

٥٩ ولہ

مقطع

وہ روز نزدیک برابر ہے جدا ہیں تراب
عشق میں دلکو کسی آن نہیں غم سے بچاؤ

جو کسی ایر کا پیر کا ہو	آشنا کب وہ بجز فقیر کا ہو
وہ تو صیاد ہے اوسی کیا غم	وحشت بلبل اسیر کا ہو
کون اوسکی کرے نگہبانی	جو نشانہ نگہ کے تیر کا ہو
چاٹ جسکی لگی ہو شیرین سے	کیونہ خواہان وہ جوے شیر کا ہو
گردسی سیر منہ چھپاۓ نہ کیون	رنگ جسپر بڑا عبیر کا ہو
وہی ہمدم ہے اور وہی ہے یار	جو مصاحب دم اخیر کا ہو
نہ چھپا مجھسے جان کہدے صاف	مدعا جو ترے ضمیر کا ہو
اہل دنیا کا ہو جو دست نگر	کب وہ مقبول دستگیر کا ہو

مہربان جسپہ ہو تراب فقیر
کیون غم صمد وہ امیر کا ہو

ابھی ناصح کی منہ سے قطع گفتار ملامت ہو	جو کوئی اہل ملامت ہے کہین صاحب سلامت ہو
خدا سے دو چمن مین سرو کی آگے گھر قامت ہو	مبادا فتنہ برپا ہو کہین شور قیامت ہو
وہ البتہ تماشا عالم بالا کا دکھلا دے	کسیکا خوش نمائی مین جو ایسا قد و قامت ہو
وہ باد تند سا دشمن ہے مشت خاک کا میری	گلی مین یار کی کس طرح اب طرح اقامت ہو
فقیر دنکا قدم رد بلا مشہور ہے یارو	خلاف و سرکشی او نسے کرے وہ جنکی شامت ہو
نہی یار دو نسے زیادہ تر توجہ چاہیے مجھپر	جو تیری دلمین کچھ بابت مراعی ندامت ہو

[illegible] ہمیں ہون نہ [illegible]
[illegible] بہت [illegible] خوف [illegible]
[illegible] ہے بسیار گناہگار

[illegible] نصیب مین [illegible] ہوا نہو
[illegible] آشنا سے اگر خدا نہو
گر حشر مین شفیع رسول خدا نہو

اردو بھی ہمیشہ دعا سے تراب ہے
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا نہو

کیا ہوا ہے مجھ سے گر جدا ہے تو
اپنے معشوق سے ملا ہے تو

تجھکو مجھ سے خصوصیت ہو کیا
ایک عالم سے آشنا ہے تو

خوب دکھ دے کے مجھکو اے بیدرد
درد مند اور کا ہوا ہے تو

ہے بحکمت دوا دوش تیری
کہین درد اور کہین دوا ہے تو

بیدلون پر تجھے کب اے رحم
اہل دل کا تو دلربا ہے تو

تجھ سے ہرگز نہین بجز وسواس
سخت بیمہر بیوفا ہے تو

اے صنم پرستم خدا سے ڈر
نہین کیا بندۂ خدا ہے تو

اوس سے کہتا ہون بخش دے تقصیر
مار کے جسکو گھر گیا ہے تو

وا اپنے قتیل سے آئی
آرزومند خونبہا ہے تو

مجھ سے کہتا ہے جان تو جسکی یار
سچ بتا کسپہ مبتلا ہے تو

کون کہتا ہے تجھکو تراب
کوچۂ یار کا گدا ہے تو

ردیف ہاے ہوز

یار وہ کرتا ہے علاج اور سب آزار کی دوا
نہین جانی ہے دوا مجھ دل بیمار کی دوا

ردیف ہاے ہوز

نہ ہوس حور کی رکھتا ہون نہ جنت کی تراب
جی مین رکھتا فقط آرزو دیدار کی وہ

ولہ

[illegible] تیری [illegible] گواہی ہو
[illegible] شمشیر باندھ
گردن پہ اپنی خون [illegible] عاشق [illegible]
دستار سر [illegible]

پیار ہی کیونکر کری تجھکو کوئی پیار بھلا	پیار ہی مین نہی اور کبھی تیرا پیارا منہہ
مہر کو ذرہ مین اور بحر کو قطرہ مین دیکھہ	زیادہ اور کیا کہون ہی بات بڑی چھوٹا منہہ
تم وجہ سے معلوم ہوا سب ہین وہ	منہ کیا ہمنے جدھر یار ہی کا پایا منہہ
ایسی شیا کی نمایش پہ تو یارو لعنت ہے	نام کے واسطے کرتا ہی نگین کالا منہہ
جسکو پروا نکی توجہ سے سرو داری	اوس سے پیر دلی کری ردیز کوئی کیا منہہ

۴ روے مرشد کا مین جس روز سے دیکھا ہی تراب
مدعی دیکھ کے رہجاتے ہین سب میرا منہہ

واہ کیا زیبا ہی کاکل گوری عارض پر سیاہ	وصف اوسکا ہو جو لکھی تو ہو دفتر سیاہ
ظلمت اوسکی کسطرح دے مسلمان نہو	زلف ہی کافر سراپا از قدم تا سر سیاہ
رنگ و بو زلف کو کیونہین لگتا نہین	گرچہ ہی ہمرنگ اوسکی مشک اور عنبر سیاہ
ابروے خمدار کی بالونمین ہی کچھ اور لطف	جسطرح تلوار فولادی کا ہو جوہر سیاہ
ترک چشمونکی سیہ مژگان کا عالم کیا کہون	قتل دل کیواسطے رکھتے ہین وہ خنجر سیاہ
ہے مسی سے نیلگون اوسکی دندانونکا رنگ	دیکھ لے جسنے نہ دیکھا ہو کبھی گوہر سیاہ
طالب دنیا کی دلمین نور چمکی کسطرح	دل اونکا ہو گیا از حب سیم و زر سیاہ
کیا ہوا صورت بنا ہی دل انکا ہی خراب	خوبی اونکی کہتے کیا باہر سفید اندر سیاہ

۵ جب سے اوسکے خال ہندو کا خیال آیا تراب
پڑگیا ہی دلپہ میرے داغ اک تل بھر سیاہ

جسکو ہرگز نہ تھی مری پرواہ	لگ گیا دل مرا اوسی پرواہ

دیوان شاہ تراب

ردیف ہا ہوز

کوئی خدا کیواسطے اوس سے نہ پھیر تراب
جسکی صورت مین نظر پڑتی ہی مرشد کی شبیہ ۸

چمک ہی منہ کی ترا وہی کچھ حجاب کے ساتھ
مثال اوسکی ہی کرن وسی آفتاب کے ساتھ

کرے ہے دید تری کیا وہ شوخ بے پروا
مجھے تو رشک ہی پیاری تری نقاب کے ساتھ

تو دل جلا کی مزا کہہ دی تلخ ترش چہ چاہ
مزہ تو مرچ کھٹائی کا ہی کباب کے ساتھ

سمجھ کے رکھیو قدم محتسب تو اونکی طرف
کہ امتیاز بھی ہی شرط احتساب کے ساتھ

نماز روزہ کو چپٹ کر کے رند کہتی ہین
گزک بھی چاہیی مستونکو کچھ شراب کے ساتھ

نظر پڑا تھا کہین یار خواب مین اکروز
اسی سے ہجر مین رغبت ہی مجھکو خواب کے ساتھ

تراب تیری محبت مین جو کوئی جی دے
حشر نہ اوسکا ہو کیون شاہ بوتراب کے ساتھ ۹

یہ دل مین آج گذرتی ہی اضطراب کے ساتھ
رقیب کل سے ہی کیون یار کی رکاب کے ساتھ

رکھیگا کبتلک ہی ناصح آستین اپنی
ہماری چشم تر و دیدہ پر آب کے ساتھ

ہمین تو رونا ہی جمع ہے اور کیا کیجیے
کیا ہی عشق نے جو کچھ دل خراب کے ساتھ

کھلی ہی یون ہو معلم کی کیفیت مجھپر
کہ جیسے بحر ہو سرتا قدم حباب کے ساتھ

خدا کیواسطے تنہا اوسے نجانے کوئی
خدا ہی ساتھ تو اک خلق ہی تراب کی ساتھ ۱۰

بلبل کو غم گل نہو ہر گاہ زیادہ
نالان رہے کیون شام و سحر گاہ زیادہ

یار وہ تمھین دیکھکے آویگا ادھر کم
بیٹھو نہ سر راہ گذرگاہ زیادہ

دیوان تراب

ولہ

آہ کر ... میری ... کم نہون ...
جی نکل ... جلا کام ... اب ہی دم ...
اک قدم ... مشتاق ... ہو اس ... نزدیک ساتھ
اہل دنیا کو ہے دینا ... صحبت ... ساتھ
زن بد کار ... تراب ... ساتھ
منک دیدہ سب مین ... ساتھ

ولہ ١٣٥

بھاتا ہے یقین اوسکو کسی حور کا جلوہ
دیکھا ہے پری جسنے ترے نور کا جلوہ
یا مد ہے یہ میری بیت معمور کا جلوہ
یا برق چمکتی ہے کہ ہے نور کا جلوہ
یہ دستہ ... بال اے ذرا اوسکو دکھا دے
دیکھا نہو جسنے شب دیجور کا جلوہ
لگ جاے اوسی ... [illegible]
دیکھے جو ترے نرگس مخمور کا جلوہ
مونہہ دیکھ لے اپنا تو ... [illegible]

وہ بے تمیز او نا اہل ہے بلا شبہہ
جسے تمیز نہو اہل امتیاز کے ساتھ

بھلا رقیب کہان جا اوڑ کو درستی سے
سدا اجاڑ کا کدرا ہو جہاز کے ساتھ

خود اوسکو دیکھیے یا اوسکو پوچھیے ناظر
حضور چاہیے اے شیخ یون نماز کے ساتھ

١٣٦
تراب کام ترے سب درست ہو جاوین
جو لو لگاوے خدا اونکا کارساز کے ساتھ

جو شاہ تھا سرتا قدم اللہ کا سایہ
ہے سر پہ فقیرونکے اوسی شاہ کا سایہ

اللہ کسی دل مین مسلمان کے نہ ڈالے
زلف سیہ کافر گمراہ کا سایہ

آسیب ہے مت کہو اوسکو نہ دوانا
عاشق پہ پڑا اوسپہ تری چاہ کا سایہ

پر جلتی ہے بلبل کے نہوتا کبھی گل خشک
گر باغ مین پڑتا نہ مری آہ کا سایہ

آئینے مین پڑتا ہے وہ رخسار کا یون عکس
دریا مین پڑے جیسے شب ماہ کا سایہ

ہر شے مین پڑے دیکھو اوسی شکل اوسکی
جس دل مین پڑے عارف آگاہ کا سایہ

١٣٧
گم ظل ہما سے نہ تراب اوسکو سمجھنا
ملتا ہے کسی پیر کی درگاہ کا سایہ

کیون نہو عشق مین لب خشک رخ زرد کے ساتھ
آہ نکلی ہے تہ دل سے عجب درد کے ساتھ

یار اسطرف جو ہو نکلی تو دھونڈانے یادن
دل مین یون اوسکے کدورت ہے مری گرد کے ساتھ

جسکو چسکا ہے ترے بوسہ لب و عارض کا
اوسکو عناب مین کیا ذوق ہے دو قرد کے ساتھ

مثل خورشید قرار اوسکو نہین اک جاگہ
رہ سکے کون وہ صحرا و جہان گرد کے ساتھ

یار چھٹ کسکو ضعیفی مین مری آدے رس
رکھے ہمعصرونکو خدا ایسے جوانمرد کے ساتھ

دیوان تراب

ردیف ہاے ہوز

[illegible]

نہین از زلف مشکین ہے ہوئی یکمو خطا زہد — بڑی ہے کیون قسم پر اوسکی شرمندہ افگندہ

بلا ہین زلف کی گرہین غضب ہے بال کی پہانسی — خدا دا ہے عاشق کہ گلی مین زلف کا پہندا

مجہے وہ گالی دیتا ہی مین دیتا ہون دعا اسکو — ادسی میری غرض کیا ہی مین اوسکا ہون غم بندہ

جو کوئی چاہے کرد دوزخ سی نجات اوسکو میسر ہو — مقید ہو شریعت کا طبعیت کا نہو بندہ

مصاحب جسکے ہو رہتے تراب اوس سی یہی کہتے
۱۷ ہمیشہ اپنی خدمت مین مجہے رکھیو خدا وندہ

نہین لگتی کہین ہماری آنکہ — جب سے دیکہی میان تمہاری آنکہ

مین تو قربان ہون آنکہ پر تیری — کیا رسیلی ہی کیا خماری آنکہ

سرمہ دنبالہ دار آفت سے ہے — مارتی ہے یہی کٹاری آنکہ

سبکی آنکہین جہپکتی ہین مجہسے — حق نے دی مجہکو ایسی پیاری آنکہ

غش کیا مجہکو اوسکی چتون نے — ٹکٹکی لگ گئی ہماری آنکہ

دستہ نرگس اوسنے دیکہتے ہی — پہیری غصے سے ایکباری آنکہ ق

چشم نرگس مین پڑ گئی پہلی — ہو گئی نظری اوسکی ساری آنکہ

کون ہو چار چشم اوس سے اب — جہلملاے نہ کیون بچاری آنکہ

وہ تو ہر دل عزیز ہوگا تراب
۱۸ جسکے اوپر پڑے تمہاری آنکہ

جسطرح زلف لگی ہی رخ گلفام کے ساتہہ — پیچ کہایا ہی عجب کفر نے اسلام کے ساتہہ

خال ہندو کی چہک دیکہہ پہنسا زلف مین دل — کیون نہ صیاد رکہے دانہ سیہ دام کے ساتہہ

ردیف ہای ہوز

ولہ

ولہ

۲۲

ولہ

نہ بہارا سے دل شتابی اب تک در کو دیکھ
پھر مین پھرے کون پھتا ہی تو اپنے در کو دیکھ
حسن مطلق شاہد تا ادا ہی اوسکی فیج
شاہ کو دیکھ اور شاہ کی شان کو دیکھ
بھرے آہ سرد پان اوٹھ گیا بالین سے
ہجر کی شب کہین جا ہی بستر کو دیکھ
جلوہ گر ہوتی ہی اوسکی چاندنی آئی

دیوان تراب

ردیف ہا

سعلم سی کوئی کہدیو وہ لڑکی کی شرارت سے
ہزارون بلبلین گرد اوسکی ہین مشتاق نظارہ
ہزاری کے چمن ایک گل بھولا ہی نا فرمان
ملے غربت مین مفت اوسلو اگر ہی شوق آوارہ
مسافر کیون نہ بھولی گھر لگا کر کیون نہ وا بستہ

تمنا جان سے مجھکو اوما اک شوخ پر فن سے
۲۱ تراب ایسا بھی ہوتا ہے کوئی اوپر ناکارہ

جدا مجھسے نہین یارا کرے کیا تمین بیچارہ
تراب عشق لیلی کو ہوا مجنون بیچارہ
نرد تا ہو نہ ستا کر کیسا ستا ہے
فقان آہ و نالہ ہے
مجھسے اب غالب نہین چھپتی چھپا کر
ہزار ہی جا من لڑکی
وہ اوسکی قدر کیا جانے خدا حفظ نہین ناہموار
وہ طفل شیرہ اوسکا ہوا
ہنا ہی عزت زاہد کو خیر کیا ہے
کریگا تجھکو تیر اوس تیر کا فوارہ
وہ دلبر میری دھرکے ہاتھ اوسکے گریبان کو پکڑے
ہوا ہے عشق کی گرمی سی تیرا دل انگارہ

تراب اوس شخص کو ہم نیک و خوش اوقات کہتے ہین
۱۲ خدا کی یاد مین جسکے کٹے اوقات ہموارہ

یہی ہے شاہو کی اوسکو پہیلا شان کیتا
ادھر کی دنیا ادھر وہ لگیا رخ پھیر کبھی پھر
دلربائی کیا ادا ہی کہ دل ہوا ہے
جو لسی وہ بیت فا ہی کبھی آویگا اوسکی گھر وہ
کری ہر غیر و نہ تو ناز کی سے تعلق
مجھے ہو یار بہی تا سف کر دکہ سی نہین خبر وہ
مین اوسکی بیداد کا ہون اب جی جلتا مین
فراق اوسکا نہین گوارہ کہون آسکی ادا کرو

ولہ

مین تو ہون عشق بتان سے مست کہو مجنون مجھے	جی مین کچھ لاؤ نہ میری حالت ابتر کو دیکھ
حاضرات اوسکی کرو جسکا مجھے آسیب ہے	غش ہوا ہون تو دریں مین اکبر ہی ساغر کو دیکھ
ہمکو ہمانے مین ہر حق کو دیکھا ہیچ بتا	تو بھی کچھ حق سوا محراب و منبر کو دیکھ

۲۵ جسطرح صورت مین پیغمبر کی حق دیکھے **تراب** ۲۲۴
اوسطرح مرشد کی صورت مین تو پیغمبر کو دیکھ

جیسے بلبل کو ازل سے دوستی ہے گل کے ساتھ	ویسی ہی صیاد کو دشمنی بلبل کے ساتھ
غمسے ہے اجاع طرح پریشان داغ سے ہون دل کے ساتھ	سو بسو ہی مجھکو نسبت ہے کاکل کے ساتھ
زلف کا اگر تو سنبل سے نسبت کیا ہے اوسکی قدر	پیچ و خم کو اوسکے مت تشبیہ دو سنبل کے ساتھ
[illegible] ہوا ابھی کا گلو گیر اس قدر	دم نکل جائیگا اوسکا نالۂ قلقل کے ساتھ

۲۶ دل ہوئے کتنے کباب اوس چشم میگون پر **تراب**
کچھ گزک تو چاہیے مستون کو جام مل کے ساتھ

درد دل سنکے مسکرایا وہ		پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ
منقبض تھا ہجر سے یہ دل		جان کے غنچہ کھلکھلایا وہ
غم سے جل بجھ گیا من ہولی مین		دھول ڈالنے کو بھی نہ آیا وہ
کل تو شوخی سے مجھکو قتل کیا		آج کیا دیکھکے لجایا وہ
اوسکے دلمین نہین جگہ میری	۳	دلمین میرے بھلا سمایا وہ
سرو قد کے قدم تلے ہو دل	۴	چاہتا ہے یہ زیر سایا وہ
بھو سلنے کا نہین **تراب** اوسے		اوسکو دیتا ہے کیا بھلا یاوہ

ردیف ہائے ہوز

تراب [illegible]
۲۸ [illegible] کبھی خدا کی راہ

ولہ

تمکو ہے ہم وطن ہی خواہ نخواہ
[illegible] تمھاری راہ
[illegible] گفتگو ہی نخوت کی
[illegible] کو فی امان اللہ
[illegible]

شعر

[illegible] **تراب** [illegible] درگاہ

شمع محفل مین کہڑی وتی تھی پروانے کے ساتھ
ساقیا اتے ہی تیرے گرم مجلس ہو گئی
گھر بناتا ہے خدا کا کرکے تبخانہ خراب
تو گراے مشاطہ کڑی ہے لٹ اوسکی بطرح
دلکو ڈس کر بل ثہ کہائی کسطرح لٹ سیاہ
شامت اعلی کی باعث ہوتی ہین ادنی ہلاک
خلق سے کیا اوسکو مطلب شہرسے اوسکو کام
خوبرو کرتی ہین بدخلقی عبث عشاق سے

گھر مین لیلی ہنس ہے ہے قیس دیوانے کے ساتھ
پھر گئی مستانہ قلقل کی ایک پیمانے کے ساتھ
شیخ جی کو لاگ ہے کیا تبخانے کے ساتھ
کیا خطا کی زلف مشکین نے بیچارے کے ساتھ
زہر کرتا ہے اثر کالے کا بل کہانے کے ساتھ
ہے مثل مشہور پس جاتی ہے گھن دانے کے ساتھ
جسکو وحشت مین ہوا ہے انس ویرانے کے ساتھ
خلق یکسان چاہیے اپنے اور بیگانے کے ساتھ

چھوڑکے ہمکو یہان وہ گھر چلا اپنے تراب
ہے رقیب اوسکا مصاحب ہم نہین جانیکے ساتھ

شمع سے ہو کے مات پروانہ
اوسکا منہ دیکھتے ہی لگ گئی آگ
چھپکے فانوس مین وہ بیٹھ رہی
کسی صورت پھر اوسکے ملنے کی
جبتلک بال و پر ہین اڑتا ہے
خبر چاہے تو پھر ادھر
یار کا میرے منہ اگر دیکھے
جس جگہ پر چراغ جلتا ہے

مرگیا جل کے رات پروانہ
کہنے پایا نہ بات پروانہ
رہگیا مل کے ہاتھ پروانہ
نہین پاتا ہے گھات پروانہ
پاوے کیونکر نجات پروانہ
ذکرے ا[illegible] ست پروانہ
شمع پر مارے لات پروانہ
جلتا ہے اوسکے سات پروانہ

تراب احوال تیرا ہلکو کل پہونچا مفصل | تھی کوئی بات۔ تو ہے ایہم خبر ہمکو بھی پہونچی

عبث ہوتا ہے اب منکر دلین عشق ہو ظاہر
نمی آنکھون کی زردی منہ کی سوزش تیرے سینہ کی

جب وصل ہو ترا وہی ساعت سعید ہے | مسدود ہو گیا ہے لگے تو وہی ساعت سعید ہے
غیر و نکو گھر مین جاتی ہو جب بیٹھی ہو ہم | جیسا تھا اتحاد ملک ہی ہو وہ دعید ہے
صورت پرست کہتے ادسی یا خدا پرست | صورت مین جسکو عین مصور کی دید ہے
گلشن مین جس نہال کو آزاد سے کہتے ہین | سو اوسکے قد کا بندہ بے زر خرید ہے

کل اوسنے سن کے میری کہانی کہا تراب
یہ واردات تازہ یہ قصہ جدید ہے

جو بہ دماغ ہو ہی عاشق کی کورنش سے | کیا حال عرض کیجیے اوس سرزنش سے
ہر اک قدم پر اوسکے ہونا ہے کہ یک صدقے | وہ خوش خرام دیکھو آتا ہی کس روش سے
پھر آئیگا وہ دلبر اتنا تو مت ہو شیدا | ہوتا ہی بی ملکہ ایدل تری طپش سے
اوسکا یہانتک آنا ممکن نتھا کیطرح | لایا تھا مین یہان تک کر کوشش و کشش سے
گر باغبان تہ ہے رکھتا عناد قلبی | کب چھوٹتے چمن ہم صیاد کی خلش سے
گو بندگی مین تیری ایسے کچھ خطا ہو | چھٹ کو نہ بندہ پرور تم اپنی پرورش سے

ساقی تراب کو دے اک جام بھر کے ایسا
زائل ہو عقل اوسکی فارغ ہو سرزنش سے

آیا بدن پہ ضعف قومی مضمحل ہوئے | ٹوٹا گھمنڈ تاب و توان سب خجل ہوئے

[illegible]

حمد الوہ [illegible] دم بنا ہے
یہ آدم [illegible] عالم بنا ہے

دل [illegible] مثال لوح محفوظ
ادریکی [illegible] بنا ہے

کہین مین [illegible]
وہ سے جیون [illegible] سب عالم بنا ہے

کہین موسی کہین فرعون و ہامان
کہین عیسی کہین مریم بنا ہے

کہین زاہد کہین عابد کہین رند
کہین شبلی کہین ادہم بنا ہے

کہین دارا کہین شکل سکندر
کہین زال و کہین رستم بنا ہے

کہین ہنستا کہین روتا کہین چپ
کہین شادی کہین ماتم بنا ہے

کہین حکمت کہین ہے دارو درد
کہین زخمی کہین مرہم بنا ہے

کہین دشمن کہین ہے دوست جانی
کہین غیر و کہین محرم بنا ہے

کہین ذرہ کہین خورشید غرا
کہین قطرہ کہین قلزم بنا ہے

تراب او سلوک سیدم بھولے ست
کہ وہ ہر دم ترا ہمدم بنا ہے

[illegible]

[illegible]

نہ ... سینے پر ... رہا | وہ ... پوچھے ... پنہانی

... کہتا ... الا ... | ... سر ... ثانی

بنایا ... آدم کو خلیفہ | ... دیکھو ... حیرانی

... اسم جامع کا وہ مظہر | ... سے ... نشانی

بنایا ہے اوسے صورت پر اپنی | ... وہ اس سے کیا ہووے گمانی

رکھا بار امانت اوسکے سر پر | نہ آئی اوسکے ... گرانی

کہا تب ظالم و جاہل ہے انسان | یہ لفظوں کے عجائب ہیں معانی

لگا ... | بنایا اوسکو دشمن ...

... جاہل سے مطلق | ہو کیون اوسپہ حق کی مہربانی

امانت دار عشق و معرفت ہے | نہیں جگ میں کو آدم کے ثانی

لغت ... مین ... کا دم بھر
تراب آگے نکو طالا الکسانی ۱۴

مین تجھسے بڑھ کے کیونکر جاؤن آگے | نہیں پڑتا ہے میرا پانون آگے

ترے پیچھے مین چلا ازل سے | گیا چل مجھ پہ تیرا داؤن آگے

کہان صحرا سے باہر جائے مجنون | نظر آتا نہیں کوئی گانون آگے

جگر خون ہو گیا غم کھاتے کھاتے | زیادہ اس سے کیا غم کھاؤن آگے

وہ ہمدم ہمقدم میرا ابھی ہو | جو پانی اشک سے چھڑکاؤن آگے

وہ ایسی ہے اندھیری رات کا چاند | اوسے مشعل مین کیا دکھلاؤن آگے

ردیف یائے تحتانی

مجھے ... سطح حباب اوٹھے
نہ عبادت ہو جب لگا نہ سکے
دل سے جب رغبت ثواب اوٹھے
جب اوٹھا سکے ہماری ہمت دل
کیون نہ دنیا سے وہ خراب اوٹھے
پیر جھلا کیا ہوا وسلو جہان
وان سے کیونکر بھلا تراب اوٹھے ۱۵

وله

جہان مین عشق ... [illegible]

[illegible]

ہوئی جسرو زسی کہ ہین میرا شمع یہ کی	بتوں سے دوستی الیار سب اضنم نہالی

تراب اوسنے ہمین کل دیکھتے ہی آن دین
نہین ہے ملت وحشت سی یہ آہو کی رم نہالی ١٦

ٹوپی مین اوسکی سرخ نہین تور ہی لگی	یہ دل کے کھینچنے کے لیے ڈور ہی لگی
نرگس کیطرح لگ گئی ٹکٹکی اوسے	سیری تو آنکھ یار سے ازور ہی لگی
یار وا وسی نے دلکو میرے کشتہ خون کیا	مہندی یہ کسکی انگلی مین پور ہی لگی
کیا کیا حلاوت اوسکی لبون سے ہو کر تین	سیٹھے کی چاٹ مین بھلی تو ہی لگی

اے کاش بعد مرگ بھی دیدار ہو نصیب
یہ آرزو تراب کو تا گور ہے لگی ١٧

سر مہری غضب ہے شوخ جفا کار ونکی	گرم ہے ظلم سے بازار ستمگار ونکی
گھاؤ کاری جو لگا دی مژہ ابرو سے	احتیاج اوسکو نہین برچھی تلوار ونکی
جان دل نذر کرے بار نیا وے تو بھی	کیفیت پوچھو نہ کچھ خو لونکی دربار ونکی
کسطرح سب کی طرف یار برابر دیکھے	ایک مطلوب ہے کثرت ہے طلبگار ونکی
گھر مین غیر ونکے تو رہتا ہے کیون سوون	خانہ ویرانی ہو کیون کر نہ ہے یار ونکی
دختر زکو بغل مین لیے پھرتے ہین بدر	محتسب دیکھ تو کیا شوخی ہے میخوار ونکی
کیسے ہیہات طبیب اپنی لگا ملنے ہاتھ	نبض دیکھی جو تری عشق کے بیمار ونکی
ہاتھ مین لیکے چھری کرتی ہین صیاد شکار	عیش کیون تلخ نہ ہو مرغ گرفتار ونکی
بار کہتا ہے مین لیتا ہون خبر دل سے تری	کیون خوشامد کرون اغیار کی گلزار ونکی

[illegible]

ولہ

یہ بھی وہ اچھا نہین بیمار کون
اب زندگی ہماری کا آزار کون

ردیف یای تحتانی

[illegible]

بے شک حاسد سے ہلو کیا غم ہے — تو ہے اور ہم ہین جبتلک دم ہے
عقل جاتی ہے عشق کے آئے — اتفاق انمین تو بہت کم ہے
جسمین انسانیت نہو کچھ بھی — وہ تو حیوان شکل آدم ہے
چشم عبرت سے ہمنے دیکھا خوب — اس جہان کا عجیب عالم ہے
اک طرف شور و غل ہے عیش و خوشی — اک طرف آہ و درد و ماتم ہے
پھول ہنستا ہے اور کلی ہے چپ — منہ پہ دونون کی روتی شبنم ہے

۲۱ کس سے کہیے تراب اوسکا بھید — اس حقیقت سے کون محرم ہے

چھپا نہین جو کہون برملا یہ سب حق ہے — خلا نہین کہ بھرا سب وجود مطلق ہے
وہی وجود ہے ساری تمام عالم مین — اوسی وجود سے سارا جہان مشتق ہے
وہ پھلون کے سوا اور کچھ مین کیسے کہون — چگونگی سے جو کوئی اوسکی پوچھی احمق ہے
جو بات حق ہے عبث قیل و قال اوس پر ہے — موحدون سے خلاف عالمونکو ناحق ہے

۲۲ تراب کیون نہو نور خدا سے روشن دل — کہ ہر مکان کو صاحب مکانسے رونق ہے

شیخ حرم او پیر خرابات ایک ہے — کچھ اصل مین خلاف نہین ذات ایک ہے
ہندو سے پوچھو چاہو مسلمانسے پوچھ لو — دونون یہی کہینگے کہ حق بات ایک ہے
وحدت کی آنکھ سے جو نظر بھر کے دیکھیے — عالم ز ارض تا بسماوات ایک ہے
گیرندہ و دہندہ وہی ایک ہے وہی — احول کو دیکھ پڑتی ہین دو ہانفہ ایک ہے

[illegible]

سمجھے اگر محتسب تا حق خلش ہے | حریفان صراحی گردنون سے
کہا لیلی نے سنکے حال مجنون | یہان آیا نہین کتنے دنون سے
سلوک راہ حق سے پیر کیا ہو | نہین خالی یہ رستہ رہزنون سے
قبا سے شبنمی سے ہون تر اندام | لے ہم کب ان نازک تنون سے

تراب اوس بت کا دل تجھسے ملکیا
رکھے ہین لاگ کافر مومنون سے ۲۵

بیشک تجھے نشان ہے یار کو سون دور ہے | تو نہووے جس جگہ نہین وان ہی بھرپور ہے
تصویر یار دیکھو یا ہر وقت ذکر ہو | ذکر ہے جسکا وہی اگر وہی مذکور ہے
حق تو بے پردہ عیان ہے آنکھون سے دیکھ لو | سوجھتا جسکو نہووے کیا کرو معذور ہے
غلبۂ احوال سے منصور انا الحق کہہ اوٹھا | جو ہے سو مدعی ہے یہ تو مثل مشہور ہے
کہتے ہین عالم مین سبا جنید خدا والونکو سب | جان بھی اوس دلکو کہیے جسمین اوسکا نور ہے
فاعل مختار ہے اللہ چاہے سو کرے | بندہ بیچارہ سراپا عاجز و مقہور ہے

عشق کو جذبے سے پھیرتا ہی تراب اب ادھر ادھر
کچھ نہین چلتا ہے اوسکا کیا کرے مجبور ہے ۲۶

وہ کب آتے ہین بھلا سے ہمارے | جو ہین خوب بغل مین ہمارے
ستاتا اوسکے اب کچھ نہین دیکھ تیرا | نکلے یار آنکھون نہین چھپائی ہمارے
پیر کی مجلس مین ہیں بیٹھیں الہی | کیسی ہین جو مجلس مین آئی ہمارے
تو ہی کا ہے اوس سے سایہ | رہے ہو کوئی زیر سایہ ہمارے

[illegible]

کیا نالہ کرتا ہی تو ای مطرب مجھے ۔ ابتو کچھ مجھکو نہین گانا بجانا یاد ہے

نی کی صدا سُنکر کیا کہتے تھی رب ۔ مجھکو تیری لن ترانی کا ترانا یاد ہے

یاد کرتی کرتی جسکو قیس مجنون بن گیا ۔ پوچھو لیلی سے تجھے کچھ وہ دوانا یاد ہے

٢٩ کسطرح کہتی نہین وہ جانتا مجھکو تراب ۔ جسکو صد شعر مرا عاشقانا یاد ہے

بال زلفون کو جو سرکش تھے بڑے ۔ لوٹ کے پانون پر اُسکے گر پڑے

جاتے ہو کیون چھپ کے بتخانے مین تم ۔ شیخ صاحب قبلہ و کعبہ مرے

بت پرستی کیا پسند آئی تمھین ۔ کیون طریق حق پرستی سے پھرے

ست کہو حق جلوہ گر ہے سب کہین ۔ یہ فریب نفس کے ہین ماجرے

زلف کافر مین پھنسا یا دل عبث ۔ ہنستے ہین سب ہندو و نکی چھوکرے

جسطرف چاہی ادھر لیجاوی عشق ۔ کچھ نہین چلتا ہی دل کا کیا کرے

الامان خوبون سے یارب الامان ۔ ہوتی ہین یہ قوم سب جادوگرے

جسکو اچھی کہرہے تھی سب یہان ۔ عشق مین وہی ہوگئے کیسے برے

مارکے مشتاق مرجاتے نہ کیون ۔ ملتے ہین کب حور و غلمان بن مرے

صندلی پوشاک جانان سے نکہہ لے ۔ غم سے او تمھین جسکے دل مین انجرے

ساقیا اب تک نہی سے جی بھرا ۔ ہوگئے خالی ترے کتنے گھڑے

ہر فقرہ تیرا ہی جون ناوک کا تیر ۔ ای کمان ابرو مین قربان ہن ترے

خوب مارا دل پہ اک چتون کا وار ۔ آفرین شاباش پیاری واہ چھرے

ردیف یا تحتانیہ

یار واب دلکو مری صبر نہیں آتا ہے	دیکھو منہ پھیرے ادھر کو وہ چلا جاتا ہی
کسطرح اوس سے کہون پھر کی نظر دیکھو	سمجھتے انکھہ ملانا نہیں خبر آتا ہے
روئیداد اوس سے بھلا کون کہی آپ یہی	سنکے قاصد سے مرا حال جو جھنجھلاتا ہے
کیون نہ ہم پہلوتہی کرکے وہانسے اٹھین	اپنے پہلو مین رقیبون کو وہ ٹھہلاتا ہے
کون اوس سے کہی کفارہ ہی اوسکا تو ہے	جھوٹی ہر بات مین یار اپنی قسم کھاتا ہی
کیون نہ صحرا مین رہون کیسی نہ جنگل مین پھرون	مین تو دیوانہ ہون مجنون سی سمجھے ناآتا ہے

گھر سے باہر جو نکلتا نہیں لیلی کیطرح
غارۂ دل مین **تراب** اپنا اوسے پاتا ہے

کچھ لائے نہ سے لیگئے جہانسے	آئے او چلے گئے جہان سے
کیا صاف اوٹھے جو پاک دامن	ننگے اور کھلے گئے جہان سے
دکھہ سکھہ مین خدا کو جو نہ بھولے	وے اچھے بھلے گئے جہان سے
باطن مین الگ تھے سب سے دانا	ظاہر مین ملے گئے جہان سے
افسوس نہ کر کر نخل سنے بر	پھولے نہ پھلے گئے جہان سے
صرصر سے سبھی چمن کے بوٹے	تازے اور کھلے گئے جہان سے

ٹوٹی جو **تراب** جگ سے امید
شکوے او گلے گئے جہان سے

رسیلی انکھہ تیری گرچہ قتل عام کرتی ہے	پہ یہ شرمیلی چتون اور ہی کچھہ کام کرتی ہے
بکھرتی ہی کبھی بل کھاکے ہوتی ہی کبھی حلقہ	وہ کاکل نت نئی پیچون سے طرح دام کرتی ہے

جو اپنے نفس کو مارے اور شیطان کو کرے جارج | وہی مشرب ملیں ویشو تکی غازی اور سپاہی ہے
مزہ دنیا ہے کیسا نفس جل بھن کے فقیر دلکا | وہ کیا جانے خورش جسکی کباب مرغ ماہی ہے
فقیر ولسی او کچھ صامت میا دا بد دعا دیوین | سند اسکی یہین ارشاد حضرت قبلہ گاہی ہے
بڑی ہی ذلت اوسکو مجری ہوا میر وزیر کا | گلے میں جسکے کفنی سر پہ جسکے تاج شاہی ہے
خدا درویش کی خلعت نہ دالے اہل دنیا پر | حقیر اوسکی نظر مین ہے تو وہ خواہی نخواہی ہے

۳۰ تراب آگے وہی جانے کٹے کس طرح اوقات
ابھی تک تو ہماری اچھی صاحب نے بنا ہی ہے

خوب عاشق کی عیادت کر چلے | ہو گئے بیمار سب جنکے بھلے
پھر وہ گل مجھسے ملا یار وبجوش | دوست میرے خوش ہوئی دشمن جلے
رات آدھی کٹ گئی آیا نہ یار | کہہ گیا تھا آؤنگا دو پہر ڈھلے
آگے طاقت انتظار کی نہین | وصل کے وعدے بہت اب سے ٹلے
قاصد اوس سے کیو ہم صدقے ترے | کچھ تو کر مشتاق سے آری بلے
نحن اقرب کہکے از بہر خدا | آ تو لگ جا ایک دن میرے گلے
اک مرے دلکی کلی کھلا گئی | اور غنچہ گل کے سب پھولے پھلے
سایۂ طوبی یہین پڑتا ہے دیکھ | یار کی دیوار کے سایے تلے

ہم ملا دین اوسکو مولی سے تراب
جو خدا کے واسطے ہمسے ملے

ہے سب اللہ آگے کیا کہیے | قصہ کوتاہ آگے کیا کہیے

[illegible] ولہ [illegible]

کسطرح اندھا ہے جسکے راہ مین | دیا ہے ہاتھہ اوسنے اک رہبر کے

حق طلب اوسکا نہو دیکھو نکر تراب
ذکر و فکر اوسکا ہے اکثر ہے

بر مین جسکے یار سیمین بر رہے
دل مین نہ نوک قد یون چبہ گئی
گھر نہ اوجڑین دوستونکی اوسکے کیون
لات مارین تخت طاؤسی پہ ہم
برزخ مرشد سے ہو جسکو لگاؤ

اوسکو کب پرواے سیم و زر رہے
رگ رگ مین جیسے ٹوٹ کی نشتر رہے
جو ہمیشہ دشمنوں کے گھر رہے
یار کے در پر جو نت بستر رہے
کب بہٹکتا وہ اودہر اودہر رہے

جھکو کب ظل ہما حاجت تراب
پیر کا سایہ ترے سر پر رہے

جسکے جی مین حب پیغمبر رہے
ہو جسے توحید افغانی کا ذوق
جسکے ہاتھوں سے نہو کوئی کام نیک
خیر پر جسکا قلم جاری نہو
اوسکی صورت دیکھہ سب ہوتے ہین غش
ناصحا سمجہا دوانہ تو بھی ہو
زاہد امت سامنے رندون کے کہہ
تب ہی تک ہے گرمی بزم طرب

نیک سب اوس سے نہ کوئی بدتر رہے
وہ تماشائی بازیگر رہے
کسطرح اوسکا نہ کام ابتر رہے
گاؤ خر دا اوسکا نہ کیون دفتر رہے
ہوش عاشق کا بجا کیونکر رہے
سامنے جب وہ پری پیکر رہے
دیکھیے کب تک یہ دامن تر رہے
جب تلک منہ سے لگا ساغر رہے

دیوان تراب

[illegible]

کوئی خوبونکو سکھاوے نہ کیسکا دل لینا
پھیر لاوے کوئی ادھر نہ اودھر جانا ہے

عاشق بیدل وہ بیچین جیسے رسوا ہے
جان جاتا ہے مرا یار نہین جاتا ہے

اپنی خواہش کے موافق نہ ہوا کام کوئی
وہی ہوتا ہے تراب جو تجھے بھایا ہے

انسوؤن سے نہ فقط پیش نظر پانی ہے
اشکبار ہمین جدھر دیکھو ادھر پانی ہے

واعظا اسطرف نہ آ دیکھ کہین ڈوب نجا
دیدۂ تر سے یہان تا بکمر پانی ہے

شست و شو اسقدر اے شیخ خنک طبع نکر
ع دبار دکو بڑھاپے مین ضرر پانی ہے

آتش کینۂ اعدا سے اوسے کیا خطرہ
جسکی ہیبت سے مخالف کا جگر پانی ہے

جوہری تجھکو حقیقت سے نہین کچھ بھی خطر
جم گیا قطرۂ نیسان پہ گہر پانی ہے

دیکھہ پڑتی ہی نہین اتو کہین خشک زمین
زور سیلابی سے سب جنگل و بریانی ہے

مجھکو جرات نہین پڑتی ہے کہ اتک جاون
بارش تند سے اب زیر و زبر پانی ہے

توہی لا دے خبر اوسکی وہ کہان ہے بالفعل
قاصدا عذر نکر آج کہ جھڑ پانی ہے

بیتکلف ہی تراب اوسکو مرے گھر آنا
یون ہی برسات مین شدت سے اگر پانی ہے

قیامت کیون نہ اسکو یار کی بیداد مین گذرے
گھڑی دو بھی نراٹ جسکو ہجر کی فریاد مین گذرے

کیون کیونکر نہ شیرین کام ہو خسرو تو اوسپر کو
جو شیرین کے لیے تلخی جان فرہاد مین گذرے

نہو کسطرح سے خوشدل ہر کسطرح سے غمگین
خیال اوسبھا نجان کا جسدل ناشاد مین گذرے

جو عاشق عید قربان ہو نہین ہر گز قربان ہو جاوے
رقیبونکو قیامت تک مبارکباد مین گذرے

ردیف یائے تحتانیہ

فائدہ کیا ہے دو سنداری سے
مصلحت کیا یہان سے جاؤ تم

مرجانے کا خوف ہر گھڑی ہے
موت انکھوں کے سامنے کھڑی ہے
حیرت بن کے سبا مجھکو جب سے
تصویر تری نظر پڑی ہے

ردیف یائے تحتانیہ

کہے کون اوس سے اپنی بات ہی بے
خدا کا در نہیں کچھ ناخدا کو
لیے سہے ہاتھ مین اوسکے لہی کون

جدائی سے بند اوسکو یار لیلی
کہ مجنون وار ہے اور یار لیلی
حنا کے رنگ سے ہتھیار لیلی

تراب ایدھر اودھر دلکو نہ بھٹکا
کہاں کا قیس و کس کی یار لیلی

ہماری ارد مند ہی یہ ہے کہ ملین اوسکی بلا جانے
وہ آنکہ بیدرد جانتا ہے کیسی درد کیا جانے
کسیکا منہ نہیں ایسا کہ ظالم اوسکو کہہ بیٹھے
جو بے مہر یار کی جور و جفا کو ناروا جانے
چمن سے پھر کبھی باہر نہ پڑتا اک قدم تیرا
تو رنگ و بوی گل کی کیفیت کیا اے صبا جانے
کہے مت نیک اوسے کوئی اگر چہ بیسکو کوئی
بھلا کہیے اوسے جو آپ کو سب سے برا جانے

۴۹ تراب اک مرد حق سے ملا متبع قلندر ہے
وہ جگہ مین سب سے بدتر ہے اوسے کوئی بھلا جانے

گدائی اونکو شاہی ہے کوئی اونکو گدا جانے
بچارا اہل دنیا کیا فقیر ونکی صدا جانے
کہا جسنے ہمیں سر سے ہم اوسکا کس سے کہیے
دوا ہو جو کوئی انسان کو حق سے جدا جانے
جو جانے آئی پھر جائینگے وان کبتک ہنگی یان
وہ احمق ہے قیام اپنا جو دنیا مین سدا جانے
جب اوسکو بندگی کرتا ہون تب منہ پھیر لیتا ہے
مزاج اوسکا پھرا ہی ہے اب کیسا خدا جانے

۵۰ ہوا اے نفس کو اپنی کیا ہے پیشوا جسنے
تراب اوسکو بھلا کسطرح شیخ مقتدا جانے

ہوئی اوس سے کیا جان پہچان میری
گئی جان میری گئی جان میری

ہمتو مسجد سے عرش کے اوپر | جسکے قد قامت الصلوٰۃ چلے
کیون نہو عید عاشقون کو یہان | گھر سے وے کرکے شب برات چلے

٥٣ اوس سے بازی تراب جیتے کیا
عاشقون کو جو کرکے مات چلے

بلبلون پر کبھی اے صیاد احسان چھوڑدے | فصل گل آئی ہے ظالم چھوڑدے یان
الطرف پھولی ہین اُس طرف ہین گل کھلے | دیکھلے بلبل تماشائے گلستان چھوڑدے
شانہ اتنی چیرہ دستی زلف جانان کی نکر | مت پکڑ دانتون سے اوسکے اسکی موچھین چھوڑدے
لیلی خلوت مین کبھی تھی جسکے مجنون سے یہی | بیٹھ رہ گھر جنگل بیابان چھوڑدے
شست و شو ظاہر تکی کیا بس کر اے شیخ | صاف رکھ دلکو ذرا وسواس شیطان چھوڑدے
زندگی سے تنگ ہو مرنے کی حاجت ہے جسے | کہدو اوس بیمار سے دار و درمان چھوڑدے
اوسکو زاہد کہے جو نہ تہی کچھ نفس تو | خشک روٹی کھائی ذوق مرغ بریان چھوڑدے
بھرکے دامن زلیخا نے چمن چن پھول | کیون پکڑکے باغبان گلچین کا دامان چھوڑدے

٥٤ مرتی ہے اوسپر زلیخا کہدے یوسف سی تراب
جو عزیز مصر ہو یہ چاہ کنعان چھوڑدے

کبتک بندے رہینگے قید زندان چھوڑدے | ہون نہ قربان روز عید قربان چھوڑدے
ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہین عمر بھر | صوم داؤدی رکھے اور صوم شعبان چھوڑدے
پہلی بسم اللہ اون استاد کو بسمل کیا | کیون نہ اوس لڑکی کے مارے دبستان چھوڑدے
یون عجب بزدلہ ہوتا ہے دم عاشق کو دیکھ | جیسے رن مین کوئی شیر نیستان چھوڑدے

ردیف یای تحتانیه

اہل سنت سے و تقیہ کر نہو ممکن وہان
باغبان پھولونکی دالی کر بنا ناہی نہ جھے
لے مسلمان گر تری دلمین خدا کا خوف ہے
قتل پر عاشق کی گر تجھکو مخالف باندھ دے

بو و باش سبزوار و ملک ایران چھوڑ دے
لالہ و گل توڑ لے نرگس کو حیران چھوڑ دے
تو یہ کر اپنے کہنا ہو نہ اور عصیان چھوڑ دے
ایک دن گردن پہ اسکی تیغ برّان چھوڑ دے

۵۷ کیا مشیخت نے تجھے جنجال مین ڈالا **تراب**
بازآ شیخی سے اب حرص مریدان چھوڑ دے

ہم اونکو کہتے ہین اللہ والے
ہزار ون مین کوئی دو ایک ہونگے
حقیقت کو ہر اک صورت مین ظاہر
عیان ہین ہے و نہین کچھ ہمسے پردہ

جو ہین بندے ترے درگاہ والے
بہت کم ہین خدا کی راہ والے
سمجھتے ہین دل آگاہ والے
چھپے ہین کب ہماری چاہ والے

۵۸ **تراب** اونپر رہے پیرون کا سایہ
جو کوئی ہون ترے ہمراہ والے

جس شخص کا دل مرشد رہبر سے پھرا ہے
ہے پیر تو حق کر پیمبر کا ہے نائب
کہتے ہین سبھی اوسکی تئین قبلہ و کعبہ
کوئی پیر کی دیوار کو ڈیڑھی نہین کہتا
کیونکر نہ سلیط اوسکو کہین سرکش و باغی
مقبول پیمبر ادسے کس طرح کہیئے

وہ حق سے پھرا ہوا و پیمبر سے پھرا ہے
اور دہر پھرا پہلے جو ادہر سے پھرا ہے
کیا کہیئے اوسی جسکا رخ ادہر سے پھرا ہے
بخت اوسکا ہی برگشتہ جو اوس گھر سے پھرا
جو شاہ کی شہزادہ افسر سے پھرا ہے
جو حضرت شبیرؑ اور شبرؑ سے پھرا ہے

ولہ

ردیف یای تحتانیہ

کون کہتا ہے وہ ہمسے صد فرسنگ ہے
کسطرح سے دیکھیے اوس سے جو دکو تنگ ہم

ہو معلم اپنا گر ستم زدہ ہیکلے سنگ ہے
جلوہ گر ہر رنگ مین یکسو ہی بیرنگ ہے

ہوس دکا حقیقت مین تو دیکھو ان کو ہے
وسعت اسکی عرش سے زیادہ ہمیشہ تنگی دیکھیو

کوئی بیگانہ نہین آپس مین ناحق جنگ ہے
خانۂ دل دیکھنے مین گو نہایت تنگ ہے

وہ محبت کرتا ہے دعوے عشق بازی کا تراب
جو گرفتار حیا و شرم و نام و ننگ ہے

کس مبتلا کی ہاے مجھے بد دعا لگی
اوس شوخ چشم سے جو مری آنکھ جا لگی

رونے سے ایک پل نہین فرصت فراق مین
یہ آنکھ کیا لگی مرے پیچھے بلا لگی

تصویر میری دیکھ کے کہتے ہین سب یہی
کیا جانے اس غریب کے دلپر بلا لگی

دل کا مرے تو ہجر مین کل ہوگیا وصال
افسوس کچھ نہ اوسپہ دوا او ردعا لگی

ملتا ہون ہاتھ رشک سے ہوتا ہون پائمال
کیا شوخ اوسکے پانؤن مین برگ حنا لگی

دلتنگ کیون نہون او رگریبان پھاڑون کیون نہ
بس تنگ چست بدن سے ہے اوسکی قبا لگی

پوچھے تو کوئی اوس بت محجوب سے یہ بات
کیون ہمکو قتل کرتے نہ تجھکو حیا لگی

کیون ہو سیہ دو بدوہ سپاہی کچھ سے تو
ایخون گرفتہ دل سے تری کیا قضا لگی

کیون بار دیکھتا ہے تو آئینہ بار بار
کیا اپنی سج تجھے بھی بہت خوشنما لگی

غمخوارگی مین زخمی سے اپنے کہو نہ تم
دلپر ترے جو چوٹ لگی سو بجا لگی

کیونکر تراب اوس سے گرہ دل کی بھلا
مثل حباب جسکو ہے ہر دم فنا لگی

جوہر اوسکا دل ہی پہ جانی جسپہ اوسکا کاٹ ہے
عقل عو طرکھا ہی پایان اوسکا پاتی ہی نہین
یا خدا اتنے جو سو یار اچھی طرحسے ہوگئے
خاکسار ہین دیا ہی حق نے جسکو مرتبہ
یارو مین زیادہ نہین کہتا ہون چلکے دیکھ لو
بطرح دوڑا ہی سبزہ اوس لب شیرین کے گرد
ایتو گردش سے فلک کی سب ہی یکسان ہے
منہ تجہ سراج اور تیجے کرے اوسکے بدی

تیغ ابرو مین کچھ اور ہی بڑھ اور ہی گھاٹ ہے
عشق کے دریا کا کیا لینا دیو آیا ہے
ناخدا کی ناو دیکھو من لگی اب کس گھاٹ ہے
رشک قالین اوسکا فرش بوریا ہے
حسن مین کچھ ماہ اوس زہرہ جبین کا ہے
خوب سیٹھی تیز سے اسپ سیہ کو دیا ہے
چرخ کا دورہ ہی بگرا دل کا سا ماٹ ہے
یارو جو ایسا وہ شاعر نہین ہے ہوا

کیون نہ دامنگیر ہو اوسکا یہ دل میرا تراب
جسکے خون سے تر بتر دامن کا اوسکے پاٹ ہے ٦٦

یارو یہ خوب اپنا جانا ہے
وہ کمان ابرو رخ کرے جو ادھر
تجھکو اپنی قسم بتا دے سچ
یار نے آنکھ سے ہمسے کیا پھیری
دل مین اوسکے نہو جگہ جسکے
تراہدا تو ہے او زیت اللہ

اوسکا جانا قیامت آنا ہے
تیر کا اوسکے دل نشانا ہے
دل تو کس پر ہوا دوانا ہے
پھر گیا ہمسے اک زمانا ہے
کہین اوسکا نہین ٹھکانا ہے
مین ہون اور اوسکا آستانا ہے

اوسنے ناحق تراب کو لوٹا
عاشقی کا فقط بہانا ہے

اسیرون کچھ شک نہین جیو دا اللہ ۔ ہر لمحہ راحت پاک آسمان ہے

نہ وہ بندہ اسے نعمت ملا گویا
تو عبث اسے تراب حیران ہے

اوسی کیا در اگر صید ان آہ کرتا ہے
وہ اک ظالم ستمگر ہے خدا اوس تک الٰہی
بہت امید جنت پر ہیبت دوزخ کی دہشت ہے
کسیکو رنج رحمت ہے کسیکو عیش و راحت ہے
امیرونسے عبث کوئی ملتجی ہو از پے دنیا
کیا سجدہ نہ دان جسنے خدا کی امر وہ سر

جو بیدردی ہے وقت ذبح بسم اللہ کرتا ہے
ادہر مین آہ کرتا ہون ادہر وہ واہ کرتا ہے
کوئی کمتر عبادت خالصا اللہ کرتا ہے
نہین ہے خالی از حکمت جو کچھ اللہ کرتا ہے
خدا قادر ہے اک دم مین گدا کو شاہ کرتا ہے
بنی آدم کو دنیا مین وہی گمراہ کرتا ہے

فقیرون کی دعا سے بد غضب ہے الامان اوس سے
تراب اس بات سے یارو تمھین آگاہ کرتا ہے

سوا اوسکے یارو بھلا اور کوئی
مرا یار سر تا قدم مہربان ہے
سوا نیستی کے نہو کچھ بھی ثابت
رہوگے الگ کب تلک ہمسے ساقی

رہا آشنا کب بیگانہ کوئی
کرے اوسپے تہمت جو ہر کوئی
جو ہستی مین اپنی کرے غور کوئی
ادہر کیا نہو گا تیرا اور کوئی

تراب اوسکا بندہ وہ اوسکو قبت ہو نہین
خدا سے ملا دے جو سب فی الفور کوئی

اگر کوئی معشوق ہے جو کوئی عاشق مجازی ہے
وہ اپنی حسن پر خود آپ گرم عشقبازی ہے

ردیف یای تحتانیہ

تراب

ش ۵

تراب اکدن وہ دلجو خود بخود آویگا پاس اپنے
جو ہم یہ جنس دل لیکر سر بازار بیٹھین سگے

جو بندہ سیم و زر کا ہو امیر اوسکا قدم پکڑے — جیسے شاہ ہونسے ملنا ہو وزیر ونکے قدم پکڑے
جو شاہد باز ہیں وصورت پرستی کا رکھے مشرب — بتان ساده رو دلپذیر ونکے قدم پکڑے
جسے کچھ سیکھنا منظور ہو علم و ہنر مندی — سو استاد ہنر مند و دبیر ونکے قدم پکڑے
جو کوئی چاہے کسی صورت سے نقش اوسکا تسخیر — تو اہل مدعی حرف گیر ونکے قدم پکڑے
جسے ارواح کی پیرونکی حاجت ہو وگا ری — تو مرشد زادہ و اولاد پیر ونکے قدم پکڑے
جو کوئی چاہے کہ صحبت مین کسیکی دل لگی صیقل ہو — تو اہل باطن روشن ضمیر ونکے قدم پکڑے

ش ۶

جسے توحید و فقر و نیستی کا ہو مزہ چکھنا
تراب ایسے مجا شناسی فقیر ونکے قدم پکڑے

اوسد نسی پھر کبھی نہ ہماری پلک لگی — آنکھوں مین جب سے یار کی پیاری جھلک لگی
یارب وہ کیا بشر تھا کہ جسکی مثال مین — شکل پری نہ صورت حور و ملک لگی
زنار باندھ لی ابھی تسبیح دا سطے تور — زاہد اگر تو دیکھے وہ صورت ملک لگی
پھرتا ہی گرد اوسکے مہر یطرح رات دن — تیری بھی آنکھ یار سے کیا اے فلک لگی

ش ۷

جب جانیے تراب تو یکتا ہے عشق مین
اوس بت سے لو رہے دم آخر تلک لگی

قیس و لیلی کا مجھے قصہ پرانا یاد ہے — مجھکو اپنا اور ترا تازہ فسانا یاد ہے
لڑکپن سے تا جوانی جو چلے کرتا رہا — مجھکو شوخی کا ترے اگلا زمانا یاد ہے

ولہ

دیوان تراب

کیا ہوا گر تو نہین لوگو نہین کہتا ہی کچھ — وہی ہے تسکین تری آنکھ اشارات مجھے
یار و کچھ پوچھو نہ تم دلپہ جو گذری ہے مری — عشق مین مت کرو بدنام کسو بات مجھے
مجھکو صورت سے نہ کچھ کام نہ سیرت سے غرض — ابتو محبوب تری ہے فقط اک ذات مجھے
چاہ سے دلکی مرے پیار سے مطلب ہی عبث — گر نکرنے سے ترے ہو ہی کچھ اثبات مجھے

مقطع
جیسے آتا ہے نظر جلوہ نیرنگ تراب
دیکھ پڑتا ہے جہان مثل طلسمات مجھے

نہین جس سے ہرگز ملاقات ہے — جو دیکھا تو سب کے وہی سات ہے
وہی ہے مسیح اور وہی ہے کلیم — یہ طرفہ سخن ہے عجب بات ہے
ہو جا کے پیا ہو سو ہے ... ہو — مصاحب تمہارا وہ ذات ہے
تصرف او قدرت کہان ہے سو — ہماری تو کر یار کے ہات ہے
حقیقت کو اپنی جو سمجھا ہے خوب — وہی اہل کشف و کرامات ہے
صفت جسکی ہے سب کے تن ذات ... — خدا جانے یارو وہ کیا ذات ہے

مقطع
وہ کیا گھر مین تیرے بسا ہے تراب
کہ دن عید ہے رات شبرات ہے

یار وجہ خوب حقیقت سے خبر ہین اپنے — معرفت مین وہی منظور نظر ہین اپنے
چاہو مسجد مین رہو چاہو حرم مین ... — حق رہی پاس تو پھر دونون گھر ہین اپنے
ہمسے جو کہتے ہون نسبت یہ نصیحت ہے او نھین — غیر کا نام نہ لین منہ سے اگر ہین اپنے
کا لعقارب ہین اقارب نہین کچھ اسمین شک — اس زمانے مین تو غیر و نسے بتر ہین اپنے

ردیف یائے تحتانیہ

اگر دہان ہی تم ہی صاف جھی کو نہ ہو پیغام ادا
تو تنگی ہی نہ جینا ہی نہ ظلم ہی غریب

نبکاہ کا ظلم رہنما ... با سط مقتدا
... تراب کا جو ... دون کی دید

شعر ... وہ ... عالی کہیے
بیت سے مطلع دیوان ہلالی کہیے

ظلمت کفر سے وہ ظاہر ہوا ہے سیاہ
زلف کافر کو کسطرح سے کالی کہیے

اہ کیا داغ جگر جلتے ہیں کیا سینے ...
دیکھئے انکو جسے ... ان دوالی کہیے

کیفیت فرا د جینے کی نہو جس بکلی
ادس سے کیا حال تغیر ہی بحالی کہیے

حی و قائم جو ہیں از مرگ بدن ہستی ہو
یار و ادس روح کو ہم روح مثالی کہیے

نور ہی ذری ذری میں چمکتا ہی یہی ...
نور سے ادسکے نہ کوئی ذرہ کو خالی کہیے

کہتے ہو تجھکو خدا عشق سے ... رکھے
کیون نہ ہم ایسی دعا کو تری گالی کہیے

مرد غارتگر و ظالم جو ہے نا ملک
اوس سے کیا مصلحت ملکی و مالی کہیے

جوش دریا کے سوا کچھ نہیں موج نہین تراب
غیریت موج کی وہمی و خیالی کہیے

ابتو رہتی ہی یہی حق سے مناجات مجھے
بندگی اوسکی نہ بھولی کسی اوقات مجھے

جو نہ تمہی کہتے کہ لائق ہو کہی بات مجھے
اور کیا کہیے گا اے قبلۂ حاجات مجھے

باغ ہو بادہ ہو ساقی ہو صنم ہو بر مین
کیفیت دیتی ہی تب مین موسم برسات مجھے

مندی ہاتھ نہین لگی اوسکی ملون کیونکر نہین ہاتھ
اوسکے قدمون سے بھی ابدور ہی ہیہات مجھے

واعظو جاؤ کہو محتسب و قاضی سے
لیچلا ہی یہ بت اب سوے خرابات مجھے

جسے سچ کہہ ہر کوئی اسوقت مین صاحب ہے | کون طالب ہے خدا کا کسکو حق مطلوب ہے
گر طریقت مین کوئی چاہے حقیقت کا مزہ | ہووہ کارہ نہ ذل سے جو کچھ شیخ کا محبوب ہے
اکطرف ہے خلق رہزن اکطرف شیطان و نفس | ہر قدم پر قرب سفر کرنیکا نہایت صعب ہے
ایسی ہی اخلاق کی شکلین ہیں باطن مین | جسطرح صورتیں کوئی انسان زشت ہے کوئی خوب ہے
عاجزی و نیستی ہے منزل و فقر و فنا | دعوی پندار و ہستی یان نہایت معیوب ہے
علم غیرت نے ڈالا دو رسکو یار سے | ورنہ ہر صورت مین دیکھو جلوہ محبوب ہے
منہ سے نت کلمہ کہو ہر دم کرو ذکر دو | یار دو باطن کی صفائی کو یہی جاروب ہے

جان بوجھ اللہ کیا منہ سے کہے ہو تراب
۸۹ صفحۂ دل پر جو اوسکے نقش ہو مکتوب ہے

جو ہر وجود مین ثابت اوسکی ہستی ہے | تو خود پرستی وہی عین حق پرستی ہے
ہوا تھا عالم ارواح مین جو مست الست | یہان بھی اوسکو وہی بیخودی کی مستی ہے
کرے سے تفرقہ خود اصل و فرع مین وہ شخص | ذرا بھی جسکو تمیز بلند و پستی ہے
کہے سے قیس کا دل لک نظرہ مفت ہے جی | جو لیلی دیکھے تو لے لے کہ جنس سستی ہے

وہ شہر کیا ہے نہو جس مین شہریار تراب
جہان فقیر نہووے وہ اجڑی بستی ہے

منہ پہ سر ہو گئی جو مین بال اوٹھا کر جھٹکے | چھپ گیا دن ہین رات آگئی تارے چمکے
بیکلی ہے مجھے سچ کہو کہ شب کسطرح | پھول بستر پہ پڑے ہین تو ستارے چمکے
چاند تارے کی قبا پر تری ایسی بہار | چرخ پر جیسے چمکتے ہین ستارے چمکے

ردیف یائے تحتانیہ

جسکو نت کثرت یقین ہے وحدت کی دید | وہ بڑا عارف بڑا مشتاق ہے
وہ مقید کسطرح عالم مین ہو | جسکو سیر عالم اطلاق ہے
حق کی نسبت کیا کہ ان عالم کو دید | جسطرح دیوار ہے اور طاق ہے
ملا ابو سنکے دل پہ مرشد کی نگاہ | شعلہ زن پتھر پہ جو چقماق ہے
سامنے اون کے گدا شاہی کر | یہ تو شاہون پر نہایت شاق ہے
قدر فقر و جوہر کیا جانے کوئی | ہائے ہو یہ شورش عشاق ہے
ہکو دنیا دار کی صحبت ہے زہر | صحبت اہل اللہ کی تریاق ہے
باپ کی فرمانبری جس سے نہو | ناخلف کہیئے وہ بیٹا عاق ہے

چاہیے مجھکو وہان جانا تراب
اک جہان تیرا جہان مشتاق ہے

مین کہتا ہون سچ تیری سوگند ہے | نہین کوئی تجھسا خداوند ہے
وہ شکوہ کرے کسطرح خلق کا | جو تقدیر پر حق کی خورسند ہے
شریعت مین اوسکا قدم کیا پڑے | جو اپنی طبیعت کا پابند ہے
اوسی پر تو حسرت کا ہوگا عذاب | جو دل بستۂ مال و فرزند ہے
غنیمت ہے جو خیر یان ہو سکے | کہ دوران فائدہ اوسکا دہ چند ہے
نصیحت سے ناحق برا ہو کوئی | کسون گا مین حق تلخ ہر چند ہے
جو کوئی بات اچھی کہے مان لو | ہماری تو سب سے یہی پند ہے
برائے خدا پیر کو خوش رکھو | کرو شکر گر وہ رضامند ہے

ردیف یائے تحتانیہ

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

کچھ ہمین ہے اوسکے [illegible] | دیکھا جی [illegible] دیدی [illegible]
نام عاشق [illegible] | [illegible] کماتی [illegible]
ہجر مین [illegible] بولا سب | یار کا دیدار [illegible] واسطی [illegible] دور کی
یون تجلی سے تری [illegible] گیا ہی دل | کسطرح مسرور ہوتی تھی [illegible] کوہ طور کی
تیرگی [illegible] | دم گردن [illegible] تری آیات [illegible] نور کی
شمع تیری آگے [illegible] | کیا بلا رکھتی تھی وہ کچھ [illegible]
بے کشش شیرین [illegible] | گرچہ کوشش کوہکن [illegible] مقدور کی
ہے انا ثبت [illegible] | ورنہ قائم ہوتی ہی حالت بھی منصور کی

اب تو سمجھتا ہی [illegible] تلوار دو ظالم تراب
کچھ نہین معلوم کسکی قتل سے منظور کی ۹۸

رات ہم [illegible] کی قدر [illegible] لگے | ہنسکے بولا جو نکرنا تھا سو تم کرنے لگے
تا صبح [illegible] کرنے [illegible] | آج اوسکی عاشقی کا تم بھی دم بھرنے لگے
نامہ بر سچ کہیو کیسی [illegible] تو سمجھا دلستان | کسطرح تجھسے مرا خط لیکے وہ پڑھنے لگے
یہ تو ہم کیونکر کہین کچھ بھی تمہارا ہی یار | ہمسے ناحق اوسکے آگے مدعی لڑنے لگے
عشق مین کیا جانے کیوں ہو گیا یہ دل | جسسے کچھ خطرہ نتھا اوس سے بھی اب ڈرنے لگے
جب مین کہتا ہون [illegible] جلتی تب کہتا ہے یہ | تم تو اب کچھ منھ لگانے سے بہت بڑھنے لگے

جائے حیرت ہی جہان یہ بوجھ تو دل مین تراب
کسطرح آئے یہاں سب کسطرح مرنے لگے

[illegible] ردیف یا [illegible]

آتین [illegible] جل گئی
وہ نہین [illegible] کیا اے تراب
میرے دل [illegible] گئی ۱۰۱

ولہ

شیرین تن خسرو کی جان بنی تھی
فرہاد کی قسمت مین بھی [illegible] تھی
واقف نہوا آہ کوئی [illegible]
کسطرح سے روح آئی [illegible]
[illegible] صحبت [illegible]
[illegible] کا طلبگار تھا [illegible]
گلشن مین تراب [illegible]
[illegible] جسم [illegible] ۱۰۲

ولہ

مطلوب تو کچھ دور نہین اہل طلب سے
فرشتے نے کہا مجھسے مین کہتا ہون [illegible]

رتبہ ہی فقیروںکا امیروں سے زیادہ
مجھسے ہی امیر کو خطر مجھے نہیں ایسا
ہر شاہ و گدا ہی مرے پابوسی کا مشتاق
جو سلسلۂ عشق سے آتا ہی سر و کار
عاشق کو نہیں تاب جدائی کی زیادہ
دکھلا دے جھلک آج کہ وعدہ فردا
منصور کو تا حق ہی تو سولی پہ چڑھایا

ق درویش کی خدمت میں ہو بار و ادب سے
اللہ نگہبان فقیروں کو غضب سے
ہر شہ کا قدم بوس ہوا اپنی طلب سے
آزاد ہی وہ قید حسب اور نسب سے
ق کوئی گوش گذار اوس پری کو کسی ڈھب سے
مشتاق ترا تشنۂ دیدار ہی کب سے
نکلا تھا انا الحق نہیں کیا یار کے لب سے

طاقت ہی شراب اوس ہی کی مجھکو جلانا
ہے جسکی تجلی کو جلا تیرے سبب سے

وصل کا کوئی طرح یار و نہیں امکان ہے
گہ توجہ گہ تغافل گاہ لطف و گاہ جور ہے
بلبلوں جا بیٹھ کیوں کرتا ہی دعوی عشق کا
یاد کیجو مجکو جب پیمانہ لیجو ہاتھ میں
چاہی کوئی بیدل کہی چاہی کو بیجان کہے
ہر سر ہوا وسکا رکھتا ہی عداوت دین سے

ناحق اب ملنے کی اوسکی جیکی نہیں ارمان ہے
ہر گھڑی ہر ساعت اسکی اور ہی کچھ آن ہے
عشقبازی جانگدازی ہی نہیں آسان ہے
ساقی مشفق مرا تجھسے یہی پیمان ہے
ابتو میرا جان و دل پیارے ترے قربان ہے
زلف ہندوستانی میں کیا سخت کفرستان ہے

کیوں بھٹکتا ہی شراب اوسکے نیاز و ناز پر
یہ بھی اوسکی شان ہی اور وہ بھی اسکی شان ہے

اگر یوں ہی ... نہیں کٹو گی راتیں رو رو کے
تو اب تیری ہی بدولت ... سے ہم ہاتھ میں دھو کے

شراب ایکدی ...
ولہ
نہیں کچھ محبت میں تقصیر ہماری
کیا جانئے کیا بگڑی ہی تقدیر ہماری
ہم ہوتا ہی وہ دیکھتی ہی دوری ہمکو
دیکھو محبت میں ہی تاثیر ہماری
کیا کہئے کچھ اوس شوخ سے کہتے نہیں بنتا
دیکھو اوسکو خطا ہوتی ہے تقریر ہماری
ہم دلکی محبت سے ہیں لاچار کریں کیا
ثابت ہوئی اوس پر ہی تقصیر ہماری
گر ہمکو وہاں جانیکی رخصت نہیں ملتی

دیوان شراب
ردیف یا تحتانی

۱۰۵ ترابؔ اوسکی گلی کا رنگ کچھ ہمسے نہ پوچھو تم
بجنسہ گنج شہیدان ہی وہان اک تہر بنتا ہے

نہ عاشقی کرو اہل دلو خدا کے لیے
ذرا سکوت تو سیکھو چمن مین غنچے سے
کوئی نہین ہی کہ اتنی بھی بات اوس سے کہی
تنک نہ ہو ذرا تو کرو سخن ہم سے
جنون سے آج مجھے یار و خطرہ آتا ہے
تڑپنے کا بھی تو میرے مزہ دیکھو

نہ داغ بیدلی سینے پہ لو خدا کے لیے
نہ شور و غل کرو اے بلبلو خدا کے لیے
تم اوس سے روٹھو نہ اب پھر ملو خدا کے لیے
نہ غنچہ لب رہو اے تو گلو خدا کے لیے
تم اسکو ہی مرا تے ٹلو خدا کے لیے
نہ جی سے مار و مجھے قاتلو خدا کے لیے

۱۰۶ عزیزو راہ خدا کی ترابؔ سے پوچھو
کبھی تو اوسکے کہے پر چلو خدا کے لیے

طبیب نبض میری دیکھکے افسوس کرتا ہے
کبھی ہنستا کبھی روتا کبھی فریاد کرتا ہے
بڑھی ہی عمر میری جسقدر بڑھتی ہی وہ یارو
کسیکے در بدر وہ منہ لگاتا ہی نہین مجھکو
مری جھٹ غیر سے آنکھ اسکی لڑتی ہی نہین ہی ہے
ترابؔ اوسکے مریض ہجر کا احوال کیا پوچھے ق

کہ ہیہات آہ کس نازک کلائی پر یہ مرتا ہے
دو لتے کا تری ابتو عجب عالم گذرتا ہے
مری جیکا وہ دشمن ہے جو لطف اوسکی کرتا ہے
ابھی لڑکا ہی اپنی عشق کی تہمت سے ڈرتا ہے
سدا وہ آہو وحشی مرا ہی کھیت چرتا ہے
زبان چلتی نہین دم زندگی کا ابتو بھرتا ہے

جو کوئی پوچھے ہے کیا تجھکو کہین کچھ درد ہی لاحق
تو آنکھین ڈبڈبا اُف کرکے دیر تک ٹھنڈی ہ دھرتا ہے

ہوتی اگر ذرا بھی معلم سے دوستی	جانے بچھے وہ طفل دبستان کی سامنے
کھلتی کیفیت اوسکے طوفان نوح کی	ہووے جو میرے دیدۂ گریان کی سامنے
جاہل کے آگے ہیچ ہے عالم کا قیل و قال کا	دانا کی بات کچھ نہین نادان کی سامنے
اشفتہ کیون نہ ہو دل سودا زدہ مرا	رہتا ہے نت وہ زلف پریشان کی سامنے

۱۱۳ یارو خدا اشنا سو ہمکو صحبت سے کیمیا
بیٹھو تراب صاحب عرفان سامنے

ہم نہ دیکھا کدھر کہان سے گئے	بھلے تم چھپ سکے کل یہان سے گئے
کچھ تو صیاد ان پر بھی کھاؤ ترس	گھر سے اجڑے اور آشیان سے گئے
ہمکو جیٹھا کا اوسے لگا یا سنہ	آہ ہم قدر برگ پان سے گئے
باغبان نے چمن ترا چھوڑا	گل سے گذرے اور بوستان سے گئے
وہی کچھ تجھے بے نشان کی بات	اپنی جو ہستی و نشان سے گئے
مرگئے ہم اسی فکر مین	ق اسی حیرت مین ہم جہان سے گئے

۱۱۳ واے حسرت تراب یار و گر
پھر نہ آئے جو کوئی یہان سے گئے

خدا حافظ نہین معلوم اب کیا ہونے والا ہے	قیامت اس گھڑی جلوہ نما وہ قد والا ہے
چاہ ہے یار کی خوبی کا کچھ عالم نرالا ہے	کرو مت [illegible] کی طرف اپنا دیکھا بھالا ہے
سہین تو اوسکے [illegible] ڈالا ہے	[illegible] کالا سانپ پالا ہے
نظر ہے جان کا [illegible] ہو جا	سنبھل کر زلف [illegible] لاہے

[illegible]

یارو ہمیں ایسی کوئی تدبیر بتا دو
گھر اوسکے سجا دھج سے ہی اب گھر لوا دے

ارمان رہیگی یہ ہمیں تا دم آخر
بھولے سے بھی تنہا کبھی وو شوخ ادھر آوے

زاہد نہ تجھے حور کی خواہش رہے واللہ
گر سامنے تیرے وہ پری جلوہ گر آوے

آوارہ ہو صحرا کو چلے ہم تو یہان سے
چاہے سو تری کوچے مین اب بیخطر آوے

قاصد یہ سخن گوش بگوش اوس سے تو کہنا
ق وہ سرخ قبا پوش جو تجھکو نظر آوے

۱۱۷ بیطرح تری ہجر مین بیکل ہے تراب آج
کچھ اوسکی خبر لے تری جی مین اگر آوے

عبث ہین در پہ ایذا رقیب بیخبر تیرے
نہ مین جاتا ہون گھر دیکھنے کو نہ وہ آتا کبھی تیرے

مین اس حسرت سے مرتا ہون و سوچ کرتا ہون
کہین آویگا وہ پردہ نشین یہ بھی نظر تیرے

خدا شاہد مجھے جینے سے وہ مرنا مبارک ہو
دم مرگ آوے وہ عیسیٰ نفس بالین پر تیرے

مین اوسکے سامنے یارو نہ روؤن کسطرح دیکھو
ہنسے ہے دیکھکر وہ سنگدل یہ چشم تر تیرے

۱۱۸ تراب اس چشم گریان کی نہوتی گر مدد مجھپر
جلا دیتے مجھے اک دم مین یہ داغ جگر میرے

مین جسکے پاس جا سکتا نہین دشمن کے ڈر سے
نظر پڑتا ہے منہ اوسکا مجھے دل کی جھروکے سے

چمن زار خلائق مین دل ہر گل عجائب ہے
تماشا یہ جسکو ہے صورتین نیلوفر کے کوکے سے

مین سوتی جاگتی اوسکو نہ بھولونگا کہ دم بھی
کبھی جسنے لیا ہوگا نہ میرا نام دھوکے سے

صبا سے باغ مین جو گل نہین بچے کہ ساتھی تجھے
گئی مل خاک مین آخر وہ اک صرصر کی جھوکے سے

تراب اوس بیچلون کی فصل پر چون و چرا مت کر
وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے کیا ہوگا ٹوکے سے

۱۲۰ ردیف یائے تحتانیہ

دل

[illegible]

۱۲۱ معرفت کی راہ مین [illegible]

دل

[illegible]

بالہو نکو کیا خبر وہ کسطرح ہے چارہ گر
ہمتو اوس بیرنگ کو ہر رنگ مین لیتے ہین دیکھ
قبضۂ قدرت اوسکے خلق ہیجون جوہر سنگ
کیون نہ رُو دون ہاے اوسکے خندۂ غفلت پہ مین
مرد دانا کرسکے ہے امتیاز نیک و بد

روز روشن دیکھنے کو ہے تماشا رات کا
دور کہیتی ہے گیسو یار کا سکا ہو سر دیکھ
حرکت قاتل نہین کافی ہے یہ کر دیکھ
بسکے آگو دین ہم موجب تنفس بیکسی
طفل نادان کو برابر بوسہ مشکل ہے بیباک ہے

دان بدن بڑھتی ہے ہمکو تو یقین اوسیر تراب
جو ہمارا پیر ہے کہہ گیا سو ٹھیک ہے

پڑی ہین دل مین جسکے ہوا و حرص کے پھندے
گھمنڈ اپنی عبا کا نہ زاہد اوس کو کرنا
کیسے گھر وہ جاوے کسطرح سے بے تکلف ہو
بنو جھوٹی روتی کسطرح کیتی سی تلخی ہے
زبردستونکی آگے زیر دستونکی ہے کیا طاقت
جو بے تکمیل ہو مرشد کی صحبت سے جدا بیٹھے

اونھین ازار مت کہنا کہ ہین نفس کے بندے
گنا ہونسے جو بیچ رہتی ہین نرات شرمندے
گھڑی ہین جسکی در وا ہو سو عقلمندے
جب اوسکی لعل لب کے یاد آتی ہین ہر چندے
کوئی تیر و نشتر کر سکے ہین
وہ ناقص سطرح ہو رغ کر اندھی ہو کہ کند

١٢٣ تراب اوسکے تئین کیونکر نہ حاصل ہو قبولیت
رہے مرشد کی خدمت مین جو بیخود ہو کی اک چندے

جسطرح پھولون مین ساری باس ہے
بر ملا کیونکر کہے وہ سب سے حق
جاے خالی مین بسے ہین بو بھوت

ویسا ہی ہر رنگ سب کے پاس ہے
شرع کی جسکو ذرا بھی پاس ہے
دلمین گر حق ہے تو کیا وسواس ہے

دیوان تراب
ردیف یای تحتانی

١٢٥ وله

۱۲۶
برحق ہے گروہ دعوے شیخی کرے تراب
ہووے جو آل پاک محمد حنیف سے

غیر سے ملنا ترا یاروں پہ کیسا جبر ہے
کیا کریں کچھ بن نہیں پڑتا ہے وقت صبر ہے

چھپ گیا عارض جو جھٹکی منہ پہ وہ زلف دراز
گھر گیا چاروں طرف سے چاند پر کیا ابر ہے

کسطرح دانا کو ہو ناداں کی مجلس میں لطف
صحبت ناجنس دنیا میں عذاب قبر ہے

پیر و پیغمبر کسیکی بھی نہیں سنتا ہے بات
الاماں یہ نفس خود سر کیا ہی کافر گبر ہے

۱۲۷
چاہے کوئی جبری بنے اور چاہے کوئی قدری تراب
مذہب اپنا تو میاں اہل قدر و جبر ہے

مدعی کیوں نہ مجھے دیکھ حسد سے جل جائے
دیو ہو تو مرے پیروں کی مدد سے جل جائے

ہم تو ٹھنڈے ہیں عبث گرم ہے کوئی
کیا عجب مدعی خود قہر صمد سے جل جائے

تاب دیدار وہاں کیسے ہو موسیٰ کو جہاں
طور سا کوہ تجلی احد سے جلجائے

رنج بیٹے کا کہیں باپ سے جاتا ہے سہا
کیوں نہ والد کا جگر داغ ولد سے جلجائے

۱۲۸
تو تو رکھ سکے اور پر اپنی نظر نیک تراب
جو کوئی دیکھے تجھے دیدۂ بد سے جلجائے

مرا خورشید جو دن گھر سے باہر اک قدم نکلے
نہ مہتاب آسمان پر شام سے تا صبح دم نکلے

بوقت نزع چھاتی پر تو اسکی گر قدم رکھدے
نہ ہو جانکندنی عاشق پہ آسانی سے دم نکلے

بھرے میدان پانی سے گیا خشک ہو کے سبزہ
ترا مجنوں بیابان میں اگر با چشم نم نکلے

مزاحم ہو نہ گریہ سے مری اسوقت اے ناصح
مجھے دو دن دے جی بھر کر ذرا تو دل کا غم نکلے

ردیف یائے تحتانی

۱۳۰ ولہ

۱۳۱ ولہ

اشک

دردمندان محبت کی دوا کچھ اور ہے
بلبل بستان الفت کی نوا کچھ اور ہے

اشک گرم و آہ سرد عاشقون سے الحذر
سبز زمین عشق کی آب و ہوا کچھ اور ہے

ہے جو انہین کچھ اوری اوسکی لکھتی کی جھلک
تابش خورشید وقت استوا کچھ اور ہے

کچھ تو ثابت ہے یار ا جرم اپنے عشق مین
بیگنہ یون قتل ناحق نا روا کچھ اور ہے

شیشکر حجت ہے ان زاہد شیخ چلّی ہین کیا
عاشقونکا اعتقاد ان واسطا کچھ اور ہے

کہہ نہین سکتا سو نہین ہے ضعف تجھی کو دل
قلب ذا اگر فارغ از حرص و ہوا کچھ اور ہے

۱۳۲ حق عیان ہر کسی ہے کہون نہان مگر ان کسی تراب
ظاہر و باطن نہین اسکے سوا کچھ اور ہے

عاشقی مین بادشہ کو بھی گدائی نقد ہے
تو بر دلونکہ محبت مین جدائی نقد ہے

دل نہ دینا خوش ادائی پر کسی معشوق کی
عاشقونکے حق مین دلسی کچھ ادائی نقد ہے

عشق کا بیمار کوئی جیتا نہین ہے سنا
عشقبازی مین تو یار و جانفدائی نقد ہے

اوسے اب دیدار کا وعدہ حشر کو ہے
جسنے دل بر یار کی صورت کہدائی ہے

۱۳۳ کیون نہو وا اصل بحق نکلی جو عالم سے تراب
بندہ جب چھوٹی خودی سے تب خدائی ہے

مین لسم کیا کہون لبستی کہان محبت ہے
کہ دل کا گھر تو وہی ہے جہان محبت ہے

محب جانی کر محبوب غیر کیا جانے
اگر کہیکو کسی سے نہان محبت ہے

رقیب کیون نہ مخالف ہو بر ملا اوسکا
جو اپنے یار سے رکھتا عیان محبت ہے

تو مجھسے اپنی محبت کا حال پوچھے ہی کیا
بدل او جان مجھے تجھسے ہان محبت ہے

ہزارون اور بھی جا ہتے ہین پر سچ کہہ
کسی سے تجھکو بھی اے مہربان محبت ہے

ردیف یائے تحتانیہ

شیرین نامہ اعمال اپنا ولگا میر کیا
پیاری ٹک زلف کو جہرسی او ٹھالی اپنے
کھینچ کر لا دو مجھے یار کی تصویر کوئی
شمع آنکھ پر رکھی ہے کہین گلگیر کوئی

١٣٥ کچھ بھی گر شعر و سخن کا او سے ہو شوق تراب
کہہ و دکھلا دے او سے ایسے یہ تحریر کوئی

گر عشق سے جنون کی فرزانگی نہوتی
ہوتا گذار تیرا گر عشق کی گلی مین
کا ہیکو در بدر یون پھرتا رقیب حیران
دلی یہ دہ پنجر ڈھتا اسطرح سے ترانا
مجنون کو پھر تو اتنی دیوانگی نہوتی
ای عقل پھر یہ تجھکو فرزانگی نہوتی
گریار سے او ر تجھ سے ہمخانگی نہوتی
منصور کو جو حق سے مردانگی نہوتی

دشمن یگانہ ین سے کچھ اس سے گر نہ کہتا
١٣٧ اوسکو تراب تجھسے بیگانی نہوتی

غیر دنسی دم ہمسے نا مہربانگی ہے
تو اپنی منہ سے پیاری گالی بدی کسیکو
کیا بوالہوس کا منہ ہے عاشق کر اگی بولے
ہر چند روزہ جہان آیا ہے جو کوئی یان
یارا ر دوستی کی یہ اچھی بانگی ہے
خوبو نپہ نا فریب یہ بد زبانگی ہے
بلبل کے سامنے کیا گنجشک خانگی ہے
نت کوچ لگ رہا ہے ہر دم روانگی ہے

توحید کی سمجھ مین جو ہے تراب یکتا
١٣٩ اوسکو نہین کسی سے ہرگز دوگانگی ہے

مرادار الخلافت آسمان کبریائی ہے
ہمین ہے حکم سلطانی ہمارا کوئی نہین ثانی
جہان کا مین جہانبان ہون جہان کبریائی ہے
ہمارے منہ سے سبحانی بیان کبریائی ہے

ردیف یای تحتانیہ

١٤٠

وله

١٤١

وله

غافل

[illegible]

۱۴۱

[illegible]

دیوان تراب

ردیف یای تحتانیہ

[illegible]

غافل نہ کہہ نرمی یہ دنیا سے کم ہونگے	حادثہ تو ... ہم ... ہونگے
پیدا جو کوئی ہوا ہے اک دن وسی فنا ہے	کہتا ہے ناصح افسوس ہم ہونگے
ابکی تو منہ دکھا دے مرتا ہوں میں جلا دے	ہم کسی عشق میں ... ہونگے
کہتے ہیں سب مسلمان دیکھ بت کو دیکھکر یان	ایسے تو کوئی دیکھا نہیں ... ہونگے
یار و مصیبت اپنی غیر سے مت کہو تم	احوال پر ... کوئی چشم نم ہونگے

دنیا کے رنج و غم سے ناخوش ہم آپ ہیں
اللہ واسطے کوئی سے رنج و غم ہوسکے ۱۴۲

صفائی میں سی صوفی کی دیکھی کیا زیادہ ہے	کہاں یہ لوح محفوظ اور کہاں وہ لوح سادہ ہے
نہیں کچھ گردش ساغر سے کم معشوق کی چتون	وہ مست چشم کیا ہے ساغر لبریز بادہ ہے
مقابل کون ہو اس ترک ظالم کے خدا حافظ	مژہ ہیں جسکے تیر ناوک و ابرو کی بادہ ہے
وہ دلبر سیمبر جھانک تاکا اب لگا کرنے	نہیں معلوم کیا منظور کہ اب کیا ارادہ ہے

کوئی کرتا ہے اظہار کوئی رکھتا ہے محض انکار
تراب ایسا برا بدکار کوئی دلریش زادہ ہے ۱۴۳

دشمن ہوئی ہیں جانی ہماری تو جان کے	بانکے بنے سپاہی یہ لڑکے پٹھان کے
بارے دکھائی یار نے جب اپنے کان کے	حلقہ بگوش دل ہوئے ساری جہان کے
مژگان ہیں تیر ابرو ہے کج کمان	قربان ہیں ہم تو یار کی تیر و کمان کے
کرتا ہے مہربانی جو غیرونپہ نت نئی	ہیں شکوہ مند ہم بھی اوسی مہربان کے
ناصح کہاں گئی تری پیری و عقل سب	رسوا ہوا تو عشق میں نوجوان کے

[illegible]

سید کو نمانے نہ کوئی شیخ کو جانے
بد ذاتی سو آپس میں نہیں ایک موافق
جو علم نرکھے ہو تمیز اوسکو کہان سے
کاغذ کو کوئی پوچھے نہ کوئی پوچھے جمع خرچ
ارزال کی توقیر ہوا اشراف کی خواری
کسطرح سرانجام ہوں دنیاکے امورات

سالار نجیبوں کو شہے کنجڑ ہوا دگدے
کہنے کو وہ ہمذات ہیں اور معانی ہیں جتی
جاہل کی نظر میں ہیں کتابیں سبھی ردی
حیران ہوں کیونکر نہ گھڑی میں ہیں مقیدی
بازار میں سب قیمتی اجناس ہی ردی
دانا وہ ہے جنکی ہی تصویر گیندی

جو اہل سخاوت ہو **تراب** اوسکو نہ بدکہہ
۱۳۶ ناپاک کہیں رہتی ہے بہتی ہے جو ندی

یار وہ نوجوان جاتا ہے
وہ جو منکر ہے قتل سے میرے
شیخ جی اوسکے ہاتھہ سے بچیو
دیکھکر مجھکو کل کہا اوس نے
بول اوٹھا اک مصاحب اوسکا تب
توکڑھانے کے واسطے جسکے

جسکے پیچھے یہ جان جاتا ہے
سب کا اوسپر گمان جاتا ہے
یہ جو بانکا پٹھان جاتا ہے
ق کون یہ ناتوان جاتا ہے
یہ وہ نامہربان جاتا ہے
غیر کی بات مان جاتا ہے

کیا **تراب** اوس سے تو کرے تقریر
۱۳۷ جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

جو نہ مرتے نزار کے مارے
دونو عالم سے ہاتھ دھو بیٹھے

مر گئے انتظار کے مارے
آج ہم ایک یار کے مارے

۱۵۲ ولہ

بہار کی دیوانی کب جنگل میں چلے دار و گیر
در سنہ عشق کیا سمجھا ہے یہ ویران کے

جو گل و ستارے تھے اور باغ کے زیب و بہار
اپنی شامت سے وہی اخبار میں جوان کے

تاریخ اوسکو کہتے ہیں جو رکھتا نہو کچھ آرزو
جسکو دیکھا ہے گرفتار ہیں اکرایان کے

اسطرح سے ڈوبے ہیں کیوں اوترین پار دے
آشنا ہیں جو کوئی ملاح و کشتیان کے

مرشد وں کے وسیلے قرب حق دشوار ہے
شہ کے گھر کوئی جا سکے ہے بے ملے دربان کے

آپ کو پہچان سکے جو اوسکو پہچانے تراب
عارف اوسکو کہتے ہیں ہم طالب ہیں ہم اسطرح نالکے

۱۵۱

دل ہمارا تو گھر تمہارا ہے
کیوں نہیں رخ ادھر تمہارا ہے

عشق میں سب جدا ہوئے ہمسے
بیوفا یہ اثر تمہارا ہے

منہ سے کوئی بات کہہ نہیں سکتا
اسقدر ہم کو ڈر تمہارا ہے

اوسطرف کون جاوے کسکی مجال
جسطرف رہگذر تمہارا ہے

یارو وہ فعل تم سمجھ کے کرو
جس میں نفع و ضرر تمہارا ہے

بندگی میں خدا اسے پاؤ گے
مدعا جسقدر تمہارا ہے

پیروی اوسکے پر کئے جانا
جو کوئی راہبر تمہارا ہے

شیخ جی کہیو از برائے خدا
اندنوں دل کدھر تمہارا ہے

ہے بہت خوب یاں تراب وہی
جو کہ مشتاق تر تمہارا ہے

ولہ

وہ لبین ہے جسکے خط ہمارا ہے
وہی مطلع نظر ہمارا ہے

ردیف یا تحتانی

مرض ہو عشق کی جسکو تراب اوسکی دوا کیا ہو
نہ وان غلبہ ہے سودا کا نہ وان مادہ مراق ہےا

غم کے چھپا رکھنے کو گھر چاہیے | دل کو مرے لیجیے گر چاہیے
بس ہے مزا آنکھ اوٹھا دیکھنا | ہم پہ تری نیک نظر چاہیے
دیکھ لیا ہمنے تمھین سب کہین | جائیے اب آپ جدھر چاہیے
ناز و ادا غمزے ہین سب ہتھیار | یار کو کیا تیغ و تبر چاہیے
نام نہ لے عشق کا اے بلہوس | داغ تو سہنے کو جگر چاہیے
فضل خدا ہو تو بلا رد ہی سب | وار بچانے کو سپر چاہیے

١٥٥
جسنے کیا سب سے ہمین بیخبر
ہمکو تراب اوسکی خبر چاہیے

وہان سے پاک آیا یا نسی کیا ناپاک جاتا ہے | جو اس عالم سے تر دامن بزیر خاک جاتا ہے
یہی کہتی ہین سب رو رو گئی لگ آنکھ تب کیا ہے | ترا عاشق جہان با دیدۂ نمناک جاتا ہے
یہ صورت ہے مری جدہر سے ہین او سے شیدا | کوئی گھبرا ناک جاتا ہے کوئی منھ ناک جاتا ہے
غلط ہے گر کہون سنتا نہو گا یار کو تجھ کر | مرا نالہ بلند از گنبد افلاک جاتا ہے
خدا حافظ الٰہی خیر کیجیو کہتے ہین ہر اک | جدہر وہ دشمن جان قاتل سفاک جاتا ہے
مبادا چاندنی مارے چھپا کر وہ منھ اپنا | جب اوسکی آگے کوئی خستہ جگر دل چاک جاتا ہے

تراب اوس نقش سے کوئی نشانی کس طرح لادے
نہ وان تک عقل پہونچی ہے نہ وان ادراک جاتا ہے

ردیف یای تحتانی

١٥٨

نسیم صحت سے تری سکو نہیں کچھ فائدہ رب
نہیں رہتا کسیکی گھر مین کوئی بی بہت ایا
قلندر ہو کہ دم مارا نہیں اب کیونکر مشیخت کا

یہ زخم عشق کا ہونا صحیح نہین مرہم سی ناتا ہے
دل عاشق کو مشوقونکو دردوغم ہی ناتا ہے
نہ کچھ بھی شبلی سی درشتہ ہی نہ کچھ ادہم سے ناتا ہے

١٥٩
تراب اب کون آئی پاس لوٹے ہمسے سبکی اس
فقیر ہین سوا پردان کے کس کو ہمسے ناتا ہے

اہل دنیا کی لذت لیکے کس منہ سے ہنسے
ہاتھ ادسکی زلف پر کل یہ لکھدیا الشوخ نے
میکدہ ہی بخانی سب آبادہین اسوقت مین
یار د بو شہر عدم سی آئی ہین اس ملک مین
کہتے ہین شل جرس ہر اک آواز بلند
مل گئے وہ خاک مین سارا بدن سر گل گیا

کیا ہے رونا ادسی چھپا ہین جو کوئی کھنسے
کیا ہی جھنجھلا کر وہ بولا رہ تجھے کالا ڈسے
خانقاہین صوفی ہین خالی پڑی ہین در سے
کیون بھرتے جاوے الٹے ادھر کمرین کسے
ہے سب ساتھی رہی ہمسے اگی چل بسے
جو بہتے پھرتے تھے بانکو غنڈی پھولو نہین بسے

١٦٠
حیا سے اندیشہ ہی گھر خالی رہی جبتک تراب
دل مین جب حق لیگیا تا اٹھ گئے سب سوسے

سنتا وہ کسیکی نہین ہی سبکو ڈر اوس سے
جل بھن کے ہوئی خاک ہم اوس شعلہ خلکی غم مین
کیا کہتے بیان اوسکا کیا ہی نہین جاتا
ہر چند مٹھائی کی بہت چاٹ مضر ہے
گر ہجر مین کم ہی تو ملاقات مین کچھ ہی

کیا منہ جو کہی حال ورانا مہ بر اوس سے
جز باد صبا کون کہی یہ خبر اوس سے
الفت ہوئی ہی دلکو مری اسقدر اوس سے
پرہیز کسیطرح نہوگا مگر اوس سے
دل کیونہ ملی عشق مین بازد گر اوس سے

دیوان تراب
ردیف یا تحتانیہ
ولہ
ولہ
ولہ

[illegible]

وله

[illegible]

دنیا نہین کہ دوست ہین عدو ہین سب
ہین کیون نہ بیحیائی سے جاؤن وہان اگر
پیاری ہے پھر نکھیو کہ مجھسے بہت نہ دل
الفت تری خدا نہ کرے ہوسی کم
یہ ناز نہین ہین کہ نہین جنکو ہوا کی تاب
نعمت یہان کی اور نہ کچھ چاہیے ہمین

اک آشنا بہت ہے بہت آشنا نہ دے
رخصت یہان کے آنے کی اوسکو حیا نہ دے
الفت مری غضب ہے کہین جی گنوا نہ دے
ہمکو خدا اکے واسطے ایسی دعا نہ دے
جنبش چمن مین پھولونکو تو اے صبا نہ دے
نعمت بڑی یہی ہے اگر کچھ بلا نہ دے

١٦٤ ممکن نہین تراب کسیکو وصال یار
جبتک خیال غیر کا دل سے اوٹھا نہ دے

پیر چاہیے جسے وہ پیارا ہے
نہین چھپتا ہے عشق مرشد کا
دل مین جسکے سما گیا ہے پیر
پیر کی مار سب سہی جاتے

ہم اوسی کے ہین جو ہمارا ہے
پیر کی درد اشکارا ہے
کب یہان اور کا گذارا ہے
فقط اک ہجر ناگوارا ہے

١٦٥ کب تراب اوسکو بھولے جیتے جی
جسکی الفت نے اوسکو مارا ہے

جسے ہو دید کی خواہش اوسکو رنج دوری ہے
ہمین تو لاتعین دیکھ پڑا ہی تعین مین
ترستا ہے دل اسکی دیکھنے کو چشم ظاہر سے
جو ہے سیر دلکو بیکل دیدہ و دانستہ کر بیٹھا

جو اوسکی یاد مین خوش ہے اوسے ہر دم حضوری ہے
حقیقت سے نہین خالی ہمارا عشق صوری ہے
کہان اب نامہ و پیغام سے دل اوسکو صبوری ہے
اوسی غافل اگر کہیئے تو اپنی بیشعوری ہے

[illegible]

ردیف یای تحتانی

دیوان تراب

[illegible]

١٦٦ [illegible]

وله

[illegible]

بطرح اوسپر ملک گیا دل ہے
دیکھنا جسکا دور دور مشکل ہے

وله

[illegible]

تراب

[illegible]

او سکے ہجر کی بلا مین ہوگا کون
آفت ہجر جس پہ نازل ہے

خامہ سے لکھے نہ کچھ پیام کیے
آہ اتنا وہم سے غافل ہے

چھاگیا آرزو سے سینۂ دل
عشق مین یہ تو نقد حاصل ہے

جا کے گوشے مین رو رہا ہون
یاد آتی جب اوسکی محفل مین

جسکو دیکھا سو ہے فراق مین ایک
اس زمانے مین کون واصل ہے

۱۶۹
دو میری کہو تراب سے جاے
وہ تو اس فن مین پیر کامل ہے

کل سے آج اور ہی حالت دل ہے
عالم مرغ نیم بسمل ہے

قتل پر اوسکے اتنی تندی کیا
وہ تو صید غم غریب قاتل ہے

ننگ و ناموس سے گزر جانا
عاشقی مین یہ پہلی منزل ہے

ہجر مین دل کو دے خدا تسلین
صبر تو بحر غم کا ساحل ہے

مہر و مہ ہمنے دونون دیکھے خوب
کوئی اوسکے نہین مقابل ہے

ق
مینے اکدن تراب سے پوچھا
کون تیرے کرم کے قابل ہے

۱۷۰
ہنسکے بولا مین کسکو بتلاؤن
جس پہ فضل آل شامل ہے

تو جاوے گر ہو جسد م میرے حضور آوے
انکھون نہین روشنی ہو دلمین سرور آوے

مین اک نظر نہ لون تری سوا کسی پہ
تو سامنے مرے کوئی غلمان و حور آوے

کب آئینہ تو ہووے کسی پہ روشن
جبتک نہ اوسکی دلمین صفا کا نور آوے

دیوان تراب

ردیف یائے تحتانیہ

۱۷۱

...آتی ہے مجکو یار اپنی یاد کرتے ہین	کسی سے یار جب تمہارا اپنی چاہ کرتا ہے
کبھی تو مجھے گھر کو نہین کرتا ہے وہ رخصت	غم و درد و فراق اپنا مری ہمراہ کرتا ہے
ابھی کیا یار آتی ہے نہین ملتی ہے یکبارگی	جہان وہ سنگدل ظالم گذر ناگاہ کرتا ہے
بہت تدبیر کر دیکھی درست آتی نہ کوئی بھی	وہی ہوتا ہے لے یارو جو کچھ اللہ کرتا ہے

۱۳۱ بھلی ہے سب سے یاد اوسکی یہی تو ہے مراد اوسکی
تراب ہر بات سے تجھکو وہی اگاہ کرتا ہے

خوبان سے کیونکر نکلون مارے جہان سے	جو دلمین سمائی ہے وہ نکلی ہے زبان سے
یہ ہو نہین سکتا ہے جو کرتا ہے تقید	تعریف نکر میری تو ہر پیر و جوان سے
اسطرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا کے	مفتون ہوا جو کسی پر دل و جان سے
رکھدے مرے سینے پہ ذرا ہاتھ تو اپنا	معلوم تو ہو تجھکو مرے سوز نہان سے
ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس	اوس لعل شکر خا سے بت غنچہ دہان سے
کون اوسکی خبر لا کے مری کون سناوے	کوئی دان سے نہ آتا ہے نہ جاتا ہے یہان سے
انسو تو ڈبو دیگا کسی روز ترا گھر	ہشیار ہو اے مردمک اس آب روان سے
اسطرح یقین اوسی مجھے اوسپہ عزیزو	جو شبہہ کہ باہر ہو مری وہم و گمان سے

۱۳۲ پیش آئی تراب اپنے نصیبون سے وہی بات
جس بات کی امید نہ تھی ہمکو جہان سے

کہتا ہے نہ بخشونگا مین تقصیر کسو کی	یہ میرے کڑھانے کو ہے تقریر کسو کی
پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھسے	مین خوب سمجھتا ہون یہ تدبیر کسو کی

ولہ

ردیف یائے تحتانیہ

ولہ

جو چاہے لیلی اور مجنون کو دیکھے
تجھے دیکھے تری مفتون کو دیکھے

جدائی مین کوئی غمخوار بن سے کے
ذرا میرے دل محزون کو دیکھے

ہوئی انکھ آنسوون سے بحر مواج
کوئی اس چشم پر جیحون کو دیکھے

چمن مین پھیر نہ بلبل نام گل لے
جیا دیکھے عارض گلگون کو دیکھے

نہ مارے لات قمری سر پر کیون
اگر اوس قامت موزون کو دیکھے

ادسی کوئی کیا لکھا دے کیا پڑھا دے
وہ خط دیکھے نہ وہ مضمون کو دیکھے

لیا دل اوسنے میرا ایک دم مین
کوئی اس جادو و افسون کو دیکھے

نظر ہر حال ہے جسکی خدا پر
کہان وہ گردش گردون کو دیکھے

تراب اوسکو کہان چون و چرا ہو
جو ہر صورت مین اوس بیچون کو دیکھے

ہکو بیدل کر تم اپنے گھر چلے
دلبری عاشق کی اچھی کر چلے

ہو شہید وہ نہین وہی اب سربلند
جسکی گردن پر ترا خنجر چلے

دل تو تیرے بسمین ہو جاتا ہی جان
کیا کسیکی تجھسے ای دلبر چلے

بعد عمرے ہاتھ آیا وصل یار
شب تو منزل پہونچی گو دن بھر چلے

راہ روکے وہ کھڑا ہے چار و طرف
کسطرف جائی کوئی کیدھر سے چلے

دس قدم اوسکی طرف چلتا ہی یار
شوق سے جو اک قدم ادھر سے چلے

چاہیے سالک کے تئین مرشد تراب
رہنما بن راہ کوئی کیونکر سے چلے

ولہ

ولہ

ولہ

ردیف یای تحتانیہ

ثریا پا پکا تپسیر نہیں ... ہوتا ہے
مسافرا او تھہ ستابی کر نہیں اب رات باقی ہے

جراثیم ... سا بھی اونکی ... پہ لی انہیں ... ہے
وہی غمزہ وہی عشوہ وہی حرکات باقی ہے

گلشاد دل ... باز ہیں اگر جیتا رہا تو کیا
ہوئی ہیں او سپرد بر دین فقط اک بات باقی ہے

وہ میری چشم تر کو دیکھ چلتی وقت کہہ بیٹھا
ہوا ہے تر نہیں بدلی ابھی برسات باقی ہے

مرا اعمال نامہ لکھہ کراما کاتبین بولا
جو یہ سیئات ہون نظری تو حسنات باقی ہے

۱۸۲ تراب آگے نہ کچھ کہتے اوسیکا رنج و غم کہکر
اوسی کے در پہ عمر رہی ہی گھات باقی ہے

بھلا ہمکو نصیبو نسی ملا غمخوار ساقی ہے
ہمین اب مے کی کیا کمی ہمارا یار ساقی ہے

وہ ہمکو جام بھر بھر دیوے اور نکو تنک رہ
ہماری جی چھپانیکو بہت ہشیار ساقی ہے

خبردار ہے ہشیار ہے آیا محتسب ادہر
تمہارے ہوش لینے کے لیے تیار ساقی ہے

تماشا دو سے دیکھو یہ مستو نکی مجلس کا
صراحی مست ساغر مست خم سرشار ساقی ہے

شراب عشق معنی ہے جو ہر صورت ہے متوالا
اوسی تو میکدہ ہے شیشۂ دلدار ساقی ہے

رگ و ریشے مین میرے بیخودی کا نشہ چھایا ہے
مجھے جام مئے گلگون نہین درکار ساقی ہے

۱۸۳ تراب البتہ تجھکو وان ملین گی جام کوثر کے
کہ تیرا جد ... علی حیدر کرار ساقی ہے

سنجانون مرے دلکو کیا ہو گیا ہے
تجھے دیکھ سب سے برا ہو گیا ہے

ہوئی ترک سب سے مری آشنائی
تو جب سے مرا آشنا ہو گیا ہے

جو گرد اپنے پانو سے تو نے اوڑائی
مری چشم کا توتیا ہو گیا ہے

قمر جیسے کھل جاتا ہے پیسے — تری روشنی جامہ مین پھیلے ہے
تعجب ہے کہ دل مین ہو اوسکے میل — قبا جسکی نت صاف و اجلی سے ہے

۱۶۸ تراب اسطرح در پہ پیرون سکے رہ
مساجد مین جیسے مصلی سے ہے

میر لیلیٰ قیس اور کوئی اوسکو کیا سکے — یا اشتیاق وصل ہے یا دعا کہے
عاشق امید وصل مین گر یون چھپا گیا — ہجرت مین جان بلب ہے کوئی آہ جا کہے
قاصد مرا تو دیکھتے ہی اوسکو غش ہوا — فرصت نہ پائی اتنی کہ کچھ مدعا کہے
کوئی اوس سے کیا کہے جو سنتا نہ ہو سب سے — پیغام دور والون کو سیرن بلا کہے
کھل جاوے دل نسیم سحر سی کلی کیطرح — حب آشنا سے کوئی سخن آشنا کہے
عاشق کی ساتھ جسنے نہ کی ہو کبھی وفا — اوس آشنا کو کیون نہ کوئی بیوفا کہے

۱۶۹ اب تو خراب عشق مین اوسکے ہوا تراب
چاہے کوئی برا کہے چاہے بھلا کہے

عشق مین اب مجھسے کچھ بنتی نہین تدبیر ہے — جو مقدر ہی سو ہوگا مین اور تقدیر ہے
ہی درد دلسی کشش دل کی یہ تقریر ہے — جو کسیکی پیر کھو ڈا اوسکو کیسی پیر ہے
قصہ فرہاد و مجنون لکھ گئے ہین لوگ خوب — یارو میری بھی کہانی لائق تحریر ہے
مجھکو کوئی صورت نظر پڑتی نہین اوسکے سوا — بس گئی جسکی میرے دل مین وہ تصویر ہے
کیون نہو عاشق کو زلف یار سے وابستگی — وار دیوانہ آخر حلقۂ زنجیر ہے
قتل پر عاشق کے ابرو کا اشارہ ہی بہت — ہاتھ مین تیرے یہ کیون سب کمر شمشیر ہے

کب عشق کی بات چھپتی ہے	... راز ہو گیا ہے
کھلتا ہے وہ آپ آپ جو بھید	دل جسکا گداز ہوگیا ہے
امانت میں تری بیحجابی شدہ	قی اے بندہ نواز ہوگیا ہے
جس سے میں بھی نہ بولتا تھا	وہ محرم راز ہوگیا ہے
کیا کہیے شراب کی حقیقت	قی یہ عشق مجاز ہوگیا ہے

١٩٢ پھر شکر کہ نا خدا کے باعث
یار اوسکا بہانہ ہوگیا ہے

چاہے کوئی دیوانہ زنجیر کو دیکھے	دلکو مرے اور زلف گرہ گیر کو دیکھے
پتھر کو کیا پانی اور لوہے کو کیا نرم	واللہ کوئی عشق کی تاثیر کو دیکھے
کیا شکل ہے کیا حسن کیا رنگ کیا رویہ	کوئی خوب مرے یار کی تصویر کو دیکھے
وان صید کو چھلا کے بناتے ہیں نشانہ	نے زخم کو کوئی دیکھے نہ کوئی تیر کو دیکھے
آواز ہماری ہے پھندا کا ہم نہ داسے	وہ ترک اگر آنکھ سے زنجیر کو دیکھے
گھائل کو دم نزع نہ کھلا خم ابرو	قاتل وہ نہ مجھے دیکھے نہ شمشیر کو دیکھے

١٩٣ کس طرح دل دے وہ کبھی کیوں نہ دلاسا
بیدل جو ترا [illegible] دلگیر کو دیکھے

غیر کو کیا تم سے بدگمانی ہو گئی	یار کی اکدن جو مہربانی ہو گئی
اوسنے میرے گھر میں کل تشریف لائے ازراہ	دل میں دشمن کے نہ پوچھو کیا گرانی ہو گئی
نا امیدی میں سنا مشتاق نے پیغام وصل	جان بلب تھا از سر نو زندگانی ہو گئی

ردیف یا تحتانیہ

١٩٥

پیاری مری آنکھوں کو دیا چاہیے بوسہ
کچھ عمر عزیز اپنے کی ہم قدر نہ جانی

دن رات ترے غم میں بھلے جاگی اور روئی
افسوس صد افسوس کہ نقصان ہی مجھ کو ئی

۱۹۶ کہہ اللہ ہی اللہ تراب اور نہ کچھ کہہ
جز نام خدا اور سے سب بیہودہ گوئی

بلبل نے باغباں سے کہا کل پکار کے
مرجھا گئے ہیں غنچے اور کمھلا گئے ہیں گل
اب سیر باغ دیکھنے آتا نہیں کوئی
صورت یہی ہے حسن مجازی و عشق کی
جب دورِ جوانی پہ آیا او خط بڑھا
محبوب تھی ملاحت و خوبی و سادگی
داغ حسن عارضی تھا یہاں عشق عارضی
جسنے یہ بنایا رہیگا وہی بنا

آئی خزاں چمن میں گئے دن بہار کے
نرگس یہ دیکھ رہ گئی آنکھیں پسار کے
چمنوں میں ڈھیر لگ گئے خاشاک و خار کے
کوئی نہیں جہاں میں قابل پیار کے
تب ناپسند ہونے لگا دوستدار کے
جاتا ہے اب کوئی نہیں کوچہ میں یار کے
باہم تھے وہ اسی سبب اعتبار کے
قربان جائیے غرض اس کردگار کے

۱۹۷ ادھر سے جی اٹھالے خدا کی لیے تراب
دل کو ادھر سے زور لگا مار مار کے

کہتی کیا بیکسی ہے نہ کوئی ہم نہ کوئی لگے
لیا دل سخت کہتی ہو زر تجھکو بادینگے
وہ حلوائی بچہ گولوزا اگر اچھی بناتا ہے
بتا ای برہمن وا ... تجھے کیا او... ہے

اگر سوئی تو کیا سوئی اگر جاگے تو کیا جاگے
مجھے بیدل و دیوانہ جانکے دیتی ہو تم دعا کے
کہو عاشق سے لیکر قاش دل کی بھون اور پاگے
پڑے ہیں جنکے سر میں تری نثار کی دعا گے

ردیف یا تحتانیہ

دیوان تراب

زبان پہ ہے میری گفتگو ہو کی
مری تو کل تو ہو ہو سے کسو کی

عزیزا چہ شکے کیون نہ یوسف کو تیغ
تری کو بہ بو مین تو بو سے کسو کی

نہ مشتاق دیدار ہی نہ مست کہہ
بھلا یہ بھی کچھ آرزو ہے کسو کی

رقیب و سگ کو یہان ہین
شکایت بھی کو بکو ہے کسو کی

سمجھ آئینہ سا دکیا منہ دکھا دے
بھلا کب تیرے روبرو ہے کسو کی

رخ دوست آئینے بھی ہم دیکھتے ہین
جہان ہین جو شکل عدو ہے کسو کی

تراب آنکھ سے میری کوئی اوسکو دیکھے
تجلی عجب چار سو ہے کسو کی

وہ دل کو لے کے اور یون مکر جاے
تڑپ کر ہاے عاشق کیون نہ مر جاے

عیادت کو جو آیا وہ دم نزع
غنیمت ہی اگر اک دم ٹھہر جاے

نہین چھوٹے کا تجھسے گرچہ اے عشق
کہو واعظ سے یارو اپنے گھر جاے

بھلا کیونکر اودھر مین پھیر دیکھون
لگی ہے یار پر میری نظر جاے

تو اپنے ہاتھ سے ہرگز نہ کر قتل
لہو سے آستین تیری نہ بھر جاے

نہ کیون دریا وہان طوفان آوے
ترا عاشق جہان باچشم تر جاے

مبارک ہے وہی دم زندگی مین
خدا کی یاد مین جو دم گذر جاے

کر دھر فا اے عزیزو بے تامل
طلب مین یار کی جی تک اگر جاے

جدھر جاؤن تراب اودھر وہی ہے
کوئی اوس سے کہان بھاگے کدھر جاے

ردیف یائے تحتانی

ردیف یا تحتانیہ

دل ہجر میں کیا ہے پا ہے لیا ہے

کٹھن ہے اوس نے پتا ستم ہو کا نہیں

جو دل لگا نہیں جو سکوہ لاتا

ادا و عشوہ غمزہ حیا و شوخی

منکا سا ملا تا ہو بھلا کیسے لو

ذرا رس سے اکھ ملا لی کوئی

مسل کے پھول جو سب

لگے پانون مین جس طرح سخت خار گڑ سے

جو بار سنگدلی سی تو پھول جھڑے

نگاہ تیغ نگی لیا ہو

چمن مین لالہ و گل سب مار ہو

چبے ہر دل مین مری لوک کانٹی

مین در دل سے جو رو دون تو موتی

[illegible]

ردیف یائے تحتانیہ

روتا ہوں میں اوسکی تمنا وصل میں	حالت یہ میری دیکھ اداسی ہو بس گئی
مارا پڑا جو عشق میں طال اللسان ہوا	بلبل جو چپ رہی تو بلا سے قفس گئی
کہتا تھا اک غریب ہے اقا قلیے سی ہو	کیا جانیے کہاں وہ صدا آجرس گئی

۲۰۹ کبتک تراب یاد سے غافل رہیگا تو
غفلت میں عمر تیری تو باون برس گئی

نام ہو عشق میں جو خلق میں بدنام ہوے	درد سے کام ترا عیش سے ناکام ہوے
یاد تم جنکی زبان سے دعا کی خواہان	لب خود بولتے وہی طالب دشنام ہوے
مرغ دل ورنہ کہاں جاتے تری پھندے میں پھنسے	خال جو ان داغ بنے ہو کے سیہ دام ہوے
رام رام اونکو کہو جا ہو کرد اونکو سلام	وہ بت شوخ کسیکے نہ کبھی رام ہوے
عید کے چاند کا دھوکا مہ رمضان میں پڑا	جلوہ گر دیکھ جو سر شام لب بام ہوے
مینرم تیرے نکلتا ہی ہو انجلے وقت	آہ کرتے ہیں جو ہی عشق میں جو خام ہوے

۲۱۰ شام سے صبح ہوئی یار نہ آیا اب تک
کون کہتا تھا تراب اونکو یہان شام ہوے

کیوں اب بے بس ہو نبض دل بیمار چلے	نیمجان چھوڑا اوسے یار دل آزار چلے
یوں بھی آتا ہے عیادت کو کسیکے کوئی	نہ دعا کی نہ دوا اور دیے مار چلے
عشق کو غیر میں چھپایا تھا جو بہت روز رو کے	غم ہجران میں اوسے کر کے گرفتار چلے
غلبۂ عشق وہ جانے تو جینا ہی کٹھن	موت دو تو نکلی لیکن جو ہتھیار چلے
کبھی ادھر سے نگہ لڑتی ہوا دھر کبھی	کیا عجب عاشق و معشوق سے تلوار چلے

[illegible]

[illegible] مین تو اب سارے بھرتا ہون [illegible]

عشق ... سمجھا ہو مین سب [illegible]

یار دو اب عشق مین دیوانہ بنا [illegible]

کس طرح بھولون اوسکو جسکا نقشہ ہے دل [illegible]

نقش پا ہو کے وہان بیٹھا ہون [illegible]

دو شخصون یار کی ... جسکے [illegible]

اوسکو کوئی بات سمجھی سمجھا ہون [illegible]

مین بھی واقف ہون سمجھتا ہون سبھی [illegible]

خوب آتی ہے دلانی کسطرح تمکو تراب

تمہ ہنستی مین نہ ہو مجھسے دلاؤ نہ مجھے

۲۱۵ تمام عمر مری عشق مین خراب ہوئی

کبھی جو چاہ مری جان کی عذاب ہوئی

نہ آنکھ مری لگی جب سے وہ نظر آیا

نہ جلوہ چین ملا پھر نہ دلکو تاب ہوئی

مری تو دو ہی اوسان [illegible]

گیا ذوق انشائی کا مزہ پایا جدائی کا	ہوا شوق اسیری کا گرفتار ہیں یار سے

۲۱۳ تراب اوسکا تپاک و پیار ہے سب ظاہر ازار
ہم اوسکے لطف سے شفقت سے مجھ تو ریسی بار آئے

جی خدا پر دہی لگا بیٹھے	جو دو عالم سے دل اوٹھا بیٹھے
پھر نہ دیکھا کسیکا دروازہ	یار کے در پہ جب سے جا بیٹھے
ہم دعا گو تھے یار جنکے سدا	گالی ہمکو وہی سنا بیٹھے
کون اوس سے جا کے کہہ اوسنے	ق خوب ہم تمسے منہ چھپا بیٹھے
انتظار مین تیری بر سر راہ	کبتلک رہتے ہم بھلا بیٹھے
خلق سے جو نہین کنارہ کش	شہر سے دور کنارے کیا بیٹھے
نہ ہے جو کسیکے کام سے کچھ	شکل درویش سے بنا بیٹھے
دیکھ پڑتا ہے کچھ تو اون کو حق	درمیان جو اوس طرف لگا بیٹھے

۲۱۴ دل سے سب خطرے اوٹھ گئے ہین تراب
جب سے ہم پاس تیرے آ بیٹھے

بے کھٹکے بات جدائی کی سناؤ نہ مجھے	جی جلاؤ نہ مرا ہاے کڑہاؤ نہ مجھے
وصل مین آج ذرا چین ملے نیند آئے	اب تو جی بھر کے مین سوتا ہون جگاؤ نہ شب مجھے
تمسے ملکے بہت رنج اوٹھائے افسوس	اختلاط اب نکرو مجھسے ستاؤ نہ مجھے
جاؤ خط لکھو کہ پیغام زبانی بھیجو	دور سے پھر کے پاس بلاؤ نہ مجھے
ادھر اودھر مجھکو بہت بھٹکاؤ	چاہ مین اپنی کنوئی مین او جھنکاؤ نہ مجھے

دیوان تراب

ردیف یا تحتانیہ

[illegible]

ہم اوسکے تصدق ہیں جو ہو شہر کا لال	بندہ ہیں اوسیکا ہوں جو مولی سے ملاوے

کیونکر تراب اوسکو کہے ہادی برحق
جو اندھے کو دکھلاوے اور بھولے کو بتاوے

ہمکو یہ سنا ہے خبر دینے والے	یارو نے بات کہئے زبان لگنے بار کے
معشوق لگی خوب بہی اوسطرح کہئے	ہیں بیطرح یہ شوخ طرحدار چال کے
کیا کام اونکو دلکے بنا و بگاڑ سے	جو غرق ہوں بناویں لفونکی بال کے
ممکن نہیں کہ پھر وہ کسیکے اسیر ہوں	جو مرغ اوڑ گئے ہیں پھنسے تیری جال کے
عاشق بیچاری کیوں نہ ہیں زار ونالاں	دیدار کے ہیں بھوکی پیاسے وصال کے
مست گرم ہمیشہ غصے سی ہوں مثل آفتاب	قربان ہیں ہم تمہاری جلال و جمال کے

سمجھے عبث تراب گدا کو کوئی حقیر
شاہوں کے چیلے ہیں یہ فقیر دسنکے بال کے

کہو جو چاہو یہی وقت لن ترانی ہے	تیا شباب ہے پیاری نئی جوانی ہے
کبھی نہ تمکو رقیبوں نے بدگمان پایا	ہمیشہ آپ کو ہم ہی سے بدگمانی ہے
کسیطرح سے نہیں ظلم سے تم آتے باز	وہی کروگی جو کچھ اپنے جیمیں ٹھانی ہے
مرا اور اوسکا عجب قصہ محبت ہے	عجب طرح سے ہمہ الفت نہانی ہے
سنا ہے قصہ شیرین ولیلی ومجنون	کوئی لکھے تو ہماری عجب کہانی ہے
نہ پوچھو ہمسے حقیقت او معرفت کی بات	کسی سے کیا کہوں یارو جو میری جانی ہے
تراب کیا کہے معشوق کے نشانکا نشان	کہ بے نشان کا نشان محض بے نشانی ہے

ردیف یائے تحتانی

کب ایسی شوخ سے چھوٹی کسی کی اپنی لگ سکتا	یہ بات ہاتھ کیا آیا تھا جو عمر اپنی گنوائی
بھلا فرہاد سے تیشا تلخی جان کندنی کب	عبادت کہ کبھی اوسکی شیرین ایکبار آئی

۲۲۲ تراب اپنا گریبان پہ ڈالی کیون نہ ہاتھ پر
ہو تو شاہ کے دامن سے لگی سنجاف دارائی

خلق مین شور قیامت بالا سے ہے	جو بلا آئی جہان مین عالم بالا سی ہے
اندرون پرداغ و بیرون زخم غنچے نقشہ	کیفیت دلکی زیادہ لالۂ حمرا سی ہے
چاہے تو شہ سیلا کہو اور چاہے متوالا کہو	اوسکو ہم چشمی چمن نرگس شہلا سی ہے
ہے کف رنگین کے قبضے مین تیرا اعجاز حسن	جسطرح اعجاز موسی کو ید بیضا سی ہے
تم باذنی تو کہو اور قم باذن اللہ وہ	جان تیرے لب کو کیا نسبت لب عیسی سے ہے
زلف مشکین دیکھتے ہی ہو گیا کچھ اور رنگ	دلکی وحشت اسقدر تو غلبۂ سودا سی ہے

۲۲۳ گو تراب دشمن بہت کین مجھسے بے پروائیان
پر مجھے پروا ہنوز اوس شوخ بے پروا سی ہے

ہے وہ تر دامن جسے آلودگی دنیا سی ہے	مرد زاہد اہل دنیا طالب عقبی سی ہے
بندگی مخلوق کی تو فی الحقیقت شرک ہے	بندۂ مومن وہی ہے جسکو مولی سی ہے
خود وجود بحر ہی خود موج ہے خود ہی حباب	یہ وہی جانے جسے کچھ معرفت دریا سے ہے
دیکھ پڑتا ہے جسے عالم مین ظاہر کو جو	جسطرح ادنی سی ہے وہ اوسطرح اعلی سی ہے

ذوق ہے جسکو مسمی کی حضوری سے تراب
شوق اوسکو کچھ نہین ہمسر دعوت اسما سی ہے

۲۲۵

نرگس کی آنکھیں کھل دیکھ اوسکی نوخ بینی	جب چشم کو نہ دیکھے نہیں پاروقت مینی
مجنون ہے مشتاق لقا دنیا و دین سے اوسکو کیا	لیلی سے دل ایسا لگا پروا نہیں کونین کی
عاشق کی جبین آرزو ہرگز نہو اکسیر کی	ہاتھ آوے خاک اوسکو اگر معشوق کی نعلین کی
پروانہ جلتا تھا ادھر اور شمع روتی تھی ادھر	سوز و گداز میں کٹی شب تا سحر طرفین کی

۲۲۸

دن بیقراری میں گیا رات انتظار میں کٹی
الکرم **تراب** آرام سے گذری مجھ بیچین کی

بار ہا سینہ تیز کیا فرہاد کے تیشے میں سے	عشق شیرین چیر گیا اوسکے رگ و ریشے میں سے
عاشقی میں معشوقوں کا کوئی گر پیر ہم دیکھا ہے	اک نہ اک استاد شاگرد ونکا ہر پیشے میں ہے
بزم فقرا میں نجا ای مسکر و صفت	یان سمجھ سکے پاؤں دھرنا شراب شیشے میں ہے
بس گیا جی میں مرے اوس حور طلعت کا خیال	دلمیں اپنے کیا سمایا وہ پری شیشے میں ہے

۲۲۹

مین اوسی پر محو ہون کہتا ہے جو تجھ سے **تراب**
دھیان ہے اسکا کہ مر رہے کے اندیشے میں سے

آنکھوں نے مری یار نہو دور ذرا سے	ملتا رہے وہ تجھ سے بدستور الٰہی
کیون ترچھی نظر سے وہ لگا دیکھنے پھر آج	گر چشم نمائی نہیں منظور الٰہی
اکدن بھی عبادت کرنا یا وہ دل آزار	مایوس نہو کیون دل رنجور الٰہی
ہوتا ہے نہیں خشک مرا دیدہ خونبار	چنگا ہو کسی طرح یہ ناسور الٰہی
ہرگز نہ کبھی یار کو دے غیر سے ملنے	عاشق کا اگر کچھ بھی مقدور الٰہی
زاہد تو سمجھتا ہی نہیں عشق کی باتین	ہووے نہ کوئی عقل سے معذور الٰہی

وله

ردیف یای تحتانیہ

[illegible]

جو یہاں طاعت کو چھپا دیں ہی جا ہت

ولہ

کب ہی جنت مین مجاور ہی کہ سایہ
جو رہی یان اوسی مسند کہ سایہ
ہمیشہ کو سون مین جا لگا ہی یار و کہتا ہی
تو ہی مجاور ہی عاشق مجاور کہ سایہ
یک نظر دیکہا اوسکو متوالا ہو لیا الامان
کون ٹہرے نرگس مخمور کہ سایہ
ہم غریبون کو تو ہمسایہ عزیز نظر ہی
کیون نہین ہم صاحب مقدور کہ سایہ
دور ہی رکہنا ہمین یارب نہ کیجا کبہی

وہ بیچون یہ سب چون و چرا ہے		ہت گونہ مین علما ذات بیچون
وہی شے وہی شیئی نغمہ سرا ہے		وہی گویا وہی ہے آپ شنوا
وہی شب اوسپہ ماورا ہے		وہی صورت وہی خود حقیقت
یہ وحدت کا عجائب ماجرا ہے		وہی موسیٰ وہی فرعون مین تہا

۲۴۳ **تراب** اس بات کو سمجھے وہی خوب
حقیقت سے خبر جسکو ذرا ہے

قیبون نے کیا بلوا مجھے اکسیر ہاتھہ آئی	ق	مجھے خاک اوسکے پاؤنکی بصد تدبیر ہاتھہ آئی
بڑی دولت ملی اوسکو عجب جاگیر ہاتھہ آئی		کہا عاشق سے کل اونسے مری در پر تو حاضر رہ
حضور دائمی ابتو بہر تقدیر ہاتھہ آئی		معنا ہو کہ جب جا ہر طرح ہی مدعا حاصل
گرا تہا چاہ مین لیکن بجا زنجیر ہاتھہ آئی		جہکا تہا دل نکہ انکی زلفون نے لیا جمعیت
بمعونے ترک چشمونکے عجب شمشیر ہاتھہ آئی		غضب ہے یار و باتہ اوسکی چہری ہی مری ستے
یہی انعام پایا مین یہی تحریر ہاتھہ آئی		مرا خط پڑہکے کل اونسے کہا کیا خوب لکہا ہے

دکہاؤنگا مین سب سے خوب اپنا نامۂ اعمال
۲۴۴ **تراب** اوس شوخکی مجہکو اگر تصویر ہاتھہ آئی

خاتمہ باخیر ہو فضل الٰہی چاہیے		ہمکو کچہ دولت نہ کچہ اسباب شاہی چاہیے
آدمی کو معرفت اپنی کمائی چاہیے		کا دخیرہ ہی وہ نہین جسکو حقیقت سے خبر
عاشقون کے قتل پر اک نگاہی چاہیے		کیون بہت کرتا ہے وہ جفا ناز و ادا کرتا ہے یار
کچہ تو محضر پر شہادت کی گواہی چاہیے		لاش پر عاشق کی کردی اسنے خنجر سے نشان

دیوان حرف الیا

ردیف یائے تحتانیہ

منہ سے نہ کہہ اپنی کہ مرجاؤن تو دیکھون — مرجائے نہ عاشق تری دیدار کی پیچھے
کرتا تھا رقیبون سے وہ اکدن مری غیبت — سنتا تھا کھڑا مین کہین دیوار کی پیچھے
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگا بات بنا کر — اکسے چپنا بہت ہے ہی ستمگار کی پیچھے
وان آویگا آگے جو کیا ہے عمل بد — دوزخ ہے لگی ہائے گنہگار کی پیچھے ق

۲۳۷ ایمان تراب اپنا سلامت رہیگا ڈر
جا بیٹھ رہے نبی احمد مختار کے پیچھے
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۱۲

وہ گھر میرے آوے ہنسا دی مجھے — جو گھر اپنے جاوے رلا دے مجھے
یہی ہے مری اب خدا سے دعا — الٰہی پھر اوس سے ملا دے مجھے
مین اپنی ہی بس مین اوسی کو رکھون — عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے
نہین اوٹھتی ہے دل سے یہ آرزو — کوئی بر مین اوسکے بٹھا دے مجھے
ترا زہ رجب جانون سے سیل اشک — کہ اک پل مین اودھر بہا دے مجھے
نہ خط لکھ سکے جو نہ کچھ کہہ سکے — وہ تصویر اپنی کھچا دے مجھے
مری یاد قاصد دلانا اوسے — مبادا وہ غافل بھلا دے مجھے
اوٹھا منہ سے برقع ذرا ہنسکے بول — تنک اپنا جلوہ دکھا دے مجھے
مرے دلکو ناحق کیا تو نے قتل — خدا کے لیے خونبہا دے مجھے
تجھے کب کہون گا مسیحا نفس — کہ جی مار کے پھر جلا دے مجھے
کل اک درد مارے نے مجھ سے کہا — وہ بیدرد ہی جو دوا دے مجھے
ہے دل مین میری یہی درد ہے — تراای پیر ایسی دعا دے مجھے

ولہ

ردیف یائے تحتانیہ

غنچہ و گل نے کیا بلبل پہ گلشن مین ستم
جہل سے تہمت بلا کو پر کردست قتل کی
چشمہ گن دل مین مر رگ رگ مین اوسکو عطش
یار چوٹی کھولکی عاشق کا دل کرتا ہے صید
شاہ حسنا عزم کرتی ہین ہزار دن قلعہ فتح

ادھر سے ہنسا و کھلنا اس طرف فریاد ہے
شان تمہاری خدا کی صورت جلاد ہے
یار کی مژگان نہین یہ نشتر فولاد ہے
جال دکھلا کر جو پھانسے وہ بڑا صیاد ہے
نفس پر کوئی فتح پادے تو مبارکباد ہے

۲۴۱ جاگتے سوتے تراب اوسکو نہ اکدم بھولنا
اور سب بھولے پر اتنی بات رکھنا یاد ہے

مہینو نمین مبارک اس جہت سے ماہ رمضان ہے
جو کرتا تھا سدا پہلو تہی یار و نکی ملنے سے
ہر اک معشوق بن ٹھن کی دکھاتا ہے جمال اپنا
کہین دف ہے کہین مطرب کہین مے ہے کہین ساقی

کہ روز عید عاشق کو میسر وصل جانان ہے
بغلگیر اوس سے ہونا عید مین ممکن ہے آسان ہے
سحر سے شام تک ہر بزم جلوہ گاہ خوبان ہے
جدھر دیکھو ادھر عیش و خوشی کا سازو سامان ہے

۲۴۲ رہے بھوکا پیاسا جو یہان بہر خدا چندے
تراب اوسکو وہان شہد و شکر ہے حور و غلمان ہے

انکھین جیسی ہین بن چاند ستارے پیارے
عیش سب کے ہین برسات مین خوش یار کے ساتھ
جھڑ لگی آنسوؤنکی آہ کی بجلی چمکی
کیا ہے رو رو کی ہوئی دیدہ تر سے رواں
آیت رعد نہ پڑھنا ہمین بادل گرجا

ہجر کی رات مین بھاتی نہین تارے پیارے
فقط اک ہمسے ہوئی دور ہمارے پیارے
کیسو چھوڑ سے تم یا نسے سدھارے پیارے
ہے عجب سیر یہ دریا کی کنارے پیارے
دل دھڑکتا ہے مرا خوف کی مارے پیارے

(ق)

دیکھ ابرو میں جبھی ٹک ہلال عید ذری ابرو کو اپنے خم کردے

ناصح اوس طرف آج بہتا ہے خط میں اتنا کوئی رقم کردے

لب وصل ہے شہو تشنہ کر منہ سے ایسے سلیقے تقسیم کردے

اوسکو کہیے کہ اے منصب تیرا یار جسکے اوپر کرم کردے

جام سے مست ہے نفس رنگ مجھکو پھر تو اسے صنم کردے

پھر اوسیکا وجود دیکھ پڑے اپنی ہستی کو جیب عدم کردے

۲۴۶ ایک دم بھی ایسی کو نہ بھولوں تراب
کچھ دعا ایسی مجیب دم کردے

جو ادا سے تیغ ابرو کا ہر ہر بال ہے اک اشارے میں وہ دو کرتا ہے کیا اقبال ہے

دم کس سے ضبط ہو کیونکر نہ نکلے دلسے آہ تیر مژگان سے جگر سوراخ جون غربال ہے

صید لاغر جان کی دلکو کیا جو تنگ تھا نیچے میں پڑ گیا اوسکے یہ کیسا بال ہے

زلف میں جسبے پھنس گیا دل ہو ب کیا کر صید وہ لاچار ہے جسکا بندھا پر بال ہے

کوئی عبث دشمن کی جفا سے خوش ہو دوستو موت سیاہ کی کیطرح کسکے نہیں دنبال ہے

دی وفردا کچھ کہو فی این الحال سے حال کے آگے کہاں ماضی و استقبال ہے

۲۴۷ یار دا کیا پوچھتا ہے فقر میں حال تراب
چین سے کٹتی ہے اوسکی خوش ہی فارغ بال ہے

بست کسکے لیے اسباب تیا جمع کرتا ہے خزانہ لیکے قارون کیطرح کیا پتر دھرتا ہے

عبث کرتی ہوا ای اہل دل طول عمل اتنا اجل پیچھے پڑی ہے دفعتہً اک روز مرتا ہے

[illegible]

دیوان تراب

ردیف یا تحتانیہ

آنکھیں ہوئیں روتے روتے سو سے
جسطرف وہ آنکھ بھر کے دیکھے
بکھرے پہ ہے زلف چھٹکی اسطرح
کیون باغ شاد ہی باغبان جب
گل پھول کے جھڑ گئے ہزارون
دل غم سے ترے جلا بھنا ہے

یان نام کوئی نہ خواب کا لے
لبریز ہوون بن شراب پیالے
ہون جا تر یہ جون سحاب کالے
بلبل کی جگہ غراب سے لے
خشکی سے ہو سے خراب لالے
لے ہاتھ مین یہ کباب کھالے

۲۵۰ دل دیکے تجھے مزہ یہ پایا
جی دیکے بھلا تراب کیا لے

یان تلک دلمین جدائی کی گرانی رہ گئی
دور سے وہ منہ دکھا کر لیگیا صبر و قرار
دوستو کیا کہیئے اوسکا ماجرا ہیفر انہوں
خط نکل آیا گئی اوڑ سادہ روئی کی بہار
وہ تجلی ہے کہان مشتاق ہو جسکا کوئی
مٹ گئی لیلی موا مجنون ہوا قصہ نام

وصل مین چھوٹا نہ داغ اوسکا نشانی رہ گئی
سامنے آوے تو جی دون جانفشانی رہ گئی
دھوپ اپنی گھٹ گئی نا مہربانی رہ گئی
ہے ابتک دلمین اوسکے بدگمانی رہ گئی
ناحق اب یار و نسی اوسکو لن ترانی رہ گئی
عاشق و معشوق کی جگ مین کہانی رہ گئی

۲۵۱ منتظر ساعت کا رہ غافل نہو حق سے تراب
آئے دن چلنے کے تھوڑی زندگانی رہ گئی

خداہ پناہ فقیرون کی کبریائی سے
خدا کی لوگوں سے ڈرتے رہو خدا کے لیے

کہ اونکو ننگ ہے دنیا کی بادشاہی سے
کہ بیخودی مین ہے نسبت اونھین خدائی سے

رہیے ماٹن کی تہ شوق کرتا ہی یہ | شہ کی آئے کیا حقیقت ہے گدا کیواسطے
داستان اہل فکر جسکو سوا تو بچو اس | مین تو رسوا ہون ادہی کا وادا کیواسطے
وہ تو ہے ولین سے کعبہ چلا ہی مسلے | شیخ جی باہر نجا گھر سے خدا کیواسطے

کسطرح دنیا مین گذری چین سے انکو تراب
۲۵۴ جو یہان پیدا ہوا رنج وبلا کے واسطے

کم کوئی فقرا سے ملتا ہی خدا کیواسطے | دفع اعدا کے لیے یا کیمیا کیواسطے
اہل دنیا کی غرض لگتی ہی جیب ولش سے | کہتے ہین اپنے حصول مدعا کیواسطے
اے خدا ادا لوہی سے ہے میری التجا | حل کر مشکل مری مشکل کشا کیواسطے
مدعا حاصل ہوا تو پھر گئے کہنے لگے | کیون خوشامد کیجیے انکی دعا کیواسطے
ایسے لوگونسے کرین درویش نا حق اختلاط | صحبت انکی زہر ہے اہل صفا کیواسطے
شاہ جی اوسکو نہ کہنا ہی وہ بھیک منگا فقیر | اغنیا سے جو ملے نشو ونما کے واسطے

سایۂ درگاہ کاظم ہمکو کیا کم ہے تراب
۲۵۵ کیون پھرین ہم دربدر ظل ہما کیواسطے

غلط نہین جو کہون روز وشب برابر ہے | کہ جلوہ گر رخ و زلف اوسکا اب برابر ہے
خدا رقیب کو مارے عتاب سے تیرے | ترا عتاب خدا کا غضب برابر ہے
نظیر سرو کی کسطرح سے کہیے قد کو ترے | وہ تیرے قامت نازک کی کب برابر ہے
گلی مین تیری رقیب و حبیب یکسان ہے | عجب کہ قدر ہوس اور طلب برابر ہے
بھلا کہے اونھین چاہی برا کہے کوئی | جو تیرے واسطے ہین اونکو تو سب برابر ہے

ردیف یا تحتانی

۲۵۸
اہل جہان ہین خراب اپنے عمل سے تراب
وضع بد روزگار دیکھیے کبتک رہے

بلاے جان تری زلف رسا ہے
غضب گوندھے سے ہے چوٹی تو اُسکا
نہ فتنہ بن معطر کر کے جیسکن
طواف دل ہوا ہے فرض مجھ پر
ہم ایسے ہونگے بھی تیرے تمہارے
رخ اوسکا صبح ہے اور زلف ہی شام
تو اوس سے بدگمان رہتا ہے ناحق

یہ کالے نے ہزاروں کو ڈسا ہے
ہر اک دل کیون شکنجے مین کسا ہے
تو خود گل ہے اور پھولون بسا ہے
تو اے شاہ خدا اب بت بسا ہے
ہمارے تو نہین کوئی آپ سا ہے
یہی چرچا یہاں صبح و مسا ہے
یہ تیرے دل مین کیا وسوسا ہے

۲۵۹
بظاہر رند ہے باطن مین زاہد
تراب ایسا بھی کوئی پارسا ہے

ہم نہ دیکھا کدھر کہاں ہو گئے
کیونکہ صیدون پہ اپنی کھاؤ ترس
اوٹھ گئے چپکے بزم سے میری
ہین جھٹکا اوسے لگا یا نہ
باغبان نے چمن ترا چھوڑا
مرگئے ہم اسی تفکر مین
وائے حسرت تراب بار دگر

نکلے تم چھپ کے گل یہان سے لئے
گھر سے اوجڑے اور آشیان سے گئے
آج تو کچھ وہ بدگمان سے گئے
آہ ہم قدر برگ پان سے گئے
گل سے گذرے اور بوستان سے گئے
ق اسی حیرت مین ہم جہان سے گئے
پھر نہ آئے جو کوئی یہان سے گئے

۲۶۱

ولہ

ردیف یای تحتانیہ

دیوان تراب

منھ چھپا لیتے ہا دیکھتے ہی دور سے ۔ اب بھلا کیا دیکھنے کو آوین ہم تیری گلی

۲۶۳
کیا کہین سمجھا کو ئی گلرو لبھا یا ہی تراب
خیر ہے کچھ کسطرح سے آج تیری دل کلی

نت منھ پہ شعلہ رو یو نام اسکو شمع ہے ۔ کاکل نہین یہ کا فر آتش پرست ہے
ادہر جو زلف چھپکی ادہر صبح ہو گئی ہے ۔ کیا خوب ملک ہند کا بے بندوبست ہے
عہد بلی نہ دلکو ہمارے دلا دیا د ۔ وہ اور ہی خیال مین مست الست ہے
غنچہ سے مت امید کشایش کوئی رکھے ۔ کیا دیگا وہ کسیکو جو خود تنگدست ہے

۲۶۴
اوس چشم شرمگین سے بچا وہی خدا تراب
ہتھیار باندھے کسطرح یہ ترک مست ہے

لاف خوبی کا نہ پھر شمع نشیمن مارے ۔ تو اگر اوسپہ ذرا گوشۂ دامن مارے
بسملون کو ترے سب کھکے کہتے ہین یہی ۔ ہین یہ اوس کافر بیرحم کے جیتون مارے
ایک بلبل کو کہان تاب دیکھے اسکو ۔ جسنے اک جلوہ مین سو سو گل گلشن مارے
اوسنے محجوب ہو برقع مین مکھڑا ڈہکا ۔ رہگئے عاشق دیدار کھڑے سن مارے
یار وہ قاتل بیدرد وبلا ہے کوئی ۔ جسکے ہاتھوں سے گئی شیخ و برہمن مارے
مت اد ٹھاہا تھ رقیبون پہ ہمارا و پر دم ۔ اپنے ہاتھو نسے اونھین ہیان ترا دشمن مارے

۲۶۵
ہجر مین وصل سے اوسکے نہو ذرا آس تراب
جسکے دروازے پہ بیٹھا ہی تو آسن مارے

نازو ادا سے باندھ کے ہتھیار سو گئے ۔ شبخون پہ دل کے آکے ستمگار سو گئے

پیدا کیا خدا نے عبادت کے واسطے
کیوں بیٹھ بیٹھ کھائیے دن رات

اعمال اچھے ہیں تو امید بہشت ہے
پھل پائیے وہان جو یہان تخم بوئیے

٢٦٥ جتنے مرے جو یاد میں اسکی ہیں تراب
جیتے ہیں وہ ہمیشہ اور غفلت میں کھوتے ہیں

خواجگی پر اپنی ہار ہی لات کوئی تب جانئے
بان کر نیچے ہما ہے ہات کوئی تب جانئے

اپنی ہستی سے الگ ہونیسی کی راہ ہے
مرکے جینے ہا سے ساتھ کوئی تب جانئے

جسطرح کہتے ہین برحق قرآن ہے
کلمۂ حق بائے بیری بات کوئی تب جانئے

یون فقیری کا مزہ پانا بہت دشوار ہے
چھوڑ دے دنیا کی سب لذات کوئی تب جانئے

عقل والے جانتے ہین خوب تدبیر جہان
حق سے ملنے کی بنا دے گھات کوئی تب جانئے

نرد بازی مین جتا دو اور کو خود ہار جا
شرط ہے کہ آپ ہو کے مات کوئی تب جانئے

اول وہی آخر وہی ہے ظاہر و باطن وہی
غیر حق کر دے ہمین اثبات کوئی تب جانئے

با وجود کار و بار غفلت اس عالم کی بیچ
یاد حق کرتا رہے دن رات کوئی تب جانئے

٢٦٩ کیا عبادت نا شناسا اللہ مشکل ہے تراب
بے صفت ہو آشنائی ذات کوئی تب جانئے

یار و دیکھو کہین وہ شکل قمر آتا ہے
کہ اندھیرے میں مجھے چاند نظر آتا ہے

چاہوں ہر ذرہ میں جاؤں نہیں کچھ مشکل ق
پر مرے دل میں یہ وسواس خطر آتا ہے

سہے وہ لڑکا کہین شرما کے نہ بیٹھے
کیا ترا کام ہے یہان کیون تو ادھر آتا ہے

مت اوڑ جاتی ہے آنکھوں سے شب وصل میں ہا
جس گھڑی دل کو مرے خوف سحر آتا ہے

دلکی انگوٹھی سے نہین ہو اک لحظہ جدا منہ لگاتے نہین اور کبھی ہوا دوین سے گے خط کا آنا ز یہ آخر کو گنواسے کا جمال	اب ملو یا نا ملو کچھ نہین ہے کام مجھے خوش نہین آتا ہے یہ بوسہ پیغام مجھے غیر اسکے نظر آتا نہین انجام مجھے

۲۷۳ کل جو بچھڑے سے تراب اوسنے مرا نام لیا
نیک ناموں مین کیا عشق نے بدنام مجھے

کیون دیکھکر ہمین تو بہی کہان چلے ماری خوشی کے پھولی ہر اک غنچہ و کلی عزم سفر ہے تجھکو نکر ہمکو اب جدا جز بیدلی ہمین نہ ملا تم سے اور کچھ تاور لیکے آج چلا ہے کہین وہ شوخ بلبل کی نبض سست ہے کیونکر نہ یکبیک	آئے ہین دیکھنے کو تری ہم یہان چلے گر سوئے باغ وہ گل غنچہ دہان سے چلے ہم بھی چلین گے ساتھ تری تو جہان چلے دل تیرے نذر کرکے ہم اے دلستان چلے کسکی اجل ہوئی دیکھیے سپر کہان سے چلے گر تیز و تند باغ مین باد خزان سے چلے

۲۷۴ ہرگز نہ کیجیے سخن شعر مین قصور
کہئے تراب اسمین جہانتک زبان چلے

کرکے رنجور مجھے ہائے اودھر یار گئی بیکلی تب سی ہے یکدم نہین کل پڑتی ہے کوئی صیاد سے پوچھے یہ نیا ظلم ہے کیا ہائے ہمدرد و انیس اپنا نہ کوئی ایک رہا یار و یکبار بھی ہمسے نہ ملا وہ بخوشی	پھر عیادت کے لیے آئی تو جی مار گئے مجھسے تم کہہ کے جو کل وعدہ دیدار گئے دام مین چھوڑ کے کیون مرغ گرفتار گئے کس سے غم کہیئے کہ سب محرم و غمخوار گئے جسکے دربار مین ہم شوق سے سو بار گئے

ولہ

ردیف یای تحتانیہ

قدم بچہ اودھر ... قسم کی آرزو ہے
ہمین جھوٹی قسم کی آرزو ہے
قرار وصل ... سے تمہارے
مجھے حق سے صنم کی آرزو ہے
کوئی دنیا طلب کرتا ہے کوئی دین
فقط اوسکے کرم کی آرزو ہے
نجات ... دست صنم کی آرزو ہے

۲۷۶ تراب اپنی بی اب آرزو ہے

کہو میرے صنم کے در پہ جا کے	نشے سے بیت الحرم کی آرزو ہے
عدم اوسکی کمر کو جب سے جانا	ہمین تب سے عدم کی آرزو ہے

۲۷۷ تراب اوسکی گلی مین بیٹھ رہ جائے
اگر باغ ارم کی آرزو ہے

ردیف یاے تحتانیہ

کیا کام ہمکو یار جو آتی ہے چاندنی	بے بزم یار کچھ نہین بہاتی ہے چاندنی
ہوتا ہے ہجر مین جب وہ پریزاد سیمبر	اوس وقت اور ہی لطف دکھاتی ہے چاندنی
بن یار کچھ نہین شب مہتاب کی بہار	ہجرت مین ہاے مجھکو رلاتی ہے چاندنی
اندھیر ہے کوئی نہین کہتا ہے اوس سے جا کے	جلد آ کہ تیری یاد دلاتی ہے چاندنی
کیونکر نہ دل سے نالہ شبگیر ہو بلند	کوٹھے پہ میرے جب لہراتی ہے چاندنی
خط کا غبار آنے لگا منہ پہ یار کے	افسوس چار دنکی یہ جاتی ہے چاندنی
منہ دھانپ کی نردی دل خستہ کیون ہے تب	زخمی کو مارتی و ستاتی ہے چاندنی
کسطرح چاندنی کو کہون صورت خنک	مجھکو تو اوسکے غم مین جلاتی ہے چاندنی

۲۷۸ رد پہ اوسکے گورے مکھ کا پڑے ہے تراب یاد
کیا چوٹ میرے دل پہ لگاتی ہے چاندنی

رسوا ہوں کیون نہ زلف گرہگیر کے لیے	مجنون بنا ہون خاص یہ زنجیر کے لیے
لے مجھسے تیرا کی تری قربان ہے مرغ دل	ہٹتا ہے اپنے صید سے کوئی تیر کے لیے
ق کہیے جب اوسکی ابرو و مژگان پہ ڈھال کے	تیر و کمان یہ خوب ہین نخچیر کے لیے
کہتا ہے منسکے واہ یہ تیر و کمان تو مین	رکھتا ہون اپنے عاشق دلگیر کے لیے

ولہ

[illegible]

ہیں اوسکو دیکھتے ہی یار و ہو گیا ہے خود	سنبھل رہے وہی جسکو خدا سنبھال رکھے
نگاہ پاک پہ میرے لحاظ کرکے تو کہہ	خدا ہمیشہ یہ تیری نظر بحال رکھے
جو ایکبار کسی سے ملے او پھر نہ ملے	عبث پھر اوس سے کوئی خواہش وصال رکھے

۲۸۱
تراب کا ہیکو درخور کرے امیرون سے
ملے وہ اہل دل سے جو کچھ کمال رکھے

جب تلک خط چاہ باقی ہے	نفس بد رو سیاہ باقی ہے
اوسکو تائب نہ کہیئے کچھ بھی جسے	دل مین ذوق گناہ باقی ہے
پھیر لی آنکھ یار نے سب سے	ہے وہی نگاہ باقی ہے
ہو گئے سب طرف کے رستے بند	فقط اک دل سے راہ باقی ہے
خط کے آتے سب اوس سے ہو گئے بد	صرف یہ خیر خواہ باقی ہے
یار سے اور ہم سے آج تلک	دوستی کا نباہ باقی ہے
آتے ہین دن بہار کے بلبل	صبر کر ایک ماہ باقی ہے
کچھ نہ پوچھو **تراب** کا احوال	دل مین غم لب پہ آہ باقی ہے

۲۸۲
تیخ فانی ہوا ہے جون یعقوب
تو بھی یوسف کی چاہ باقی ہے

کیا پریشان وہ زلف مشکین ہے	دل مرا منتشر اور غمگین ہے
جو کرے پیر ناتوان پر رحم	اوسکو کیا کہیئے ناتوان بین ہے
شور ہے خوبی ذقن کا ترے	اس زنخدان کا چاہ شیرین ہے

ولہ

ردیف یائے تحتانیہ

[illegible]

جسطرف موتی اودھڑ ولادے جیا سو ہو
بج گیۂ وہ جو اوسے پہچان چکے ہے

برخلافی جو کرے سلطان کی مار پڑے
بڑھ کی باتین جو کرے عرفان کی مار پڑے

٢٨٤ کسطرح سے کیجیے تراب آسا ترے جی کو آرام
اوسکو جو ترغیب ہے ایمان کی مار پڑے

نت جیسے ہم رند بنے پیر خرابات ہوئے
متّصل جام کے مشتاق ملاقات ہوئے

بت پرست اونکو بھلا کیون نگنے زاہد خشک
ہمنشین اوس بت کا ذکر کیے جو ذرات ہوئے

عشقبازی مین وہ کیا ہار گیے جیت رہے
شرط بد کی جو تری ہاتھ سے خود مات ہوئے

گریہ ہم جانتے ازل سے تو روتے نہ کبھی
یار آئیگا یہان آخر برسات ہوئے

کون منہ والی تری رخ پہ لپٹ جاتی ہے لٹ
زلف کی بال بھلے مار طلسمات ہوئے

شیخ جی تم بھی پھنسی سلسلۂ زلف مین ہائے
قید کافر مین باین زرق ہا دات ہوئے

بندگی خوب ہوئی جن سے خدا کی واللہ
وہی مردان خدا اہل کرامات ہوئے

وے جوانمرد بڑی لوگ ہین کیا بات اونکی
اکی دنیا مین جو یون تارک لذات ہوئے

دیکھتے ہین جو عیان سب کہین اک ذات فقط
کیا صفت اونکی کہون وہ عجب ذات ہوئے

کلمۂ الحق ہی کہ جز حق نہین موجود کوئی
ہم تو اسبات سی کچھ اور ہی اثبات ہوئے

٢٨٥ کل سے ہم بیٹھ رہی یار کے کوچے مین تراب
مورد لطف و کرم اہل کیا عنایات ہوئے

ازل سے دلکو الجھا کا کل دلگیر لے آئے
کہان سے کھینچ کی مجنون کو یہ زنجیر لے آئی

نکر مشتاق سی گھونگٹ کی کھاتے قتل کر حسرت
قضا تیری لیے کیا دمبدم کی تیغ سے آئی

ولہ

جو کسیکا کبھی کہا نہ کرے
اوس سے کوئی ہرگز التجا نہ کرے

یار کی گالیون سے جو خوش ہو
حق مین اوسکے وہ کب دعا نکرے

پہر بہائی مین اوسکو کیسے کہون
جو مرے درد کی دوا نہ کرے

یار ہی اوس سے نہ کہیو یارو
ہے وہ بیدرد کچھ دعا نہ کرے

آئینہ لوسکے وہ کہتا ہے
سامنے میرے کوئی ہوا نہ کرے

مجھکو پروا نہین تجس کی
مجھکو اللہ خودنما نہ کرے

عاشق بیقرار اوسکا ہاے
کسطرح عرض مدعا نہ کرے

گھر سے لپٹے وہ ابتلک نہ پھرا
ہجر مین کیون جگر جلا نہ کرے

ہمتو خوبون سے ہوگئے بے آس
کوئی خوبون سے آسرا نہ کرے

بوے گل سے کوئی پیا دے خبر
کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے ق

دلمین جسکے تو بس گیا ہے شراب
نام غیر اوہ کیون لیا نہ کرے

صنم کے دیکھنے کو ہاے دل کیا تلملاتا ہے
مجھے پہونچا دے کوئی وان اگر آتا نہین وہ یان
وہ مجھسے کہگیا تھا چاہیے گھر سے پھر آونگا
کہون کس سے کہا تھا جو قسم کرکے گیا تھا وہ
مننے کا وعدہ تہا نہ آیا ہو گئی سہ چند
کہو انصاف سے یارو مجھے کسطرح صبر آوے

کہان تک اوسکو سمجھاؤن گھبرایا آتا ہے
یہان تہ کی کردہ نہین کیا نہین کچھ مجھکو بہاتا ہے
تو کیون مایوس ہوتا ہی بہت آنسو بہاتا ہے
مرا ہمراز کوئی ایسا نہین اوسطرف جاتا ہے
کہے کون اوس سے ابھی آزیادہ کیون ستاتا ہے
خبر آنے کی جہوٹی بھی نہین کوئی سناتا ہے

ردیف یائے تحتانیہ

اوسکی زلف رسا کے ہون صدقے
مجھکو وان تک کہان رسائی ہے

عشق مین ...

کون اس درد کی ...

ولہ

ولہ

دیکھکر مجھکو کل کہا اوسنے — کون یہ ناتوان جاتا ہے
بولی اوٹھا اک مصاحب اوسکا تب — یہ وہ اسے مہربان جاتا ہے
توکر حلنے کے واسطے جسکے — غیر کی بات مان جاتا ہے

کیا تراب اوسکے آگے بولی اب
جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

ہین دیدۂ تر ہین مرے دریا کی تماشے — اے بہمن آ دیکھ یہ گنگا کے تماشے
کیون گھر سے نہ گھبرا کے لون راہ بیابان — دکھلاتی ہے وحشت مجھے صحرا کی تماشے
آنکھ اوسکی چھپک جا نہ پھر آنکھ لگا وے — دیکھے جو تری عاشق رسوا کے تماشے
یار وہ مرے گھر مین بھر آوے کہین اکدن — دکھلاؤن نہین اوسکو دل شیدا کی تماشے
عالم وہ کہان جو قد بالا کا ہے تیرے — دیکھے ہین بہت عالم بالا کی تماشے
آؤ لکو ذرا اپنے مریلے ملادے — بندہ ہون دکھاؤن تجھے مولا کی تماشے

کہہ اوس سے تراب اپنی تماشے یہ نہ بھولے
دیکھے نہین اوسنے ابھی فقرا کے تماشے ۲۹۲

سینے سے اگر یار یہ پیکان نکل جاے — قربان ہون کیون تیر یہ کیون جان نکل جاے
مرتا ہون غم ہجر سے دکھلا دے ذرا منہ — مشتاق ہون بیمار کی ارمان نکل جاے
آتا ہی تو آ وعدہ نہ کر راہ نہ دکھلا — صبر آے کسیطرح یہ خلجان نکل جاے
بس خال و خط و زلف سبھی ظالم و کافر — ہندو سے کہان بچ کے مسلمان نکلجاے
دیوانہ اوسے کرکے کہا لیلی نے دیکھو — مجنون کہین بی سر و سامان نکلجاے

ردیف یاے تحتانیہ

مرید دل مین سوا اوسکے نہین کچھ
کہان طالب کدھر بہاسے مطلوب

یہان نازل وہی دار وہی ہے
یہان موجود او رواحد وہی ہے

جو باز آئے صنم کی دوستی سے
تراب اسوقت مین زاہد وہی ہے

کیا روئیے فراق مین کیا آہ کیجئے
یاد صنم مین اللہ ہی اللہ کیجئے

ڈریئے خدا سے مانگئے اللہ سے پناہ
عاشق کی آہ پر نہ بہت واہ کیجئے

زلف و رخ کی فکر مین گذری ہے رات دن
ذکر اوسکا کیون نہ شام و سحرگاہ کیجئے

یہ بادئی کو تونے جھکائی بہت کنوین
مشہور کچھ تو جگ مین تری چاہ کیجئے

کوئی برہمن کرے نہ مسلمان کی رہبری
گر راہ حق سے ہم کو سواگاہ کیجئے

جو اک نظر مین شاہ ہون گدا ہیے کرے فقیر
اوسکا خطاب کیون نہ شہنشاہ کیجئے

راہِ وصول حق تو نہین دور کچھ **تراب**
صاحبدلون کے دل سے اگر راہ کیجئے ٢٩٦

نہ دلکو کا کل دلگیر بھائے
دوانے کے تئین زنجیر بھائے

نہ کر مجھسے حجاب اے لیلی شوخ
کہ مجنون کا ہون تیرے پیر بھائے

مین دل کو چھوڑ بیٹھا ہون بہ تقدیر
مری جی کو یہی تدبیر بھائے

وہ کب سنتا ہے ناصح تیری باتین
جسے معشوق کی تقریر بھائے

تو مت دکھلا مجھے شیرین کی تصویر
کہ مجھکو اور ہی تصویر بھائے

پر و بال اوسکے کب صیاد توڑے
اوسے تو وحشت نخچیر بھائے

ردیف یا تحتانیہ

دیوان تراب

جب دلا رام میری بر مین ہے

ولہ

وہ دلارام میری بر مین لپٹ جائے

ولہ

عدے کون اوس بیمر کیلئے	بوگھر گھر پھرے سیم و زر کے لیے
خبر اوسنے میری کسیدن نہ لی	نہ بھیجا کسیکو خبر لانے لیے
اودھر وہ کبھی پھر نہین دیکھتا	ترستا ہے جو اک نظر کے لیے
سمجھے عید ہو ماہ رمضان مین	اگر وہ ملے اک پہر کے لیے
کرم وہ کرے تو نہین کچھ بعید	کہ مشتاق ہون شب قدر کے لیے
سفر اوس سفر کو نہین سے کہتے مین	ہو کسب علم و ہنر کے لیے
ہم ایسا نہو گا رفیق و شفیق	ہین ساتھ رکھ لے سفر کے لیے
خوش آتی کاکل تو مکھڑے کے گرد	یہ ہالہ ہے زیبا قمر کے لیے
تو اپنی قبا کی ذرا آستین	بڑھاے مری چشم تر کے لیے
وہ پڑھے کو سودائی کہتے ہین لوگ	پھرے ساتھ اپنی جو لڑکے کے لیے
خدا نے ازل سے دیا ہمکو عشق	امانت یہی تھی بشر کے لیے
کرو عشق صادق کہ ہے فائدہ	ادھر کے لیے یا ادھر کے لیے

ہوا عشق مین اب تو بدنام خوب
ترا ب اک برہمن پسر کے لیے

جھوٹے ہے ایسا مجھے اوس گلبدن کے واسطے	باغبان کو تاک ہو جیسے چمن کیواسطے
یار بن سب مجلس عیش و طرب بے نور ہے	چاہیے کوئی شمع تابان انجمن کیواسطے
کھدو شانہ سے نہ او نے لچھے پیچ دل کی سو سے	کاکل پرچین و زلف پرشکن کیواسطے
تاز نہ دان گر رسا ہو زلف جانان بیش ہے	رسی چھوٹی چاہیے چاہ ذقن کیواسطے

چشمہ دندان ہے لب اوسکا سکندر کیطرح	سبزہ خط خضر ہے زلف سیہ ظلمات ہے
دل کی شہ ہر عشق کی بازی تو نہین جیتی لی	جی نہین ہارا کبھی تو زرہ کہتا مات ہے
طفل بازیگر ہے میرے تئین کیجیہ تیلی کیطرح	بیٹھ رہن جا ہو دن بھر گر اوسکی ...

۳۰۳ عشق کا دعوی ہے مجھکو یار شاہد ہے تراب
گرو ہی منکر ہو تو مدعا اثبات ہے

وہ دلبر سر پہ آپہونچا خبر لے	الٰہی اب مین جاؤن دل کدھر لے
مین اوسکے غمسے مرتا ہون کوجا ہے	خدا کیواسطے میری خبر لے
گیا خشک ہو جاتی ہے سر سبز	جہان جاتا ہون مین یہ چشم تر لے
اگر جنگل مین جاؤن آگ لگ جاے	کہان بیٹھو نہین یہ سوز جگر لے
حقیقت کا مزہ سالک نپاوے	طبیعت ہے نہ جبتک خوب مر لے
نہ جسے جیا ہے وہ اک جیتو نہین مارے	پھرے سے ہے ناحق اب تیغ و تبر لے

۳۰۴ تراب اوس بتکو ڈر ہو گر خدا کا
تو بندہ ہو مرا دامن پکڑ لے

مرے دل کا غم یار ہی جی سکے	مین لاچار ہون مجھسے کیا ہو سکے
رولایا مجھسے جسقدر عشق مین	کوئی اسقدر اور کب رو سکے
نہ ہے صبح و مسا کا جدائی کا ہو	شب وصل مین وہ کہان سو سکے
کبھی ہکو وہ منہ لگاتا نہین	کوئی یار سے بات کہہ تو سکے
تراب اوسکو دی عشق بیچی کا تخم	صنم دل مین لینے اگر بو سکے

ردیف یائے تحتانیہ

دیوان ...

دیوان میان تراب

ردیف یاے تحتانیہ

خفاش کو کب عمر کی طلعت نظر آوے	ناصح تجھے معشوق کی پہچان کہان ہے
جبتک کہ مری بر مین نہ اوسکا وہ دبر	صبر آسکے مرے دلکو یہ امکان کہان ہے
احوال مرا دیکھکے کہتے ہین اطبا	اس درد کی مان دار و درمان کہان ہے
مجنون کو ترے چاہیے صحراے قیامت	اس وحشی کو یان وسعت میدان کہان ہے
اوس طفل برہمن سے کبھی دل نہ ہٹے گا	کافر سے جو بھاگے تو مسلمان کہان ہے

۳۰۸ کسطرح تراب اوسکو مین بہ کردن اپنا
یوسف کی خریداری کا سامان کہان ہے

شب ہجر انسی ترتا ہون تجھے بی غمکی بیماری	وہ آندم یار کہتا ہے تجھے ہے دم کی بیماری
الٰہی خیر کیجو درد مند اپنا ہوا وہ خود	دعا جسکی کرے تھی رفع اک عالم کی بیماری
ترا عاشق بچارا ارز و سے دل کا ہارا	یہی ہے سخت بیرین بنی آدم کی بیماری
تو اپنی آستین رکھ دے مری آنکھون پہ ٹک ہنسکی	رلاتی ہے مجھے اس دیدۂ پرنم کی بیماری

۳۰۹ تراب آزار سے دل کی خبر کیا ہے طبیبون کو
کہے بن کیسے ہو تشخیص نا محرم کی بیماری

اے شاہ تو نے کچھ بھی لحاظ گدا نہ کی	مجھ بینوا کی طرف کبھی اعتنا نہ کی
معشوق تب ایاز ہوا بادشاہ کا	مولیٰ کی بندگی میں جو بیاو نے خطا نہ کی
وہ بیوفا تو مارکے مجھکو چلا گیا	افسوس عمر نے مری کچھ بھی وفا نہ کی
روتا رہا مین کچھ نہ کہا ہنسکے چل دیا	ویسی تو ہاے اوسنے کسی پر جفا نہ کی
دیکھا جو درد مند کو اوسکے طبیب نے	ق تجویز رفع درد علاج شفا نہ کی

[illegible]

نہ کھہ تو کلھری یہ اپنی نقاب جانے دے
اوٹھا سے منہ یہ برقع حجاب جانے دے

نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار
مجھے بہشت مین حجت حساب جانے دے

تو ساقی اپنی خط و چشم سیگسار کو دیکھ
لحاظ تشنۂ بنگ و شراب جانے دے

ندیم حریفون کو بھر بھر کے جام سر خلاف
نہ دل جلا یہ طریق کباب جانے دے

وہ اپنی گھر سے پھر آویگا جلد اے مشتاق
تو دل سے ہجر کا اب اضطراب جانے دے

جو اوسکو خواب مین دیکھا تو کیا ملا تجھکو
خیال خواب نکر ذوق خواب جانے دے

وہ بیوفا کا نسے مجھسے نام لے نادان
اوسے نہ خوب نسر کر انتخاب جانے دے

لگا تو شوق سے بحر محیط مین غوطہ
کہان کی موج کہان کا حباب جانے دے

۲۱۴
بتون کو دعوی خدائیکا ہے معاذ اللہ
نہ التفات اوو ھر کر تراب جانے دے

وہ غم مرا نہ کبھی دیکھ بھال کے روئے
گلے مین غیر کے جو بانہہ ڈال کے روئے

یہ کیا عقیدہ ہے یار و یہ کیا محبت ہے
کہ پیر سے دم رخصت نہ بالکے روئے

شفیق اونکو سمجھے وہ یا نغ بانغ ہوا
جو ڈھیر سامنے ایک خر دسالکی روئے

قدیم یار کا رونا نہ اوسکو آیا یاد
جب اوسکی ہجر سے اوباش جال کر روئے

سہی ہجر کی کنجو مین کسطرح جھٹا
بہت فراق مین دان نبید لال کر روئے

ہوا نہ دامن مژگان تر ذرا اپنا
تراب ہجر مین ایکی سنبھال کر روئے

بازار گرم یار سے اغیار کی ہوئی
ارزان مٹھائی حسن کی بازار کی ہوئی

ردیف یائے تحتانیہ

[illegible] کی جو مجھسے غیر کی تعریف کی تراب
وہ بات ناپسند مجھے یار کی ہوئی

۲۱۵

ولہ

دل کی ساتھ اسقدر نہ [illegible]
[illegible] جورات بھر نہ [illegible]
[illegible] کیا تھا وہ دو گھڑی کا قرار
کسطرح کٹے وہ پھر نہ [illegible]
[illegible] دل اوسکا جلے کیسے
[illegible] جسکے وہ پھر نہ [illegible]

[illegible] ہاتھ اوسکا [illegible] نسیم [illegible]
[illegible] ایک ہی ہاتھ [illegible] دام مین [illegible]
[illegible] لوا کے گردام مین ندو صیاد
لین عاشق [illegible] چشم تر [illegible]
اوس نسیم سے ہستین [illegible]
نسیمن ادس گلبدن کی [illegible] خوشبو

راہ

ام ہندسے کی اسطرف سر کھلے | دل جو اک طرف بیٹھنے لگے

دستگیری تراب اوسکی کر
غیر کے ہاتھ جب لگانے لگے

گویے کیسے تیرے قمر نہ لگے
بارک اللہ کیا جمال ہے واہ
سنتو ہے میرے اک جہان ہی خبر
جسکو ہرگز نہو خدا کا ڈر
ابرو خم کا ہے کچھ اور ہی گھاٹ
تربھی ہتون سے بار بار نہ مار
عین گرمی مین رہ گیا تھا ادھر
کیفیت دل کی کچھ سنجان پڑے

خوبرو ئی مین کوئی اثر نہ لگے
منہ چھپا نے کہین نظر نہ لگے
آپ تک کس طرح خبر نہ لگے
اپنے کافر سے کسکو ڈر نہ لگے
دم کو اوسکے دم مگر نہ لگے
دیکھ زخم اور زخم پر نہ لگے
کیون ادھر آنسو نکی جھڑ نہ لگے
دل کسی کا کسی پہ گرنے لگے

جسکے ہی مودہ چار چشم تراب
کب مری آنکھ پھیرا دو ھر نہ لگے

اندنون جھٹکا کہین ادہر یطرف صیاد ہے
سادہ لوح اوس ہمن والے کو مت جا کوئی
مار کی عاشق کو کنز راہ اپنی گھر کی لی
مثل باد تند چلتی ہی سواری جسکی تیز
خوش ادائی کی صفت کس سے ادا ہوئے کی

بلبل بیتا نے کہدینا مبارک باد ہے
گرچہ بھولا ہی پر اپنے کام کا استاد ہے
شہر مین چار دطرف غل ہے یہی فریاد ہے
اوسکے بستی مین تو مشت خاک ہو برباد ہے
ہر ادا شوخ مین اوسکی نئی ایجاد ہے

عشق کی رہگذر مین دسے تراب
خوب تم چلیو سنبھلکر بیٹھے

خریدار اپنا جو پایا مجھے
کیے اوسنے مجھپر ہزارون ستم

رقیبون سکے بر مین رہا تو نہ تون
گیا اوسکی مجلس مین جب مدعی

فغان سنکے میری وہ کہنے لگا
وہ گھر لسے بیٹھا خوشی کر رہا

مین قاصد کا منہ کیون نہ میٹھا کرون
مری طرف رخ کرکے کہتا ہے یار

مین جاؤنگا مجھکو نہ روکے کوئی
خدایا خبر سچ کرے آسے جابے

تو دل سے لیکے ٹکڑا دکھایا مجھے
بہت عشق مین آزمایا مجھے

مین رو ٹھانہ کب ہی ستایا مجھے
بٹھایا اوسے اور اوٹھایا مجھے

مین سوتا تھا کسنے جگایا مجھے
مزہ درد و غم کا چکھایا مجھے

یہ مژدہ تو اوسنے سنایا مجھے
اودھر جلد لیجا خدایا مجھے

زبردست نے اک ملایا مجھے
گر دم ناک مین غم سے آیا مجھے

نہین کم ہے ظل ہما سے تراب
وہ زلف پریشان کا سایا مجھے

۲۲۱

بہت اوسنے ایکی ستایا مجھے
نہ تھا مین قسمی ہونسے اوسکے خبر

یہ کون اوس سے میری طرف سی کہے
نہ پیغام پہونچا نہ کوئی خط لکھا

نہایت جلایا کرہایا مجھے
گیا گھر وہ دے کر بھولایا مجھے

غضب تو نے رستہ دکھایا مجھے
بھلا دل سے اپنے بھولایا مجھے

ردیف یائے تحتانیہ

دیوان تراب

عجب عاشقی کا ... دلایا مجھے
... اور ہنسایا مجھے

یہ پردے مین کس کے ... تراب
... چھپایا مجھے

۲۲۳

ولہ

مرض کی کیفیت بیمار جانے
قدر بلبل کی کیا دلدار جانے

الٰہی در د مند اوسکو ...
کہین ... آزار جانے

شب ہجران کی ہی کیسی بڑی رات
... جانے

ولہ

لکھوں اوسکو مفصل حال مین کیا	جو بیچے کو مرے طومار جانے

۳۳۳ جو لذت وصل مین ہے ہجر کے بعد
تراب تشنۂ دیدار جانے

جو ابرو کو تیرے تلوار جانے	وہ قاتل اوسکے ہتھیار جانے
وہ جان سخنے کو اپنے کیا حلال و	جو عاشق کا فقط جی مار جانے
کرے ناصح نہ پھر بیکار ملامت	محبت کے اگر اسرار جانے
جو غمخوار ہی کرے مارو کسی کی	اوسے کیونکر نہ کوئی غمخوار جانے
نہین کچھ عشق کے دریا کا پایان	کوئی کیا اوسکا وار و پار جانے
خدا کے واسطے اوسکا نہ لو نام	جو کعبہ کو در و دیوار جانے
نہین اوس سے زیادہ کوئی نادان	جو بندے کے تئین مختار جانے
نتیجہ ہے یہی مخدومیت کا	مجھے اپنا وہ خدمتگار جانے

۳۳۴ تراب اوسکے کرم کا اسرا رکھ
وہ جانے آگے اوسکا پیار جانے

گلی مین اوسکی تصویر نکا آج میلا ہے	یہان فراق مین عاشق پڑا اکیلا ہے
نپٹ سمجھو ہجر مین کیا واردات ہی مجھ پر	ہجوم آہ ہی اور انسوؤنکا ریلا ہے
کٹھن ہی صبر غم عشق کس سی کھایا جائے	کہ دو لکا ہی نچ تو میٹھا نہین کریلا ہے
وہ بازیگر نے تماشا مجھے دکھایا خوب	عجیب عشق کی پردہ مین کھیل کھیلا ہے
تراب عشق مین اوس برہمن بچہ کی	گرو ہی کون ترا آن تو کسکا چیلا ہے

[illegible]

اودسکے کیا ہو راستی جسکے سراپا مین تمام
کیون نہ پہلے بیت تاریکی شب دیجور کی
مار ہو دیتے ایاز دشتاد کو بلا تصہ مین
ہند دفا کی [illegible] کیا [illegible]

کج خرامی بیچ لگادی [illegible] رانی چھا گئی
رخ پہ تیر سے زلف کی جلوہ نمائی چھا گئی
اریہین ادرہی [illegible] نور نمائی چھا گئی
جبتک [illegible] نظار جدائی چھا گئی

[illegible] دل [illegible] حیا [illegible] اک [illegible] چھا گئی

کہ راستہ مجھسے کیا اوس [illegible] پوچھیے
کیا کرین کچھ وقت رخصت [illegible]
نا ظر نازک [illegible] اوسکے بار [illegible]
گورہی کہہ پہ اوسکی لہراتی ہی کیا زلف سیاہ
جو خدا کیواسطے کب ہی نہ پوچھے آپ کو
حال میرا صاف کہدیگا رقیب مدعی
سو کی گھر اپنا کہا مومن کا دل کیا جان
جو نہ ملتا ہی تنہائی مین معشوق کے ساتھ

مجھسے کیا [illegible] ہر ارشتین [illegible] پوچھیے
[illegible] اوسکی شکن سے پوچھیے
ہمین [illegible] یکبار ہم اوس نازنین تو پوچھیے
زہر اس کا کا مار یا ہین سے پوچھیے
اوسکو ناحق ہم کسی اور کہین پوچھیے
آدمی کا عیب ابلیس لعین سے پوچھیے
خوبی اس [illegible] کی اس مکین سے پوچھیے
کیفیت اوسکی کسی خلوت گزین سے پوچھیے

۳۳ ہجر مین منہ دیکھا اوسکا در ہوتا ہی ہمین
کیا تراب غمزدہ اندوہگین سے پوچھیے

وہ دوست اگر چاہی تو دشمن سے بچاوے
ایمن نہین کوئی فتنہ دور فلکی سے

شرم اوسکی نگہبان ہو جیتون سے بچاوے
اللہ تری گردش دامن سے بچاوے

[illegible]

کسکو لکھون حال اپنا کسسے کہہ نامہ بر	ترک اوس نے ابکی بالکل نامہ و پیغام ہے
وصل کی امید ٹوٹی ٹل گئے وعدے بہت	وقت گرمی کا گیا سردی کا اب ہنگام ہے
یار کی کوچہ میں کتنی ہمکو دیتے ہین دعا	کہتے کہتے ہین یہ عاشق لا تو دشنام ہے

۳۳۲ وہ رہے جگ مین سلامت عشق مین جیسے تراب
یہ ملامت خلق کی سہنا ہمارا کام ہے

دل مین جو بیٹھکے جھٹ خواہش ہمکلامی کرے	ایسے کافر کو خدا جلد مسلمان کرے
پیرہن پھاڑکے زاہد تو کرے رقص سماع	جب اداسے وہ صنم جنبش دامان کرے
عشق مین ہم تو خدا آپ بھی کرتے ہین دعا	خوش رکھے دوست کو دشمن کو پشیمان کرے
واہ کیا خوب ہے مجلس مین تری باغ و بہار	یہ حکایت جو سنے نقل گلستان کرے
زلف لکھے اوسکے جو شاعر ہو پریشان خاطر	جمع کسطرح وہ اشعار سے دیوان کرے
دلمین ہے غمکا نزول آہ نہ کیونکر ہو ملول	تنگدل زیادہ کہان خاطر مہمان کرے
ابر رہتا ہو مری آب روان آنسو کی	وہ بت شوخ نہ گنگا مین اشنان کرے
دلکو مین بیکر دھڑکی رکھا اوسکے لیے	ورنہ یہ وحشی ابھی سیر بیابان کرے
ڈالکے مجھپہ یہ مشکل وہ گیا اپنے گھر	وہی پھر آئے تو مشکل مری آسان کرے
وہ تو آتا نہیں یانہیں نہیں دان جا سکتا	کسطرح کوئی ملاقات کا سامان کرے

۳۳۳ عشق مین اپنی حقیقت تو کھلی مجھپہ تراب
کہین اوسکو بھی خدا صاحب عرفان کرے

کون زلفون سے ادلجھ دلکو پریشان کرے	کون منہ دیکھ تراب کو حیران کرے

ولہ

ردیف یائے تحتانیہ

۳۳۵
گرچہ خود ہے تراب سیف زبان
بات کہتا ہے اوسے ڈر ڈر کے

جانان نہین کرتا ہی سفر اپنے وطن سے — عاشق کی یہان جان نکلتی ہی بدن سے
اب سینہ پہ داغ دکھاے کسے بلبل — لالہ تو گیا ٹوٹ ہزارے کی چمن سے
کیا لگ گئی ہے ٹکٹکی حیران ہے نرگس — اوسکی بھی کہین آنکھ لگی میری سجن سے
ہرگز نہ گمان سی ہو خط صدگو ایسا — ڈرتا ہون مین جیسا ترے ماتھے کی شکن سے
کوئی لاکھ بناوٹ کرے ہرگز نہ ادا ہو — ہوتی ہی ادا اوسکی جو بیساختہ پن سے
بلبل نے کہا گل اوسے کل ہی بیہودہ جتکا — بولے نہ کوئی آج ترے غنچہ دہن سے

۳۳۶
کسطرح تراب اوس سے ملون کی وہ کیونکر
نزدیک ہی وہ جان سے اور دور ہی تن سے

بچتا نہ کسیطرح یہ دل چاہ ذقن سے — گر یار نہ کستا اوسکی زلفون رسن سے
زلفون نے نہ سب چھانب لی رخسار کو اپنے — آتی ہے بلا جگ مین بہت سر کہن سے
مرجان کہان و کہان جان کا ٹکرا — اوس لعل کو نسبت نہین یاقوت یمن سے
کہتا ہی وہ صراف بچہ دلکو مرے دیکھ — ناخوش ہون مین اے قلب تری کھوٹی چلن سے
آنکھون ہی لیلی کی رم آمو وحشے — کیون دل نہ لگی قیس کا صحرا ختن سے
مت گور پہ رکھ ہاتھ کسیکے دم تلقین — مردہ وہ کہین ہاتھ نکالی نہ کفن سے

مفتون ہوا جسپہ تراب ایسا مسلمان
اللہ بچاوے وہ بت شوخ کی فن سے

ردیف یای تحتانیہ

ولہ

۳۳۹ لوح لے رقم عشق مٹا ولگاؤ ہین — ہاتھ سے جسکے یہ نقش و نگار آیا ہے

وہ بت شوخ مری حال کو کیا جانے ہے — غم ہے جو مجہ پہ گذرتا ہی خدا جانے ہے

عشق مین ہمنے تو کچھ اپنا بھلا دیکھ لیا — کیا ہوا کوئی جگ مین برا جانے ہے

ق

دلربا پھر مرے یار نہ کوئی حرف کرے — بیوفا ہے وہ نہین رسم وفا جانے ہے

اب ہی لڑکا ہے خیر لیا ہے اوسکی ہو — وہ پری چہرہ فقط ناز و ادا جانے ہے

ہمکو کہتا ہے برا جان سے کے ماشوقا — بیخبر تجھسے نہین کچھ تو بھلا جانے ہے

وہ مسیحا ہو بہر خدا تو مین کروا دیکے دعا — درد کی اپنی نہین کچھ جو دوا جانے ہے

اسطرح آنکھ ملائی دل مسکین تجھسے — وہ تو جیتون کو تری تیر قضا جانے ہے

ہمکو کیا سمجھیگا وہ ہینو بچارے ہین فقیر — شاہ خوبان ہے وہ کیا قدر گدا جانے ہے

۳۴۰ کیون جدائی سے تراب اسکی تو مضطر ہے بہت — وہ تو ہے تجھسے ملا جسکو خدا جانے ہے

ولہ

آیا ہی سر در پہ کوئی دور سے چل کے — مشتاق ہے مل اوس سے ذرا گھر سے نکل کے

ق

دیدار کا شوق اپنی جو اظہار کیا مین — وہ شوخ پریزاد لگا کہنے یہ جل کے

ارنی تو یہان کہکے بہت مر گئے عشاق — اس وادی ایمن قدم رکھو سنبھل کے

کل اوسنے مجھے دیکھکے جھٹ آنکھ چرائی — انکھین مری بھر آئین اور آنسو پڑے ڈھل کے

ہر پیچ دگرہ مین عجب طرح کا پھندا — بل جائیے اوس زلف گرہ دار کی بل کے

پہچانے اوسے کون جو آپی ہو خدا وے — آتا ہی جو ہر وقت نیا روپ بدل کے

ردیف یای تحتانیہ

گر شہید تیرے ہر رخ یہ ذرہ ہی اولٹ	دو رہ جو ہرسے پا کا دامان نکالے
گھائل تو ہے عاشق پہ معشوق قربان	بدم ہو اگر تیر کا پیکان نکالے
لیلی کی مژہ چبھ گئی مجنون کی جگر مین	کیا پانؤن سے وہ خار بیابان نکالے
جو دیدہ و دانستہ کرے تیرے تجاہل	کیا اوس سے کوئی جان کی پہچان نکالے

۳۲۲ کافر کو رے راہ محبت مین ہو بدنام
کوئی جگ مین تراب ایسا مسلمان نکالے

خدا بچاوے وہ کافر بچے کی چتون سے	لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے
ٹیچ دی کہین زاہد کو رشتہ زنار	نکالو واسطے سلیمانی اوسکی گردن سے
بہت نہ جھاڑ جھٹکا وے تیکے خاک سر دامن	غبار دل مین نہ رکھ یار پاک دامن سے
وہ گھر مین بیٹھ رہا کیون نہین نکلتا ہے	نکل نجائین کہین عاشقون کی تن سے
کہان کی ہولی کہان کا بسنت کیسی بہار	یہان تو آگ لگی ہے اسار ساون سے
جو در دیر کسیکی نہین سمجھتا کچھ	نہین تو کام پڑا اوس جوان پرفن سے
کسیکو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین	جو چھپ کے سبکی طرف دیکھتا ہی چلون سے
لگا ہی دلپہ مری گھاؤ جسکے غمزے کا	دہڑ ٹانکے اوسی نے مژہ کی سوزن سے
چمک نے جسکی کیا یار و چاندنی مین یہ کھیت	مین خوشہ چین ہوا اوسی ماہرو کی خرمن سے
چمن مین دیکھ پڑی جسکو چار دن کی بہار	وہ کیا سمجھ کے دل اپنا لگا دے گلشن سے

جو کام اوسنے کیا دوستی کے پردے مین
تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

ولہ

ردیف یائے تحتانیہ

ولہ

عشق سے کی کاروبار میں گذری
معتبر زندگی وہی جو تراب
یاد محبوب دلگار میں گذری

اوسکا دکھ پوچھ جسکی عمر تمام
بہت باغ دہر بہار میں گذری

کل ہوئی یوں ہی نفس میں
ساری ہماری عمر دیار میں گذری

بن ادس کے تمہارے اگر گذران
جو تجھے سے پھر جدا بھی گذری

جسکی عمر بھی ہوئی ایسی ہی بلا میں گذری
اوسکی جانے بلا زمین کب

وہ قاتل ہے ٹرا غمزہ ترا دیکھا ہم تجھ پر کون
نہیں بندے دے کی قدر اوسکی چتونی کو
تھا ہوا نگہ دکھا کر لگا کہنے وہ متوالا
ادھر کو ادس کمان ابرو کا ناحق ہم پہ کر گیا ہے
نہیں لگتی ہے جس پیار کی اوسکی وہ کیا تجھے
میں اک تعویذ عجب لکھ کر دیا میں بھاتا تھا
ادس غمخوار مت کہنا وہ کہ غمخوار ہے یارو

حنا سے کشت خون جنسے پر اب ہاتھا باندھا ہے
بڑی افسوس مشاطہ نے انعی باندھا ہے
مری انکھوں کو تیرے نرگس بیمار باندھا ہے
رگ جان میں جسکے تیر کا سوفار باندھا ہے
وہ ظالم سنگدل جسنے میرا دار باندھا ہے
تیسوں نے سنا جل بلکے کیا طومار باندھا ہے
کسی نے بھی کہیں مشرق کو غمخوار باندھا ہے

تری تسبیح کو دو دو رسی رشتہ ہے نہ توڑا وسلو
تراب اوس برہمن دانے زنار باندھا ہے

۳۲۶

دل تجھے کیسی بیقراری ہے
کبھی اسنے تجھے نہ یاد کیا
غیر کے گھر وہ آکے بیٹھ رہا
منہ سے قاصد کے خوشخبری
وہ تو کرتا ہے وان دنوں کا بچار
کد واوس سے مت تجھے جلیٹھ کی راہ

کسنے آنے کی انتظاری ہے
تجھکو یوں جسکی یادگاری ہے
یہ بھی کوئی راہ و رسم یاری ہے
وصل کی پھر امیدواری ہے
ہجر میں یان نفس شماری ہے
ماہ بیبا کہ ہمیں بھاری ہے

نہوئی ہوگی یوں کسیکی تراب
غم سے جو کیفیت ہماری ہے

یارکو دان شکار میں گذرے
یان مجھے انتظار میں گذرے

۳۲۶

ولہ

جان بخشی سے بہت ذکر تجھے قسم قرآن کی
جان ہی بہ باد دی سوگند اپنی جان کی
ہو گیا دم میں چھاڑ دی انکا عہد جہاں کی
دیکھتا یار دیدہ گردش یار کی دامان کی
رشک سے ہم بخشان کا جار لو ہو ۱

ردیف یائے تحتانی

[illegible]

ردیف یائے تحتانیہ

منہ کی آشنا نہین ہوئی حاصل یہ رسوائی | ملا پھل عشق کا اچھا محبت کی سزا پائی
نہ جانا ہو لگا کسیکو پھر کوئی مومن و کافر | کہ سب مین بیوفا آخر خصوصًا یار ہرجائی
جب اپنے گھر گیا جانان تڑپکر رہگیا مین ہان | مجھے یون چھوڑ کر گریان اوسکی چھین دامن لی
مرا دل غم کا مارا ہی کہ دلبر گھر سدھارا ہے | کسے یارو گوارا ہے یہ مہجوری یہ تنہائی
وہ عاشق نہیں سعدا کا ہر جو دشمن اک گدا کا ہے | اوسے کیا ڈر خدا کا ہی وہ اک کافر ہے سودائی
شب خط اوسنے لکھا مجھکو نہ کوئی قاصد اودھر بھیجا | خدا اوسکو رکھے جیتا مجھے بھی نہ شکیبائی

ترابؔ اوسنے قسم کی تھی کہ پھر آونگا مین جلدی
سبب کیا ہے جو ابتک بھی نہین تشریف فرمائی

رخ پہ خط سبز کی تحریر دیکھا چاہیے | سورۂ یوسف کی یہ تفسیر دیکھا چاہیے
مجھسے وہ کہتا ہے کیا دیکھیگا تو میرا جمال | گر یہی ہے یار کی تقریر دیکھا چاہیے
اوس پری کی آنچ مین ٹھہرا نہ کچھ سیناو لب | جل کے خاک اوسکی ہوئی اکسیر دیکھا چاہیے
شمع جسکا نام لی منہ سے تو جل جاوے زبان | اوس پری رخسار کی تصویر دیکھا چاہیے
اوس کمان ابرو کی بڈھب پڑی ہے ترچھی نگاہ | کس پہ اب لگتا ہے سیدھا تیر دیکھا چاہیے
جسکو طفلی مین نہ تھی کچھ درد اپنی پیر کی | نوجوانی مین اوسی یا پیر دیکھا چاہیے
وہ تو بن ہتھیار مارے ڈالتا ہے الامان | ہاتھ مین جسوقت ہو شمشیر دیکھا چاہیے
پھر لگی میری نظر اودھر ہوئی مجھسے خطا | بخشتا ہے اب مری تقصیر دیکھا چاہیے

وہ دل آزار اپنے عہد دلربائی مین ترابؔ
کبتلک مجھسے رہے دلگیر دیکھا چاہیے

۳۵۳

کون کہتا ہے فقیروں میں تراب آیا ہے رند
رند مشرب تو ہوئی صاحب عرفان کہتے

آشنائی میں تو خوبوں کی برائی دیکھی — دل ملا بس کہ بہت اوس سے جدائی دیکھی
ام رام اوسکو سمجھ کہتے ہیں اور ہو مین — بندگی میں بت کا فرسے خدائی دیکھی
منہ سے جو آیینہ رہتی ہیں جو بہت سادہ وصاف — دلمیں اونکی نہ کبھی ہمنے صفائی دیکھی
آستان بوسی کی جو دیسکی ہوس شاہوں کو — اوسکو ارمان ترے در کی گدائی دیکھی
اوسکے جال سے سب عشق میں چھوٹی لیکن — یار سکے دام سے دلکو نہ رہائی دیکھی
ذرے ذرے سے وہ کیونکر نہ کرے الفت و مہر — جسنے ہر شے میں تری جلوہ نمائی دیکھی
تر ہوئی آنکھ مری خشک ہوا خون تمام — جب اودھر سے میں نے سر منہ پر رکھائی دیکھی
بے اثر جان گئی اے آہ صنم کہتا ہے — آہ مشتاق کی سب بادہوائی دیکھی

۳۵۷

آپ بدنام ہوا یار کو رسوا نہ کیا
اف ترے دلمیں تراب اتنی سمائی دیکھی

اسطرح وہ اک جلوہ دکھا کر گیا جی — پھر جینے کی خواہش نہ رہی ہار گیا جی
ناصح نہیں کوئی ایسی جو اپنا گنوا تا — دل ہو اوسپہ ہوا شیفتہ لاچار گیا جی
معشوق سے کسطرح کوئی جان بچاوے — عاشق کا تو اک آن میں سو بار گیا جی
دم دیکھ رکھا اوسکو دل الجھی جی تو کی راہ — جب سامنے اوسکے کوئی بیمار گیا جی
تاریکی گو اوسکے نصیبوں نہیں لکھی تھی — ہو گورے کی زلفوں میں گرفتار گیا جی
از بہر خدا مجھسے نہو دور تو پیچ کہہ — کسطرف ترا ان دنوں اے یار گیا جی

ردیف یاے تحتانیہ

[illegible]

کیا لب لعل یار جھوٹا ہے	سچ اک بات بھی نہ ہمسے کہی
اوسنے گنگا پہ جا کیا اشنان	اشک سے یان لہو کی ندی بہی
جسکو ہے حسن کج منش کا عشق	اوسکو بھائی اداے کج کلہی
دود سے جل گیا جگر جسکا	وہ تو پیتا ہے پھونک پھونک دہی
کہدو اوس بیوفا سے اے یارو	بیوفائی تری بہت مین سہی

باز آیا تراب تجھسے اب
حق مین اوسکے تو مصلحت ہے یہی

ردیف یای تحتانی

جسکو بولی سنے بادشاہی دی	عاشقی نے اوسے گدائی دی
پوچھو محمود سے ایاز کا حال	بندگی مین مجھے خدائی دی
مت کرو فعل حق پہ چون و چرا	عقل کو یان نہین رسائی دی
خوش قدونکا کیا سراپا خوب	کج خرامی اور کج ادائی دی
دل فرہاد تلخ کام رکھا	لب شیرین کو یہ مٹھائی دی
پاے لیلی مین کفش مخمل ہو	قیس کو یون برہنہ پائی دی
دامن دشت مین بھرا خس و خار	صحن گلشن مین دل کشائی دی
شب دیجور کو کیا تاریک	ماہ تابان کو روشنائی دی
پشت آئینہ مکدر ہے	منہ پہ یہ صیقل و صفائی دی
چاہ عاشق سے ضبط ہو نہ سکے	دل مین معشوق کے سمائی دی
اک طرف کی ہے رندی و مستی	اک طرف زہد و پارسائی دی

[illegible]

دل میں عاشق کے جو بھرا ہے ذوق
عشق کی آنچ اس تنور میں ہے

ولہ

خود جمیل اللہ ہو دوست رکھتا جمال
خوش ہوا اوس سے میں اور دلمیں آیا یہ جوش

تب کہا اوس سے کہ پیارے ہو دیکھ میری یہ بات
الفت و شفقت سے دل اُڑ کو نکالینا لطف

جو ستم کرتا ہی اپنی ساتھ ہی دشمن وہ دوست
گو می ناب حقیقت سی بھرا ہو جام دل

حق میں اوس محبوب کے نازل ہے آیت
کلمہ چند اسکو تلقین ہدایت سے کیجیے

تب کہے جو کچھ سمجھکے اوسکے رعایت کیجیے
پیر کے دلمیں عقیدت ہے سراسر کیجیے

لطف اوسکی ساتھ بحد و نہایت کیجیے
ہر جوارح سے شریعت کی رعایت کیجیے

حق کا جلوہ دیکھکے صورتمین خوبونکی تراب
ملک ہندستانمین سیر ولایت کیجیے

عبث خلاف کیے شیخ اوس برہمن سے
وہ بت تو بنکے دکھاتا ہے صورت اللہ

بزور پنجہ وہ دامن پکڑکے کہتا ہے
لیا تھا دلکو مری زر گری اوسنے تبھی

یہاں تو جل گئی ہو رہی ہاں منو ری یہ بھاگ
وہ برہمن ہے جو نہیں برہ کی لگتی آگ

کبھی نہ عشق میں کرتا میں اوسکا پردہ فاش
صنم سے کیتو مسلمان کر دو سے ڈرے

بہار لالہ و گل چار دن ہے بیش نہیں
صبا ادھر تو نہ آ ہے گل ادھر لیجا

کری جو رشتہ زنار تار سمرن سے
جب اپنے دانت ملے ہیں وہ منجن سے

تو گل کو خار سمجھ کے جھاڑ دامن سے
جب اوسکی روپ کا تھا بھاؤ تا دکھنے لیے

اوٹھیں ہجر میں کیوں حیلگمان کرتے
تو بھولنا نہ کبھی وہ مری برہ من سے

جو دیکھتا وہ مری طرف کھل کے چلوں سے
نہ اپنی یا تجھے یہ ٹکا لگادی چندن سے

خزاں نے سیر کیا مجھکو سیر گلشن سے
مرا دماغ ہے تر اوسکی بو ہی چکن سے

ناصحا کیا بات تو جھک دل سے وہ جلا ٹوٹی
اوس پری رو درشک پہ جو چور میں ہے
دل نے معشوق سے جو چر میں ہے
وہ عجب لذت ہے جو بھوڑا
خطرے چھٹے نفس میں
دل تو غرق ایک سبز نور میں ہے
دیکھ برق کی ہر صبح میں
وہی صورت جو کہ وہ طور میں ہے
ہے عدم کے سوا بطون میں کیا

دیوان جہاں

ردیف یای تحتانیہ

یار و کیا دیکھتے ہو منہ میرا — بیکلی کیا مری تماشا ہے
یان تو آنسو کا لگ رہا ہے تار — ہر مسلسل لڑی تماشا ہے
کبھی لعل اور کبھی گہر ہے اشک — دیکھ اے جوہری تماشا ہے
قاصدا اس سے کیجیو جسکی — صورت کافری تماشا ہے

ق

جلد آ دیکھلے تراب کا حال — یہ بھی اک آخری تماشا ہے

خوش وہی دل ہے جو درد یار غمناک ہے — جسمین کچھ گرمی نہین وہ آدمی کیا خاک ہے
بلبل گئے اور کیا ہو عشق کا تیرے اثر — داغ ہر لالے کا سینہ گل گریبان چاک ہے
حیلہ و مستی وہ میرے کام مین کرتا ہے کیا — کام مین اپنے جو ایسا تیز اور چالاک ہے
دامن اوسکا ایک دن بھی ہاتھ لگ دیتا ہے حیف — گردش اوسکی ہے غضب کیا گردش افلاک ہے
دل جو لیتا ہو کبھی چھپ کے کبھی کھل کر — دلبر اوسکو مت کہو جی چور ہے قزاک ہے
منتظر دیدار کا ہون اوس سے کہیو جلد آ — آنسوؤنکی تار سے آنکھون میں بھی دم اٹکے ہے
رند بیتو نسی کہنا چھپ کے میخواری کرین — دختر رز پر تو بیٹھے محتسب کی تاک ہے
بت جو دامنگیر ہو میرا تو تر دامن نکہہ — بیٹے جسکا ہاتھ پکڑا وہ تو دامن پاک ہے

عشق مین پروا نصیحت کی نہین رکھتا تراب
زند مشرب ہی قلندر ہے بڑا بیباک ہے

میری غمخواری کسی نے غائب و حاضر کی — جی دیا جسپر بہت اوسنے بھی کچھ خاطر کی
روز اول دل لیا تھا کیا تعلق سے مرا — پھر تو مجھ بیدل کی دلجوئی دم آخر نکی
منہ دکھا کر توڑ ڈالا خوب زاہد کا گھمنڈ — کچھ لحاظ حق پرستی اوسنے ہی کافر کی

ردیف یا تحتانی

[illegible]

ولہ

[illegible]

دستر خوان و سبزی سے غیر کی ہو خفا جو ایک حبہ کسیکو نہ دے بخیلی سے کبھی نہ ہاتھ لگے اوسکے اہل کیمیا اپنا جو الگ [illegible] کا منہ دیکھ کر تو بھول گیا	وہ اپنے ہاتھ سے اہل ایمان کسیکو دے وہ مال و ملک خدا داد پا لیا کسیکو دے جو اوسکے پاس ہے احسان کیا کیا کسیکو دے وہ پیر ہاتھ سے [illegible] کیا کسیکو دے

نبی سے اپنے خدا نے کہا جولا تہدی
تراب چاہے تو ایمان کرا کسیکو دے

کام ناصح کی نہ کچھ پند نصیحت آئی پھر گئی آنکھ میں تصویر کسی ظالم کی کس سے کہیے جو نہ اوسکا کلیجا پکڑا [illegible] خواب میں رات جو شب دید ہوا قامت یار یار دیکھا تو [illegible] اوسے کوئی [illegible] الفت سے میں بدنام ہوا ایسا	عشق میں دل البتہ اپنی ملامت آئی دل یہ جو ایسی بلا جان پر آفت آئی ہجر میں اوسکے جو کچھ مجھے مصیبت آئی یک بیک چونک پڑا میں کہ قیامت آئی یاد اس وقت مجھے یار کی خلوت آئی دل میں اوسکے ترے ہی کچھ محبت آئی

قیس نے اپنا ولی عہد کیا تجھکو تراب
جذبہ عشق سے تجھے ولایت آئی

عشق میں اپنی تقصیر بہت سینے کی عالم عشق سے اک بات نہیں میری بنی قیس و فرہاد تھے اسکاہ میں [illegible] باقی [illegible] شائقین [illegible] کی کہنہ الف کا دفتر ہے سیاہ	آپ بھی کہتے ہیں کہ تقریر بہت سینے کی درد و غم اپنی کی تقریر بہت سینے کی خانہ عشق کی تعمیر بہت سینے کی آیت نور کی تفسیر بہت سینے کی

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

وہ تو کہتا ہی ترچھی نگہ نکلا تجھے [illegible] | عاشق بے بس بھلا اوس سے کنارا کیا کرے
لگ رہے بام اک عدم جسکا [illegible] | در پہ اوسکے رہ کے کوئی اپنا گذارا کیا کرے
زخمی برچھی تو اپنی کر کے ہی سر عاشق | اوس واسطے کی سوا چتون کا مارا کیا کرے
گل سکھ آگ بلبل شیشہ شور سے لاچار ہے | داغ جگر ہی ہو تو پھر لالہ ہزارا کیا کرے
[illegible] | گرچہ رو کے بہیجے عاشق تمھارا کیا کرے

[illegible] بے اختیار
[illegible] کیا کرے

کل مجھ سے جو کہتا تھا کیون تو بکتا ہی | آج اوسکو وہی غم ہے سر اپنا پٹکتا ہے
کیا درد کی ہو سوزش [illegible] | سینہ ترے عاشق کا جون آگ دہکتا ہے
کیونکر نہ پریشان ہو کاکل طپش دل سے | کرتا ہی قفس جنبش جب صید پھڑکتا ہے
کیا خطرہ سا پایا ہی [illegible] | دل آج مرا یار دبے طرح دھڑکتا ہے
بیمار کا حال اوسکے کیا کہیئے جو پوچھو | مرتا ہی پڑا ہے بیدم ہو سکتا ہے
ائے فلک خوبی جب [illegible] کیا | وہ دیکھکے کیا ہمکو بجلی سا چمکتا ہے

کیون سر پہ چڑھایا تھا کل کہکے ترا اوسکو
جو خار تجھے اب کے دامن سے اٹکتا ہے

وہ شوخ کمان ابرو گر تیر سے لڑتا ہے | گرچین بجبیں ہو کر شمشیر سے لڑتا ہے
گر آنکھ چراتا ہی گر جلوہ دکھاتا ہے | کیا حسن کے میدان میں تدبیر سے لڑتا ہے
کیون جنگ ہو دل مجھ سے کرتا ہی محبت میں | ناصح تو دوانا ہی تقدیر سے لڑتا ہے

[illegible]

کبھی ہے زلف کا چرچا کبھی رخ کا بیان
یہان تو تذکرہ شاہ و گدا اوسیکا ہے

وہی خبر ہے مری گریہ وصال ہی خوب
کہ دامن آنسو ونسی تر بتر اوسیکا ہے

سوائے عشق کو دکھلائے کون اوسکی راہ
یہ رہ عشق نہین رہگذر اوسیکا ہے

جدھر نگاہ کرو دیکھلو اوسیکو ادھر
کہ جلوہ سب کہین ادھر ادھر اوسیکا ہے

تو جسکا زیر قدم ہے مین جانتا ہون تراب
یہ جوش عشق کا تجھ مین اثر اوسیکا ہے

دوانا ہی جو خود اپنی لیے رنج و بلا چاہے
کسی پر کوئی نہ عاشق ہو اگر اپنا بھلا چاہے

مین جل بجھ کیون بجھاؤن سامنے آتش رخ کی
جو دیکھی شمع کیصورت تو پروانہ جلا چاہے

اشارہ کیجیے اوس سے تو ہو جاتا ہی آزردہ
کہے کسطرح حال اپنا جو اوس سے ملا چاہے

زوال حسن عارض کیون عہد جوانی مین
ہوئی جب دوپہر کامل تو یہ سورج ڈھلا چاہے

مہکتا ہے اوسکے گل گل کے عرق آتا ہی موتی و
عطر بالونمین اپنے وہ پر چہرہ ملا چاہے

لٹا ہے حق سے ملنا آبلک جب عالم ہی الجھا ہے
دو عالم ہی کہو نکلی خدا سے گر ملا چاہے

کرے تصفیہ باطن طریق صوفیہ سیکھے
تراب آئینۂ دل پر جو کوئی اپنے جلا چاہے

شب فراق مین لوٹن لکا داغ جلتا ہے
مکان خالی مین جیسے چراغ جلتا ہے

سنبھل کے بیٹھو بلبل کہین نہ پر جل جائے
کہ آگ لالہ کی دہکی ہے باغ جلتا ہے

گل اوسکے سامنے پھولی نہین سماتا ہے
چمن مین رشک سے بلبل کے زاغ جلتا ہے

مئی دو آتشہ کسطرح بھر کے جام پیون
پھپھولی لب پہ پڑین گر ایاغ جلتا ہے

ردیف یای تحتانیہ

ولہ

[illegible]

ردیف یائے تحتانی

شغل بازی کی تبھی ہمسے ملا چھوٹ جائے
پھیر آتا ہے مجھے جب یاد کرتا ہوں رے
قامت بالا جسکو آشنائی ہو ذرا
دلمین ہو زاہد کی جب بیدار خوبون کی طلب
کہتے ہین اللہ اکبر دیکھکے اوسکو سبھی
دست بستہ صف کہ پیچھے ہون اگر

بالقلم خوبونسے جب صاحب سلامت چھوٹ جائے
یا الٰہی کوئی طرح یہ لکی شامت چھوٹ جائے
اور سے باالکل ہمیشہ ہول قیامت چھوٹ جائے
[illegible] لاسب استقامت چھوٹ جائے
لبون تک زبان سے تکبیر اقامت چھوٹ جائے
پھر تو پیر عشق قبا روز سرا امامت چھوٹ جائے

عشق مین نادم ہوئے ہم عقل سے اپنے تراب
گر خدا چاہے تو ہمسے یہ ندامت چھوٹ جائے

۱۲۸۱

سواد عشق سے تاہم آئی کیا مراد دلی
شغل ہے کمانے مین جو طمع سلیقہ کی
کلی کا رنگ کھلا ہیکلی کے بعد سے مجھے
در[illegible]ن ہر پانی بر دن اسکی سیر اگہی
ہزار ہیچ سے حق حق کہی ہے منہ لگاکے
بغل مین کیون نہ کمون کھینچکے اوسے ہر دم
سمجھکے دارو پیے اوس سے بہت ٹوٹ کو
مزہ نپوچھو جو ملتا ہے گر سے گر مکہ کو

ہم نشے دیسے مجھے ستھرائی اک سیاہ کلی
بادشے پی لیے بیٹھے وہی تو مینے جو صف چلی
کہ ابنوس کی ہے ڈال اور ناریل کی پلی
کشش سے کرتی ہے وہ ذکر حق خفی و جلی
جو دم کہ ٹوٹ گئی دم بخود ہو کچھ نہ چلی
مجھے تو لگتی ہے تصویر اوسکے سب بھلی
کبھی نہ گرم دھوین سے مری زبان جلی
طریق سو ہہنی اوسکو بہار کر دکھم ملی

تراب راہ سے تیری کہان بھٹک کے جا
اوسے دکھاؤ نہ تو اپنے سوا کسیکی گلی

[illegible]

کہنے لگا بگڑکے اکدن تراب سے وہ
صورت فقیر کی تم ناحق بنا کے بیٹھے

عاشقی کان نامرادی ہے
عشق دوکان نامرادی ہے

کون اس راہ مین قدم رکھے
یہ تو میدان نامرادی ہے

اوسکی بے الفتی اور استغنا
ساز و سامان نامرادی ہے

اوسے حکم ہے کہ مانگ مراد
ہمسے فرمان نامرادی ہے

لاٹھہ اوٹھائیں شکون دعا سے ہم
وہ تو خواہان نامرادی ہے

یار کو ہمر ہمارے ساتھہ
عہد و پیمان نامرادی ہے

نامرادی کی بھی طلب نرہی
یہی پایان نامرادی ہے

اہل فقر و فنا ہین جوانسر
نت نئی شان نامرادی ہے

ہے عجب اندنون تراب کا حال
دست و دامان نامرادی ہے

جسکو میلان نامرادی ہے
وہ قدردان نامرادی ہے

نہوئے ہم کسیکے دست نگر
یہ تو احسان نامرادی ہے

وہی رہتا ہے نامراد سدا
جسپہ فیضان نامرادی ہے

کشتی آرزو گئی سب ڈوب
روز طوفان نامرادی ہے

دل سے گر آہ نارسا ہے دراز
سرو بستان نامرادی ہے

خطرہ نار ہو نہ خواہش خلد
یہی عنوان نامرادی ہے

لگی مجھے یہاں نہ یے قرار کرکے ہی قدرت
مجھے ہے قرار کیا ہی یون بیدار کر گیا تھا عیان
اوسی نے بیٹن میری ہما گئی میں لگائے لاگ مین
تو اوسکی ظلم کو کیا کہی کسی عرض ہی کہ وہ کہی
وہ میر انگہہ ہی دیکھے مجھے غم ہو اوسکو سرور ہے

ہوئی دن بہت نہ ملی خبر نہین اب تو ادا ہی کی تاب ہے
نکلے کوئی مین جلا ہوون پرا دل غم سی کباب ہے
مین جلون کیسی یہ آگ مین کہ فراق یار عذاب ہے
مین ملاک ہوون تو وہ خوش رہی دیکھ قتل لگاو ہے
اوسی اپنی فن کا غرور ہی نہ کسی سے ڈر نہ حجاب ہے

١٦٤

ہوا اوس سے بیرا نہ درد کر نہین کیا فقیر سے تجھکو ڈر
تو قدم یہ جسکے رکھے سر یہ وہی فقیر **تراب** ہے

تو بہت اوسے نہ خراب کر تری چاہ مین جو خراب ہے
تو ہزار سے کر ہی جفا کہین حسن عشق پہ چھپا
تری طرف سے نگاہ کی ہوا محو لگ گئی ٹکٹکی
تو ستم کریگا جہاں تلک مین کہونگا صبر نہ تاب ہے

کہ حشر مین ہوگا مواخذہ مجھے خوف روز حساب ہے
تو مری نظر مین خوب سا تری منہ پہ کیا نقاب ہے
گئی نیند اوڑ نہ پلک جھپکی وہ ہمیشہ بیخود خواب ہے
تو اوڑ لگا مجھسے کہا تلک کہ ہاتھہ تری طناب ہے

٣١٩

نہین خوب دیو نمین کچھہ وفا نہ **تراب** اونسے ہوا آشنا
کوئی دل کسی سے لگائے کیا یہ جہان مثل حباب ہے

سو ہو قبضے مین اوسکے کاکل جانان ہوئی
مصر مین جا کی عزیز کیا زلیخا کے نصیب
کھل گئی قلعی اور توڑا ارسی کل سب گھمنڈ
کسطرح مجنون کا دل صحرا مین لگتا یارب
ہجر مین اوس کی کتنے ہو گئی وصل بحق

خوب مشاطہ سی سر اقلیم ہندوستان ہوئی
خواب مین ظاہر بشکل یوسف کنعان ہوئی
سادہ رو نکی صفائی دیکھہ وہ حیران ہوئی
وسعت میدان تو اوسیر تنگی زندان ہوئی
مت کہی کوئی ناحق اوپر شدت ہجران ہوئی

١٩١

ہوا گو غم سے میں جل بھن کے خاک
نجانے کیون اودھر اوڑ کے مری گرد

اوڑ لے تیز وار کا ہے ہیجان باقی
ہنوز اس ... ہے مسلمان باقی

تراب اوس شوخ نے ٹوٹا ہے ...
رہا اک دین اور ایمان باقی

نہ بلبل نے نظر گلشن پہ ڈالی
رقیب اوس بت کی لیتا ہی بلائین
لیا ہے اوسنے ستیار الڑ دل
وہ بھڑوے نے کیا یہ زرگری کی
بھلا کیسے رہون میں یار سے صاف
نہ پکڑے ہاتھ اوسکا شیخ کیونکر

الہی آنکھ اوس ... تن پہ ڈالی
خدا نے کیا بلا دشمن پہ ڈالی
اوسی ... دہن پہ ڈالی
کہ میری ذات ... کندن پہ ڈالی
کہ گرد اوسنے مری داماں پہ ڈالی
کہ چھیٹی اوسکے پیراہن پہ ڈالی

تراب اوسکو توکل کر آنسوؤن سے
جو آگ اوسنے ترے خرمن پہ ڈالے

جسکو سب کہتے تھے دارا گنج ہے
ہو جہان یار کی میری بود و باش
کیون نہو جمگھٹ وہان عشاق کا
شہر سے تیرے کدھر جاؤن نکل
تو جہان جا ہو وہان تھانہ کرو
عشق میں کیونکر دل کو رنج ہو

یار کہتا ہے ہمارا گنج ہے
وہ تو سب مجھکو نسے پیارا گنج ہے
حسن کا پور اوہ سارا گنج ہے
ہر طرف تو نے پسارا گنج ہے
دیدہ و دل سب تمہارا گنج ہے
رنج کا تو وہ بچارا گنج ہے

دیوان ... تراب

ردیف یای تحتانی

ولہ

[illegible]

عاشق کو گلی یار کی اسے دل دو جگر
جو حصے کی سزا دیتے وصلے کا مزہ آوے
اوس گل سے تعجب ہے شبنم سے جو کملاتا
ہمنے تو دیکھا یا ہا اس کا بھی اوس سے

چمن اوسکو نہ سے لیونا چمن کیوان ہو
اوقات مقرر ہی میں سو وقت کوئی سووے
بلبل کے لیے دو قدر اکرے ہے جو
کوئی تخم محبت کا ہرگز ہوا بیا ہو وے

کون اوس بت کافر پر عاشق ہوبہرا ایسا
کون اپنی مشیخت یون برباد کرے کھووے

۳۹۵

جلسہ مین سب کے گرم حسن وعشق کی باتین
لله الله اکطرف کیا لن ترانی کا ہی شور
اکطرف بیدل نظر آتے ہین دلگیر سب
اکطرف ہر درد ساری اکطرف سب ہی دوا
اکطرف سے ذوق عصیان اکطرف خوف عذاب
اکطرف ہر علم عرفان اکطرف ہی جہل محض
اکطرف ہر اہل تقوی اکطرف ہی رند مست
اکطرف ہی بت پرست اور اکطرف ہی بت شکن

بلبل وگل ہو جہان نغمہ و ہنگامہ گلزار ہے
اکطرف رقص کھے او خواہش دیدار ہے
اکطرف سو لیری جلوہ دیدار ہے
اکطرف آپ طبیب اور آپ ہی بیمار ہے
اکطرف عفو گناہ و رحمت غفار ہے
اکطرف نادان بنا اور اکطرف ہشیار ہے
اکطرف ہے محتسب اکطرف مے خوار ہے
اکطرف تسبیح ہر اور اکطرف زنار ہے

نیک کسکو جانیے اور بد کسے کہیے تراب
اسطرف بھی یار ہے اور اوسطرف بھی یار ہے

۳۹۶

کون ٹھہرے اوس کمان ابرو کی زد پر تیر سے
اوس شکار افگن کے بسمل مرغ ہین تیر قضا

یہ وہ میدان ہے جہان چلتے ہین یہ تیر کے
جی اڑا دیتی ہی تحریر وان کے سینے چیر کے

ردیف یائے تحتانیہ

[illegible]

نہین پڑتا کبھی اوس ترک کا وار تہی خالی
جو زلف عنبرین و خال مشکین [illegible]
[illegible]

مشکل ہے اوسکے نور کو بھر آنکھ دیکھنا | کرتی ہے خیرہ چشم و نیر کی روشنی
جون دھوپ دنکو رات کو مانند چاندنی | تابان ہے اوسکی مرقد اطہر کی روشنی
کیا نور کا ظہور شب عرس میں ہے واہ | کوئی دیکھے اوسکی قبر منور کی روشنی
ہے چاندنی بھی فرش وہان دیکھو عیان | اوس شاہ کی مزار کے اندر کی روشنی
ہے نور باری ایسی چراغون کی وہ جگہ | جون چرخ پر ہو انجم و اختر کی روشنی

جون نور شمع پردۂ فانوس مین تراب
کاظم کے بیچ دیکھی پیمبر کی روشنی

عیش کا نام تو نہ لے ہم سے | ہمکو فرصت کہان ترے غم سے
جب سے عالم ترا نظر آیا | اوٹھگیا دل تمام عالم سے
مجھکو دم دے کے تو کہین مت جا | زندگی ہے مری ترے دم سے
کبھی آہو نہو سکا ہمچشم | نگہ چشم یار کی رم سے
عارض اپنا عرق سے خشک نہ کر | ہے طراوت گلون کی شبنم سے
تیغ ابرو کا گھاؤ دل پہ لگا | یہ تو چنگا نہو گا مرہم سے
مجھکو تر دامن آنسوون نے کیا | کیون نہ شاکی ہون دیدۂ نم سے
حور کیا چھوڑتے بنی آدم | گر نہوتا قصور آدم سے

کسنے یان سے سفر کیا ہے تراب
غم ہے جسکا تجھے محرم سے

جی مرگیا جہل سے آنکھ ایک سو لگی | کیا کرم ہاے دل مین محبت کی لو لگی

دیوان شاہ تراب

ردیف یائے تحتانیہ

ولہ

[illegible]

کاش اوسکو خواب مین بھی ہے رابطہ کبھی
عاشق کا بخت کچھ بھی تو بیدار چاہیے

رنگ حنا ہے نرگس تیغ ہاتھہ مین
گر قتل دل کیواسطے ہتھیار چاہیے

ہر چند تجھکو یار مرا کہتے ہین سبھی
لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے

تجھسے جو کوئی قصاص نہ مانگے نہ خونبہا
کاہیکو اوسکے خونسے انکار چاہیے

بوس و کنار تو ترے خواہان نہ ہین
ہمکو تو پیار سے مرو تا پیار چاہیے

حال اپنے دل کا تجھسے چھپاؤن مین کسطرح
درمان کو آگے درد کا اظہار چاہیے

۲۰۶ ناحق کو یار باشی کسی سے کرے تراب
مولی سے اپنے اوسکو سروکار چاہیے

صورت مار شکل عقرب ہے
زلف کا پیچ و خم یہ بے ادب ہے

جو پہنتا ہے اوسے پھبتا ہے
واہ کیا خوب یار کی چھب ہے

عشق سے میرے ہو گیا وہ شوخ
ورنہ سر تا قدم مودب ہے

مجھکو اپنا سمجھ کے کہتا ہے
یہ فقیرون مین رند مشرب ہے

ساقیا جلد آ نہ کر دیری
ساغر شوق یان لبالب ہے

دور سے زلف کی تو کھینچ اوسے
دل اگر غرق چاہ غبغب ہے

عشق مین گرچہ قیس ہے استاد
میرے نزدیک طفل مکتب ہے

عشق ہی راہ عقل سے ہے دور
عاشقون کا کچھ اور ہی مذہب ہے

ہمکو یکسان ہے وصل اور ہجران
حال میرا جو تب تھا سو اب ہے

ہر فنا مین سے ہے رو یاد بقا
ترک مطلب حصول مطلب ہے

ردیف یائے تحتانی

اگر تنگ دہن کی گنجائش نہوتی
نہ کہتے یار کو ہم سرو قامت
اگر سبزہ اوسکی پیرائش نہوتی
سوا مجنون کے قدمون کے کبھی
کبھی صحرا کی پیمائش نہوتی
نہوتا فرض مردے پر بھی غسل
اگر دنیا کی آلائش نہوتی
نہوتا گر خدا کا نام غفار
گنہگارون کی بخشائش نہوتی
[illegible]

[illegible]

عشق میں یہ ہوتا عاشق تجھ ترا
اوسکا دیوانہ کوئی جانی بنا آتا ہے

طاقت سایہ آدم بھی لیجا تو ہے سمیٹے
سوخ اسطرح تجھے دیکھکے ستا آتا ہے

مجھسے کہتا ہی ادہر چلے ادہر راہ نہین
کبھی رستے مین جو تنہا مجھے دیا آ

لوگ روتے ہین تراب کو مینبھی آتی ہے
سامنے اوسکے غزل میری کوئی گاتا ہے

او سطرف مشرک جو کفار کو سمجھاتا ہے
اسطرف کلمہ توحید وہ فرماتا ہے

راہ خود دیتے کیا ایک جہان گمراہ
راہ عرفان کی ہلو ہی بتلاتا ہے

ہندو ہو یا کہ مسلمان ہی مشرک جان
منہ یہ تقریر دوئی کی جو کوئی لاتا ہے

رام کہتا ہے کوئی اوسکو کہیں کوئی خدا
وہی مولا ہی وہی حق ہی وہی آتا ہے

خستگی سینہ کی ہے نالش شبیر سبب
کیا ہوا باغ مین گل صبح سے کھلاتا ہے

آہ وکرتا ہی بلکتا ہی تڑپتا ہی جو دل
ابجد عشق کا یارو یہ الف پاتا ہے

آفرین تیرے جگر پر اور تحمل پر تراب
اسطرح عشق کا غم ہائے کوئی کھاتا ہے

اوس بت کے مثل کوئی پری ہے نہ حور ہے
صدقے مین اوس خدا کے یہ جسکا ظہور ہے

مین اوسکو دیکھ محو ہوا عقل گم ہوئی
غیبت ابا کہ جہانسے اوسکے حضور ہے

کسطرح اودھر سے دل و دیدہ پھیر لون
آنکھوں مین جسسے نور ہے دل مین سرور ہے

نزدیک میرے ہاے جو رہتا تمہارا تن
یارو وہ اندنون ہی آنکھوں سے دور ہے

بیداد مین وہ جور کی تقصیر کچھ نہین
اے دل یہ تیری عشق کا سارا قصور ہے

دیوان تراب

ردیف یای تحتانی

سر منہ ویدہ جان خاک درِ جانان ہے
بید لونسی کوئی لیتا ہی تلاشی دل کی

کیون نہ انکھونسے ملون تشی صول کی خوشی کی
دلربائی مین نئی کرنہ لگا برشٹ کی

کب مٹے عشق مین وہ تیغ ملامت سے تراب
دلپہ رکھتا ہے جو داغ و نسے سپر سلطنت کی

دام ہے دلکا رخ و زلف سیاہ کیا کہیے
چور کیطرح مرے دلکو صنم نے بوجھ
اخر زلف سے عارض کا ہوا نیلا رنگ
وہ تو صیاد کا تھا خوابگہ اے مرغ چمن
اے گل اندام پسینا ہی تر عطر گلاب
بوم کی طرح ستم سے جو اوجاڑ ہی بستی

جان سکے مین نہ دو منھ مین پھنسا کیا کہیے
موے بلدار کی رسی مین کسا کیا کہیے
خود فسون گر کو بیکا نی نے ڈسا کیا کہیے
عاشق اوس باغ مین تو جا کے بسا کیا کہیے
پیرہن کو ترے پھولونمین لبسا کیا کہیے
ایسے الّو کو عمل دار بسا کیا کہیے

جس سے غمخواری کی رکھتا تھا مین امید تراب
وہی رو دینے پہ عاشق کے ہنسا کیا کہیے

ہجر مین حال ہے عاشق کا برا کیا کہیے
کسطرح اوسکی اداؤنسے بچاؤن دلکو
اوس کمان ابرو کی چتونسے خدا حافظ ہے
نہین جاتا ہے لو تھا ضعف سے بن آہ کیے
نہ سونگھائی کبھی بلبل کو قفس مین خوشبو
کبھی آئینہ نظر بھر کے نہ دیکھا اوسنے

ایسے جینے سے تو مرنا ہی بھلا کیا کہیے
دشمن جان ہے ہر ناز و ادا کیا کہیے
دل مین پھر چبھ گئی جون تیر قضا کیا کہیے
ہو گئی آہ تو پیری کی عصا کیا کہیے
تیرے انصاف کو اے باد صبا کیا کہیے
چھا گئی انکھ مین از بسکہ حیا کیا کہیے

ردیف یائے تحتانیہ

مبتلا ہے ... محبت ...
... مسافر مجتمع
ہے یہ صحبت اتفاقی کس سے کیجے کیسے
...
یارکی کا قرار ...

ملکی صورت حقیقت مین تو کیا دریا ہو
ایسے ہی ہم واقف یان اگر ہم کچا ہو
عالم احیان ہم دار و دنیا ہوئے
طالب حق مرد مین سب سے وہی بالا ہو
پوچھو کس ادا پر اوسکی ہم شیدا ہوئے

... وہ ... تراب
عشق ... جون پروانہ ہم رسوا ہوئے

صبر ... کسطرح ہو تا شکیبائی رہے
دیدہ و دل عاشق ... خانہ معشوق ہے
... سکی ...
... ہوشیار ہے
... اپنے تئین پہچانیے
... عاشقی ...

یار بن دلبر ہر دم ... تنہائی رہے
خوش ... جہان ... شوخ ہرجائی رہے
کسطرح چشم نظر باز دمین بینائی رہے
تو وہ لڑکا ہے کہ جسکے ساتھ سودائی رہے
ہر جگہ اپنی حقیقت کا تماشائی رہے
کیون نہ وہ بدنام ہو گرم رسوائی رہے

آئینے کیطرح مین اوسکا دعاگو ہون تراب
منہ نہ پھیرے مجھسے وہ محو خود آرائی رہے

... مہری وہ ... قمر کرے
جب سے وہ گھر گیا نہین مجھکو ملی خبر
مین راہ دیکھتا ہون اوسکی ادھر ...

گرمی مین کب وطن سے ادھر کو سفر کرے
اوس بیخبر سے کون بھلا یہ خبر کرے
گھر سے وہ اپنے دیکھیے کب رخ ادھر کرے

نظر آیا جمالِ یار جب سے	مرے اوس دن سے من بھایا نہ کوئی
کہا لیلی نے صورت قیس کی دیکھ	دوانہ بن گیا ایسا نہ کوئی
وہ بت کرتا ہے خلق اللہ پر ظلم	خدا نا ترس ہو آشنا نہ کوئی
مری فریاد سن کہتا ہی خاموش	کرے یان شور اور غوغا نہ کوئی

تراب الفت میں اون کافر کے
ہوا میری طرح رسوا نہ کوئی

ہم نگہبان اون کے در کے بنے	آشنا وے ادھر ادھر کے بنے
مر گئے غیر خانہ جنگی کر	یار ہم اوسکے لڑ جھگڑ کے بنے
دیکھکر اوس سنہری روپ رنگ	سب طلبگار سیم و زر کے بنے
قطرے انسو کے ہین مرے ایسے	جسطرح دانے ہون گہر کے بنے
وہ کب اتے ہین مجھ گدا کے گھر	وہ تو ہین شاہ اپنے گھر کے بنے
کسطرح کوئی سنجاہے خوبون کو	وے تو مقبول ہر بشر کے بنے
پیر ہمدم سے کہہ نہ اے لڑکے	ساتھ لڑکے کی تم بھی لڑکی بنے
بڑھے اور بالے کا مزاج ہی ایک	جب تجھے ہمدم وہ یکہ گر کے بنے

جس طرح بن گیا بگڑ کے تراب
کون یون عشق مین بگڑ کے بنے

مین اوسپر عشق ہون جانا نہ سمجھکے	وہ گالی دے ہے دیوانہ سمجھکے
بھری مجلس مین کل اوس شمع رخ نے	جلایا مجھکو پروانہ سمجھکے

کیا دیکھے لگا ہی جگہ مین کسی کے دل
عالم تمام عشق نمود سراب ہے
جس بیوفا کو تو کہ دل آزار سمجھا ہین
دلگداز ہے واسطے ناحق ترابؔ

۲۲۴

ولہ

کہین رخسار کا تماشا ہے
کہین گلزار کا تماشا ہے یا گلستان ہو
سب لب نرم خوبان ہو
کہین یار کا تماشا ہے
اوسکے برقع اولٹ دیا منہ سے
آج دیدار کا تماشا ہے
جمع ہین اوسکے در پہ صاحب دل
حسن دلدار کا تماشا ہے
واہ کیا چھپ گیا ہی زلفین رخ
کیا شب تار کا تماشا ہے
لب پہ سبزے کی ہے عجب بہار
خط گلزار کا تماشا ہے
دام مین صید کیا پھڑکنے لگا

ہی ترشروئی مین ہر شیرین لبکے چاشنی	کلمۂ تلخ و ترش اونکا شکر آمیز ہے
کوہکن ہجران کے غم سے سر پٹک کے مر گیا	وصل مین شیرین کے شادان خسرو پرویز ہے
چاہ سے مت چھیڑ مینا ای ہوا بارد مزاج	عشق ہے تیری دوا خوبونسے کیا پرہیز ہے

جز شکستِ دل نہین مضمون کچھ تو بے ترابؔ
خط مین اوسکے جو رقم ہی سو شکست آمیز ہے

۲۲۵

نہین نرگس کو کوئی بیماری	درد تو ہے تیری آنکھ کی ماری
گل ہنسا غنچہ ہو گیا خاموش	سنکے بلبل کا نالہ و زاری
رات اک پر جلا پتنگے کا	شمع رو رو کے بہ گئی ساری
دیکھیے کس طرح سے چنگا ہو	عشق کا دل پہ زخم ہی کاری
اشک سے تر کرے کے شیخ وضو	یہ تو ہے آب چشمہ جاری
وہ دل آزار لے کے دل سبکا	نہین کرتا کسیکی دلداری
مجھکو غم دیکے گھر جو اپنے گیا	کیا کرے گا وہ میری غمخواری
راہ و رسم وفا وہ کیا جانے	جس مین ہو شیوہ ستمگاری

حسن کا اوسکے شور کیا ہوتا
گر نہوتی ترابؔ سے یاری

۲۲۶

شیشہ بغل مین لے تھہ مین جام شراب ہے	اس دور مین نہین کوئی مجھسا خراب ہے
قاصد وہ اب تلک نہین آیا سبب ہے کیا	لا دی خبر تو اوسکی مجھی اضطراب ہے
نالان ہین اوسکے شوق مین بلبل کی طرح مین	خائف غضب سے اوسکے رقیب غراب ہے

دیوان [illegible]
ردیف یائے تحتانیہ

[illegible]

کرتا نہین کلام کسی سی وہ غنچہ لب
گالی جو مجھکو دی تو نہایت پیار ہے

جھپکی نہ اوسکی آنکھہ نظرباز سے کبھی
بدمست ہین نشہ مین یون ہوشیار ہے

یاروبزد حسن وہ کرتا ہے دلبری
دل کسطرح بچاؤن مین کیا اختیار ہے

چھپ کے تراب بیٹھہ رہو عشق مین کہان
وہ شعر تمام جوار و دیار ہے

نہوئی ایک آرزو پوری
کھل گئی عاشقی مین مجبوری

عشق اگر دے خدا تو اپنا دے
کچھہ نہین عشقبازی سے صبوری

دل ادھر لگ چلی تو ہووا اصل
دل لگی ہے ادھر کی مہجوری

کوہکن ہوکے مرگیا فرہاد
نہ ملی اوسکو کچھہ بھی مزدوری

جل کے پروانہ جب لگن مین گرا
روئی پردے مین شمع کافوری

مین نے سو بات اوسسے جل کے کہی
نہ سنی ایک بھی نہ مغروری

قاصد اوسسے یہ بات کہیو ضرور
کیون خوش آئی تجھے مری دوری

خوب دارا نگر مین بھولا ہے
نہین کرتا ہے یاد کا کوری

اب وہ فتنا کہان جو پہونچون وہان
ایک پیری ہزار معذوری

نہین دیتی ہے گھر سے اوٹھنے ہاے
تن کی سستی و دل کی رنجوری

تو ہی بھرا ایہان خدا کے لیے
لیکے مونس سے اپنی دستوری

شوق مے در پے خرابی ہے
محتسب تجھسے کیا کرون چوری

دیکھہ کیا رنگ و روپ لاتا ہے
مے گلگون سے جام بلوری

ردیف یائے تحتانی

دردسے جھنکار سن زنجیر کی
مجھکو بیدل کرکے تو غافل ہوا
اب خبر لے کون مجھہ دلگیر کی
منفعل ہے عشق سے تیر تراب
واقعی اوس نے بڑی تقصیر کی

ولہ

بھول جائے تراب سب کا رنج
یار جسوقت جلوہ [illegible]

کوئی ناصح کو دکھلائے پریزادونکی عنائی
دوانا وہ بھی ہو جاتا خفا ہو تو قلم دوانا گر

ہین جسکی زلف پر ہو ہوا ہو دالہ و شیدا
جو کافر زلف دو تا یہ سمجھے کہتے ہین دانائی

کہو لیلی سی تو ہے اکدن نبیچرامین ڈرا کر
جو آسکتا نہین وحشت سے یان مشتاق صحرائی

عذاب گور و ضغطہ قبر کا سب بھول جاتا ہے
جو یاد آتی ہے عاشق کو شب ہجر اونکی تنہائی

ہین بکل ہو گیا سب سفر اونی کیا جب سے
اودھر جانا نہ ہوا رخصت ادھر سے پر شکیبائی

تمنا تھی مجھے جسکی نظر آئی نہ شکل اوسکی
بسنت آیا تو کیا آیا بہار آئی تو کیا آئی

مین ایسے دلبر بے رحم پر کیا جانکو دل دون
جو بیدل کی نہ کرتا ہو تسلی اور دلاسائی

یہ قاصد اوس سی کہدینا جو آپکا لکھا لینا
کیا وعدہ وفا اچھا بھلی سچی قسم کھائی

وہ جگ مین ہو گیا نامی رہی عاشق کو ناکامی
اوسے دی عشق نے عزت مجھے خواری و رسوائی

مین اوسکی بت‌گری سمن ہوا رسوا فقیرین
مشیخت کہو کی پیری مین ملامت کی رد پائی

تراب اوس سے کنارا کر فقط لطف و مدارا کر
فراق اوسکا گوارا کر کہ ہے معشوق ہرجائی

جسکی ہر بات مری دلکو پسند آتی ہے
حیف اک بات مری اوسکو نہین بھاتی ہے

کبھی بکھرے پہ بکھرتی کبھی بل کھاتی ہے
زلف سونپ سی دلکو مرے الجھاتی ہے

خط مین جب اوسکو کیا شکوہ دیرینہ رقم
ہنسکے قاصد سے کہا باتی یہ بنواتی ہے

کیون نہ سر پٹکی قفس توڑی بیچاری بلبل
اڑکی وہ باغ تلک جا نہین پاتی ہے

دیوان [illegible] ردیف یای تحتانیہ

گو کی منزل میں چل چلاؤ مسافر ہو گئے
[illegible] ہوئے [illegible] عدم کی ہو گئے

جو وہاں سے آئے دنیا میں [illegible]
شمع [illegible] آتش [illegible] گئے

اس مسافر خانۂ دنیا میں ہو کیونکر قرار
آمد و شد [illegible] رہی [illegible] آیا [illegible] گئے

واقعی یہ دار دنیا آخرت کا کھیت ہے
جو یہاں [illegible] نیکی کا دانہ بو گئے

غفلت و عصیاں میں جن کی عمر گزری [illegible]
اونسے پوچھو [illegible] پایا یہاں [illegible] گئے

یا الٰہی [illegible] کا ذکر دی توفیق خیر
دوستی میں جسکی ہم بدنام [illegible] ہو گئے

عشق میں بے عقل و ہوش و صبر طاقت ہے تراب
ایک دل کے ساتھ کیا یہ بیوفا چار دے گئے

کیا اوجا گر جیب لیلی ہے
پیا مدنی چار و طرف جھیلی ہے

ہے مکدر غبار مجنون سے
نہیں پوشاک اوسکی میلی ہے

کیون نہ سمجھی اسے قیس اوٹھ دوڑے
در پہ لیلی کھڑی اکیلی ہے

تیری لیل و نہار کی کیا بات
چہرہ شمسی ہے زلف لیلی ہے

سر پہ ٹیکے کی ہے چمک کیا خوب
ہمسر طلعت سہیلی ہے

اوسکو بھر بھر کے جام کوثر دے
ساقیا جو ترا طفیلی ہے

محتسب کا بھی ہر ادھر میلان
ہے جیسی مغبچے سے [illegible] ہے

نامہ بر جیب کے خط مرا دینا
ت اسکے [illegible] کی لال ہتھیلی ہے

لکھو اوس سے ہوا تراب فقیر
بر میں کفنی گلے میں سیلی ہے

یہ کیا صحرا بن ادہر لی قیس کی تصویر پھرتی ہے
کہ باد گرد سی گرد اوسکی اک زنجیر پھرتی ہے

بنا مجنون تو بیدل ہو کسی صحرا مین جا بیٹھا
کہو لیلی سے تو کس کی لیے دلگیر پھرتی ہے

شراب وصل شیرین سے وہ تشنہ لب ہا ہے
بہائی جسکی کوہستان مین جوئے شیر پھرتی ہے

مصیبت کوہکن کی اوس سے کیا فائدہ کہتا
جو یاری کرکے خسرو سے بصد توقیر پھرتی ہے

نہین ملتی ہے فرصت اکدم لیلی کی عاشق کو
گلے پر اوسکے جسدم یار کی شمشیر پھرتی ہے

چھپاؤن کسطرح نامحرمون سے عشق اپنا میں
محبت کی خبر مری تو عالمگیر پھرتی ہے

تراب ادہر نظر رحمت کی پھر مولی نہین کرتا
مریدون کیطرف سے جب نگاہ پیر پھرتی ہے

ردیف یائے تحتانیہ

دیتا ہے سبکو گالی کرتا ہے دلکی چوری
حل ہو گئی مثل یہ چوری سی سینہ زوری

کل عہد کر گیا تھا پھر عمر دوستی کا
آج آکے یاری کھٹ کی جھٹ آشنائی توڑی

بولا یہ خونبہا لے مجھسے تو اپنے دلکا
انسو سے میر اپنی جب آستین نچوڑی

ہو چاندنی اوسکی گورون پہ عاشقونکی
منہ جسکا چاند سا ہے رنگت ہے جسکی گوری

غم کی کہانی کہتے وصلت مین کٹ گئی شب
گھبرا کے یار بولا بس کر ہے رات تھوڑی

راہ اوسکی تاکتا ہون ہر طرف جھانکتا ہون
کسطرح آنکھ موندون ادہر لگی ہے دوڑی

رکھے کوئی توقع ایسے بخیل سے کیا
مانگے سے جو نہ دیوے اک پان کی گلوری

کیون صاحب عدالت کھاتی ہین مال رشوت
کسنے حلال کی ہے ان پر حرام خوری

پھر کیون **تراب** کیجے اہل دول سے در خور
دنیا کی جب تگ و سعی و تلاش چھوڑی

دیکھکر داغ جگر کہتا ہے یار
سینے اوس بت سے نہ تو رہی ہند گی
شیخ جی حق بات مین کہدونگا صاف

خوب جلتے ہین والی سکے دیے
اوسنے آزاد او ربندے کریے
مجھکو از بہر خدا مت چھیڑیے

۲۲۵
بیخودی مین جو خدا بین ہو تراب
اوسکو کہتے ہین ہے یہ سودہ سے

منتظر بیٹھے نہ کیونکر ہون اجل آنیکے
گفتگو عاشق شیدا سے نکریے ناصح
اوسکے ناک اوسکی کہان جالگن سی باہر
ساقی اک دور پیالے کا اودھر بھی چلے
دیکھکر بت کیطرف سجدہ کریگا کسکا
بے نیازی سے جو پرواز بہت کرتی تھے

دن تو آنے لگے دنیا سے چلا جانیکے
وے دوانے ہین جو سنگتی ہین لڑنیکے
بال و پر پھونک دے شمع نہ پروانیکے
ہم بھی ہین مست نگر گردش پیمانے کے
شیخ مسجد نہ بنا سامنے بتخانے کے
پھنس گئے دام مین لالچ سی وہ اک دانے کی

۲۲۶
کسطرح بستی مین رہنا اونھین خوش آئے تراب
قیس کیطرح جو خوش باش تھے ویرانے کے

ہوا بدلی اودھر کی جب ادھر سے
چلا ہے یار اس گرمی مین گھر سے
قریب آیا وہ بجلی سا چمکتا
دل نالان نہ بادل سا گرجتا
گھٹائین آہ کی اوٹھنے لگین پھر

لگی جھڑ آنسوؤنکی چشم تر سے
الٰہی ابر گھیرے پانی برسے
جو کوسون دور تھا میری نظر سے
جو حال اپنا وہ لکھتا پیشتر سے
تتاب آئے کوئی اوس سیمبر سے

ردیف یا تحتانی

پوچھے تو کوئی ہدایت عشق
ساٹل ... نہ انتہا نہ کوئی
چاہیے سو قتیل عشق
یان پائے گا تو تنہا نہ کوئی
شبنم تو چمن مین رو گئی رات
جو گل کہ سے نقصان نہ کوئی
جو چھوٹے وہ چھوڑ گئے نشانی
گلشن مین بہت رہا نہ کوئی
زندان مین اسیر دکھو نہ یار ...

[illegible]

۳۴۳
ترابؔ اللہ والے کا رضا و صبر مسکن ہے
کبھی اِس گھر مین رہتا ہے کبھی اوس گھر مین بستا ہے

جو نہ ڈوبتے تھے بحر قلزم سے
ڈر گئے میری چشم پرنم سے
آئے طوفان ڈوب جائے جہان
روے عاشق جو ہجر کے غم سے
زلف کا بال بال یون تر ہے
جلسے کالے کا دانت مرہم سے
لہرین اوٹھتی ہین دل مین شانے کے
طرۂ یار کے نسیم رحیم سے
چشم آہو کا ہے وہ آہو گیر
اپنی جیتون کی وحشت و رم سے
نام اوسکا تو یاد رکھ اے شیخ
کیا خبر تجھکو اسم اعظم سے

۳۴۴
یار تجھ سے ابھی خفا ہو ترابؔ
حال اوسکا کہون جو محرم سے

کثرت سے اسقدر تری وحدت کا زور ہے
جاؤن کدھر جہان انا الحق کا شور ہے
ہر شے مین ہے سلوہ حق کی تجلی پر نہ دیکھ
کیا کہیے اوسکے حق مین وہ آنکھون سے کور ہے
زار ہی وہ کسطرح سے شکرے وصل کی لیے
عاشق ترا نہ صاحب زر ہے نہ زور ہے
کیون اشک سرخ ہے نخلین اشتیاق مین
اندوہ دلکا جوش ہی غم کا بخور ہے
دلکو اودھر سے توڑکے اودھر لگا دیا
اے عشق تیری یاد مین عجب طرح جور ہے
پھولون کا رنگ ایک ہوا مین بدل گیا
کیا باغبان چمن مین خزانکا بھکور ہے
تو ڈرا ہی جسکی زلف نے مار سیہ کا بل
شعلے نے سر اوسکے دل مین گرہ ہی مروڑ ہے
کسطرح دل سے یار پہ صدقے نجاؤن مین
منہ اوسکا چاند ہی تو مرا دل چکور ہے

دیوان ثانی ترابؔ ردیف یائے تحتانیہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

وہ بہروپی کی کچھ اوری کلا ہے	جو آپہی دیکھتا ہے روپ اپنا

تراب آیا وہ تیرے بس مین کیسا
بھلا افسون ترا اوسپر چلا ہے ۴۵۲

گردن خود بندگی اوسکی جو مجھکو با خدا کر دے	ملون اوس یار سے جو غیر سے جھٹ پٹ جدا کر دے
تنا بی مجھکو اوس یاسی یار ای ناخدا کر دے	مبادا اوسکی موجود نسے کشتی دلکی جا دوبے
جو اپنے پیر پر سب جان و مال اپنا فدا کر دے	مرید صادق و راسخ ہے وہ کیا بات ہی اوسکی
کہ گردن تیری حق بندگی کا ہی ادا کر دے	نہ گردن کھینچنا اپنی اگر تلوار وہ کھینچے
محبت وہ بلا ہی شاہ کو جا ہی گدا کر دے	کہان سلطان محمود اور کہان بندہ ایاز اوسکا
گناہونکو مری بخشے کرم مجھپر خدا کر دے	کریمی کی صفت سنکر یقین آیا دلکو

تراب اوسکی قدمبوسی کی خواہش کیون ہو سبکو
خدا جسکے تئین دنیا مین شیخ مقتدا کر دے ۴۵۳

سوز دل دیکھ مرا شمع کی آنسو نکلے	سینہ جلتا ہی نہ کیون منہ سی جلی بو نکلے
کسطرح لیسی مرے خواہش گیسو نکلے	مین تو سودائی ہوا اوس زلف سیہ کا یارو
بے حجابانہ جو گھر سے وہ پریرو نکلے	چشم خیرہ ہوئی پھر آنکھ نہ کوئی دیکھ سکا
دشت شانے سے بھلا کب خم ابرو نکلے	ہے وہ تلوار اصیل اوسکا نہ بل نکلے گا
کیسے میدان سے وحشت زدہ آہو نکلے	رخ کیا یار نے صحرا کی طرف بہر شکار
حق مین عاشق کی وہ بیرحم بلا کو نکلے	ہاے قسمت جسے کہتے تھے مسیحا دم ہے
جب سے مرغان چمن کی پر و بازو نکلے	نہ گئے اوڑکے کہین اور چمن سے باہر

دیوان [illegible]
ردیف یائے تحتانیہ

دیدہ دل سے ہی اودیکھا تی ہے
آنکھ ہی یان نگاہ کا ہے بیان
آنکھ رو رو کے جب او بلی ہے
کسطرح مطلب اوس سی تراب
پیا مین جسکی نظر بدلی ہے

وله

فراق یار نے کسطرح مجھکو گھبرا ہے
دل اوسکی عشق سی باز آ [illegible]

ترابؔ جسکی ملاقات سبکو جو [illegible] ہے
وہ اپنے لطف و عنایت سے یار میرا ہے

ولیکن بیسری اوس پر پڑی نگاہ اگ ہے	زلف کالی جسکے رخسار سی یہ کالا ناگ ہے
رقص بسمل دیکھیے بلبل کا نغمہ سنکے یار	ہنسکے کہتا ہے یہ کیسا ناچ و کیسا راگ ہے
دوستوں سی دشمنی ہرگز نہیں کرتا کوئی	عاشقوں کے ساتھ معشوقوں کو ناحق لاگ ہے
عشق میں حال پریشان دیکھیے میرا نکھر	ان دنوں صورت پہ تیری واہ کیا برّاگ ہے

۵۵
جسنے خلوت میں حضوری کا مزا پایا ترابؔ
خلق سے وحشت ہو اوسکو سب سے بھاگا بھاگ ہے

ملی مدت سی کوئی مجھکو لبالب ایک ساغر دے	میں صید قید سکے ہو جاؤں جو متوالا مجھے کر دے
پلا ساقی مجھے وہ مے جو ذوق بیخودی بخشے	رگ و ریشے میں میرے کیفیت منصور کی بھر دے
تو شیخ جام کر مجھکو قسم ہے پیر مغ تجھکو	سنا ہم رہیم پڑھکے شراب آ کر مری دھر دے
عدم میں سبکو شک آئی جو پیوے جام کوثر کا	مجھے فرزند اپنا جانکے ساقی کوثر دے
مذمت عشق کی کرتا ہے خوبی سی نہیں واقف	بڑی میں عقل پہ تیری تو ناصح جہل کی بر دے
چمن میں شوق گلشن سی بلبل چہچہاتی ہے	مرے بھی نالہ و شیون نشین ہیں خالی از دے
وہ میرے اشتیاق گریہ زاری پہ کہتا ہے	خدا ایسا کسی کو دل نہ ایسا دیدۂ تر دے
ہوا عاشق بیچارا رنج و غم سے ناتوان اتنا	کہ چھاتی سی لبوں تک آ نہیں سکتا دم سرد ہے

ملامت عشقبازی کی اوٹھائے کون شیخی میں
ترابؔ اس کام کو ترک کرکے ہر کاری و ہر مرد ے

ردیف یای تحتانیہ

کیا وہ کہتا ہے مری تسبیح و سمرن دیکھکے
کفر سے بیزار ہو صحبت مارکِ زنار رہو

ہین مجھے یان بہت ایسے کھینچے اور بار پڑے
یار وہ کافر مسلمان سے اگر بار پڑے

۲۶۱
بیکی ناحق تراب اتنا کرے ہے شور وغل
دم بخود اس بزم مین ہین کتنے متوالے پڑے

حسن خال و خط پہ کیا اتنا تکبر چاہیے
جو کوئی چاہے کہ یار اوسکا رہے ہر وقت پاس
بے گہر خالی صدف کی قدر قیمت کچھ نہین
دیکھ پڑتا ہی کہین رستہ اندھیری رات مین
دیکھکے صورت مری منھ پھیر لیتا ہی تو کیا
چشم مست ناز کرد یتی ہین اک چتون مین لوٹ
بوالہوس کرتا ہی ناحق عشقبازی کا گھمنڈ
ہندوؤن سے ربط رکھتا ہون مسلمانون سے راہ

اوسکی صورت کا فقط ہر دم تصور چاہیے
صحبت اغیار سے اوسکو تنفر چاہیے
گلرخون کے کانمین آویزہ در چاہیے
اوس پری کی مانگ مین البتہ سیندور چاہیے
اسقدر تجھکو نہ یار و تسی تبختر چاہیے
ساقیا ہمکو وہی پیمانہ پر چاہیے
یان دل دیوانہ بخراب و بیخور چاہیے
مین حقیقت مین ہون مجھکو سب سے خوگر چاہیے

۲۶۲
اغنیا سے بینیازی کیون نہ ہم کیجیے تراب
مالدارون سے فقیرون کو تکبر چاہیے

الٰہی خیر کیجیو بیطرح بارش کی شدت ہے
وبادم اسقدر پانی برستا ہی خدا حافظ
جدھر دیکھو اودھر دریا نظر آتا ہی یا اللہ
کسی سے ہاتھ لگتا ابتو مٹی خشک جنگل بھر

گرے پڑتے ہین گھر سب کے خرابی ہے مصیبت ہے
دھما دھم ہو رہا ہے ہر طرف گرتی عمارت ہے
مکینون کی یہ حالت ہے مکانونکی یہ صورت ہے
زمین تر ہو گئی ساری یہ پانی کیا قیامت ہے

ردیف یائے تحتانیہ

۲۶۳

ولہ
دلیل کاروان بانگ جرس ہے
گواہ درد و غم اک نالہ بس ہے
بت ظالم نہین سنتا کسیکی
غریبون کا خدا فریادرس ہے

[illegible]

کرو دنیا مین نیکی جسقدر ہو — اجر عقبےٰ مین اک حسنہ کا دس ہے
رکھو تیار توشہ آخرت کا — سفر در پیش وان کا ہر نفس ہے

عبث ہے آرزو دنیائے دون کی
تراب اللہ بس باقی ہوس ہے

نچا نون تو نے دلپر کیا کیا ہے — کہ مفتون ہو مجھے سودا کیا ہے
نہون مین کسطرح خوبونکا مشتاق — کہ عاشق تن مجھے پیدا کیا ہے
بنایا ہے تجھے تو نے طرحدار — مجھے دیوانہ و شیدا کیا ہے
نہین رکھتا مجھے ساتھ لیئے ہی پھر — مین نے تیرے ساتھ کیا ایسا کیا ہے
مین تجھکو بد نہین کہتا ہون پیارے — جو کچھ تو نے کیا اچھا کیا ہے
رقیبون کو مخالف عاشقون سے — اگر تو نے کیا بیجا کیا ہے
محبت کا اثر کیا کم ہے اتنا — کہ سب سے مجھکو بےپروا کیا ہے
بگاڑ لینے کسکا عاشقی مین — عدو نے مجھپہ کیون بلوا کیا ہے

تراب اکدن تو انکھین موند کر بیٹھ
بہت ادھر ادھر دیکھا کیا ہے

دنیا کے رنج و راحت و آرام سے گئے — اے عشق تیرے عہد مین سب کام کر گئے
اچھے ہوئے جو ہجر مین واصل بحق ہوئے — ہجران کی رنج و کلفت و آلام سے گئے
تا صبح کل ترپتی رہی نیند اوڑ گئی — گھر کو جو اپنے یار سر شام سے گئے
کسطرح پھر نہو تہ و بالا اسکا دل — نیچے اوترا بھی وہ لب بام سے گئے

ولہ

مین تو روتا ہون عشق مین اونکے — وے تو ہنستے ہین دیکھ کر [illegible]
یاد رو ادمی شمع رخ کی یاری مین — ہو گئے خاک ہمتو جل جل کے
سب گرفتار ای قفس مین ہین — ہمتو عاشق ہین لا قفس کے
کیون گلچین ہون جمین خار [illegible]

ردیف التحتانیہ

[illegible]

[illegible]

ولہ

تیغ ابرو کھینچ کے الجھیں دکھایا ہے وہ شوخ — کسکو جرأت ہے جو متوالے سپاہی سے لڑے
زلف کا ہر بال عاشق کے لیے جنجال ہے — اوسکے پھندے میں کسیکا دل نجیبی جی پڑے
دل دیا کیا آپ سے میں نے لیا اوسنے بزور — کرتے ہیں ناحق ملامت مجھکو سب چھوٹے بڑے

چاہ میں اوسکی تو کچھ چارہ نہیں اپنا تراب
چاہے سو سولی کرے عاشق بچارا کیا کرے

ولہ

باغ میں لالے سے پھولے ہیں کیا آگ لگی گلشن میں ہے — رنگ چمن کا خوب ہووا آگ لگی گلشن میں ہے
باد خزاں کی قدمبوسی سے نہ ہوا تھا خارستان — دم سحر تیرا ہے باد صبا آگ لگی گلشن میں ہے
تازی پھول انار کی سو نکہتے سرخ غبار کو دیکھ — بھورا جل کے ہوا کوئلا آگ لگی گلشن میں ہے
یار چمن میں پھرتا ہی پھول قدم پر گرتا ہے — پہنے ہے وہ کیا سرخ قبا آگ لگی گلشن میں ہے

دیکھ کے شعلے گل کے تراب بن گئی بلبل مرغ کباب
کون اور مضراب جا سے بھلا آگ لگی گلشن میں ہے

تن پہ ہے غم سے ناتوانی بڑی — درد دل کی ہے یہ نشانی بڑی
عشق کی بات کسطرح ہو تمام — رات چھوٹی ہے اور کہانی بڑی
کس کو تو نے نہیں دکھایا منہ — ہمسے ناحق ہے لن ترانی سے
یار رہتا ہے دوستوں سے خفا — دشمنوں پر ہے مہربانی بڑی
نہیں معلوم کس لیے ہمسے — دل میں ہے اوسکی بدگمانی بڑی
پیرہن چاک گل بھی رکھتے ہیں — تو ہی بلبل سے کیا دوانی بڑی
غنچہ جا سکر کر بڑھاپے کا — کٹ گئی آفت جوانی بڑی

دیوان تراب

ردیف یائے تحتانیہ

[illegible]

دیوان تراب

ردیف یائے تحتانیہ

تراب اوسکی گلی سے ایک ہم ہی
دل و دین لے کے جیتے جان اوٹھے

ناحق پری رخون کو غرور جمال ہے
رنگِ حنا سے سرخ ہین جنکی ہتیلیان
اوس طفل شوخ پر دل پیر و جوان ٹوٹے
زنجیر زلفِ یار کی دیکھی ہے دل نے کیا
لٹ زلف کی لٹکی ہے کیا اوسکی دوش پر
مضمون عشق سے تجھے ناصح خبر نہین

صورت کی ہر کمال کو اکدن زوال ہے
ہے تیغ تیز اونکی اک جہان پائمال ہے
آگے خدا پناہ ابھی خرد سال ہے
دیوانہ بن گیا ہے عجیب اوسکا حال ہے
صیاد ہو وہ کاندھے پہ اوسکے رومال ہے
اس مسئلے مین تجھکو عبث قیل و قال ہے

معشوق اگر تراب کسی سے جدا نہین
ناحق غم فراق و ہوائے وصال ہے

ہر تار زلف یار شب تار ہے مجھے
بہر خدا نہ مجھسے تو اتنا حجاب کر
کیون میری نبض دیکھکے چپ ہو گیا طبیب
تا حشر مین تو ڈھونڈھ پھرونگا یار کا
یا رو طریق عشق ملامت کی راہ ہے
کوئی چاہے حق پرست کہے یا بت پرست

چلنا اندھیری راتمین دشوار ہے مجھے
برقع اوٹھا دے خواہش دیدار ہے مجھے
مین جانتا ہون عشق کا آزار ہے مجھے
اوس سے وفائے عہد کا اقرار ہے مجھے
جو نا سزا کہو وہ سزاوار ہے مجھے
البتہ ایک بت سے سروکار ہے مجھے

ناحق ہین پارسائی کا دعوی کرون تراب
خوبون کی دوستی سے کب انکار ہے مجھے

کمر کھولی تجھے دا تو جیبت سینہ مدکام لون	عبث میرے لیے ٹیکا کسے باندھی کر تو ہے
بُری حالت ہے یارو نکی ترے غمسے تو کیا ملنے	خبر اونکی نہین لیتا ہی کیسا بیخبر تو ہے
مری آنکھون سے خون بونکیطرح تو بھی کہین چھپ جا	شب ہجر تمین کیون مجھکو جلاتا ہی قمر تو ہے
اگر تجھسے زبانی کچھ کہا جاوے تو کہدینا	مری حالت کیا واقف نہین نامہ بر تو ہے
تری آواز سنکے چونک اُٹھا وہ نیند کا ماتا	گلا تیرا کٹے کیا بولتا مرغ سحر تو ہے

مقطع — نہ مسجد سے غرض اوسکو نہ بتخانے سے کچھ مطلب
تراب اوسطرف رخ کرتا ہی اے مولی جدھر تو ہے

چاند اندھیرے مین عبث صورت دکھاتا ہی مجھے	گورا مکھڑا اک پری کا یاد آتا ہی مجھے
عشق کہتا ہی کہ اوسکی بیخودی کی راہ مین	راہ و رسم ہوش ناصح کیا سکھاتا ہی مجھے
سب لگانے ہوگئے بیگانے مجھسے عشق مین	کون غمخواری کرے اب کس سے ناتا ہی مجھے
یار رو مین کیونکر جفای یار کا شکوہ کرون	وہ تو اپنی عاشقی مین آزماتا ہی مجھے
کس سے کہیے عاشق و معشوق کا ناز و نیاز	مین دعا دیتا ہون وہ گالی سناتا ہی مجھے
روکے اوٹھاتا ہی اپنی بزم سے اوسکی رقیب	یار اپنے پاس جب ہنسکے بٹھاتا ہی مجھے
سامنے اوسکے زمین کیونکر بچا میرا سر	وہ تو اک جلوے مین دیوانہ بناتا ہی مجھے
کون پکڑے دامن اوسکا خونبہا کیواسطے	وہ جب آتا ہی اداسے مار جاتا ہی مجھے

مقطع — گو مجھے پروا نہین کچھ سو زر دی کی **تراب**
پیرہن زرد یہ معشوقون کا بھاتا ہی مجھے

غم بہت ہجر کا لکھا یا مرا جی جاتا ہے	رنج کیا کیا نہ اوٹھایا مرا جی جلتا ہے

ولہ

ردیف یا تحتانیہ

پوچھتا ہے کیا تو نا شنوا ہو دونون عدد کی
غیر و شر کا جو حقیقت مین وہی ہی جلد
ہمیں رکھتا ہی وہ ہیون ثبت نیکی و بدی
کون منہ سے مین کیون دل سے دعا مجھکو
اپنے منہ سی مجھے نسبت کبھی گالی بھی نہ دی
غیر کا نام کبھی منہ سے نہ نکلا ہیہ
یار نے مجھسے محبت مین ہی ترقی دی
نقش اللہ کا تم قلب پہ لکھو اپنے **تراب**
لوح دل پر تو مری یار کی صورت کھدی

ولہ

دیوان تراب

ردیف یا تحتانی

کبھی وہ لطف ... آئے ... | جو اپنے بندہ وفا سے پروردگار کرتا ہے
یہاں تو مجھسے بہت یار مین یہ کہہ | تو اپنے جی سے بہت کسکو پیار کرتا ہے
رقیب شاب سے میرے عوض ہر کہا کے ہوا | اسے شہید وہ نہین ناحق شمار کرتا ہے
قرار آنے کا اوسنے کیا لکہہ قاصد | کہ اوسکا وعدہ مجھے بیقرار کرتا ہے

کہا اگر ہے وہ شتاب آدمی کہو اوس سے کہہ
تراب کب سے ترا انتظار کرتا ہے

گر تری منہ کی چمک آئینہ مین نجا ہی ہوئی | آرسی مین نہ جلا یہ نہ صفائی ہوتی
تخت طاؤسی پہ کیشاہجہان بھرتا یاں | حاصل اوسکو جو ترے در کی گدائی ہوتی
ای صبا کہتی ہے کیا باغ مین بھرائی بہار | اوسکے آنے کی خبر تو نے سنائی ہوتی
باندھنا تھا تجھے ہاتھون کو اگر اوسنے | تار مقیش سے چوٹی نہ گندھائی ہوتی
ترک خونخوار ہی کہتی ہین انکھونکو ترے | اپنے عاشق سے کبھی آنکھ لڑائی ہوتی
یار و وہ مال بجا صرف نہ کرتے کیونکر | اہل دنیا کی اگر پاک کمائی ہوتی

گر نہوتا مین گرفتار محبت کا تراب
کب مجھے قید مشیخت سے رہائی ہوتی

زلف پر یار نے کنگھی جو لگائی ہوتی | سو بسو دل کی مرے عقدہ کشائی ہوتی
نیند آتی نہ مجھے پھر آنکھ ذرا لگ جاتی | اوسنے گر خواب مین شکل اپنی دکھائی ہوتی
زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف رسا | گر کمر تک تری اوسکی نہ رسائی ہوتی
دردمندون سے وہ بیدردی نکرتا ہرگز | دلمین اوسکے جو ذرا پیر پرائی ہوتی

جیتے رہو گے کب تک آخر دن گی بیشک	موت آئیگی یکایک یہ امر ہے یقینی

دیکھے تراب کتنے دنیا کے یار ہمنے
یار ہی اوسیکی بھائی ہووے جو یار دینی

یارب لطف انجمن کیا ہے	گل نہو جس مین وہ چمن کیا ہے
جسم بیجان خاک ہے ناپاک ہے	خالی از روح جسم و تن کیا ہے
روح کا چاہیے بناؤ سنگار	زیب و آرائش بدن کیا ہے
عشق سے نامور کیا ورنہ	قیس کیا ہے او کوہکن کیا ہے
دیکھکر چشم ترکو میری نہ کہہ	عاشقون کا یہ مکر و فن کیا ہے
کیون تو مجھسے حجاب کرتا ہے	تجھکو عاشق سے سوءظن کیا ہے

حق و باطل سمجھکے کہدے تراب
شیخ کیا ہے او برہمن کیا ہے

کیون تپ غم سے جلیے اور مریے	عشق سے دور رہیے اور ڈریے
کبتلک تیرے ہجر مین ساقی	ساغر چشم اشک سے بھریے
سرو قد گلبدن ہے یار مرا	کیون نہ اوسپر درود ہم پڑھیے
گلرخون سے خدا نہ ڈالے کام	مہر کرتے نہین کسی پر یے
وہ تو چتون سے مارتے ہین تیر	ترک چشمون سے کسطرح لڑیے
ہن نے مجبور کو کہا مختار	کیون نہ ہم حیص بیص مین پڑیے
یہ بشل حال ہو تراب جہان	اب کریے یہ اور یہ دھریے

دیوان تراب
ردیف یائے تحتانیہ

نہان زار سے ماہتاب کرتا ہے
مین حجاب نہین اوسکو دیکھ سکتا ہون
وہ شوخ اسلیے مجھسے حجاب کرتا ہے
مین اپنا حال بھلا کسطرح کہون اوس
وہ ہر سخن پہ مجھے لاجواب کرتا ہے

سہن کے بجلی وہ عاشق کو قتل کرتا ہے — جو اوس پہ پوچھو تو کانون پہ ہاتھ دھرتا ہے
تری بلا سے تجھے کیا غرض تو کیا جانے — تری جدائی مین عاشق پہ کیا گذرتا ہے
بگڑ گیا تری بابت مین اک جہان ہمسے — تو ہمسے ہر گھڑی ہر وقت کیا بگڑتا ہے
اگر تو بین جبین ہو تو بھاگ جاے رقیب — مین جانتا ہون پہ کوا کمان سے ڈرتا ہے
بھلا وہ کب رہے دو چار دن کسی گھر مین — جو ایک دم مری بر مین نہین ٹھہرتا ہے
کبھی نگاہ لڑاتا ادھر کبھی اودھر — وہ شوخ چشم مرہٹے کی طرح لڑتا ہے
جہاد نفس کا بیشک جہاد اکبر ہے — بڑی ریاضت و محنت سے نفس مرتا ہے

تراب کیون نہ کرون کسی سے مین الفت
مجھے تو سب کہین محبوب دیکھ پڑتا ہے

کفر و اسلام تقاضاے رخ و گیسو ہے — رخ مسلمان ہر گیسوی سیہ ہندو ہے
جلوہ گر جیسے چمن مین بت گلرو ہے — کیا مہکتا ہے چمن چارون طرف خوشبو ہے
حربہ تیر و کمان بس لیے وہ ہاتھون نے — خود مژہ یار کا جون تیر و کمان ابرو ہے
سنگدل ظالم بیدرد سے کیون نہ کرون — کبھی روئی پہ مری اوسکا گرا آنسو ہے
دیکھکر مجھکو بچل جاتی ہے جیون اوسکی — اوسکو چینچل نہ کہے کوئی رم آہو ہے
یطرح دلکو وہ باتون مین لگا لیتا ہے — اوسکی تقریر مین کیا جانیے کیا جادو ہے

دیکھلی مینے تراب آج رسائی تیری
کون کہتا ہے بڑا اوسکا مصنّا تو ہے

ہم اوسکے سامنے آئینہ بھی بارہا بیٹھے — کبھی وہ کنول کے منہ دربرو ... بیٹھے

کوئی مسجد مین کوئی بتخانہ مین جا بیٹھے
ہم ایسے یار سے ... بیٹھے
بھلا کس کسکی غمخواری ... بیٹھے
ہم ایسے ... بیٹھے
حسد سے ...

دیوان ثانی
ردیف یای تحتانیہ

مورد یوسف کنعان نظر آیا اوسکو — اے پری جسنے تری چاہ زنخدان دیکھی
بجلی چمکے تو ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے — پھر نظر کسنے بھلا صورت جانان دیکھی
عارض یار تو ہی ماہ شب چار دہم — طلعت اوسکی تو جوانی مین جو خندان دیکھی
لیے جاتا ہی جنون کھینچے اودھر کیا کیجیے — قیس کی تھی نہ کبھی راہ بیابان دیکھی

کنت کنزاً تو اشارہ و کنایہ ہے تراب
ہمنے جو ذات نہان تھی سو نمایان دیکھی

۲۹۳

ردیف یای تحتانیہ

کہونا ہیچ مرے آگے سو ٹلجاے — مبادا منھ سے میرے کچھ نکل جاے
نہین بنتا ہے کہتے گھر مرے چل — خدا جانے وہ لڑکا ہے مچل جاے
جد ہر وہ رخ کرے ترچھی بھوین کر — غضب نازل ہو جھٹ تلوار چل جاے
نپوچھو اوس پری چہرے کی گرمی — نقاب آئے اگر منہ پر تو جل جاے
بلائین تیری سے مشاطہ لو نین — جو تیرے ہاتھ سے کاکل کا بل جاے
خفا ہے آج کیون مجھسے تو ناحق — کہی یہ بات مین اوس سے کلیجاے
کہا خاموش پھر کہنا نہ یہ حرف — تو عاشق کیون ہوا تھا ہاتھ مل جاے
ہواے گرم ہے قہر الٰہی — خزانسی کیون نہ ضائع پھول پھل جاے
رقیبون کو بٹھا دو باندھ کے وان — جو نبد رستے بلاے اصطبل جاے
اسے شاہ بتان کہتے ہین ہان سب — کہان تک دیکھیے اوسکا عمل جاے

تراب اوسکا اگر زنار ٹوٹے
تو سمرن کا مری رشتہ بدل جاے

جہان ہین دوست کیا سب ہین ہمارے
ہمین غیرون سے کیا امیدواری
محبت مین کسی سے کیا کہین ہم
الٰہی خوبرویون سے بچانا
رقیبون کو برا ہم کیون نہ کہیئے
کہان ہم اور کہان فرہاد و مجنون
جنون و وحشت و رنج و ملامت
جب اوسکے گھر گیا بولا کہ چل بے
کبھی اکدن نہ اوسکے منہ سے نکلا

جو اقرب ہین سو عقرب ہین ہمارے
وہ اپنے آشنا کب ہین ہمارے
جو کچھ اعمال و کرتب ہین ہمارے
وہ دشمن دل کے بیتعصب ہین ہمارے
وہ برہم کار مطلب ہین ہمارے
یہ دونون طفل مکتب ہین ہمارے
یہ چار دن خاص منصب ہین ہمارے
ق بہت ایسے مقرب ہین ہمارے
یہ ہمدم ہین مصاحب ہین ہمارے

تراب اوسکی طلب ہے فرض ہمپر
۲۹۵ ہزار دن جس سے مطلب ہین ہمارے

مین کہتا ہون خدا سے پانی برسے
یقین ہے آخری برسات ہو خوب
خدا بندون پہ اپنے رحم کر دے
یہان برسے وہان ابر لگے جھڑ
بھرے پھر اسقدر رستون مین پانی
جو کرتے ہون ہمیشہ سیر دریا
تلے پانی اوپر پانی جو دیکھین

کرے امین کہو اوس سیمبر سے
خبر دیتا ہون مین یہ پیشتر سے
نہ کوئی پھر کہین پانی کو ترسے
خبر آئے یہی ادھر ادھر سے
کر دو بھر مو نکلنا سبکو گھر سے
وہ گھر مین چھپ رہین پانی کے ڈر سے
مسافر کیون نہ باز آئین سفر سے

اے خزان تو نے کیسی پھونک ماری ہے
ہو گئی برباد جھٹ پھونکی نالی ہے ہا

اک ہوا میں اڑ گئی سب غنچہ و گل کی بہار
کیوں شور و غل کرے ہے بلبل پکارتی ہے ہائے

قاصد اوس سے کہیو تو بیٹھا ہے اپنے گھر میں خوش
مجھکو ماری ڈالتی ہے انتظاری ہائے ہائے

بیوفا تو کر گیا تھا مجھسے کیا قول و قرار
آشنا بھی دیکھ میری بیقراری ہائے ہائے

اوس سے کہیا کیتے تری مژگان تیر و سنان
وہ دکھلاتا ہے مجھے چھوری کٹاری ہائے ہائے

اوس بت کافر کی جستجو نسی خدا دائی نہ کام
دل پہ لگتا ہے اوسی کا گھاؤ کاری ہائے ہائے

عشق میں ہو گئی ناحق مری دشمن مرزا
کسکے آگے میں کروں فریاد و زاری ہائے ہائے

عید کا چاند ہے تو عید مبارک ہو تجھے
مجھ دعا گو سے یہ کہہ دید مبارک ہو تجھے

نذر لایا ہوں یہ دل اوٹھ کے بغلگیر ہو ل
عید میں دید کی فہمید مبارک ہو تجھے

واہ کیا ساز طرب سے ہے تری محفل گرم
عیش و عشرت کی یہ تمہید مبارک ہو تجھے

محتسب میں تو ہوں اک نرگس مخمور کا مست
کر تو میخواروں پہ تہدید مبارک ہو تجھے

زاہدا راہ حقیقت سے نہیں تجھکو علم
عمل خیر بتقلید مبارک ہو تجھے

کہہ منصور سے حق کہکے تو سولی پہ چڑھا
ثمرہ شجرہ توحید مبارک ہو تجھے

تو تو آزاد قلندر ہے مشائخ میں مرزا
شان تجرید و تفرید مبارک ہو تجھے

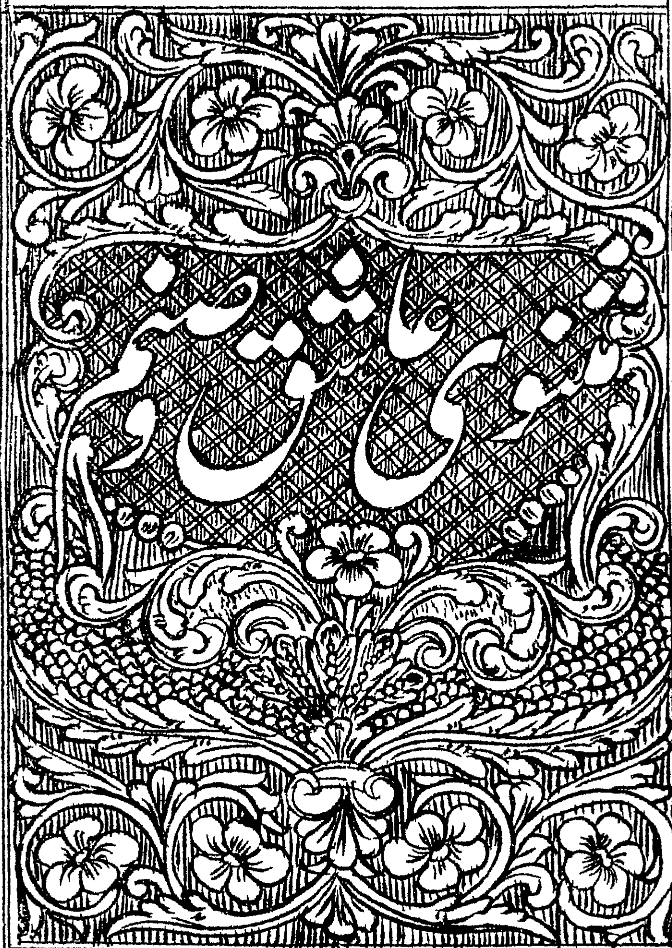
سوتے سے جگایا مجھے پھر آکے کسو نے
دکھلائی جھلی آن مسیحا کی کسو نے

ہر چاک پہ سینے کے نمک اور ہی چھڑکا
مرہم نہ رکھا زخم کو سلوا کے کسو نے

دیوانہ مجھے کہتے ہیں سب عشق میں تیرے
پوچھی نہ حقیقت کبھی شیدا کی کسو نے

منہ پھیرے تری بوسے کس طرح سے عاشق
چھوڑا کہیں میٹھا بھی مرزا کی کسو نے

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مزین بہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا اگر عشق کو پیدا نہ کرتا
نہ لکھتا یہ قلم کا نازک مضمون
نہ کرتا کوئی بات عشق اگر نہ ہوتا
نہ ہوتا عشق اگر لیلیٰ ... میں
نہ ... وصل ... ہوتا
نہ ہوتا کوئی کسی معشوق کا بیمار
نہ پاتا کوئی ظلمات ...
نہ کوئی ... نہ کہتا ...
نہ کوئی ... کی گرمی سے جلتا
نہ کوئی ... کہتا کہ آہو
نہ ابرو کو کوئی شمشیر کہتا
نہ قد کو کوئی بتلاتا قیامت
نہ خال ... پہ کوئی دل گنواتا
نہ ... کوئی کہتا خط گلزار
نہ کوئی ... کو کہتا لعل لب ...
کسی پر دل کوئی اپنا نہ کھوتا

تو شیدا حسن پہ کاہے کو مرتا
اگر عاشق نہ ہوتا او سیہ فتون
تو شیریں کا نہ جیتا اسقدر شور
اگر ... ہوتا کوئی مائل دو نین
نہ کوئی وصل کا مشتاق ہوتا
نہ ہوتا زلف میں کوئی گرفتار
نہ کوئی اونکو زنجیر بلا کہتا
نہ کوئی ... کو کہتا ... سنبل
نہ کوئی ... رخ کو کہہ سکتا
نہ کوئی اوسکو کہتا عین بابل
نہ پھر کوئی نگہ کو تیر کہتا
نہ فتنہ کوئی کہتا اور آفت
نہ لب کو کوئی عیسیٰ دم بتاتا
نہ کہتا برگ ریحان کوئی خط یار
حلاوت اوسکے بوسے میں عجب ہے
سر بازار کوئی رسوا نہ ہوتا

نہ ہوتی گرم معشوقوں کی بازار
اگر مجنوں نہ ہوتا او سیہ دا
نہ ہوتی شہرہ وامق کی گر چاہ
نہ غمزہ جانتا کوئی نہ عشوہ
نہ کوئی انداز پر ہوتا نہ قربان
نہ کہتا زلف کو کوئی معنبر
نہ کوئی رخ کو کہتا رشک مہتاب
نہ کوئی عارض کو کہتا مہر طلعت
نہ کوئی مژگان کو کہتا نوک خنجر
نہ ترک اوسکو کوئی خونخوار کہتا
نہ کوئی قوس قزح کا نام دھرتا
نہ کوئی اوسکو کہتا سرو آزاد
نہ کہتا خال کو کوئی دانۂ دام
نہ اوسکو کوئی کہتا سبزہ چاہ
نہ کوئی عاشق نہ ہوتا جی جہنم پیچ
نہ کہتا پھر کوئی خوشبو کی پرچار

نہ ہوتا گر کوئی عاشق خریدار
تو لیلیٰ کو بھلا کوئی جانتا کیا
نہ ہوتا کوئی بھی عذرا سے آگاہ
نہ صورت دیکھتا کوئی نہ جلوہ
نہ کوئی ناز پر دیتا اپنا جان
نہ کہتا قید سے اوسکے کوئی در
نہ کوئی ہوتا نہ اوسکو دیکھ بیتاب
نہ کوئی کہتا یہ آئینہ صورت
نہ کہتا کوئی اوسکو مثل چہرہ
نہ کوئی مردم بیمار کہتا
نہ ماہ نو کو کوئی تمثیل کرتا
نہ کہتا کوئی ہے یہ نخل شمشاد
نہ حجر الاسود و نقطۂ شام
نہ کوئی سورۂ واللیل یا لیل
نہ مرتا کوئی اوسکے قدم پہ
نہ لیتا عاشقی کا کوئی سودا

سنتے ہے عشق اور بارہ شب ہے
اسی کا ہر طرف شور و شغب ہے
کہیں بلبل کہیں پروانہ ہے عشق
کہیں مستانہ کہیں دیوانہ ہے عشق

کوئی بات نہیں ہے عشق بازی
حقیقی ہے جو کچھ اسکا ہے یا مجازی
یہی ہے عشق سے بنیاد آدم
یہی ہے باعث ایجاد آدم

کیا ہے میں حق بڑے سے کے
نہ کیونکے سطرح عاشق خدا کو
کہانتک ہوئے عشق کا رنگ
یہ ہے پیچ پہ بدر بیت ہی رنگ

اگر اسکو نہیں باور کرے تو
تو ان نقشہ میں کہتا ہوں ہنوگے
پلا ساقی مجھے اک جرعۂ مے
کہ ظاہر ہو جو کچھ مجھ میں چھپا ہے
شتابی کر کہ ہے یہ طبع بارد
کہ اک نقشہ کہونگا تازہ وارد

آغاز داستان عشق جوانی عاشق لقب و بیان حالات آن از طفلی کہ چنین لقب یافت

جوار لکھنؤ میں اک جوان تھا
نپوچھو کسطرف تھا اور کہان تھا
عجب ایجاد اوسکی حق نے کی تھی
عجب صنعت اسے خالق نے دی تھی

ندیم اوس کا بنا تھا آب گل سے
مجسم تھا وہ گویا جان و دل سے
سراسر عشق سے تھی اوسکی بنیاد
سراپا درد کی تھی اوسکی ایجاد

وہ بچپن سے پاؤں تک تھا صورت درد
فغان گرم کیسی یا دم سرد
سدا آنکھ اوسکی رہتی دید طالب
نظر بازی کا شوق اوسے تھا غالب

نگاہ اوسکی رکھی تھی حسن پر میل
بہی تھا آنکھ سے خونناب کا سیل
نظر پڑتا تھا اسکو جب کوئی خوب
تو فوراً اوسکا ہوجاتا تھا مجذوب

پسند آتی اوسے محبوب صورت
نہایت اوسکو بہاتا خوبصورت
لیے خیر اسکے رہتا تا بمقدور
ہمیشہ گلرخون کا ذکر مذکور

سنا کرتا تھا نت خوبون ہی کی بات
گذرتی تھی اسی میں اوسکی اوقات
طریق عشق پہ اوسکے قدم تھے
رواں اوس ہی طرف وہ دمبدم تھے

مشام اوسکا تھا خوبو سے معطر
پھرے تھا ڈھونڈتا خوبونکو گھر گھر
تفکر اوسکو رہتا خوب ہی کا
تصور اوسکو تھا محبوب ہی کا

جدھر وہ دیکھتا تھا صورت گل
اودھر ہی جاکے ہو رہتا تھا بلبل
نظر پڑتا کبھی گر شمع رخسار
تو پروانہ ہو جل جاتا تھا اک بار

نظر بازوں میں تو استاد تھا وہ
کہیں مجنون کہیں فرہاد تھا وہ
ادا و عشوہ و کرشمہ ناز خوبان
سمجھتا تھا وہ سب انداز خوبان

اوٹھاتا عشق میں جتنا وہ بیداد
اوٹھا سکتا نہ مجنون اور فرہاد
یہی باعث یہی شاید سبب تھا
کہ عاشق اوسکا طفلی سے لقب تھا

کہوں کیا کیفیت اوسکی زبانی
لکھوں میں تجھ سے اب اوسکی کہانی
ادھر آ ساقی سرتاپا ناز
کہ کرتا ہوں میں اک افسانہ آغاز
جو کہنا ہے مجھکو جام بھر دے
کہ پھاڑوں ہوش کے یہ تارہ پردے

فریفتہ شدن عاشق بر ہندو پسرے کہ نامزد و معروف بصنم بود

جو شہر لکھنؤ میں چند مدت
گذر اوسکا ہوا بہر معیشت
گذرتی تھی عجب دن رات اوسکی
کٹے تھی سیر میں اوقات اوسکی

گیا اک روز آصف گنج میں وہ
پڑا اوس روز کیا ہی رنج میں وہ
نظر اوسکی پڑی ان اک صنم پر
گرا بیتاب ہو اوسکے قدم پر

بظاہر گو تھا وہ کافر کا زنار
ولی باطن میں تھا دل کا خریدار
سر بازار رہتی وان اوسکی دوکان
کہ جو دوکان اوسی یا حسن کی کان

ہوا بیخود وہ دیکھ اوسکے طلسمات
محبت کا بھلا سودا نگاہات
کہوں کیا حال اس شکل پری کا
قیامت تھا وہ لڑکا کھتری کا

ملاحت سے نہیں پر اوسکی صباحت
رکھے ہے ماہ کچھ جسکی شباہت
نہ کیوں چاند کو کیون اوسے تھوڑا
کوئی بھی کھتری سا ہو ہے گورا

کیفیت خوبی صنم و دل رفتن عاشق بران دلربای عالم و مبتلا شدنش بہ بیقراری و غم

مجھے اسو قت اے ساقی گلفام
سُجھا تو نے نام آتا گیا آ کہا یا ہے
قد و قامت تھا آفت روزگار تھا
چمکتی اسطرح اسکی جبین تھی
وہ ابرو اوسکے جیسے قوس تھے
مژہ تھی اوسکی یا تیر و سنان تھی
نظر یا زونکو کر تیا تھا وہ جیلی
نہ تھا سرمے کا وہ تھا وہ نہ زیوار
لبونکی اُسکے کیجے کیا بڑائی
لب سرخ اُسکے رکھتی تھی عجب رنگ
دہن میں تھے وہ دندان جلوہ گر تھے
تبسم کا جو عالم زیر لب تھا
ملایم گفتگو آہستہ گفتار
مقابل اوسکے گر آئینہ آتا
نہ منھ پر اوسکے تھی منھ زلف کالی
برس چودہ کا اُسکا سال وہ مہ تھا
وہ بالی کا تھا حلقہ آفت ہوش
عجب ہی اُسکا دکھلاتی کرتی تھی
وہ چھب تختی کہون یا قد بالا
کُلہ کج سر پہ تر کا نہ دھر تھا
سنو تھو و منع اوس سیمین بدن کی
عجب تھی حق نے اوسکی چھب بنائی
نہیں کچھ اوسکی خوبی کی نہایت
پلا ساقی مجھے اب بھر کے پیالے
کہون احوال عاشق بیخودانہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پیا تھی
[illegible]
[illegible] تھی
[illegible]
[illegible] سوا
کیا اعجاز اُسکی [illegible]
نہ [illegible] لعل [illegible] سکی یا شکر
کہے لو درج میں سلک گہر تھے
قیامت تھا بلا تھا کیا غضب تھا
کہ ہر اک بات میں سو ل گرتا
تو اپنے منہ کی خوبی دیکھ جاتا
تھی ناگن چاندنی میں سر نکالے
بخوبی رشک ماہ چاردہ تھا
کیا دل کو دستی حلقہ در گوش
جو اوسکے نرم ہاتھوں میں پڑے تھے
سراپا تھا غرض سانچے میں ڈھالا
کہ جسکی سج پہ اک عالم مرے تھا
سراپا تھی سجاوٹ بانکپن کی
تھی اوس پر ختم شان دلربائی

کہ وصف اُسکا لکھون میں بے تکلف
اُسے سب دیکھکر کہتے تھے اللہ
سراپا وصف اُسکا میں کہوں کیا
لطافت میں جبیں یوں پرشکن تھی
نظر آتی تھی یوں سرخی بہ پردہ رو تو
وہ ترک مست یعنی چشم آہو
کہوں کیا اُسکے غمزوں کا میں عالم
نگاہ اوسکی پڑ جاتی تھی آہ جس پر
روان بخش لب جانبخش ہی تھے
نزاکت میں تھا جیسے برگ گل تھے
دہن یوں تنگ جیسے غنچہ گل
تکلم میں جو اوسکا لب ہلے تھا
لکھوں کیا اوسکے عارض کی صفائی
وہ گلرو کا جو کرتا تھا نظارہ
وہ مکھ پر تھا عجب افشاں کا عالم
پڑی تھی کانوں میں اوس کی بالے
نہ کہتے کیوں ہم آن بالی کو بالا
صنم کو دیکھ سب تھی حیران
گل اندامی تو اُسکی پر بلا تھی
رکھے سر پر جنت کی ٹوپی بھاری
وہ پہنے تھا عجب زنانی پوشاک
جو دیکھی تھا اُسے کرتا تھا اشرش

نظر افتادن عاشق بر روی صنم و دل ریش
بر حسن او و در عشق شورش و بیقرارش

کہوں احوال اوسکا تو توقف
یہ ادہم نژاد یا پارہ ماہ
کہ تھا وہ حسن کا پتلا سراپا
کہے تو سحر خوبی یوں موزون تھی
منہ تو آئینے میں جیسے یوں دو
کہے ہیں جسکو عاشق میں جادو
سیاہ اسکے سو چاہو ش برہم
کہ ہر تھا اوسپہ گویا زخم خنجر
لب رشتہ حیوان وہی سمجھے
لطافت میں وہ گویا موج جل تھے
وہ تنگی تھی نہ کیوں نام بلبل
کہ گویا تصویر کا غنچہ کھلے تھا
کہ تھا آئینہ نور خدائی
دو رو دو اکبر پڑی تھا یا ہزارہ
کسی نے رات دن دیکھا ہی باہم
فدا تھے جسپہ سب بدھو دیلے
کہ خوبی اُس سے ہوتی تھی دوبالا
کہ ہندوستان میں کھلا تھا کنعان
کہ اوسکے بر میں شبنم کی قبا تھی
کہ ہر تھا حسن میں وہ تاجداری
قبا پر جسکی تھی گل پیرہن چاک
ہوا میں سکے اُسکی کیفیت غش
سنو عاشق کی اب مجھسے حکایت
کہ ہوش اپنا کروں تیرے حوالے
بیان تجھسے کروں اوسکا فسانہ

وہاں آنکھیں لڑی اون دونوں کی باہم
خریداری کی جیسے سودہ بیدل
صنم نے تب کہا کیا لیجیے گا
کہا اوسنے یہاں سب کچھ ہے موجود
سبھوں میں اوسکی تھی عاشق کو بھایا
صنم نے اوسکی قیمت کی بہا سب
اوسے پایا نہ کچھ بیشتہ ہی تہا
وہ لڑکی نے تو دل اوسکا لبھایا
ادھر عاشق تو دلسے لیکے سودا
اوٹھا آگر نہ عقل اوسکو دکانسے
جدا ہوتے ہوا اوسکا برا حال
ہوا المیں سے جوش محبت
عزیزو عشق میں پیدا ہنسا دل
الٰہی جوان ہوا دل مبتلا ہے
وہ دلبر گر جدا اب مجھسے ہوتا
کہے ہے یہ ہو فاخو یونکو ناحق
کبھی جاتا تھا صحرا کو نکل وہ
گیا دل دیکھیے رسوا بازار
طبیبو مجکو صحت ہو کو سیم
عزیزو دلکو میرے غم یہی ہے
مری صورت سے وہ بیزار ہے اب
شراب ایسی عجب مجکو پلادی
جو کوئی پوچھے تیرا حال کیا ہے
نہ کہتا اور کچھ احوال دل کا
سمجھتا ہے یہ سر دانا و کودن

در گفتگوہی دلجوئی صنم با عاشق دلریش خویش و کیفیت دکانداریش

کہیں ہاتھ آیا تو کیا ہے تصور — نشانہ آ عزیزو وہ سب کا کی
غرض اک بیڑا اوسکی مٹھا لی — ہوا تھا حبش کا ظاہر میں لب
ہوا اسلکو سبب راضی و طالب — خریدار و فروشندہ جو باہم
خریدار دل جو پری تھا — گھڑی دو ایک مین وہ عیار عاشق
نہیں عاشق کو وہ معشوق بھایا — غضب تھا یار وہ طفل دکاندار
خیال اوسکا دل و جانسے نہ اوٹھا — کسی سے جب کسی کا لگ گیا دل
کبھی اوٹھنے دیتا عشق اوسکو وہاں سے — یہ اندیشہ ہوا تھا اسکو لاحق
کیا الفت نے اوسکے دلکو پامال — جو الفت کا لگا سودا اسی ہاتھ
لگی ہونے ہر اک کو کونسے وحشت — کبھی پڑھتا تھا وہ اشعار سودا

ریختہ

سنو سے یون کسیکا مبتلا دل — کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز
تو ہو تا کس لیے مجھسے جدا دل — جو دل کو آشنا جانے غلط ہے
جو سچ پوچھو تو ہے خود بیوفا دل — تراب اوس بیوفا کو دیکھتی ہے

غزل

ہوا دل کی بدولت میں گرفتار — سنجانا وہ طرف یار و سجھاتا
جو وہ مجھسے کہے تو کیوں ہے بیمار — سنو اس شہر میں کیونکر میں غمگین
کہ ہمغم ہے مری غم سے وہ دلدار — مجھے وان پوچھتا ہے کون یارو
سنو میں زیست سے کیون اپنی بیزار — مرے سینے میں دل رہتا ہے بیچین
گر آوے خود بخود میری طرف یار — غرض عاشق کی یون کٹتی تھی راتین
تو کیوں بیدل ہے مجکو کیا ہوا ہے — تو کہتا اوس سے ہاں جی خیریت ہے
بیان کرتا نہ کچھ جنجال دل کا — محبت پر نہیں چھپتی چھپائے
کہ عشق و مشک انتوان نہفتن — گئے تھے [illegible]

ہو کچھ اور سودا اور عالم
دکانداری سے کی جاتا تھا مقابل
سو عن کی اوسنے جو کچھ کہیے گا
کہوں کیا پیش تھی اخلاص اونکی
ولے باطن میں تھا عشق اوسکا غالب
ہوئی راضی بنا سودا اوسی دم
سخن کرتا رہا اس سے موافق
ہوا عاشق کا دل اوسپر گرفتار
چھڑانا اوسسے ہے پھر سخت مشکل
کوئی جانے نہ سودائی ہے عاشق
لگا بکنے وہ سودائی سا دن رات
کبھی ہر رو زبان یہ ریختہ تھا
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل
اگر ہے تو اوسیکا دیدہ یا دل
نہیں ہوتا کسی کا آشنا دل
گیا قابو سے میرے کیا مرا دل
کبھی پڑھتا تھا رو رو یہ غزل وہ
وہاں رہتا ہے اک شوخ دل آزار
نہ یان مشفق مرا کوئی نہ غمخوار
وہ یوسف ہے کہ ہزاروں میں ہے پیدا
خدا جانے کہ ہے کسکا طلبگار
کبھی ہنستا کبھی روتا تھا ہیہات
طبیعت کچھ مری بے کیفیت ہے
کوئی سو طرح کی باتیں بنائے
کہ دل اسکا کسی پر ہے دیوانا

وہ اپنے منہ سے یہ ہرگز نہ کہتا
ولی رہتا جہان وہ حسن تھا دل تھا
نہ تھا اور دوستی کچھ اوسکو درکار
خیال اوسکا یہی رہتا تھا اکثر
بہت ہوتا تھا شاد اون ملکو اوسکے
بظاہر کرکے حیلہ سیر بازار
اوسی بازار میں اک مکان تھا
وہاں جانیکی یہ باعث بڑی تھی
صنم بھی خوب اوسکو جانتا تھا
وہ دو پانچ اوسکے دوکاندار تھے اوس
صنم دیکھ اونکو ہمسائی کا اسلوب
نہ وہ شیرین لب شکرین تبسم
مقابل انکی جب پڑتی تھی آنکھیں
کٹی عاشق کی اک مدت اسی طور
صنم احوال اوسکا سن تو لیتا
حقیقت اوس سے خبر بھی کچھ نہ ہوتی
میان عاشق و معشوق رہ نسبت
جو اوسکے دل میں آتی ہیں خواطر
ہو افشا راز لیلی کا لیا خون
محبت کا عجایب ماجرا ہے
بظاہر محض وہ نا آشنا تھا
کرو تھا خوب در غور ابتدا مین
ہوا اپنے رفتہ رفتہ اوسکو معلوم
تا ہم یہو واسطے آتا ہے بہر سوز
تھا عاشق چہ سبب معشوق کا رنگ

کہ دل ہیر فلانی پہ ہے شیدا
مکان سے اوس صنم کے متصل تھا
اوسی بیجا یا تھا وہ طفل دکاندار
کہ شاید آوے کوئی اودھر سے
تسلی ہوتی اوس سے دل کی اوسکے
ولی باطن میں مشتاق دیدار
کہ اوسکا دوست اک رہتا وہاں تھا
کہ رہتی میں دکان اوسکی جو تھی
کہ جیون چاہ کی بیہا تا تھا
نہ تھی عاشق سے وہ راضی کسی طور
نظر عاشق پہ کر ہوتا تھا محجوب
کہ ری تھا شرم کی مارے تکلم
پتہ جیسے کسطرح لڑتی تھی آنکھیں
صنم کا لطف تھا اوسپر جو بے جور
حیا سے پر جواب اوسکو نہ دیتا
ہون جیسے جاگتے کے آگے سوتے
کرام کا تبیع اہم نہ نسبت
سوا اوسکے دلمیں ہو جاتی ہیں ہم
سنا ہوگا جو گزرا حال مجنون
وہی جانے جو اس فن میں ہے یکتا
کبھی از خود نہ اوس سے بولتا تھا
ہو جیسے طور باہم آشنا میں
خریداری کا ہی ابسہری ہی مفہوم
یہ اپنے دل میں رکھتا ہے ہر سوز
تھا کالی اوسنے اپنا وہ ہی [illegible]

نہ تھا ما تھا کسی پر اشنا اوسکا
پڑا تھا وہ دکان پر واقع [illegible]
[illegible] اکثر بیٹھتا باہر نکل کے
جو آتے تھا کوئی وان دوستانہ
زیادہ دل کو ہوتا شوق [illegible]
[illegible] کشش سے [illegible] تھا
وہاں [illegible] آتا تھا وہ [illegible]
کہ ہو تھا [illegible] اک دن [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ عاشق کو بڑی تھی اتنی جرأت
فقط ہوتی تھی دیدار اوسکو میسر
لگا آتی تھی اور جیون تھی تامل
جو عاشق کو کبھی ملتی تھی فرصت
بہت آتی تھیں پر عاشق کو گھاتیں
جو باہم پیار کرتے ہیں اشارے
خدا جسکو کسی کی چاہ دیوے
محبت کی نہایت ہو جو تکمیل
کرے ہر تیغ آہن ایک کو دو
غرض عاشق صنم سے خود جو ملتا
فقط کرتا تھا وہ صاحب سلامت
کہ جیسے اور ہی کچھ جانتا تھا اوسکو
کچھ اور ہی لوگ کا ہے یہ خریدار
یہ جانی اوسنے جب اوسکی حقیقت
لگا کرنے ملاقات اوسکی [illegible]

وہاں کوئی [illegible]
کہ تھا اک شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا کرتا تھا [illegible]
کہ آ جاتا ہو تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ بیٹھا رہ کر وہ اک لحظہ نسبت
یہی تھی سو زر بید اوسکو میسر
دل عاشق [illegible] ہوتا تھا بسمل
ترکہ جاتا [illegible] اپنی [illegible]
اشارہ سے وہ کر دیتا تھا [illegible]
اوسے اغیار کیا سمجھیں کہ کیا ہے
تو اوسکے [illegible] اوسکو [illegible]
تو ہے لیلی و مجنون کی ہے تمثیل
محبت ایک کر دیتی ہے دو دو
ہوا تھا [illegible] باطن [illegible]
جو جاتا تھا [illegible] صاحب سلامت
خریدار [illegible] تھا اوسکو
نہیں کوئی [illegible] اوسکو [illegible]
تو [illegible] کی ہو [illegible] صورت
لگا چلنے ادھر سے وہ [illegible]

اوسی منظور تھا خویش و اپنا | لقا اوس میلے کا شمس و حیا کا | اسی اغیار کا رہتا تھا دھڑکا | اگر دشمن کچھ کہہ بیٹھیں مبادا

آشنی تھی مذہب میں ذات | سنو تھی ایکدن اچھی ملاقات | نظر میں سبکو کھٹکتی وہ حیا | کہ دیکھیں کس سے رکھتا ہے وہ لگا

دلاسا دیتے تھے وہ ماں بہن | کہ اوسکی حق میں تھی جوں شیر مادر | صنم کو کب ہو رہتی تھے جو وہ شیرا | شہر زادی تھی اچھی ملاقات

دہ بیان عاشق کا کچھ لیا تھا وہ | اور رہتا تھا اوسی صورت کے خیال سے | یہی سمجھا تھی اوسکے ہیں خواہش | کسیدن وصل ہوگا کہہ رکھا خشر

خدا سے درد ہی مانگتا تھا تنہا | صنم سے ہو کبھی تنہا ملاقات | آئی کوان سا دور روز ہوگا | کہ مجکو وصل کا نوروز ہوگا

صنم کی جب کلفت دید ہوگی | مرے گھر کون دن یہ عید ہوگی | ادھر آ دیگا وہ کسدن الٰہی | گدا کو ہوگی کب یہ بادشاہی

حق تعالیٰ وہ جیسے کسے ملے گا | مرا یہ غنچہ دل کب کھلیگا | میسر ہوگی کیونکر مجکو یہ سیر | کہ اوسکی بزم میں ہوگا نہ کوئی غیر

غرض عاشق یہی رکھتا تمنا | یہی دن میں لیا تھا اوسکے سودا | اسی پر یقین وہ مانتا تھا | اسی کو خاص مطلب جانتا تھا

وہ رہتا تھا اسی فکر میں مدام | کہ آسکے آٹھونکے میلے کا ایام

مجھے آ دیسا ہی غارت گر ہوش | بلا وہ کہ سب غم ہو فراموش

کہ روز تخت ... بھی سیر میلا | ملے مجھسے بھی میرا یار اکیلا

دوانہ تھا کمال محبت کا ہمدم | تمامی راز پنہانی سے محرم

صنم کی کیفیت سے خوب آگاہ | کہا جاتا تھا کبھی عاشق کے ہمراہ

کہا عاشق نے تب اوس آشنا سے | کہ پایا ہے جو مانگا خدا سے

رسیدن ایام میلہ آٹھون و خوش شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواہد شد و گفتن عاشق با آشنائے واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنا با عاشق بیخود

بر آتی ہے مراد اپنی کسیدن | وصال اوسکا ہے خاطر خواہ ممکن | قریب آتا ہے اب آٹھونکا میلا | صنم کے ساتھ میں دیکھونگا میلا

کہا اوسنے بہت بہتر چلیں گے | اسی میلے میں ہم اوس سے ملینگے | مگر جب ہو یقینی اوسکا جانا | ہمیں معلوم ہوا اوسکا ٹھکانا

کہا عاشق نے خط اسکی نہ بھیجے | صنم سے یہ ابھی چل پوچھ لیجے | اوٹھا وہ آشنا دکان پر اوسکی آسکے | ادھر اودھر کی قصے کہہ سنا کے

سخن آٹھونکے میلے کا جو آیا | صنم نے روز اوسکا خود بتایا | کہا عاشق نے تم کسدم چلوگے | تماشے ہی کچھ اپنا کہوگے

کہا آگے کہوں کیا داستان میں | پھر اون گذری جا بتا وہاں میں | یہ سنکر عاشق شیدا او ٹھا | بہت فرحان و شادان شاد او ٹھا

اضطراب عاشق بردر میلہ بانتظار یکپاس روز موافق وعدہ صنم و تسلی کردن آشنا معہود آخر الامر رفتن عاشق و آشنا در میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و جستن صنم و نیافتن مقصود

گلابی بھر کے لا ساقی گلفام | کہ آپہونچا ہے وہ عشرت کا ہنگام | مجھے سرشار کر دے میں تماشا | کہ جاؤں دیکھوں آٹھونکا تماشا

سنو یارو جو میلے کا دن آیا | خدا نے بخت خفتہ کو جگایا | ہوئی جب صبح عاشق پر نظر وا | سحر اوسکے جنون و اشتیاق ...

دل اوسکا تھا نہیں بے اشتیاق | پھر کی انتظاری وہ ... تھی شاق | کہوں کیا اوسکی ... انتظاری | ... گیا تھا ...

کبھی اوٹھتا کبھی وہ بیٹھتا تھا
جو کہتا تھا کہ آیا ہے گھڑی بھر
وہ مدلل پہ عجب مشکل پڑی تھی
گئے کٹ اتنے دن سختی میں تیرے
تماشائی کیا لگے گا ہاتھ تیرے
غرض گذرا پہر آیا وہ ہنگام
وہ مجمع تھا جو تالاب مہاراج
عجب باغ و عجب تالاب تھا وہ
وہاں تھی جمع ساری شہر والے
ہزاروں اہل حرفہ اہل بازار
خلایق کا زبس انبوہ تھا واں
کوئی کہتا تھا لو جی حلوا سوہن
کوئی پانی میں غوطہ مارتے تھے
کوئی واں ناچتا تھا کوئی گاتا
کوئی کرتا تھا کسو دید بازی
کوئی کہتا کوئی ریختہ پڑھتا تھا
کوئی بیٹھا کسی کی تاک میں تھا
کوئی کرتا کسی سے عشق و ناز
کوئی بیٹھا کہیں مسند بچھائے
کوئی تو ایک جا پر ہو کے قایم
کوئی ہندو پنے پر اپنے مغرور
کسیکا کوئی کرتا منت تھا
کہیں تھا کوئی کسی سے عذر کرتا
کوئی تھا کافر یہ سیج بنائے
کوئی پیوادہ کوئی کشتی تھی واں

گئے تو سو گیا ہے اوسکو سودا
تو ہر کس ماننا ہو تھا انپا رہن پر
گھڑی اوسکو قیامت کی گھڑی
پہر فلک پہ کچھ [illegible]
چلینگے ہم بھی آخر ساتھ تیرے
گیا دونوں نے چاہا ہم سفر ہو
زمین صاف اوسکی تختہ ملاح
کہ سیندھ خاطر نوا ہے تھا وہ
ہر اک اپنی بٹی ہاتھ نکالے
وہاں بیٹھے تھے کیسا [illegible]
کہ تو اوسکے تھا تشنہ سر پا
صدا جسکی گرز تھی دلی ستون
کوئی باہر گریبان پھاڑتے تھے
کوئی ہر سی سوانگ اپنا دکھاتا
کوئی کرتا تھا اک سو [illegible]
کوئی منہ دیکھتا اوسکا کہ اٹھا
ملا نقش قدم سا غافل کہیں تھا
دکھاتا اپنی معشوقی کے انداز
سراسر عمدگی کی سیج بنائے
سخن کرتا تھا یاروں سے ملایم
کوئی کافر ستمگر شوخ مشہور
کسیکا کوئی پردہ جھانکتا تھا
قدم پر اوسکے اپنا سر تھا دھرتا
ہمیں پر مسند کی ٹیکا لگائی
تماشائی ہزاروں جمع تھی واں

ہر اک سو واں بھی وہ دیکھتا تھا
جو کوئی دنگ کچھ پڑ مار دیتا تھا
حواس اوسکے تو جب دیکھا ایسا حال
مگر جلدی ہی سے [illegible] گذرا تو
ہوا اٹھا کر [illegible] کی گفتگو سے
تماشائی ہوئے واں [illegible] کا اجماع
کہوں تعریف کیا میں [illegible] کی
برابر سیر اک عالم بہاری تھا
زادہ بی تا پاہلی شب ہاں تھے
تنہا باہر رہا تھے کوئی زرقہ
ہر اک اپنی صدا میں بولتے تھے
پکاتا تھا کوئی حلوائی پکوان
کوئی کرتے تھے بو جیا اور دستی
کوئی اٹھکیلیاں کرتا کسی سے
کوئی پھرتا تھا واں گھوڑا کداتا
کوئی پھرتا تھا اپنے یار کے ساتھ
کسیکے کوئی گلے میں ہاتھ ڈالے
کوئی کہتا تھا کہ برقع تو کھولو
کوئی پھرتا تھا جیتا باتہ ہر سو
کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا
دکھاتا کوئی عالم ناز کہیں کا
کسی سے ہوتا تھا کوئی بغلگیر
کوئی تالاب پر کرتا تھا اشنان
کوئی جاتا کوئی آتا تھا باہم
نہ تھا القصہ کوئی ایک بیکار

کہ یار در در آیا ہوگا کہتا
تو اوسکے پانؤن پر ماتھا جھکاتا
کٹا کیون اک سہ پہر مجھکو اک سال
ہو شتاب از بہر خدا تو
کہ [illegible] تھا وہ اوسکی آرزو سے
[illegible] ہوتا تھا اور [illegible] کا اجماع
کہ عربی سے [illegible] کی
عجب میلے کی دن عالم عیاں تھا
وزیر الملک تا اسپہان تھے
[illegible] ہی کوئی ان میں [illegible] اہل حرفہ
کوئی کچھ بیچتے کچھ تو لیتے تھے
کوئی لٹے مٹھائی ادہر ہے خوان
کوئی کرتے تھے اورہی کچھ کا دھندہ
کوئی ناحق کو لڑتا تھا کسی سے
[illegible] اپنی شہ [illegible] دکھاتا
ملا [illegible] سے منہ اور [illegible]
کسیکا تھا کوئی دامن سنبھالے
کوئی کہتا تھا یاں ہم سے نہ بولو
پھرے ہے جس طرح دیوانہ ہر سو
کوئی قسم کھیلے مرد کو جلاتا
کوئی تھا منتظر اوسکے سخن کا
کوئی کرتا کسیکی عفو تقصیر
کہ جسکو دیکھ مہ ہوتا تھا حیران
ہو جیسے دم کی آمد رفت ہر دم
عجایب تھا تماشا واں نمودار

جو عاشق نے عالم دیکھا وہ رنگ / نظر آیا اوسے وان اور ہی ڈھنگ
صنم کی کچھ نشان اوسنے نہ پایا / طلب مین اوسکے گو سر ہو آیا
ہر اک سبزہ میں یہ با جا ڈھونڈتا تھا / کہ شاید سبزہ کسی جاگہ وہ بیٹھا
کہاں ملتا تھا اس سنوہ بین یار / رہا ہر چند وان عاشق طلبگار
ستم تھا پھر اوس جگہ سے آگے ٹلنا / رہا خورشید کی تابش مین جلتا

لگا کرنے صنم کی جستجو وہ / پھرا اکثر واسطے وان چار سو وہ
کبھی جا کر سر تالاب ٹہرا / کہ شاید سیو یہان آشنان کرتا
کبھی پھرتا سوا دو گرد تالاب / کبھی رستے کو یہ جا بیٹھے تھا بیتاب
رہا دوڑتا ہر جانب نظر وہ / گرا آخر کو تھک اک جگہ پر وہ
صنم بن اوسکو وان جینا کٹھن تھا / قیامت کا وہی عاشق پہ دن تھا

بچا یک بخت نے خود یاوری کی / خضر نے آکے اوسکی رہبری کی
پلا ساقی شراب شعلہ تمثال / کہ جلجا دین خرد کے سب پر و بال
کرون نحو بیان میلے کا عالم / وصال یار و سیر باغ خرم

منع کردن شخصی عاشق را از نشستن آنجا که در تابش خورشید بود و رہنمائی آن بسوی بوستان خرم که آنجا اجتماع میلہ تمام خوبان و مہاجنان شہر بود و رفتن عاشق دران باغ و دیدن کیفیت آنجا و بعد تلاش بسیار دیدن صنم را نشستہ در مجلسے و بیان سیر آن مجلس و رود صنم و خوبی و پوشاک و رود عاشق بیچارہ دران مجلس و ہجوم میلہ

کہا اک شخص نے عاشق سے آکر / کہ کیون بیٹھا ہے تو یان شکل مضطر
تجھے کیا دھوپ یان لگتی نہین ہے / تو کسکے غم مین خاکستر نشین ہے
تجھے گر سیر ہے میلے کی منظور / تو ہے اک باغ خرم یانسے کچھ دور
وہان جا بیٹھ سائے مین خوشی سے / یہان کیون دھوپ کھاتا ہے ابھی سے
پری رویون کا وان ہوتا ہے مجمع / تجھے یانسے وہان جانا ہے موقع
گیا عاشق جو قصہ مختصر وان / نئی دنیا اوسے آئی نظر وان

وہ گلشن دیکھکر بولا قسم ہے / کہ دنیا مین یہی باغ ارم ہے
وہ سارا باغ تھا شاداب و خرم / ہوئی تھی وان عجایب لوگ باہم
جدا ہر ایک کے خیمے کھڑے تھے / قرینے سے وہان چھوٹے بڑے تھے
موافق ہر کسی کے ساز و سامان / مہیا وان تھا باندازہ بایان
تھا کچھ اور وان تھا رنگ ہی رنگ / بجے ہر طرف طبلہ اور مردنگ
جسے کوئی چیز وان ہوتی تھی مقصود / وہ آتی آگے ہوتی تھی موجود
وہان خوبون کا تھا انبوہ سارا / پریشان کیون نہو عاشق بیچارا
کری تھا جستجو اپنے صنم کی / صدا آئی نہ پائی شکل صنم کی
بہت ڈھونڈا اوسے وان تا بمقدور / نہ آیا پر نظر وہ غیرت حور
وہ زنگار رنگ باغیچہ وہ گلزار / لگا چبھنے نظر میں اوسکے جون خار
اگرچہ اوس جگہ پر ہمدم اوسکا / تسلی اوسکی کرتا تھا بہت سا

کرون کیا مین اب اس گلزار کا وصف / نہال سبز و میوہ دار کا وصف
تمامی شہر کے ہندو مہاجن / وہان آگے سے آ بیٹھے تھے باہم
تھی جسکی یعنی جو ٹھی شوکت جاہ / موافق تھا اوسکے خیمہ خرگاہ
ہر اک مجلس مین سامان طرب تھا / نمایان ہر طرف عالم عجب تھا
دکان آگے رکھے ہر اک دکاندار / وہان بیٹھے تھی کس صورت سے تیار
غرض جو چاہیے سو سب یہان تھا / عجب رنگین وہ باغ و بوستان تھا
وہان کچھ بھی نہین ہرگز مزا تھا / کہ اوسکا اور ہی سے دل لگا تھا
وہ ہر خیمے مین جا جا جھانکتا تھا / ہر اک سے پوچھتا اوسکا پتا تھا
نہ آیا جب نظر اوسکے وہ دلبر / تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہوکر
لگا کرنے وہان فریاد و زاری / نہایت اوسپہ گذری بیقراری
نہو پیش نظر جب تک کہ لیلی / تو کب ہو دلکو مجنون کے تسلی

وہ کہتا تھا ملیگا یار تیرا
جو ہوگا بخت نیک بیدار تیرا

نہ ہوتا گر اوسے منظور آنا
تو کاہیکو ہمیں کرتا روانا

سمجھ شب جیسے تھے دونون اسی بیخ
کوئی تو ... باہم جیسے بیخ

وہ اوٹھکر وہان سے اونکے پاس آیا
بہت اخلاق کر باتون لگایا

تماشا کیون نہیں تم دیکھتے ہو
کہو سچ تمکو ہوا ہے کسکی تکدر

مجھے لاحق ہوئی ہے ایک تشویش
ہوئی دلگیری یہ فکر درپیش

گھڑی دو تین اوس جلسے مین بیٹھا
پھر آخر دل اونکا عاشق کا اوٹھا

اوٹھا والئے یہ حیلہ کرکے عاشق
پھر آوینگے یہان ای یار صادق

پھرے اوس باغ مین بیچارے ہوئے
بہم کرتے رہے سب جستجو دے

ہوئی نومیدی ہمین امید اوسکو
کھلا یہ شغل جو ... بہید اوسکو

بہت غم پڑتے ہین اسبابِ شادی
بہت دیکھتے ہین مرادین نامرادی

سنو جسپر خدا کا ستر مکشوف
کرے جون وہ جرا اپنی وہ موقوف

ہوا عاشق کو یکجانب گذران
تبسے تھا ڈھونڈتا آیا نظر وان

صنم بیٹھا تھا اپنی مجلس میں وان
کہ تھی سب اک جگہ کہ اہلِ دوکان

جدا اگانہ تھا سے اونکا مجمع
تیا جیسے لبا ہو کوئی سومنع

وہ مجلس کی کرون تعریف کیا مین
کہ اوسکو سُن سکتے مین گیا مین

ہوا وہ اوسکے جاتے ہی خبردار
لگا منہ دیکھنے اوسکی طرف یار

کہا عاشق نے دیکھا مین نے دیکھا
بر آئی ہے مرے دل کی تمنا

ہوئی کوشش مری بہر مقصود
ملا قسمت سے مجکو وصل محمود

رفاقت تمنے میری خوب کی واہ
یہی ہے یار حق دوستی راہ

گیا مر کوہکن کھا چیتابی
نہ شیرین سے ہوئی کچھ کامیابی

سلف سے آجتک عاشق ہوئے سو
کسی سے کچھ نہ آئی کام تکدرو

ملا تیری بدولت مین صنم سے
یہ دولت پائی ہے تیرے قدم سے

صنم کے پاس اک لڑکا تھا بیٹھا
کہ عاشق کی تئین وہ جانتا تھا

سمجھکر وہ ہنوز اوسکر آیا
یہ راز عشق مجلس مین چھپایا

کیا تھا وہ آئینگا صنم سے
اوسے ہم ... [illegible]

تو وہ نکالو اسپہ ... گیا ... [illegible]
... [illegible]

فقط آیا ... الم آشنا اوپر
... [illegible]

کہا کیون آپ نے اسوقت بیٹھے
یہان ... سیر جا ... جا

کہا عاشق نے اوس سے خیریت ہے
یہ میلے مین ... کیفیت ہے

کہ اک ہمراہی ہے میرا گم ہوا ہے
... [illegible]

کیا ہمدم نے ... تا رہ
... [illegible]

غرض وہ لوگ اوس سے وہ دونو اکیلے
... [illegible]

ہوئی جب وصل ... وہ استاد
... [illegible]

کہ بعد از رنج و محنت ہوئی راحت
خدا قادر ہے ... اوسکو قدرت

دلیلِ اثبات ہے لا تقنطوا ہے
... [illegible]

وہ جو چاہے کرے بندہ سے مجبور
نہیں ہجرت اوس سے وصل کچھ دور

کھلا یکبار اوسپر یہ تماشا
... [illegible] کا تماشا

عجب تھا اوس جگہ انبوہِ یار ...
کوئی ... نہ تھا جسکو ...

نہایت خوب رنگین تھی وہ مجلس
بہت پر عز و تمکین تھی وہ مجلس

صنم اوس مین ہوا اسطرح مشہور
ستارون مین ہو جیسے چاند موجود

کہا ہمدم نے اوس سے شاد ہوکر
صنم بیٹھا ہے تیرا دیکھ ادہر

جسے مین ڈھونڈھتا تھا اوسکو پایا
مجھے حق نے صنم کا منہ دکھایا

بر آیا جسطرح مطلب ہمارا
ترے دل کا بھی ہو مقصود سارا

مثل ہے متفق ہو دیجے وہ دل
تو پھر ہوتی ہے آسان حل مشکل

گیا صحرا کو دیوانہ ہو مجنون
رہا نت ہجر مین لیلی کی محزون

کرین کیا عاشق بیچارہ تنہا
اکیلے سے نہیں کچھ کام بنتا

کہا تجتک مین کرون شکرانہ تیرا
خدا روشن کرے کاشانہ تیرا

کہا اوسنے صنم سے تب بلایا
کہ عاشق دیکھ یان بھی آن پہونچا

صنم عاشق سے تھا گود مین بیٹھا
ولیکن تھا باین دستور بیٹھا

کہ جسکی تھی صدا گھر میں ہی تھی جو تھا
صنم بھی اوسکے تب چھوڑ کر ہوا
وہاں عاشق کی بیچہ پہ چھوڑ آیا
گذر نہ کیا جو غم کا تھا وہاں تک
بہت سی سا منی وہ لیکن ہی تھی
نظر کرتا تھا جو اوسی نازنین پر
عجب رنگین در دیتا تھا کر ہین
سند ہی تھی سر پہ دستے سبز و ستار
وہ بزم آراستہ ترکیب سے تھی
ضیافت اوسمین لوگون کی تھی
وہ پلاوان اور شیرینی کی اقسام
گھر انی و چار اسمین اوسکی گذری
صنم اودھر فراغت پا کے آیا
نظر اوسپر پڑی نزدیک آکر
ہوا جب چار چشم اوس سے وہ بیدل
اوسے اوسوقت ہمدم نے سنبھالا
اگر ہمدم نہ اوسکو ضبط کرتا
خفا ہوتا پھر اوس سے یار جانی
ہوئے اس راز کو دونون نگہبان
جو کوئی ہوتی ہین تیر انداز کامل
نشانا اوسنے گو دور و نہان تھا
وہ عاشق کے نہین پہچانتا تھا
ہوا اوس سے مخاطب وہ ستمگر
ہوا تب جھک گئے وہ اوسکا سلامی
نہ کچھ مجرا نہ عرض بندگی تھی

وہ بھی مدنظر اوسکے پڑا تھا
نظر کرتا تھا چھپ چھپ گاہ بیگاہ
کھڑا تھا دم بخود جون نخل آزاد
ہوا تھا عاشق اوسکو دیکھکر دنگ
دھنک کیا خوشنما اوسمین لگی تھی
کہے تھا چاند اوترا ہے زمین پر
کہ رنگ اوسکا نہ آتا تھا نظر مین
ہو جیسے شعلہ آتش نمودار
فقط میلے ہی کی تقریب سے تھی
نکالی یہ طرح اوسنے نئی تھی
بیان کیجے تو ہو صبح سے شام
سجنی وہ ضیافت سبکو پہنچی
کسی نے ہاتھ منہ اوسکا دھلایا
پھر آنکھ اوس سے لڑی نزدیک آکر
کیا حیتون نے اوسکے نیم بسمل
وگرنہ کر چکا تھا شور و نالا
تو یہ احوال وان شہرت پکڑتا
کہ جانا غیر نے راز نہانی
رہے بسمل و قاتل دونون پنہان
اونھین سمجھو یہی اتنا علم حاصل
خبر ہوتی ہے اوسکے نزد ہی انکو
خبر تھا اوس سے صورت آشنا تھا
سلام اوسکو کیا اوسنے بہ تعظیم
دیا عاشق نے لکھ خط غلامی
شہادت کی دیت عاشق کو دی تھی

نظر عاشق کی اودھر لگ گئی تھی
سو لڑتی تھین آنکھین چمن نرگسی ہی
نہ حرکت تھی نہ کچھ جنبش تھی اوسکو
تھی اوسکی بر مین جھلکار ہی چکن
وہ مکھڑا چاند سا وہ رنگ گورا
تھی اوسکے نور سے وہ بزم روشن
کہ سنجاف اوسمین اطلس کا لگا تھا
وہان عاشق کھڑا پایا مین مجلس
نہ بنتی کس طرح تدبیر مجلس
رکھی تھا آپ پھر پھر دونے اور خوان
غرض سبکو وہ دی تخصیص و تعمیم
کھڑا تھا عاشق اوس جا اک کنارے
جہان آیا تھا منہ دھونے وہ عیار
صنم پھر اٹھ گیا مجلس مین اپنے
تڑپ کر رہ گیا وہ خستہ بیجان
نہ لیتا گر حبیب اوسکو وہان تھام
پھر اک اس راز سے ہوتا خبردار
جراحت سے کہنو گر خون جاری
صنم نے دلمین اپنے ہوگا جانا
جو تیر اونکا نشانے پر چلے ہے
صنم کے پاس نزدیک برابر
پڑی اوسکی نظر اودھر جو ناگاہ
ہوا صاحب سلامت کا جو چرچا
سلام اوسکو صنم نے کیا کیا تھا
وہان عاشق کو رنج راہ بھولا

فقط نرگس کی صورت تاکتی تھی
لگی تھی ہر طرف نظرون کی ڈوری
فقط دیدار کی کوشش تھی اوسکو
نہایت باریک تیار رہی چکن
بدن مین چاند تاری کا وہ جوڑا
وہ مجلس تنگ سی تھی اوسکی گلشن
اور اوسکے گرد اوسکے بہت گھیر لگا تھا
کری تھا سب لحاظ آئین مجلس
کرا ونکا جو دہری تھا ہر مجلس
ہر اک کی آگے شیرینی و پکوان
اسی صورت سے کی مجلس مین تقسیم
تماشا دیکھتا کرتا نظارے
اوسی جانب کھڑا تھا وہ گرفتار
ملا کر آنکھ اپنے نیم جان سے
ہوا تیر نگہ کا اوسکے قربان
تو ہو جاتا بہت رسوا و بدنام
نہایت ہوتا وہان رسوا بازار
تو کب جانے کوئی ہے زخم کاری
کہ مارا تیر نے میرے نشانا
تو جینے سے خبر اونکو ملے ہے
تھا بیٹھا اور اک اوسکا برادر
کھڑا دیکھا اوسے وان صورت آشنا
صنم نے دو ہی پیچھے پھر کے دیکھا
حقیقت مین سلام اوسکا لیا تھا
نسیم وصل سے جون غنچہ پھولا

صنم نے کی جو اتنی دلنوازی
ہوئی عاشق کو کیسی سرفرازی
ہوا تھا عاشق اس دم کیا ہی شاداں
کچھ وہ حالت اوسکی آتی نہ بیاں

ہے اب تجھسے کہ تا نسدر ہے مہربانی
ستمگر ہو گا پھر کیا جانی
تہ دل شوق کی حاجت بیاں تھا
جو عاشق ہو وہی یہ بات تانہ

گھڑی دو چار اس حوال سے وان
رہا عاشق کھڑا شاداں و فرحان
ہوا اب تھوڑا سا باقی اوجالا
کہا ساقی نے تب یار وش با اصرار

چلو جی بس کرو اب گھر کی لو راہ
رہو گے کب تلک بیخود یہاں آہ
شب تاریک او بیابان کا ہے فیصلہ
نکل جلدی شتابی تو ہے بہتر

کوئی ساعت مین ہو جاویگا اندھیرا
اوٹھا جلد یا لنے اپنا ڈیرا
تھین اب مصلحت ہو آگے چلنا
کہ بیکے ساتھ مشکل ہی نکلنا

یہ سنکر تب تو ہو لا چار عاشق
اوٹھا والنے جگر اوسکا رہا شوق
صنم کی بزم سے مجبور ہو کر
چلا گھر کی طرف مجبور ہو کر

وہان سے تھا مکان اوسکا بہت دور
چلا آیا وسلے سب رنج مخمور
پیا وہ اوسنے کی قطع مسافت
پڑی کچھ بھی نہ آمد شد کی محنت

کٹی تھی پہلے اوسکو تھین یہ راہ
نہ تھا چلنے مین کچھ رنج اسکو واللہ
کرے ہے شوق مشکل کو آسان
کرے ہے عشق مین کیا کیا نہ انسان

ہوا تھا کوہکن فرہاد اسی سے
اٹھاتا تھا وہ سب بیداد اسی سے
نہ ہوتا وصل شیرین گر مقرر
تو پتھر توڑتا فرہاد کیونکر

نہ تھی خار انسکا فی اسکو مشکل
کہ رکھتا تھا وہ از بس شوق کامل
فلک پر عشق سے پہونچے ہیں سب
نہ تھی دشوار قطع ارض او نیز

غرض یہ عشق چاہے سو کرے ہے بیان
یہان اہل خرد ہین سارے حیران
اوسی دن لیگیا تھا اور بھی شوق
پھرا تو بھی نہ تھا وہ خالی از ذوق

چلا آیا مزے مین وصل کے چاق
نہ تھی قطع مسافت اوسپہ کچھ شاق
شراب شوق سے تھا بسکہ مدہوش
نہ تھا کچھ آمد شد مین اوسے ہوش

نہایت بیخود و مخمور تھا وہ
نپٹ اوسدم نشے مین بیخود تھا وہ
غرض لایا محب اوسکو وہانسے
دیا پہونچا گیا تھا جہانسے

کٹی رستے مین بس مشکل سے اوقات
پڑا تھا مست او ہشیار کا ساتھ
نہ چھوڑا اوسکا گرنا او پھسلنا
کہ دو بھر ہووے متوالیکا چلنا

بازگشتن عاشق مخمور از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و بسر رساندنش تمام شب دران کیفیت و صبح بیدار شدن و ندیدن روی صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی الحقیقت و تسلی کردن آشنا اورا کہ واقعی چنین بود اضطراب مکن فی پرسیدن از صنم بحکمت

ادھر آ ساقی برہمزن عقل
عدو ہی ہوشیاری دشمن عقل
ذرا سن لے فسانہ بیخودی کا
کہ آسکا زمانہ بیخودی کا

جو میلا دیکھ عاشق آیا گھر مین
نہ تھا کچھ ہوش باقی اسکی سر مین
وہ اپنی پائمردی سے کب آتا
محب اوسکا سنبھالی گر نہ لاتا

رہا بیخود مزے مین رات بھر وہ
بہکتا تھا کیفیت مین اسقدر وہ
وہ یون سرشار تھا جیسے شرابی
سنبھلنے لگے اوسکی اور خرابی

سحر ہوتے ہوا غفلت سے بیدار
ہوا جیسے صبح کو متوالا ہشیار
جو ہوش آیا اوسے تو دیکھی جگہ
کہ یہ ہے کل یہ کیسا ماجرا تھا

نہ وہ مجلس نظر آئے نہ میلا
پڑا ہے کیون یہان میں اکیلا
کہان وہ باغ وہ سیر چمن ہے
کہان وہ مجلس وہ انجمن ہے

کہان وہ کیفیت ہے اور وہ عالم
یکایک ہو گئی مجلس ہی برہم
کہ پھر ہے وہ پریزادونکا شور
مری دلکو یہی آتا ہے اندوہ

صنم مجکو نہیں اب دیکھ پڑتا
مرا دل ہے اسی حیرت مین تپڑتا
مگر یہ خواب کا سب ماجرا تھا
جو بیداری مین تھا کل نہین دیکھا

[illegible] جو [illegible] جب [illegible]
او [illegible] اس [illegible]
محبت [illegible] تھا [illegible]
تو کسو [illegible]
پڑھو [illegible]
کہا [illegible]
عجائب [illegible] ماجرا ہے
ہوا تھا [illegible]
گیا تھا [illegible] کل میں
وہاں تھا او بھی سیر [illegible]
سنی [illegible] اوسکی [illegible]
ترا یہ ماجرا [illegible] واقعی ہے
تماشا باغ میں دیکھا تھا جنے
اور [illegible] یہ بیادہ
اسی [illegible]
اگر اسپر بھی [illegible] نہیں شک
سنی عاشق نے جب بات [illegible]
یقین [illegible] اوسکے
ہوا [illegible] اوس سے کہا تھا
پلا ساقی مجھے اک جام [illegible]
غنیمت [illegible]
[illegible] عاشق
[illegible] تھا
[illegible] بہت
[illegible]

اگر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خدا [illegible] کو مجھ سے خبر کر
اور [illegible] میں [illegible]
کہ تجھکی [illegible] ہے
خدا [illegible] اصل
کسی تالاب [illegible] کل میں
تماشا دیکھتے تھے اور [illegible]
کہا [illegible] تجکو بیقراری
صنم [illegible] ہی
کرم تجھپر کیا تھا کل صنم نے
گئے تھے [illegible] بادہ
مثال خواب [illegible]
صنم سے [illegible] یکایک
کئی [illegible] بیقراری
[illegible] اوسکے
صنم [illegible] یا بتا

بجز [illegible]
تو [illegible]
ہوا [illegible]
تھی [illegible] حیران
ذرا مجھ سے تو کر احوال ظاہر
عجب [illegible] حیرت ہے مجکو
[illegible] یا غلط ہے
یہاں [illegible]
وہاں [illegible]
ہوا تھا [illegible] عاشق [illegible]
عبث [illegible] تجکو
ہوا تھا جلوہ گر [illegible]
گئے تھے ہم [illegible] واسطے [illegible]
وہاں [illegible] تھی
تو [illegible]
خدا کو [illegible]
ہوئی تحقیق اوسی [illegible]
صنم سے بھی کیا تھا [illegible]
غرض [illegible] عاشق [illegible]

تو خواب [illegible] کہتا ہے تو تحقیق
ہوا [illegible]
کہا [illegible] عاشق [illegible]
تو ہم [illegible] خاطر [illegible]
کہ ہوں میں بھی ترا [illegible]
سبب [illegible] یہ حالت ہے مجکو
یہی حیرت [illegible] ہے
کہ ہو ہر دل مرا آہنگ فریاد
صنم سیر [illegible] آیا تھا مجکو
کہا [illegible] کرم [illegible]
[illegible] تجکو
نہیں [illegible] تفاوت
[illegible] اقتران
[illegible]
بیان [illegible] مذکور
[illegible] سمجھا
[illegible]
[illegible] تماشا
[illegible]
[illegible] انگیز
[illegible]
صنم [illegible]
کبھی [illegible] آیا [illegible]
[illegible] اسوقت میں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

بیان در [illegible] عاشق با صنم [illegible] دوستی [illegible] آن بیچارہ با [illegible]

صنم کو دیکھا تھا [illegible]
کرم [illegible] ملاقات
[illegible] دوستی [illegible]

[illegible] اوسکی ایک مدت
[illegible] عاشق [illegible]
[illegible] اوسکے [illegible]

نہیں معلوم کیا اوسنے پڑھا تب
موافق ہو گئی اوس سے کہا ان سب

ہوئی سب انکی باتین دیکھنا موافق
لگی سب پوچھنے عاشق کو صادق

موافق جب ہوئے اعیان اوس سے
لگا مرنے وہ ہوئی پیار اوس سے

ہوا ناگہ مخالف چرخ کج رو
لگا کرنے جدائی کی تگ و دو

جدائی کی سنی جب کوئی تصویر سے
سنو کس طرح سے قائل تقدیر سے

جدائی کا عجائب ماجرا ہے
نہین ملنا قدرت چون چرا ہے

خدا مالک ہے جاہے سو کرے میان
فلک پر تہمتین کرتے ہین نادان

بلا ہی گر کہون مختار ہے خلق
خدا ہی قادر اور راجا ہے خلق

سوا حق کے جو پوچھے ہے وہ گمراہ
سخن حق ہے یہی واللہ باللہ

دلائل ہیں یہ جن دیشر کو
کہ نسبت دیوین اپنی طرف شر کو

کہ ہے یہ شرع مین آداب یارو
پر ایسے لوگ ہین کیا ب یارو

سنی تم نے حکایت یان تلک کی
پہونچھا آگئے نیرنگی فلک کی

سنو اب داستان پھر عاشق
کہ کرتا ہون بیان پھر عاشق

پلا ساقی مجھے جام لبالب
کہ دوریکا نظر آتا ہے دور آب

ہوا اور ہی کوئی نہین چلیگی
نہین پھر عیش کی نوبت ملیگی

وہ بیدل تھا کہ نہین اپنے بیٹھا
خیال داستان مین اپنے بیٹھا

نہ ماضی کی نہ استقبال کی فکر
فقط تھی اوسکو اپنے حال کی فکر

رسیدن حرف جدائی صنم از زبان ہمدم کہ امروز صنم ازینجا سفر کردہ بہ فیض آباد رفت

و بعد از دو سہ ماہ مراجعت خواہد نمود و باستماع این خبر مبتلا شدنش برنج و درد

وہ جاہے تھا کہ ہو وصل دلخواہ
نجانے تھا کہ ہوگا پھر ناگاہ

چلا آتا تھا وہ ہمدم کہین سے
کہ رستے میں ملا اوس نازنین سے

یہان ممکن نہ تھا ملنا ملاوان
ہوا ہمدم نظر کر اوسے حیران

صنم نے جھک کے اوسکو بندگی کی
طریق دلبری و دوستی کی

وہ حیران ہو کے تب بولا صنم سے
گمان جاتی ہو تم اب ورہے سے

کدھر باندھ کر جاتی ہو تب تل
خرابہ حوالی عاشق ہے قاتل

ارادہ ہے مگر تمکو کہین کا
اور اسی پر ہے جیرہ نازنین کا

کیا اوس سے صنم نے تب یار شاد
کرا ہم عاشق کی ہمدم خانہ برباد

مین فیض آباد کو اس دم ہون جاتی
پڑیگی آہ عاشق پر تباہی

سلام اوسکو تو میرا عرض کرنا
یہ سنکر گریہ ہوگا اوسکا مرنا

وہ کیا کیسے ہے کچھ ایسی صورت
گر جاتا ہون یہ ایک بالضرورت

کہا ہمدم نے تب اوس سے کہ جاؤ
پھر وگے کتنے دن مین یہ بتاؤ

کہا دو اک مہینے کی ہے تعداد
روان آخر ہوا یہ کہکے ہمزاد

محب اوس سے ہو رخصت ہو جو آیا
مکان پر عاشق مسکین کو پایا

کہا یکبارہ عاشق سے یہ احوال
وہ سنتے ہی ہوا حیرت کا پامال

پڑی کانون مین اوسکے جونہین یہ بات
نظر آنے لگی مرگ مفاجات

لگا کرنے فغان آہ و زاری
ہوئی اوسکو نہایت بیقراری

کرون کیا حال جو اس دم کی بیتابی
لکھون کس طرح سے یہ داستان میں

تڑاکی چھاتی پھٹتی ہر دم مین
نہین تحریر کی طاقت قلم مین

سیاہی کو نہ بس آتی ہے رقت
نہین بنتی ہے اس غم کی کتابت

سنو عاشق بیچارا کیون فانی
پڑی اوسپر بلاے ناگہانی

ہوئی معشوق سے عاشق کو دوری
کہ دل اوسکا پھر کیونکر صبوری

لگا دل پہ جو اوسکے زخم ہجرت
گیا صبر و قرار و تاب و طاقت

پڑا بستر پہ وہ بیمار ہو کر
نہایت زیست سے بیزار ہو کر

نکرتا تھا کسی سے گفتگو وہ
سنو تا تھا کسی کے روبرو وہ

نہ خواب و خور سے تھا اوسکو کچھ کام
ہوئی تھی شکل اوسکی جیسے بیمار

تڑپتے ہی گذرتی صبح تا شام
نہ دن کو چین تھی نہ شب کو آرام

پھرا کرتا تھا دو سہ جانب تن اوسکا
عجب وحشت زدہ تھا شیوہ اوسکا

کبھی کہتا تھا وہ دیوانہ پن میں
نہ میرا ریختہ ہر انجمن میں

دوانہ جان کر مجکو نہ مارو
خدا کے واسطے اسکو پکارو

زیادہ گفتگو یارو کرو مت
دل و دین ہوش و تسکین ہارو

ریختہ

میں اپنی جان کو مرتا ہوں یارو
یہ جاتا ہے یہ جاتا ہو لیے دل

نہ کھاؤ سر مرا جاؤ سدھارو
لگے کیا مفت اک چتون پہ بکنے

سدا کس پر رہی ہے مشکل ہجر
تراب اتنا ابھی سے جی نہ ہارو

کبھی تھا اف رے ظالم آہ رے بیداد
کبھی ہوکر نہایت غمگین و محزون

کبھی پتھر پہ سر دے مارتا تھا
کبھی کر بیٹھتا تھا شور و فریاد

گویا چشمہ ہوا ہے تازہ جاری
کبھی غش ہو کے گر پڑتا زمین پہ

کبھی بھر کر وہ سینے سے دم سرد
کبھی تھا ہائے قیس و وائے مجنون

کبھی پیراہن اپنا پھاڑتا تھا
زبان پر لاکے کچھ مذکور فرہاد

کبھی کرتا تھا ایسی اشکباری
کہ بھر جاتی تھی خاکستر جبین پہ

جدائی کا کبھی جو چرچا جو پڑتا
تو فوراً یہ غزل رو رو کے پڑھتا

غزل

کہ دل لگتے ہوئی اوس سے جدائی
قرار و صبر و تسکین ہے کہاں آہ

صنم سے گر نہوتی آشنائی
حضوری جسکی ہمکو سلطنت تھی

خبر تک نہیں کچھ اوسکی پائی
دیا عاشق کے دل پر داغ ہجرت

تراب ایسا تو مجھپہ کر تو
غم ہجرت سے ہو جلدی رہائی

یہ بھی قسمت کی اپنی کج ادائی
لگے سب ہمسے کرنے بیوفائی

مصیبت ہجر کی کیا ہمپہ پڑی
کسے ملتی ہے اوس در کی گدائی

سنو کیوں مجھپہ ہجری کا عالم
سنبھالوں کیا صنم کی جبیں آئی

کبھی کرتا تھا بلبل کیطرح جوش
کبھی اسکو دکھاتا داغ دل کا

تماشا ہے چمن دکھلاتا اوسکو
تو دونا رنج ہوتا تھا اوسے وان

تو کرتا تھا صنم کے قد کی تیں یاد
جو گل کو دیکھتا وہ پر تفکر

کبھی تھا ہے یہ اوس کا کل کی صورت
جو نرگس کا گل اوسکو دکھہ پڑتا

تو کہتا یہ مرا ہمدرد یاں ہے
نہ آتی باغ میں بھی اوسکو تسکین

عزیزوں نے بھی اوس سے ہاتھ دھویا
فکر تا پھر کوئی اوسکا تدارک

نہ اپنا وہ کسیکو جانتا تھا
اوسے چھوڑا تھا سب نے تن بتقدیر

نہ تھی کچھ مجھسے اور اوس سے جدائی
جو اوسکے پاس میں جاتا کسی روز

مری ہمراز تھی خواب و شباب
غزل یہ میری کیا عش عش وہ کرتا

کبھی جوں غنچہ ہوجاتا تھا خاموش
کہ اس لاگی ہے یہ داغ دل کا

جو گلشن میں کوئی لیجاتا اوسکو
کسی صورت نہیں ہوتا تھا خندان

نظر پڑتا جو اوسکو سرو آزاد
صنم کے رخ کو کرتا تھا تصور

جدھر وہ دیکھتا سنبل کی صورت
صنم کی اپنی آنکھیں دھیان کرتا

جو بلبل دیکھتا نالہ کناں ہے
زیادہ بلکہ وہاں ہوتا تھا غمگین

صنم کے غم نے اوسنے جی کو کھویا
گئے تھے ہو سے اوسکے سبھی رگ

نہ کہنا وہ کسیکا مانتا تھا
نہ بن آئی کسی سے ایک تدبیر

مجھے ازبس تھی اوس سے آشنائی
تو کہتا تھا وہ سب اپنا غم و سوز

موافق اوسکے میں کہتا تھا
جو حسب الحال اوسکے میں یہ پڑھتا

غزل

نہ جاہ و نہ حشم کی آرزو ہے
فقط اوسکے کرم کی آرزو ہے

کوئی دنیا طلب کرتا ہے کوئی دین
مجھے حق سے صنم کی آرزو ہے

قرار وصل پہ تنہا سے تمہارے
نہیں چھوڑی قسم کی آرزو ہے

قدم رنجہ ادھر کرتا نہیں یار
جدھر اوسکے قدم کی آرزو ہے

کہو میرے صنم کے در پہ جاوے
جیسے بیت الحرم کی آرزو ہے

عدم ماہ اوسکی کہ جب سر جانا
مجھے تب سے عدم کی آرزو ہے

تراب اوسکی گلی میں بیٹھ رہ جا کے — اگر باغ ارم کی آرزو ہے

پسند آیا اوسے یہ ریختہ خوب
... جسمیں ذکر ...
نہ کہتا تھا کسی سے وہ محبت
جو کہتا تھا ان کو کچھ ذکر یاری
یہ مضمون تھا یہ بات اوسکو ... خوب
وہی اشعار پڑھتے اوسکو ...
سوا میری تھی اوسکو سب و ...
تو کہتا رو رو باصد بیقراری
... اوس سے ... ہو کی ...
وہ اکثر ... رہتا تھا ...
کسو سے کچھ نہ کہتا بات اپنی
نہ پھر جاوے اوسکا یار ... کردیا ان

غزل

وہ دلداری وہ غمخواری صنم کی — نہیں معلوم کر ... تقصیر ... اب
کہوں کیا میں دل آزاری صنم کی — مرا دل لیکے پھر پیچھے نہ دیکھا
جفا جوئی ستمگاری صنم کی — تراب احوال میرا کچھ نہ پوچھو

پڑھی جو تھا وہ ہے غمگین بیدل
مجھے یاد آتی ہے یاری صنم کی
نہ ساتھا اپنے مجھے وہ لیگیا آہ
پڑا ہو سایہ جسکو وہ جانے
کبھی ہوتا تھا اپنا ... حیران
دل جسکی مجھے اب ... ہے
اوسی کیونکر ... چھپی رنگ
سمجھ کر بات ... یار رو

غزل

لبوں پر بھی اوسکی گفتگو ہے — وہ ... گو مری آنکھ ... ہو کر
کہ اوسکا اور ہی کچھ رنگ و بو ہے — رہا ہی دلکو میرے ... کیونکر
جوان ہی شوخ ہے وہ تند خو ہے — نہ آنسو کو مری پامال کر تو
صنم آئے کسیدن پاس ہمارے — تراب اپنی یہی اب گفتگو ہے

پسند اوسکو ہوا اشعار ...
سمر کا اوسکو تھا یاد ...
کرے تھا ... اوقات اپنی
کہ ہوئی ہے مری خاطر پریشان
یہ ... ریختہ اوسکے مقابل
ہوئی یوں مجھسے بیزاری صنم کی
نہ ... یاری و عیاری صنم کی
کر ... صنم کی
کبھی ... یک یونہی ...
... اوسکا تو میری روبرو ہے
... اوسکی ہو ...
یہ میری چشم تر کی آبرو ہے

ریختہ

تو کا ... ہمارا دم رہیگا — ہوا ... اب ... کا
صنم کا گریہی عالم رہیگا — ابھی تک غیر کی بازار ہے گرم
تراب آخر ... وہ تجھی سے — کہاں تک غیر سے باہم رہیگا

صنم کا جب کبھی میں ذکر کرتا
وہ غیر ... سے جوت ... ہم رہیگا
... عاشق مسکین کا عالم

تو روکے ریختہ یہ مجھسے پڑھتا
ہمیں تا زیست اوسکا غم رہیگا
وہ مجھسے جب تلک برہم رہیگا

یہ سمجھتی ... وہ دل اوسکی ...
صنم کی پوچھتا ہر اک سے اخبار
خبر ہے مجھکو ... مہربان ...
کہاں ... جلوہ ...
صنم کا ... یا ... شتاب ...
بیان کرتا تھا اوسکو روبرو ...
کہوں میں تجھسے اب پیغام اوسکا
کسی جاگہ نہ لگتا تھا دل اوسکا
نظر آتا جو کوئی قاصد کی صورت
تو ... سے ... مجھکو دیگا انعام
... مجھکو کوئی خط لکھا ہے
اگر ... میں ... ہی ...
مگر ... تو
... کیا ... شبہ پڑا ہے

کہوں کیا یار ... اوسکی ... سی
... تھا ... بازار
کہا ... قاصد تو آ ... کیا ...
... کہاں ہے
... [illegible] ...
... اوسکی ...
... کیا جاتا ... صنم ... اوسکا

نظر آتا تھا جب تا شکل اوسکا
تو اوس ... جا کے کہتا ... ضرورت
صنم کیا ... مجھکو پیغام
... کیا ہے
... [illegible] ...
سمجھ ... تا ... مضمون یہ
میں حیرت میں ہوں یہ کیا ماجرا ہے

کرے تھا اور سے [illegible] بیدا [illegible]
کوئی تو [illegible] آتا تھا [illegible]
یہ دل سنگیر سیر اکیوں ہوا ہے
یہ آشفتہ ہوا ہے اک صنم پر
صنم اسکا ہوا جیسے جدا ہے
کرے ہیں رحم اسکے حال پر سب
نکالا پھر چار اوس سے بار دیگر
کوئی کرتا تھا پھر اوسکی یہ تدبیر
پہر اک کہتے تھی تدبیر اپنے لایق
بیان رسوائی از حد تا قدم ہے
چلیگا کسکے کہنے سے یہ گھر کو
اگر تیرے کہے سے ہو تو بہتر
جنونکی اسکو بیماری نہیں ہے
اسے محبوس کرنا فایدہ کیا
اسے ہر سر بسر جوش محبت
گرفتاری سودا کی ہے یہ مجبور
یہ کہکے پاس عاشق کی گیا وہ
تیرے کہنے سے میں باہر نہیں ہون
دکان پر اوسکے جاتا ہون بد ستور
اگر جیا وسکے سبب خلقت پر اور
صنم بن دیکھکر دوکان سونی
رہا قایم جیو گوشے تھا در پر
تھا وان اسلیے سوتا ہو [illegible]
تیرے پیچھے نہ پھر تھا کبھی یان
ہوا اسکے [illegible] اک یہ مطلب

قدم مرا وحشت وہ کرتا تھا بار بار
کوئی کرتا تھا مجنون پر تو تعب
عزیز واوسکا میت کیا لیا زر
کھلی ہے ساری حالت اسکی ہمبر
یہ عالم تب ہوا اسکا ہو گیا ہے
کوئی ایسا سنو تا دیوانہ یارب
سر دار ہوتا کدھر کو منھ چھپا کر
کہ اسکو کیجیے اب پا بہ زنجیر
تحیر میں تھے سب حکما و حاذق
صنم کی یاد اسکو دمبدم ہے
اسے لیجائیگا کون اب ادھر کو
شتابی کر جو کچھ ہو وے درست کر
یہ سودائی کچھ آزاری نہیں ہے
کروگے پا بہ زنجیر اسکو بیجا
محبت نے یہ پہونچائی ہے نوبت
ہوا ہے یہ بدولت دلکی معذور
کیا آخر وہی جو کہہ اوٹھا وہ
صنم کی یاد ہے مجکو کہیں ہون
نہیں ہوتا ہوں لیکن کچھ بھی [illegible]
کرے ہیں مجھسے خلق اوسکی برابر
مجھے ہوتی ہے وحشت اور زبونی
سبا دا تنگ ہو اونکو تصور
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible]
اکہ [illegible] اسکی بیان سب

یہ عالم دیکھ سب تھے حیران
ہو قاصد یہ چھپا اوسکو کیا ہوا ہے
تو قاصد سے یہی کہتے تھے ہر دم
نہایت بیخبر بیہوش ہے یہ
بیان دیوانگی میں ہے یہ مشہور
یہ قصہ سنکے تھے وہ ترس کھایا
غرض ہر دم تھے اوسکی حال سے تنگ
کوئی کہتا تھا زنداں میں بٹھاؤ
مجھے یوں سوجھی اوسکی حق میں تدبیر
کہا تب سب نے مجھسے ہو تم طلب
بہت مشکل ہے گھر تک اسکا جانا
کہا میں نے کہ یارو تم ہو نادان
لگاؤ اسپہ تہمت جتنے جا ہو
اسے کتنے سبب فرزانگی ہے
اسے تم اور کچھ یارو کہو مت
اسے اب میں لیے جاتا ہوں گھر کو
سنجانون کا نہیں کیا اوسکو کچھ نکا
مجھے اب شہر کے رہنے سے کیا کام
وہاں ان روزوں کچھ ذوق نہیں ہے
رواں وہ خلق وہ خوبی کہاں ہے
نگر لاچار ہے مشتاق و بیخود
کہ آخر یہ تو گھر معشوق کا تھا
نہیں کچھ اعتبار اسکی الفت
یہ عاشق ہے فقط آئینہ صفت
کہا تب میں اسکا [illegible]

کوئی سوتا تھا [illegible]
کہ ناحق کیوں برا [illegible] بال
نہ مطلوب لا [illegible] کیجیے تم
صنم کے عشق میں [illegible] ہے یہ
خفا اس سے ہو [illegible] یہ مجبور
کسی [illegible] میں نا پھرایا
وہ فار سنبال تھا [illegible] ننگ
کوئی کہتا تھا [illegible] کی کھلاؤ
کہ گھر لیجیے اسکو تو یہ تقدیر
کہ ہے دیوانگی تو اسپہ غالب
کسیکے ہو رہے کہنے میں دوانا
سیری نزدیک تو مشکل ہے آسان
نہیں جانیکی شورش اسکی یارو
اسے کچھ اور ہی دیوانگی ہے
نہیں یہ لایق طعن و ملامت
نہ آنے دونگا پھر ہرگز ادھر کو
کہ راضی ہو کر وہ بولا کہ اچھا
صنم بن ہے مجھے یان کون آرام
مکانکی زینت زینت پا لکیں ہے
بڑا فرق زمین و آسمان ہے
کرے ہے اسلیے وان آمد و شد
اگر عاشق تھا تو پھر کیوں نہ آیا
یہ عاشق ہے فقط اس پر مروت
کہ رکھتا ہے یگانہ دیکھی لعنت
ہوا [illegible] کام سندیسے بھی ممکن

خبر کا اوسکے یہ جو یار ہوگا   جو کچھ یہ دریافت ہوگی سو کہونگا
تری حق مین یہی اب مصلحت ہے   تجھے رسنا بیان کیفیت ہے

تو اوسکی ذکر مت کر کچھ کی لڑا   یہ تیری ساتھ ہے [illegible]
کہا تب اوسنے بسم اللہ چلیے   یہ بندہ ہی ترے ہمراہ چلیے

بخانہ رسانیدن آشنا عاشق را و بیان روداد آنچہ بر وی در ہجر صنم گذشت

سنین ساقی اب صحبت سخن کی   کہ عاشق کو سو ہوئی مرنی ولن کی
لیا ہے اکر سری ساغر کو جلدی   کہ لیجاؤن وسی مین گھر کو جلدی
ہوا القصہ عاشق گھر گیا ہی   رفاقت مین بھی وہ انتک نباہی

ولن مین وسکو سو پہنچا یا بخیر   تھا جس راہ سے واقف کوئی غیر
ہوا تھا رنگ اوسکا زعفرانی   بدن پر چھا گئی تھی ناتوانی
کسیکو علم یہ ہرگز نہ آیا   کہ اسکے دلکو کسکا غم ہے کھایا
معیشت کا بھی غم ہوتا ہے ایسا   پہ دنیا کوئی روتا ہے ایسا
فقط دو ایک کس تھے اوسکی ہمراز   اونھین معلوم تھا سب اوسکا انداز
اگرچہ اوسکو تھی یارون سے صحبت   ولی باطن مین تھی ہر کس سے وحشت
صنم کی مین جو کچھ پاتا تھا اخبار   سنا آتا اوسکو چار و ناچار
سوا اسکے نتھا کام اسکو کچھ اور   مہینے کٹ گئی دو تین اسی طور
مہینے دو کا وعدہ تھا ہوئی چار   سنو بیتاب کیون ہو خستہ لاچار
ہوا عاشق کی دلمین غم دو چندان   کہ کیون بڑھنے لگی ایام ہجران
کہا تب ایکدن مجکو بلا کر   کہ مین مرجاؤنگا اب سر کھپا کر
کہانتک دلکو سمجھاؤن کہانتک   کٹی جون تون مری اوقات یا انتک
نہین اوسنی پھر اوسکی اب تلک آہ   کرون مین انتظاری کب تلک آہ
مجھے بنتا ہے اب تو زہر کھانا   یہی ہے موت کا میری بہانا
کہا اوسنے بھلا فرمائیے تو   مین حاضر ہون مجھے سمجھا کر تو
تجھے مین دوست اپنا جانتا ہون   سوا تیرے کسی مین مانتا ہون
جواب اوسکا دیکھ کیا لکھی ہے   تسلی تیری کس ڈھب سے کری ہے
کہا عاشق نے کسکے ہاتھ لکھون   کسی ہے یار مین اوس طرف بھیجون
کہا تب مینے تو خط تو رقم کر   کوئی خط تو ترا ایسا لگا اودھر

یہ سنکر چھوا ب ہان عاشق کا احوال   صنم کے غم سے تھا اسکا برا حال
جو کوئی دیکھتا تھا اسکی حالت   کیے تھا ہای رنج و فکر معیشت
ہوا ہی رنگ اسکا کسطرح زرد   کلیجے پر ہے اسکے کونسا درد
کسی پر تھا نہ آزار اوسکا ظاہر   کہ تھا تشخیص سے حکما کی باہر
سوا اونکے نتھا کوئی ایک محرم   بظاہر گو سبب تھی یار ہمدم
کسی دن مین جو اوسکے پاس جاتا   تو البتہ وہ کچھ اسے جی لگاتا
کبھی وہ خود بھی جاتا لکھنؤ مین   اسی خاطر اسی ہی جستجو مین
ہوئی جب ہجر کی دن حد سے افزون   ہوا تب تو وہ بیدل سخت محزون
اودھر بڑھنے لگے ایام ہجرت   ادھر اندوہ و غم ساعت بساعت
ہوئی غالب جو اوسپر سوزش دل   نہ ڈالے حق کسی پر ایسی مشکل
زیادہ اب نہین ہے مجکو طاقت   سبب کی صبر کی میری رفاقت
اب آگے ہو نہین سکتا تحمل   ہوا دشمن مرا اسکا تغافل
خدا جانے صنم کیا پوچھتا ہے   مجھے تو اپنا مرنا سوجھتا ہے
کہا تب مینے اے عاشق دیوانے   مین اک تدبیر کہتا ہون جو مانے
کبھی تیرا کہا مینے نہ مانا   عبث کہتا ہے تو مجکو دیوانا
بیان کی تب یہ مینے اوس سے تدبیر   کہ اوسکو بھیجیے اک خط تو تحریر
وہان کچھ تو اوسے ایسا لگا کام   کہ متوقف ہوا ہے وہ دلارام
نہین کوئی راز سے میرے خبردار   نہین بنتا مجھے کوئی نامہ بر ہے
کہا عاشق نے [illegible]   [illegible]

نامہ نگاشتن عاشق صنم را بتجویز آن ہمدم و اظہار درد و شکوہ تغافل صنم :

صنم سا شوخ فریبندہ پری رو
جفا جو سنگدل ظالم ستمگر

کیا با عرض و نیاز و شوق بسیار
یہ اپنا مدعا کرتا ہوں اظہار

مری آنکھوں سے تو جب سے ہوا دور
ہوئی ہیں رو رو کے آنکھیں ناسور

ہوا غائب جو تو میری نظر سے
بہا ہے سیل خون اس چشم تر سے

ہوا جس دن سے تو مجھ سے جدا ہا
مصیبت سے مری چھاتی پھٹا ہی

ہوئی جب سے مری قسمت میں دوری
کنارہ کر گئی دل سے صبوری

گیا ہے آہ تو جب سے سفر کو
کیا ہے غم نے صد پارہ جگر کو

جدائی میں لکھوں کیا حالت دل
تڑپتا ہے مثال مرغ بسمل

نہ دلکو ہجر میں بیتاب کیسے
بلا شک پارۂ سیماب کیسے

کہوں کیا ہجر میں اوسکی خرابی
نپٹ رہتی ہے اوسکو بیتابی

تف غم سے تیری اے شوخ سرکش
نہ دل ہی بلکہ سر تا پا ہے آتش

جگر سوزاں نہیں ہے غم سے تیرے
دل و جاں میں لگی ہے آگ میرے

نہیں بجھتی ہے یہ آتش بجھائے
تو بر میں جب تلک میری نہ آئے

خدا کے واسطے ٹک رحم کر تو
جلاتا ہے عبث میرے جگر کو

جلے کیونکر نہ میرے سوز سے باغ
کہ ہیں سینے میں میرے شعلہ زن داغ

مری گرمی سے اک عالم جلے ہے
جہاں جاتا ہوں واں آتش لگے ہے

کہے ہیں لوگ مجھکو دیکھکر ہات
الٰہی یہ کہاں سے آیا طوفان

نہیں بھاتی کسیکو میری سوزش
مرے نالے سے ہے ہر اک کو تابش

نہیں غم میں ترے کوئی مرا غمخوار
مرے آزار سے ہیں لوگ بیزار

جو کوئی دوست دیکھے ہے مجھے آ کے
کہے ہے اے خدا یہ جلد مر جائے

عجب یہ حسب حال اپنی غزل ہے
کہ یاد آئی مجھے یاں بر محل ہے

غزل

الٰہی رو سیہ ہو شام ہجرت
سنو کوئی مجھ سا صید دام ہجرت

سن ہجری اگر ہوتی نہ ہستی
نہ لیتا کوئی مسلمان نام ہجرت

سنو کیونکر جان بلب ہجر میں عاشق
کہ ہے آغاز مرگ انجام ہجرت

اگر دو ایک دن ہوویں تو سہئیے
یہاں ہیں بے شمار ایام ہجرت

کہوں کس سے خدا ہی جانتا ہے
جو گذرا مجھ پہ کل ہنگام ہجرت

مجھے تم اور جو چاہو سو کہہ لو
نہ دو بہر خدا دشنام ہجرت

ترا اوسکو کبھی ہے ساغر زہر
کہیں ہیں جسکو عاشق جام ہجرت

مرا احوال ہے جائے ترحم
نہیں معلوم کیوں بے رحم ہو تم

تجھے کیوں مجھ پہ آتی ہے نہیں درد
کیا ہے ہجر نے تیرے مجھے گرد

تو کیوں لیتا نہیں میری خبر آہ
گیا ہے رحم دل تیرا کدھر آہ

تجھے مرنے سے میرے کیا پروا
کبھی اک پرچہ خط بھی نہ لکھا

تجھے اب زندگی سے میری کیا کام
کبھی بھیجا نہ تو نے مجھکو پیغام

تجھے میں جانتا تھا مہرباں ہے
غلط ہے مجھکو جو تجھ سے گمان ہے

سنوں کیوں آپ دشمن میرے جی کے
کہیں معشوق ہوتے ہیں کسی کے

جہاں میں رسم خوبوں کی یہی ہے
کسی نے بھی وفا اونکی کہی ہے

گیا مر ہجر میں بیچارہ مجنون
ہوئی اک روز بھی لیلی نہ محزون

محبت میں دیا فرہاد نے جی
کبھی شیرین نے اوسکی یاد بھی کی

جفا و جور تجھ سے کچھ نہیں دور
کہ خوبوں کا یہی ہے رسم و دستور

تجھے میں اور کچھ کہتا نہیں یار
سنو تا جان میری مجھ سے بیزار

نہیں دیتا ہوں کچھ تکلیف تمکو
پھرو گے کب ادھر سے یہ تو لکھو

بخوبی حق رکھے تجھکو سلامت
رہے یہ حسن تیرا تا قیامت

سپردن نامہ عاشق بدست ہمدم محبت کیش و فرستادنش پیش صنم بمعرفت خویش

دیا مجھکو یہ خط لکھ اوسنے فی الفور
کہا اب اسقدر یا زیادہ کچھ اور

کہا اوسنے کفایت اسقدر ہے
سخن بہتر وہی جو مختصر ہے

سوا اسکے نہیں کچھ اور مفہوم — جو مطلب تھا سو سب ہی مرقوم
نہیں کچھ فایدہ اظہار کرنا — فقط اجمال ہی اظہار کرنا

پڑھیگا کب صنم عاشق کا طومار — جب سمجھیگا تو سیانہ کہ ہی ہشیار
غرض ملفوف کر کے وہ خط کو — یہ سمجھا کر اوٹھا اوس خوش دغا کو

ابھی کرتا ہوں اس خط کو روانہ — مجھے کیا دیگا اسکا محنتانہ
کہا عاشق نے اے حمانہ ہو راجی — ابھی لیجا اگر چاہے ہے ترا جی

جواب اسکا ملے لیکن شتابی — کہا اوسنے کہ ہو ممکن شتابی
دیا خط اوسنے آخر نامہ بر کو — ہوا فورا روانہ وہ اودھر کو

نہ تھا قاصد وہ تھا اک پیک خیالی — چلے تھا جلد جون باد شمالی
وہ پیک بادپا تھا یا ہوا تھا — صنم کے پاس کیا جلدی سے پہنچا

صنم نے بھی جواب اوسکا لکھا جلد — وہاں سے الغرض قاصد پھرا جلد
صنم نے جو لکھا تھا اوسکو مکتوب — ذرا سنیو اوسے ہم نے ہی کیا خوب

نامہ صنم در جواب عاشق متضمن بر تسلی و مژدہ آمدن خود از آنجا

سراسر عشق سر تا پا محبت — ملا کہ دوری و پامال ہجرت
محبت نامہ تیرا ہمکو پہونچا — پڑھا ہمنے جو کچھ اوسمین لکھا تھا

رقم تھا گرچہ اوسمین حال مجمل — ہوا مکشوف پر ہمپر مفصل
جو کچھ تونے لکھا ہے واقعی ہے — یہی لیکن حصول عاشقی ہے

نہیں ہجرت سے کیا تجکو خبر ہے — دوائی عقل تیری یاں کدھر ہے
ہوا تھا کس لیے تو مجھپہ مفتون — کہا تھا کن نے تجھسے ہو تو مجنون

بھلا ہمنے کیا تھا کب تجھے صید — تو اپنے ہاتھ سے آتے ہو تو قید
تجھے گر دل نکرتا مبتلا یون — تو پیر ہو عشق میں پڑتا بھلا کیون

تو اپنے دلمیں ٹک آگے سمجھ جا — یہ سچ کہتا ہوں نہیں تجھسے کہ جا
کہی ہی ہجر میں ہے ہر جو شکوی — نہایت دور ہے انصاف سے یہ

ہیں تجھسے روٹھ کر آیا نہیں یان — کیا تقدیر نے ایسی طرح ہجران
تجھے یہ ہجر تھا مقسوم تقدیر — ستم اپنی نہیں کچھ ہے یہ تقصیر

ترد اسکا اپنے دلسے کر دور — ہمیشہ تو نہیں رہنے کا مجبور
بہت عاشق کو غم کھانا پڑے ہے — کہ جیتے جی ہی مرجانا پڑے ہے

نہیں ہوتا ہے عاشق درد و غم سے — صنم کو جو ہر د سید ہو ستم سے
سدا جو عاشقی میں چاہے آرام — اوسے عاشق نہ کہیے ہے وہ خود کام

سبب ہرگز نہو تا ہے جدائی — کرے ہے وہ کیون کسی سے آشنائی
جو معشوق تو انکو کہتا بیوفا ہے — غلط ہے جھوٹ ہے اونکی خطا ہے

کسی کے ہیں اگر وہ واقعی یار — نہیں ان سے زیادہ کوئی وفادار
جہان پروانے کا اک پر جلے ہے — وہان تو شمع بھی یکسر جلے ہے

اودھر ہوتا ہے گر پروانہ بریان — ادھر بھی شمع ہے سوزان و گریان
پتنگا جل ہی ہے اک دم میں — زیادہ نہیں رہتا ہے غم میں

رہے ہے شمع ساری رات جلتی — فنا میں اوس سے ہے آگے نکلتی
اگرچہ عشق میں عاشق بیچارے — بہت انواع سے [illegible]

اور اٹھاتے ہیں ہزارون جور و بیداد — ہمیشہ رہتے ہیں غمگین و ناشاد
گذرتی ہے جو معشوق تو پہ لیکن — نہیں عاشق سے [illegible]

کرے ہیں کیا کیا اونکی پاسداری — کرے ہیں کیا کیا اونکی غمگساری
ہزاد نے تا پا [illegible] — [illegible]

اونہیں ہے عشق [illegible] — نہیں اپنا کوئی محتاج [illegible]
وہی جانے کسی سے [illegible] — کہا [illegible]

ستون محتاج [illegible] — ہو دلمیں [illegible]
غرض [illegible] — تو اپنے ہاتھ سے [illegible]

یہ بار حقیقت عشق [illegible] بے نیازی — کرے ہیں کیا کیا اونکی جلوہ گری
اگرچہ [illegible] — تو اسنے کیا [illegible]

کہی عاشق نے معشوق جو کی ہے
تو اوسکی کیفیت آسکی کھلی ہے
وہی آجیگا اوسکی خبر لینے تکو
رہی جا بانیگا اس محبوبیون کو

تو اپنے دلمیں ایسا نہ سمجھنا
نہیں کچھ اپنی ہے ان کی تعریف کرتا
یہ نفس الامر ہے شیخ کہی بات
بھجوان ہے تو ہو گئے کیفیت کہ کی رات

جو تیرے ساتھ ہے جو نے کیا ہے
زبان پر لاؤن کیا شاہد خدا ہے
نہ ہونگا مین تیرے شکوے سے بیزار
کہ مشتاق آرہی ہوتا ہے بار بار

تو اتنی بھی یہ مین بات لانا نہ دست
کرے ہے یار کی یاری تو کیا ہے
خط و پیغام کا شکوہ بجا ہے
گلہ یہ راستی تو جو نے لکھا ہے

نہیں کرتا ہون اسمین گفتگو مین
کہ عذر اوسکا کرونگا روبرو مین
ارادہ ہو ابگر کا جلدی
مجھے یہان عزم زیادہ گھر کا جلدی

تو خاطر جمع سے رہ یار میرے
مین آتا ہون پہنچا شتابی پاس تیرے
میسر آئینگے اب دور ہے ہوگی
تجھے بن دیکھے گو بیری ہوگی

نظر میں اپنے خط رکھنا یہ دن رات
کہ ہے مکتوب بھی نصف الملاقات
خدا نت تجکو شاد اور شاد رکھے
یہ دلمین تیرا اپنی یاد رکھے

رفتن آشنا مع خط پیش عاشق شیدا و بوصل خط شاد شدن عاشق و کردن دعا

جو خط لیکر گیا مین اوسکے آگے
لفافہ اوسکے گویا سوتی سی جاگے
وہ مجکو دیکھتے ہی ہوگیا چاق
وصال یار مین ہو جیسے مشتاق

کہا اے مرحبا خوب آئے تم دوست
تمھاری یاد مین کرتا تھا صحبت
مجھے تھی انتظاری ہی تمھاری
کہو کچھ کلمہ امید واری

صنم کی سیر سے خوش خبر سناؤ
جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ
ترا آنا ہے اب فال و بشارت
کرو سیر خدا کچھ تو اشارت

زیادہ مجکو اب تشنہ کرو مت
کہ ہون مشتاق بیحد اوسکا بشدت
کہا مینے کرے ہے کیوں شتابی
عبث کی تا ہے آنی بیتابی

دکھاؤنگا مین خط یار تجکو
کرونگا طالع بیدار تجکو
توقف کر مجھے ٹک بیٹھنے دے
سنو جیمین اتنا اپنا خط لے

دیا خط اوسکو تب اپنی ٹھہر کے
جواب نامہ پایا اوسنے مرکے
صنم کا خط جو اوسکے ہاتھ آیا
نکر راوسکو آنکھو لینے لگا یا

ہوا اوسدم مینے شاد و فرحان
کہا جیجو کیا یہ تو نے احسان
مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ
تصرف سی ترے اے قبلہ حاجات

جہان مین جب تلک جیتا رہونگا
ترا احسان یہ سب کہونگا
کہا مینے تکلف جانے دو جی
صنم کا اپنے تو خط پڑھو جی

پڑھا تب اوسنے خط اور کھلا ملا
کہ آئیگا صنم کے مژدہ پایا
وہ سارا خط سنایا پھر مجھے بھی
سنی مینے عبارت جو لکھی تھی

اوٹھا اوسنے پھر اپنے گھر کو آیا
غم اوسکا اس بہانے سے بھلایا
صنم کی اوسنے جب خوشخبری پائی
گئی یاس اوسکی اور امید آئی

ہوا مستوقع وصلت شتابی
لگی پڑھنے امید کامیابی
بہت کھینچی منتیں عاشق زمانی
کہ جلدی ہو کہیں پھر وصل جانی

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بیقراری عاشق و رفتن او بوطن صنم و بعد چندی آمدن عاشق صنم دیکایک بر دکان نشستہ و ملاقات باہم

اودھر آسانی آتا ہے مرا یار
ہی وصلت سے مجکو کردی سرشار
مجھے نشے مین کی جو ہر کردی
کدورت ساری اسنے دور کردی

ہو وعدے کے قریب آنے لگے دن
ہوئی ظاہر محبت سر اربا طن
ہوا عاشق کی دلمین یہ ارادہ
کہ چلیے لکھنؤ مین پا پیادہ

کسی سے پر خبر بھی کچھ نہ کہیے ۔ تن تنہا ادھر کی راہ لیجے
گیا جوں توں غرض پھر لکھنؤ میں ۔ رہا اک چند اوسکی جستجو میں
دکان پر اوسکی اکثر بیٹھتا تھا ۔ پتہ سے اوسکی خبر ہی پوچھتا تھا
ہوا اک روز اسکا بخت بیدار ۔ نظر آیا یکایک وہ ستمگار
جو آنکلا وہ دوکان سکے برابر ۔ پڑی آنکھ اوسکی ناگہ اوس صنم پر
گیا اک بارہ اوس سے ہوش و طاقت ۔ ہوئی اتنی بھی مہلت اوسکو نہ جرأت
نظر آئی جو شکل اوسکی یکایک ۔ پڑا اپنے دلمیں اوسکے شبہ و شک
جہاں منظور تھا عاشق کو جانا ۔ گیا تو اوس طرف لیکن دوانا
صنم کی طرف جب عاشق پھر آیا ۔ دکان اپنی پایا اوسکو تنہا
نپوچھو اوس گھڑی کی حالت اوسکی ۔ بیان میں کیا کروں کیفیت اوسکی
صنم کہتا تھا اوسکو دیکھکر واے ۔ کہیں تجکو نہ شادی مرگ ہو جاے
دل عاشق پہ جو جو رنج و غم تھے ۔ صنم کے ملتے فوراً کالعدم تھے
کہے تھا عشق اب ہو جا تصدق ۔ حیا کہتی مگر ظاہر تعشق
سر بازار گرداگرد اغیار ۔ کوئی کرتا ہے ایسا کام زنہار
غرض عاشق نے اپنی جی کو روکا ۔ وگرنہ ہو چکا تھا خوب سودا
صنم کو وصل میں جی نذر کرتا ۔ فدا ہوتا قدم اوسکے پکڑتا
ہوئی لوگوں کی آگے شرم غالب ۔ نہ کچھ بھی پھر تو یہ صورت مناسب
غرض بیٹھا رہا واں جسقدر وہ ۔ مزے میں وصل کے تھا بیخبر وہ
صنم نے بعد مدت منہ دکھایا ۔ یہ وصل آسان نہیں عاشق نے پایا
کوئی جبتک نہ تلخ و ترش کھائے ۔ مٹھائی کا مزہ کسطرح پائے
وہ شیدا اوسکے نظارے میں مشغول ۔ رہا بیٹھا وہاں تا وقت معمول
اوٹھا جب آخر الامر اوس مکان سے ۔ گیا اپنے مکان پر پھر وہان سے
یہ جبتک لکھنؤ میں ہو اقامت ۔ بلا ناغہ رہے صاحب سلامت
ملاقات اوس سے رکھتا گرچہ تا دیر ۔ کبھی پر جی نہ ہوتا وصل سے سیر
اگر دریا کا پانی پیوے تشنہ ۔ پیاس اوسکی نہو کم بل زیادہ

نہیں تھے اس مرے یار و مکرم ۔ بجا لانے لگے ہو کے مزاحم
جہاں رہتا تھا وہ شمع شب افروز ۔ ادھر کرتا تھا آمد رفت ہر روز
کبھی تھا وہ بھی ادھر روز زدا ۔ تو وقت کچھ نہیں اس آن پہونچا
کہیں جاتا تھا عاشق اوس طرف سے ۔ نہ تھی اوسکو خبر آنے سے اوسکے
ہوا عاشق کا تب کچھ اور رنگ ۔ نظر پڑتے ہی اوسکے ہو گیا دنگ
کہ ہے صاحب سلامت اوس سے جاکر ۔ مگر مشتاق تھا اسکے قدم پر
مبادا ہو یہ کوئی شوخ ہی اوس ۔ کروں اکبار در خواہش سے عرض
کہوں کیا اشتیاق اوسکی کا عالم ۔ پھر اوس نے شتابی بعد اکدم
دو چار آنکھیں ہوئیں دونوں کی جس دم ۔ ہوئی صاحب سلامت انہی باہم
خوشی سے وہ نہ تھا پھولے سماتا ۔ کبھی ہنستا کبھی تھا کھلکھلاتا
گیا غم اوسکا سب وقت ملاقات ۔ ہوئی اکدم میں سو دن کی مکافات
بظاہر گو خوشی کا اوسکو تھا ضبط ۔ دلی باطن میں تھا دہشت و ربط
کہے تھا دل کہ ہاں گر پڑ قدم پر ۔ کہے تھی عقل بس اظہار مت کر
نہ خوش آئیگا یہ ہرگز صنم کو ۔ کہ بوسہ دے کوئی اوسکے قدم کو
اکیلے گر کبھی ملتی یہ صحبت ۔ تو پھر عاشق کی ہو جاتی یہ حالت
ثنا کرتا دعائیں اوسکو دیتا ۔ تصدق ہو بلائیں اوسکی لیتا
نیاز اوسکا صنم کو کب بھاتا ۔ کہ اپنا ناز تھا وہ بھی چھپاتا
کہوں اس کیفیت کی کیا برائی ۔ مزا ہے وصل کا بعد از جدائی
قدر اس وصل کی عاشق ہی جانے ۔ کوئی بن دیکھے یہ کسطرح مانے
اوٹھائی ہو نہ جسنے کچھ بھی محنت ۔ اوسے کب قدر عیش و راحت
رہا عاشق مقابل اوسکے جبتک ۔ رہا اوسپر صنم متوجہ تب تک
ہوا اٹھا پھر تو یہ عاشق کا دستور ۔ کیا تھا دلمیں اپنے یہی منظور
رہا جبتک وہاں وہ حیرت انداز ۔ صنم کے پاس ہو آتا تھا ہر روز
نہ تھا عاشق کو وصل یار جانی ۔ پیاسے کو تھا جوں دریا کا پانی
اسی منظور سے تھا عاشق کا احوال ۔ گیا اس کیفیت میں اوسکو اک سال

اور سے تو وصل مین بھی بدتری — اسی وقت کھو جاتا ہو حضوری
صنم سے گو وہ ملتا تھا ہمیشہ — وسلے تھا اوسکا یہ آئین و پیشہ
کہ آ جاتے ہین وہ سر پر قیامت — کری تھا اوس سے خود صاحب سلامت
سوا اسکے نکرتا اختلاط اور — یہ استغنا کو یار دیکھیو غور
نجا مون کیا صنم کی دلستین تھا — کہ عاشق سے سخن کرتا نہین تھا
جو عاشق آپسے کوئی بات کہتا — صنم سنکر اوسے خاموش رہتا
جواب اوسکو جو دیتا تو یہ تنگی — کہ کھلتی ہمنشینون پر دو رنگی
خدا جانے یہ شیوہ اسکا کیا تھا — جفا تھا جور تھا نازو ادا تھا
یہی ہے شان استغنا و غیرت — یہی ہے عشق مین صد اوج حیرت
اسی مین عاشقونکی ہے بلا کی — اسی سے تو ہین عشاق شاکی
بلا سے یار د شان بے نیازی — یہان سرتا قدم ہے جانگدازی
جو اس سادی ہین او دیار و ٹیڑہی — کسی بیٹھے بھلے سے جیتا سنا ہے
یہی تو عشق مین خطرے بڑے ہین — ہزارون لوگ یہان مارے پڑے ہین
صنم رکھتا تھا شان لاابالی — سو عاشق کی کیونکر خستہ حالی
کسیکے مر جینے سے اوسے کیا — کسیکی وہ نہین رکھتا ہے پروا
سنو سجان کیون عاشق بیچارا — تغافل نے صنم کی اوسکو مارا
دکھاتا تھا صنم ایسی رکھائی — نہ تھی گویا کچھ اوس سے آشنائی
نہ بس تھی بے نیازی او سپہ غالب — سنو تا تھا کبھی اوس سے مخاطب
سنو جب پر توجہ کچھ صنم کا — سنو جو صد و پایان اوسکی غم کا
کری جو اسطرح بے التفاتی — تو صحبت اوسکی یہ کس کام آتی
جدائی مین اگر وہ مہربان ہو — تو دوری اوسکی بہتر کیونکر گران ہو
رکھاتا تھا وہ نہ اپنی ہی غمان — بھلا عاشق سنو کسطرح حیران
کوئی معشوق پر کیا معتمد ہو — کوئی کس بات لے روسے بجد ہو
کسیکے بس مین تیرے ہین کہین بے — خدا شاہد کسیکے ہین نہین وے
غرض احوال عاشق کیا کہون کی — جو اوسے وصل مین گذرا تھا عالم
نہین معلوم استغنا تھا یا ناز — کہ عاشق سے سنو تا تھا وہ دمساز
حیا و شرم تھی یہ اوسپہ غالب — کہ اوسکو جانتا تھا اپنا طالب
کری تھا جان بوجھ اوس سے تغافل — دکھاتا تھا اوسی شان تجاہل
سر مجلس اوسکو منہ لگاتا — سنو تا دو بدو آنکھین چراتا
نکرتا اوس سے کچھ حرف و تکلم — نہ غمزہ اور نہ عشوہ نے تبسم
اودھر رہتا تھا وہ بیکار صورت — ادھر چلتا تھا یہ پروانہ صورت
نظر پڑتا تھا وہ نا آشنا شخص — نہایت شرمگین تشکل و حیا شخص
صنم وان اسطرح کرتا بناوٹ — نہین عاشق سے گویا کچھ لگاوٹ
صنم کے سامنے عاشق دوانا — بنے تھا آپ بھی گویا بیگانہ
مجھے ہے واں جگہ اک بات سوجھی — سنو گی کیسی عاشق نے بوجھی
جو کوئی جا ہے کہ ہو معشوق سے یار — سنو معشوق اوسکا اوس سے بیزار
تو وہ اپنے تئین ایسا بنادے — کہ اوس سے یار کو نفرت نہ آوے
سنو معشوق اسکو دیکھ محبوب — کری وہ طرح جو ہو وے مرغوب
کبھی بیٹھے نہ اسکے بر مین زنہار — ٹھہر اہو دور سے کر لیوے دیدار
بہت کرتے ہین معشوق اپنی اخفا — سنٹ عاشق بھی جاتا ہے شرما
کری ہر گز نہ عاشق اپنا اظہار — حضور صاحب جگہ ہو ون جمع انظار
کبھی عاشق کری ایسا نہ اسلوب — کہ ہو معشوق اسکا اوس سے محجوب
چھپا عشق کا مشکل ہے ہر چند — اسی سے پر وہ ہوتے ہین رضامند
بہر حال اونکو رکھی آپ سے خوش — نہ دیکھیو یہ سخن میرا فراموش
بری لگتی ہے جو حرف حکایت — نہین بھاتی ہے اونکو بھی شرارت
رقیبونکی عدد تیرے ہین عشاق — سنٹ اونپر قیامت ہوتی ہے شاق
جو دیکھے سے کسیکو یار کی پاس — تو لائین وہ لبین پر کیا وسواس
کہین لوگونسے اسکو جی سے مارو — یہ نوبت رشک سے پہنچی ہی یارو
یہی ہے حال معشوقونکی صورت — او وضعین بھی غیر سے آتی ہے نفرت
کسی پر ہیل عاشق ہو جو اِبک — بڑے معشوق کی ہمین بہت شک

کہان تھوڑی سی آئی اوسکو عشق کی چاہ
وہ ہو ... سے ہو اوسکا دلخواہ
یہ شرکت واقعی کس طرح بجا ہے
او نکھاین ... امید ... آہ

مجھے اس گفتگو سے ہی ... ہے
اگر ہو ... کو ... اسکی ... آتا
جو ... عشق ... کو ... یاد
... ... آخر ... استاد

رفتن عاشق بر دکان صنم و ندیدن آنجا و پرسیدن از برادرش که کجا رفته و جواب آن

ستو تب ہم مجھے البائی مست
اگرچہ عقل و ہشیاری ہو بردست
مجھے وہ جام دے تو اے مری ساقی
رہے دو تا کہ ابھی عقل و ہوش باقی

سنو عاشق کی اور اک طرفہ روداد
سمجھ کر جیسی اوسکو دیجیو داد
و کان پر یار کی اک روز عاشق
گیا بیٹھا وہ جون دستور سابق

صنم سے جو خالی اوس دم وہ مکان تھا
بڑا بھائی مگر اوسکا یہان تھا
توقف کر کے تب عاشق نے پوچھا
کہان ہے مہربان بھائی تمھارا

کہین بھیجا ہے کیا تمنے صنم کو
نظر آتا نہین وہ آج ہمکو
کہا اوسنے کہ ابھی ہے اوسکو فرصت
جہان بیٹھا ہے وان جا ہے بہ عشرت

ابھی ہین لڑکپن کی اوسکے ایام
سنا سب ہے کہ دیجے اوسکو آرام
ابھی محنت کی دن اوسکے کہان ہین
عوض اوسکے ہمین بیٹھے یہان ہین

ابھی تو چاہیے مکتب نشینی
اسی قابل ہے اوسکی نازنینی
کہا عاشق نے پھر تم نے کہا خوب
پڑھانیکا ارادہ کیجیو اوسکی آخر

پڑھے بھی ہے فارسی گر اوسنے تھوڑی
کسو پر ہے جو باقی ہے ضروری
یہی تو اوسکے ہین تحصیل کے دن
نوشت و خواند کی یہی ہے سن

وہی اوستاد ہو کوئی نیک و مشفق
پڑھا وے خوب اوسکو شغل عاشق
یہی اوسسے وہ کہتا تھا بہ ترتیب
پڑھانیکی اوسے دیتا تھا ترغیب

کہا اوسکے برادر نے کہ ہان جی
کیا ہے تمنے تجویز اک بیا جی
بہت قابل ہے جی اور ایسا کوئی کم
پڑھا وینگے وہ نہین ہے اوسکو ہمدم

او نھین سے وہ پڑھا ہے ابتدا مین
پڑھا وینگے وہی ابتہا مین
کہا عاشق نے اونکا نام ہے کیا
کہا ان ہی ... [illegible]

بتایا اوسنے تب نام و نشان سب
دکان انکی پاس ہی ہے وہ مکتب
یہ سنکر جیسی اپنے وہ ہوا شاد
کہا بہتر یہی ہین خوب استاد

او نھین اوستاد سے اوسکو پڑھاؤ
اوسی مکتب مین تم اوسکو بٹھاؤ
کہا بھائی نے تب اوسکے کہ صاحب
مگر ... تو ہے ... مناسب

تمہین اوس پر کرو اب مہربانی
نہین شفقت مین کچھ بھی جسکا ثانی
پڑھاؤ تم ہی اب اوسکو کرم کر
یہی ہمکو ... [illegible]

کہا عاشق نے مجھکو علم کیا ہے
نہین میں نے بھی کچھ ایسا پڑھا ہے
کہا اوسنے بہت ہو اوسکی لایق
نہین یان کوئی قابل تمسے فایق

زیادہ تمسے ہوگا کون قابل
تمہین سے علم ہوگا اسکو حاصل
غرض اوسوقت تو عاشق نے ٹالا
کہ دل لیتا نہ تو یہ شہر والا

اور اٹھا کچھ عذر نامسموع کر کے
گیا پھر جیسے دن صبح تڑکے
نہ دیکھا پھر صنم کو اپنے اوس دن
ہوا بر خاستہ خاطر تب اوس بن

کہا بھائی سے اوسکے بعد از دیر
تری ملنے سے جی ہوتا نہین سیر
کرون تعریف مین تیری کہانتک
تری خوبی ہمین آتی ہے یان تک

پڑھا کرتا وہ آمیزش کی باتین
سمجھتا تھا کہ کچھ اسکی گھاتین
صنم کا ذکر پھر باتو نمین لایا
کہا کیا اوسکو مکتب مین بٹھایا

کہا تب اسکی بھائی نے نہین جی
وہ گھر مین کھیلتا ہوگا نہین جی
یہ خدمت مین تمھارے ہی پہنچیگا کل
کہین اسطور کی باتین مسلسل

تمھارے پاس وہ کامل ہوگا ماہر
کریں اتنی تو اپنی پاس خاطر
ہماری یہ عرض تسلیم کیجے
اوسے اب آپ ہی تعلیم کیجے

یقینی تب تو عاشق سنکے یہ جانا
سمجھتا ہے ہمین کو اب سمجھانا
کہا مین تو بچشم و سر ہون حاضر
نہ ہوتا تا مقدور اپنے قاصر

مجھے کل گھر کو جانا ہے ضرورت
نہیں ہے غیر کا کل یاں کوئی صورت

ہوا ہے عذر سنکر وہ بھی لاچار
نہ رکھی پھر بنا سب اوسنے تکرار

کیا تھا کسلیے یہ عذر تو نے
سنے جب عاجز کیا اسی تیرے ہونے

تو کیا نادان تھا کچھ بے خبر تھا
ترا ہوش جو ہوا اوسدم ہوا تھا

نکرنا تھا تجھے واللہ انکار
کوئی کرتا ہے ایسا کام زنہار

ہوئی تجھسے یہ نادانی نہایت
مجھے آتی ہے حیرانی نہایت

یہی تجکو ہوس تھی عاشقی مین
یہی کہتا تھا خواہش اپنی جی مین

اکیلے ہو کبھی اوس سے ملاقات
کرین بے خوف و خطرہ یار سے بات

ملیگا پھر نہ تجکو ایسا قابو
کریگا گو ہزارون سحر و جادو

نہ وہ تنہا ملیگا اپنے گھر مین
نہین آتا ہے یہ ہرگز نظر مین

کہا عاشق نے تب مجھسے یہ ہنسکر
سنو اے مہربان اتنی مکرر

ہوا اک بات سے لیکن مین لاچار
کیا تھا اس سبب سے مینے انکار

صنم ہوگا کبھی مکتب مین گر
کرونگا مین بھی مدرس اوسکا دلبر

جو استاد اوسکا ہوگا مجھسے گر تنگ
نہ ہوگا وہ مری صورت سے دلتنگ

معلم کو جو یار اپنا کرونگا
وہان جا جا کے مین شعرین پڑھونگا

وہ رفتہ رفتہ مجھسے ہوگا مربوط
یہ سوجھی تھی مجھے تدبیر مضبوط

پڑھانا اوسکا جینے خود نہ مانا
کیا بھائی سے اوسکے اک بہانا

وہ ہر روز مکان پر میرے آئے
جمال اپنا وہ بے پردہ دکھائے

پڑھانا اسلیے مجکو نہ بھایا
مین اپنی وید سے بھی باز آیا

نہ جیتی پھر مری الفت چھپائے
خبر ہوتے سبھی اپنے پرائے

سہی جاتی نہین رشک رقابت
سنون غیر و قسمی کیون ہمکو عداوت

رقیبونکی مدد ہوتے ہین عشاق
رقابت مین تو جی کھوتے ہین عشاق

رقابت کا مجھے ہے اسقدر رنج
کہ اپنے ہاتھ سے مین نے دیا گنج

مین اپنی خو سے لاچار ہون یار
مرے دلکو ہے یہ سبطرح آزار

ہو خوش آتی نہین شرکت خدا کو
تو بھاتے کسطرح عاشق گدا کو

بڑھاتا تا مین اسے ورنہ بمقدور
کرون کیا اس ضرورت سے ہون مجبور

سنا عاشق سے جب پیچھا احوال
کہا تب یہ اوسے کاہی ہے افعال

ارے دیوانہ تو نے کیا کیا یہ
جسے تو نے جواب اوسکو دیا یہ

یہ صحبت دو طلب ملتی تھی تجکو
یہ نعمت تو عجب ملتی تھی تجکو

یہ دولت مفت لگتی تھی ترے ہات
گئی کیا ہاتھ سے افسوس ہیہات

سدا تجکو اسی کی جستجو تھی
یہی تجکو ہمیشہ آرزو تھی

اسی تدبیر مین رہتا تھا تو آہ
صنم کا وصل ہو تک حسب دلخواہ

نہ تھا تجھکو کبھی یہ دن میسر
تو ہے لاچار یون ہی تھا مقدر

نہ وہ آئیگا تیرے گھر کسی دن
کہ وصل اوسکا ہو خاطر خواہ ممکن

رہیگی تن مین جبتک جان باقی
رہیگی تجکو یہ ارمان باقی

سمجھتا ہون مین اپنا نیک و خوب
بندھا تھا واقعی یہ خوب اسلوب

مجھے تھا پہلے یہ منظور خاطر
یہ آتے تھے مجھے اول خواطر

معلم سے کرونگا اوسکے یاری
کریگا تب وہ میری پاسداری

جو آمد شد مری ہوگی وہان گرم
صنم پھر مجھسے کریگا نہین شرم

نہین کچھ شعر ہوگا خالی از حال
مری حالت کا شارح ہے مرا قال

نہ تھی تدبیر کو موجب جو تقدیر
نہ بن آئی ہماری یہ بھی تدبیر

کیا انکار جینے یہ سمجھ کر
اگر مجھسے پڑھیگا وہ ستمگر

جو دیکھیگا اوسے ہوگا شیدا
رقیب اپنا کرون آپی سے پیدا

مین اپنا عشق ہون سب سے چھپاتا
کسیکو مین نہین اپنی سناتا

سوا اوسکے بڑا خطرہ یہی تھا
نہو جا اور کوئی عاشق مبادا

کمال عشق جسکو جسقدر ہے
اوسے رشک رقابت بیشتر ہے

اگر پاوین رقیبون پر وہ قابو
کرین دو ٹکڑے اوسکے دست و بازو

نہو تا گر مرے دلکو یہ وسواس
صنم کو مین پڑھاتا اپنے ہی پاس

محبت کا یہی ہے پاس دیکھا
شریک اپنا نہین جاتا ہے دیکھا

ہوا تب اوسکے کہنے سے مین ساکت
ہوئی دانائی اوسکی مجھپہ ثابت

سخن در بیان التفاتی معشوق و نیافتن وصول تا [illegible] عاشق [illegible]
و آنرا از صورت بمعنی و بیان حقائق بی ثباتی صورت [illegible]

کدھر ای ساقی سیمین بدن ہے / کدھر [illegible]

توجہ سے ذرا ای مہربان تم / سنو عاشق کی باتیں داستان تم

ملو عاشق سے رکھتا تھا وہی ناز / تغافل کا تھا اوسکے وہی انداز

کبھی بولیگا مجھسے یار از خود / کبھی مجھپر کریگا کچھ تفقد

یہی کرتا تھا وہ دلسے مناجات / الٰہی ہو کبھی تنہا ملاقات

یہی رہتا تھا نت عاشق کو ارمان / اسی تدبیر میں پھرتا تھا حیران

خدا سے اوسنے کی اکدن یہ منت / کہ ہر آدمی اگر بندہ کی حاجت

کرے مجھسے تکلم دوستانہ / سنے منہ سے مرے میرا فسانہ

جو ایکی ہو مرا مقصود حاصل / تو صورت پر نہ دوں میں پھر کبھی دل

جو اک لحظہ میں ہو جاتی ہے فانی / عبث ہے صرف اوسمیں زندگانی

یہ سب شکلیں ہیں جیسے امواج دریا / تغیر انکا ہے اکدم میں کیا کیا

جو صورت کو نہیں ہرگز پایداری / تو حسن اوسکا کہاں ہوگا قراری

سراپا ذات جسکی ہو وہ فانی / صفت ہو اوسکی کیونکر جاودانی

گئی بچپن اور آئی جوانی / ہوئیں سب خوبیاں اکبار فانی

نہ اوس سے ابکی یاری کرے ہے / نہ کوئی نازبرداری کرے ہے

بھلا عاشق سے کوئی پوچھے تو یہ بات / جسے معشوق تم کہتے تھے وہ ذات

یہی عارض ہے یہ اور وہی رخسار / تمنا تھا تمھیں جسکا دیدار

جواب اوسکا وہ عاشق کیا کہیگا / خجالت کھائیگا اور چپ رہیگا

تسلی آکے مجھکو دو [illegible] / [illegible]

صنم کو پھر ہوا [illegible] / [illegible]

یہی عاشق کو رہتا تھا تاسف / کبھی ہوگا وہ مجھسے [illegible]

کبھی مجھسے کریگا بے حجابی / کسی دن ہوگی مجھسے [illegible]

کبھی گھر میں مرے آوے وہ تنہا / کبھی بر میں مرے آوے وہ تنہا

وہ رہتا تھا اسی باعث سے غمگین / کسی صورت نہ تھی اوسکی تسکین

صنم سے مجھسے اتنی راہ ہو جائے / کہا اپنا بیانکے مجھسے [illegible]

مصیبت سے مری وہ ہووے آگاہ / وصال اوسکا مجھے ہو [illegible]

نہیں رکھتی ہے صورت کچھ بھی ہستی / عبث نادانی ہے صورت پرستی

نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے / عبث خوبی پر اوسکے دل لگا ہے

ہو اکسی ساتھ سب [illegible] / وجود انکا نہیں [illegible]

تنک آزار میں ہو جاسکے زرد / ذرا سی بات میں ہوتا ہے دل سرد

رہے ہے جب تلک معشوق امرد / ہزاروں خوبیوں کا ہو ہے مورد

نظر پڑتا نہیں پھر کوئی طالب / ہے کی رسم عشق میں جو [illegible]

نہ کوئی ناز انکا اب سہتا ہے [illegible] / نہ کوئی اوسکو اب کہتا ہے جانان

یہ وہی شخص ہے یا ہے کوئی اور / اسی کا تم اوٹھاتے تھے کبھی جور

نہیں معلوم تمکو اب ہوا کیا / کہ کچھ اوسکی نہیں [illegible]

کیا تھا حق سے عاشق نے جو عہد / ہوئی تلخی اوسے شیرینی شہد

رہا ملتا صنم سے حسب معمول / ہوئی اکدن دعا اوسکی وہ مقبول

کرم کر ساقیا اب تو بھی مجھپر / رہیگا کب تلک ناخوش ستمگر

صنم ہے مہربان عاشق پر ابکی / ملاقات اوس سے ہوتی ہے بخوبی

رفتن عاشق بر دکان صنم و بخوبی ملاقات شدنش چنانچه بدل آرزو داشت

گیا مدت کے بعد اکبار گھر سے / ملا پھر چلکے اوس سیمبر سے

صنم نے کی بہت اوس دن تواضع / نہ تھی عاشق کو جو ہرگز توقع

کہا اک بہت روز و نیر آئے / بہت مدت میں یان تشریف لائے
تمہو ہر خیریت خوش تو رہے جی / یہ سنکر اوسنے جھک کر بندگی کی
کہا شکر خدا الحمد للہ / دعا کرتا ہی تجکو یہ ہوا خواہ
ہوا ہون بعد مدت کے قدم بوس / رہا خدمت سے جیتے جی دور افسوس
بس اس مدت ترا دیدار پایا / خدا نے پھر ترا جلوہ دکھایا
گئے تھے یاد میں تیری شب و روز / ہوا خدمت میں پھر اب بہرہ اندوز
جو کچھ وہ انکی زبان سے اوسکی یاری / کہی عاشق نے اپنے جی کی ساری
ہوا عاشق صنم سے سخت راضی / گیا بھول اوس گھڑی سب رنج ماضی
نہایت ہو گیا شاد اور خوشدل / ہوئی دل کی مراد اوسکی حاصل
تمنا اوسکے جی کی سب بر آئی / مراد اپنی جو چاہی تھا سو پائی
وہ دونون جب لگے کرنے تکلم / تکلف درمیان سے ہو گیا گم
ادھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی / ادھر ہوتی تھی اسکی سرفرازی
ادھر کرتا تھا وہ لطف و تفقد / ادھر ہوتا تھا یہ مداح و بیخود
ادھر کرتا تھا وہ الطاف بیحد / ادھر کرتا تھا یہ عجز و خوشامد
ادھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی / ادھر ہوتا تھا یہ قربان بنانی
ادھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بات / ادھر کہتا تھا یہ ہان قبلہ حاجات
ادھر کرتا تھا وہ تعظیم و تکریم / ادھر کرتا تھا یہ آداب و تسلیم
ادھر کرتا تھا وہ کیا کیا نوازش / ادھر کرتا تھا یہ کس عجب سے ستایش
غرض کیا کیسے عالم اوسگھڑی کا / صنم کی مہر عاشق پر بڑی کا
لکھون کیا یار اوسکی مین بڑائی / وہی سمجھے جو سمجھے آشنائی
تھا اوس عہد میں کوئی اوسکا ثانی / یہ کہتا ہون نہین عاشق کی زبانی
فقط اوسکی نہ صورت ہی عجب تھی / جو خوبی چاہیے سو اوسمین سب تھی
صنم تھا خوبیون میں شہرہ آفاق / عیان تھا جگ مین اوسکا حسن اخلاق
بہت معشوق دیکھے نور سے تھے / جہانمین سیکڑون اچھے سے اچھے
نہ ہو گا پر کوئی محبوب ایسا / نہ ہو گا خلق میں کوئی خوب ایسا
کوئی ایسا نہ سیمین ساق ہوگا / کسی مین یہ حسن اخلاق ہوگا
خلیق ایسا کوئی جانی نہ ہوگا / کوئی یون خندہ پیشانی نہ ہوگا
نہ پڑتی تھی کبھی بل اوسکی جبین پر / تحمل ختم تھا اوس نازنین پر
کبھی عاشق پہ جھنجھلایا نہ ہوگا / کبھی ناخوش اوسے پایا نہ ہوگا
وہ اوس روزون نہین تھا گو خوردسالا / ولی تھا عقل مین بڈھون سے بالا
سراپا دانش و ادراک تھا وہ / شعور رس ہوش مین چالاک تھا وہ
خدا نے اوسکو دی تھی خوب تمیز / بھلے کو پاس ہوتی ہی بھلی چیز
نہ تھی عاشق سے جب اسکی بھی یاری / صنم کرتا تھا کیا کیا پاسداری
قدر اوسکی کرے تھا سب سے زیادہ / سمجھ کر یہ کہ ہے اشراف زادہ
بکرتا کیون صنم عاشق کی عزت / کہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا شرافت
قدر اشراف کی کرتے وہی ہین / حقیقت مین جو مرد آدمی ہین
وگر نہ لکے ہو ہین شہر والے / نہ اونسے جو کسیکو کام ڈالے
خصوصا شوخ طفلان دکاندار / بھلا ایسے بھی کیسے ہوتے ہین یار
صنم سے خوب تھین سب شاد و ناشاد / کہ وصف اوسکا کیا سب نے ظاہر
نہ تھا کوئی واقعی اوسکے برابر / نہ ہوگا شہر مین کوئی اوس سے بہتر
صنم مین جو کہ وصف و خوبیان ہین / نہین مخفی کسی پر سب عیان ہین
فقط عاشق ثنا خوان تھا اوسکا / کہے تھا ایک جہان وصف اوسکا
مبارک تھا غرض عاشق پہ وہ روز / کہ تھا وصل صنم سے بہرہ اندوز
ہوا فضل خدا جب اوسپہ شامل / ہوا اوسکا دلی خاطر خواہ حاصل
وہ دن کا نتھی مجلس تھی دل افروز / وہ مجلس کیا تھی بزم جشن نوروز
نہ تھا نو روز وہ تھا عید کا دن / وہ روز عید تھا یا دید کا دن
کہا تک کیجیے اوسکی تعریف / صنم کیا کیا کرے تھا دلکی تالیف
وہ شیدا تھا صنم کے پاس بیٹھا / نشست بیخطر وہ سو اس بیٹھا
نہ تھا اون کوئی دشمن اور نفاقی / یہ صحبت مل گئی تھی اتفاقی
وگر نہ اوسکی وہ کان ایکدم بھی / ہجوم غیر سے خالی نہ رہتی

ہوئی بھی جو واقع وہ از بس سر راہ / ہزیمت اور نکا تھا وہی گذرگاہ
اودھر جو دیکھتا ہوتا تھا جو جو / نظر بازونکی تھی ہر آن آمد و شد
سو دہی چیزین خریدی خواہ ناخواہ / خریدار اوس سے وہ کرتا قصد کوتاہ
سو کچھ لیتے سو کچھ دیتے تھے مکار / اسی پردہ مین کرجاتی تھی دیدار
کبھی خالی نہ ہوتی اوسکی دکان / بھرے رہتے تھے وان سب جان پہچان
لگے ہی دو چار رنگ عاشق اکیلا / رہا اور سامنے صنم کے پاس بیٹھا
نظر پڑ گئے جب اوسکو اغیار / اوٹھا شیدا نے وہ آشفتہ لاچار
وہان سے اوٹھکے پھر گھر مین وہ آیا / سبب وہ خار آنکھون مین چہایا
جو آیا ہوش مین اور کم ہوا شکر / کیا غور کر ادا و کار شکر
ہوا حاصل تجھے وہ مدعا سب / نہین باقی رہا اب کچھ کی مطلب
خدا نے یون تجھے دی کامیابی / ترا مطلب ہوا حاصل شتابی
سبب عاشق سے ہو ہجران مین معدوم / سبب عاشق کی مر کے ہو محروم
وفائے عہد ہے تجکو مناسب / خدا کا شکر ہے اب تجھپہ واجب
کہا دل نے مجھے وہ عہد ہے یاد / مین حاضر ہون مجھے جو کچھ ارشاد
رہی ہے اک ہوس باقی ولیکن / نہین ہے وہ بھی ہرگز غیر ممکن
سناؤن اوس سے اپنا ماجرا سب / جو اوسکے عشق مین مجھپر ہوا سب
کیا عاشق نے تب دلسے یہ مذکور / خدا کی فضل سے یہ بھی نہین دور

علاوہ اوسکے یہ بھی ہوا ایسا کہ ناچار / سو کیون وہ ہی صنم کا تکی گرم بازار
ہو تا کچھ بھی لینا جسکو منظور / صنم کو دو بھلا ہوتا تھا منظور
سبب اک رشتہ نقشا آور یار سی / خریدار ہی تھی بل جیسا ساری
جو عاشق دیکھتا تھا یہ تماشا / سہنسی آتی تھی اوسکو بے تحاشا
کھڑا ہر رستہ تھی وان لاکون لاکھ / وہ بات رہتا تھا اک اینہ دن کچھ
سہی تب بیٹھ کے وہ منظور دیتے پھر / رہا بیٹھا صنم کے وہ برابر
صنم ہی اپنا رستہ ... / تمیز ادو تین کو جی بہر و کی اوٹھا
ہر دو ما عشاق سے کہ مشہور / رہا اوس غیبت مین بات یہ جو ہو
کہا و لیسے جو تھی تیری تمنا / خدا اسے تو جو مقصد مانگتا تھا
خدا کا شکر اب تو مری جان / کہ بر لایا وہ تیرے سارے ارمان
ہوا مقصد کسی عاشق کا ایسا / ہوا ہے کامران تجسا بھی کوئی اور
تری قسمت مین تھی یہ کامرانی / صنم نے تجھپہ کی یون مہربانی
کیا تھا عہد جو تو نے خدا سے / اوسے اب یاد کر رسم وفا سے
خدا کا شکر ہے ہوا وظیفہ / یہی ہر روز و شب اپنا وظیفہ
کہو نہین راز اپنا یار سے فاش / کسی دن اتفاق ایسا پڑے کاش
سوا اسکے نہین پھر کوئی مقصد / کہین یہ بھی میسر ہووے کہ
تجھے اک روز ہوگا یہ بھی حاصل / کریگا حق تری یہ حل مشکل

یہی عاشق کو دلسے گفتگو تھی / یہی تقریر باہم ہو بہو تھی
تجھے اک جام مے دیسا تیا اور / کہ ہے اب داستان کا آخری دور
نہین پھر دوسرے ساغر کی حاجت / اسی اک جام مین ہوگی فراغت
گیا عاشق جو پھر وان دوسرے دن / نظر آیا اوسے مقصود ممکن
صنم کو مہربان پایا بدستور / کہ نزدیک اپنے بٹھلایا بدستور

بار دیگر رفتن عاشق نزد صنم و مہربان یافتنش و عرض حال خود کردن و چند ابیات خواندن روبروے صنم و از مدعاے خود در پردہ ابیات صنم را فہمانیدن

تکلف برطرف خوف و ہراس / گیا بیٹھ آکے عاشق یار کے پاس
جو کچھ گفت و شنید انکی تھی باہم / خبر مین کیفیت سے اوسکی کیا ہم
نہ کچھ شکوہ نہ کچھ حرف گلہ تھا / کلام عشق کا یہ سلسلہ تھا
کیا تب اوسنے در خوبی تلطف / کرین ہین یار کی جیسے تواضع
سخن پر اوسکے وہ شیرین تکلم / کبھی ہنستا کبھی کرتا تبسم
صنم کا دیکھ کے یہ لطف ظاہر / ہوا عاشق بھی کچھ گستاخ آخر

یہ اوس کے جی مین پھر اس وقت آیا
یہ مثنوی جو بیان کرتا سمجھا
پہنچ کر جو شعر پڑھنے کا سبب تم
کہا اوس نے کہ ہے کیا مثنوی خوب
صنم سے جو سنی عاشق نے یہ بات
کہا وہ ایک شعر اسکا پڑھ [illegible]
صنم نے تب سمجھکر مسکرایا
وہ شعر ہے اس میں [illegible] مطلع [illegible]
جو اوس الفاظ سے ہوتا تھا مفہوم
فقط عشاق ہی سمجھے ہیں لذت
کہیں تاب ابھی ہے [illegible] اک لخت سے
کسی مستور نہیں ممکن یہ مستور
کہا عاشق نے [illegible] تنہا
نہیں عاشق کی حالت ہستی کی
سنو [illegible] مجھکو اک گھڑی کل
تصور میں تری رہتا ہوں [illegible]
یہ میں نے بارہا ہے آزمایا
جو غلطہ خواب میں ہوتا ہے باہم
وہ خوابوں سے اگر سمجھ بیان ہو
کسیکو عشق میں سچ کے گھڑی ہے
نہیں یہ واقعہ کچھ پر عجب ہے
کیا آرہی لے سنکر صنم نے
ترا سب قول ہے شایان تصدیق
صنم کی دیکھ لطف و مہربانی
ہوا گستاخ عاشق دلستان سے

کہ کہیے یہ رسمی کچھ قصہ اپنا
کہ کچھ تو کہیے اسدم راز اپنا
یہ تجھپر و مجھپے اس قصے کو اب [illegible]
مجھے یہ مثنوی ہر [illegible]
ہوا اوسے مذاق شعر اثبات
سنا دوں آپکو گر ہو ارشاد
کہا اسکو یہی حسب الحال پایا
[illegible] عبارت اوس [illegible]
تب اسکو ہوا اوس وقت معلوم
کہ عشق انکو بھی ہو گئی ہے نسبت
محبت ہوتی ہے دونوں طرف سے
کہ عاشق سے ہنو خود انکو الفت
یہی تھا فی الحقیقت زعم اپنا
سبب انکی یار پر سب اپنے جی کی
جدا آنکھوں سے تو ہو وے جو اک پل
نہیں ہوتا ہے تو ہرگز فراموش
جو شب ملنے کا تیرے دھیان آیا
نہیں ہوتا ہے بیداری میں اکرم
سحر تک تھا وہی داستان ہو
مجھے تو رات دن سوتے کٹے ہے
کہ تیری ربط باطن کا سبب ہے
کہا جو تھا ترا احوال ہم نے
محبت کا ہے یہ روداد تحقیق
ہوئی عاشق کو تازہ زندگانی
تکلف اوٹھ گیا پھر درمیان سے

بھلا کچھ تو صنم سے کہیے احوال
کہا یک شعر [illegible]
کہا عاشق [illegible]
[illegible]
ہوا [illegible]
[illegible]
صنم [illegible]
زیادہ [illegible]
اسی [illegible]
مجھے [illegible] استفسار منظور
اودھر سے [illegible]
[illegible]
پھر اس مضمون کا اک مطلع سنایا
کہا یا [illegible] گم ہو گئی تیری
[illegible]
ہری آنکھوں سے تو ایسا [illegible]
ہوا تو خواب میں اس طرح مشہور
کسو کس سے وہ اپنا عالم خواب
مگر [illegible] یہ بھلی رات
مجھے ہر خواب بیداری سے بہتر
صنم سے ربط جسکو اسقدر ہے
محب بنا تجھے ہم جانتے تھے
ہوا جب سر عاشق سے آگہ
ہوئیں ظاہر جو پنہاں [illegible]
صنم نے بھی حجاب اوس سے کیا کم

ہو جو گذرا غم میں اسکی ہمکو دوسال
لگا [illegible] کچھ پڑھنے اشعار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا عاشق [illegible]
صنم بولا [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
اور سے بھی وہ سمجھکر مسکرایا
یہ نوبت عشق میں پہونچی ہے میری
[illegible]
ہمیشہ سامنے گویا کھڑا ہے
کوئی ہو جسے بیداری میں [illegible]
بیان ہے جسکے دل ہوتا ہے بیتاب
کہ تجھسے خواب میں ہو وے ملاقات
صنم کا وصل ہوتا ہے میسر
اور سے یہ واقعہ یوں بیشتر ہے
محبت کو تری ہم جانتے تھے
ہوئی تب اوسکے جی میں جا گہ
لگے آپس میں کرنے اختلاطیں
لگے ہونے سخن یاری کے باہم

کہوں کیا اسگھڑی عاشق کی حالت / لگا تھا ہاتھ اسکے گنج دولت
وہ کہتا تھا مجھے یہ آج کا دن / بلا تشبیہ ہے معراج کا دن
نہیں کوئی آرزو اب اسکو باقی / زیادہ اس سے کیا ہوگی ترقی
جہان میں جو ہے عشاق معمور / کئے پا لینے سبھی اپنے مقصود
خدا کا فضل ہے جو مجھپے شامل / ہوئی ہیں سب مرے مقصود حاصل
لگا ہی روز جا تک وہ فارغ البال / وہان بیٹھا رہا خوش وقت و خوشحال
کہوں احوال اوسکا اب کہانتک / کہا کہنے کے لائق تھا جہانتک
پھر اسکے آگے شرح دوستی ہے / نہ دوری ہجر و رنج عاشقی ہے
نہیں کچھ دوستی کی حد و غایت / اوسی کیا کہیے جو ہو بے نہایت
یہی اوسکی حقیقت ہے عین تھی / ترقی دوستی کی دن بدن تھی
وہ جبتک شہر میں تھا اوسکا یار / ہمیشہ دیکھ آتا تھا صنم کو
بلا ناغہ وہان جاتا تھا ہر روز / وہ اکبار اوس سے مل آتا تھا ہر روز
محبت کی عجب کچھ خاصیت تھی / کہ ہر صحبت میں تازہ کیفیت تھی
لکھوں احوال ہر روزہ میں کیونکر / کہ ہوتی ہیں سیہ دفتر کے دفتر
کبھی یہ تھی حکایت ہجر و غم کی / صنم کے جور و بیداد و ستم کی
وصال و قرب میں ہوں ہم بخود اب / کہ خود یان ہم بخود ہو ہیں بتقریب
چھپا تو ہیں بیان سب اوسکا اسرار / کسی سے کچھ نہیں تھی بات اظہار
جو قرب و وصل میں تھا حال عاشق / کسی سے وہ نہیں کہتا تھا مشفق
لکھے پھر کیا کوئی بالکل حکایت / نہ یہ سوجھی ہے مجھکو کچھ روایت
نہ دیکھا پھر کسی نے اوسکو خورسند / بسر ہوتی تھی یار اوسکی کیا خوش
کسی کے اسطرح سے ہر اک کا یا رب / ہر اک کا آپکا ہو اسی ڈھب سے مطلب
الٰہی ہو مرا بھی یون ہی مقصد / تیسے میں چاہوں پاؤں اوسکو ہر دم

راہ یافتن عاشق در عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

توقع مجکو ہے اب تجھسے ساقی / کہ دیوے مجکو جام عشق باقی
پلادے وہ مے صاف طہورا / کہ دیکھوں ہر جگہ اوسکا ظہورا
کرے ہے جیسے حق فضل و عنایت / ضلالت میں اوسی سے ہے ہدایت
کرے ہے رہنمائی جسکی منظور / اوسے نزدیک کر دے ہے وہ دور
کہا عاشق نے اک دن اپنے دل میں / چھپا ہے کون اس آب و گل میں
یہ شکل خوب ہے کسنے بنائی / کرے ہے کون اسمیں دلربائی
ہوا تب دل پہ عاشق کے یہ القا / مقید میں ہے مطلق جلوہ فرما
یہ صورت میں حقیقت جلوہ گر ہے / اوسی کا حسن سب پیش نظر ہے
ہوا عاشق پہ تب یہ بھید ظاہر / کہ یہ شکلیں ہیں سب حق کی مظاہر
حقیقت گرچہ مستور میں نہاں ہے / ولیکن فی الحقیقت خود عیان ہے
حقیقت سے نہیں کوئی شکل خالی / یہ سب شکلیں ہیں ہی مثالی
حقیقت میں یہ سب موہوم ہیں سب / سوا باقی کے دیکھو اسمیں ہے کیا
یہ شکلیں اونکی جز وہمی نہیں ہیں / کہ باقی کے سوا موجود نہیں ہیں
کھلا عاشق پہ جب یہ سر مکنون / صنم کا وہ ہوا ظاہر میں ممنون
کہ اسکے عشق میں فیض علم آیا / یہ فیض اوسکی نسبت و ہیئت سے پایا
سنو موصل بحق کیوں عشق صورت / مجاز آیا ہے قنطرۃ الحقیقت
کرے ہے عشق میں جو پاکبازی / حقیقی ہووے یا عشق مجازی
نہایت عشق کی کیفیت و کہ / اوسے تب حق تعالیٰ معرفت دے
کھلی اوسپر حقیقت یہ کما ہی / صنم ہے مظہر حسن الٰہی
وہی ہے صورتوں میں ہے ہویدا / وہی ہے ہر جگہ پنہان و پیدا
وہی ہے حسن پر لیلیٰ کے مفتون / اوسی کے عشق میں تھا قیس مجنون
وہی کرتا تھا شیرین سے بھی پیدا / وہی تھا صورت خسرو و فرہاد

صنم کی شکل مین وہی نہان ہے
وہی عاشق کے پردہ مین عیان ہے

وہی ہے رنگ و بوئے لالہ و گل
وہی ہے بستہ ہوئے شور بلبل

وہی کرتا ہے زنار و وہی ہندی
وہی سوسن ہے وہی کافر ہے ہندی

فقط تنزیہ گر وصف خدا ہے
تو پھر تشبیہ مین کیا دوسرا ہے

سوا اوسکے نہ کوئی عاشق معشوق
وہی خالق وہی ہے آپ مخلوق

ہوا اس سے تو ثابت خواہ نخواہ
نہین کوئی غیر حق واللہ باللہ

اسی پندار کا ہے نام عالم
اسی سے ہے تمیز جن و آدم

اسی باعث سے ہے باہم تفاوت
کجا کعبہ کجا ہے خانہ بت

اودھر فرعون اودھر موسی بنایا
پھر ان دونونکو آپس مین لڑایا

حقیقت پر نظر کرکے جو دیکھا
ہر اک تھا مرتبے مین اپنی بر جا

حقیقت مین بری کوئی نہین شے
کہ سب اچھی کی ناقص نسبتی ہے

ولی یکسان نہین ہے کوئی مظہر
کہ دیکھو ایک سے ہے ایک بہتر

جو جمعیت خدائی اوسکو ہے
کسیفنے وہ نہین دیکھی سنی ہے

اور سبکے نور سے ہے شمع روشن
اور سبکے رنگ سے رنگین ہے گلشن

اور سبکا حسن سبکا دلربا ہے
اور سبکا عشق ہر دل مین بھرا ہے

مقید ہے وہی اور وہی مطلق
یہ ہی اس سے گر کہیے تو ہے حق

خدائی فضل سے کی جسکو تنبیہ
اوسے تشبیہ مین کی ستر تنزیہ

خدا تھا اور نہ تھا اسکی کوئی ساتھ
ازل سے تا ابد تک ہے یہی بات

یہ غیریت نہین جز وہم و پندار
ہزارون آئین جگت ہین وا اسرار

اسی پر شرع کی ہین حکم جاری
اسی پر ہے بنائی خلق ساری

غرض اسرار ہین حق کی عجایب
وہی سمجھے ہے جسکا فہم صائب

اودھر انکار اودھر پھیری تھی
تماشا تھا عجب بازیگری تھی

لیکن ہر ایک بد ہے ایک ہی نیک
نظر باطن پہ کیجے دونون ہین ایک

کہین اچھا بنا ہے بری چیز
سمجھکر دیکھ اوسکو اہل تمیز

خدا کا مظہر جامع ہے انسان
یہان ہین جمع سب ایجاب امکان

خدا کی ذات ہے انسانکو جانو
نفخت فیہ من روحی ہے یا نو

ہزارون اوسکی ہیں شان و صفاتین
کہیں اسرار کی ہم کس سے باتین

کیا ہے تونے ساقی جیسے سرشار
کھلے کہتا ہے عاشق حرف اسرار

عیان کرتا ہے وہ اسرار پنہان
ہے یہ سو وہ ہیر کی ہے مثل یان

ہوا آگہ وزیر عاشق سے سایل
کہ تیری فہم کے ہین ہم تو قایل

جو تم فرماتے ہو سو سب بجا ہے
حقیقت مین یہ حسن و عشق کیا ہے

در پرسیدن حقیقت حسن و عشق از عاشق کہ چیستند این ہر دو در حقیقت و جواب عاشق و تسلی شدن سایل از تقریر عاشق بر کیفیت

کہا یہ دونون ہین حق کی صفاتین
ہم ایسی دونون سے جیسے راتین

ازل سے تا ابد دونکا ہے ساتھ
صفت کہنے کو ہین دونون ہین اکذات

جیسے کچھ کنت کنزا سے خبر ہو
عیان یہ راز اوسپر سربسر ہو

ہنوز اپنی خدائی آپ چاہی
وہی صورت ہے انسان نین بنائی

اور سی چاہت کا یار و عشق ہے نام
محبت کا اوسی سے ہے سرانجام

صنم اوسکی نمایش کا ہے مظہر
ہوئی ہے یہ تو ثابت اپنے دلپر

نہیں انسان ان دونون سے خالی
کہ ہے وہ مظہر مخصوص و عالی

جمیل اوسکا سنا ہے نام ہمنے
ہمین آگہ کیا اس سے صنم نے

وہی سب حسن ہے اپنا دکھاتا
اوسیکو ہے جمال اپنا لبھاتا

سمجھتے ہین اسی سے جز و فنون مین
کہ حسن و عشق دونو ہیگے یون بین

ہین دونون عالم معنی سے ظاہر
نہ مجنون سے نہ ہین لیلی سے ظاہر

ہیولی سے طرح سے یہ مجکو اثبات
ہے جیون عاشق و معشوق کی ذات

یہ کیفیت نہین آتی بیان مین
وہی جانے جو عاشق ہو جہان مین

نہین ہوتا ہے عالم اونکا معشوق
کوئی ہے چند ہو وہی انکا جا سو ہی

ہیں امرد کی عاشق و معشوق مظہر
بنے ہیں یہ دقیقیں کیونسے گھر

کہا تب یہ آست اصدقنا
سمجھ شیدا ہے مجکو تیرا کہنا

دیا اک اور بھی عقدہ مجھے ہے
کہ اوسکے رفع کی قدرت تجھے ہے

کہ حسن امرد میں ہیں کیا ہے
نسا میں کیوں نہیں یہ نور خدا ہے

ہمارے جا میں ہے کسکو ترجیح
بیان اوسکا کرو ہمسے بتصحیح

شب معراج میں جب عرش اوپر
گئے رفرف پہ اکب سو پیمبر

نبی پہ کی جو حق نے اپنی اظہار
ہوا امرد کی صورت پہ نمودار

ہوئی یہ سنکے انکے دل پہ وارد
کہ ہے یہ جلوۂ حق حسن امارد

وگرنہ اوس جگہ بشکل نسا کی
پیمبر کو نظر آتی خدا کی

اسی سے ہے امارد کی یہ جاہ
ہیں امرد دوست ہو اللہ اللہ

جو امرد کی نہ صورت حق پکڑتا
صنم کی شکل پہ بندہ نہ مرتا

صنم کے عشق میں اب لیکیا کیا
ہوئی ہیں حکمتیں حق کی سوبیلا

کروں تعریف اوسکی زیادہ کیا نقل
نہ سمجھیگی وہاں ہرگز کبھی عقل

عیان ہو اوسپہ جو ہو پاک طینت
کہ ہے صورتین جیسی کی لذت

یہی ہو واقعی اصل حقیقت
یہ علم آیا تجھے تیری بدولت

کہا عاشق نے وہ بھی کیجو ارشاد
عرض کی یہ الٰہی فن کی اوستاد

نہیں جس نسا سے کچھ تجھے ذوق
کہ ہے امرد پرستی کا بہت شوق

کیا عاشق نے تجھسے یہ ارشاد
نہیں نمرود کا قصہ تجھے یاد

خدا نے جب پیا اونکو بلایا
جمال باکمال اپنا دکھایا

تجلی جو ہوئی ذات کی بشکل امرد
نہ ہو شک اسمیں کرے کافر ہے مرتد

نہیں امرد سے کوئی شکل بہتر
کہ ہیں ان بات کی شاہد پیمبر

مری امرد پرستی پر نہ کر رد
خدا اکیا اسلئے کچھ شک نہیں بیجا

خدا نے چاہی جب امرد کی صورت
نسا کی جاہ ہے سکو کیا ضرورت

صنم کو کس طرح جیسے کہے کافر
ہوا موصل بحق عاشق کا آخر

نسا پر کیوں نہ دوں امرد کو تفضیل
صفت اوسکی سنی ہمنے بتفصیل

سمجھنے کا نہیں کوئی کسی سے
یہی بہتر ترا اب چپکے رہے

در بیان خاتمہ کتاب و عذر خود از شاعران و استدعای اصلاح از ایشان و مناجات کردن از حق و سبب تصنیف مثنوی و بیان تاریخہای اتمام آن

پلادے ہے ساقیا تجھسے تو لا
نہ لائے بادہ ضائع گر اوچھالا

مجھے اب شاعروں سے ہے یہ درخواست
یہی ہے عرض میری اے کرم راست

کریں اصلاح اوسکی بے تکلف
سمجھکر منصفی سے بے توقف

مجھے دعوی نہیں ہے شاعری کا
نہیں غرہ مجھے دانشوری کا

خطا سے مجکو بھی معذور رکھیو
نظر اصلاح کی منظور رکھیو

برس ہے ایک اس عرصے کو آگئے
کیا تھا مثنوی کا قصد میں نے

نہیں ملتی تھی آگہ اتنی فرصت
کہ کیجے اس کہانی کی کتابت

سمجھ ان روز وان وقت اسکا اکثر
یہی جی میں خیال آیا مکرر

بیان کس سے کروں وہ حال درویش
غم درویش ہے ہر جان درویش

عبث کہتا ہے تو اب ہو چکی ہے
بیان بھی تو سخن کا خاتمہ ہے

کیا ہے میں نے یہ قصہ جو منظوم
اگر نقصان ہو کچھ اوسمیں معلوم

نہ کھیں جا حرف و نکتہ گیری
یہی ہے التجا شعرا سے میری

مرکب ہے خطا سے ذات انسان
تعجب کیا ہے اوس سے سہو و نقصان

نہ تھا کچھ مثنوی پر دھیان اپنا
کبھی ادھر نہ تھا میلان اپنا

شروع قصہ سابق جو کیا تھا
کہیں دو اک ورق لکھا پڑا تھا

ولی رہتا تھا یہ مرکوز خاطر
کہ اس آغاز کو کرنا ہے آخر

کہ آخر ان دنوں بیٹھے ہیں بیکار
نہیں ہرگز کسی سے کچھ سروکار

نیو جوان دونوں کا بیخ و اندوہ
سمجھو غم ہے اور فکروں کا انبوہ

کبھی دل اسی سے نہیں خالی ہے تشویش ۔ ہر دم ہے روز و شب فکر و پیش
لہذا مختصر اب یہ فکر سے جیسی ۔ یہ دل میں اپنے ٹھہرائی ہے ہم نے
فقط اب مثنوی کی فکر کیجیے ۔ الٰہی فکر اور سب بھلا دیجیے
کیا القصہ یہی ہے اپنا معمول ۔ سوا اس مثنوی کی طرف مشغول
ہوا آخر یہ قصے کا سرانجام ۔ خدا کے فضل سے پہونچا تمام

مناجات

الٰہی جس طرح تیرے کرم سے ۔ فراغت پائی میں نے اس قلم سے
مجھے دے دین و دنیا میں تو بہا کی ۔ ملے دولت جہاں کی بھی فراغی
مرادیں ہوویں میری جلد سب حاصل ۔ مری خاطر سے ہوویں لیک زائل
جو میرے دوست ہیں کر انکو دل شاد ۔ جو دشمن ہیں مرے کھو انکی بنیاد
رہیں عاشق صنم کے ساتھ خندان ۔ اور حسن و عشق ہو انکا دو چندان
کسی کے دونوں عالم میں نہ محتاج ۔ غنی کر دو انھیں ہر جنس سے آج
سخن کو میرے کر دنیا میں سرسبز ۔ قیامت تک ہی میرا اسم سرسبز
مرا اس مثنوی سے ذوق پاوے ۔ جو دیکھے اسکو خوش ہو حظ اٹھاوے
کرے اس مثنوی کی جو کوئی سیر ۔ دعا دیوے مجھے ہو عاقبت خیر
جہاں میں عمر کی کیا پائداری ۔ سخن ہے شاعروں کی یادگاری

تاریخ از مصنف قدس سرہ

ہوئی تاریخ اسکی دل کو درخواست ۔ کہ کیجیے فی البدیہہ الکم و کاست
خرد نے تب یہی فوراً رقم کی ۔ بجا ہے داستان عاشق صنم کی
١٢١٨ھ

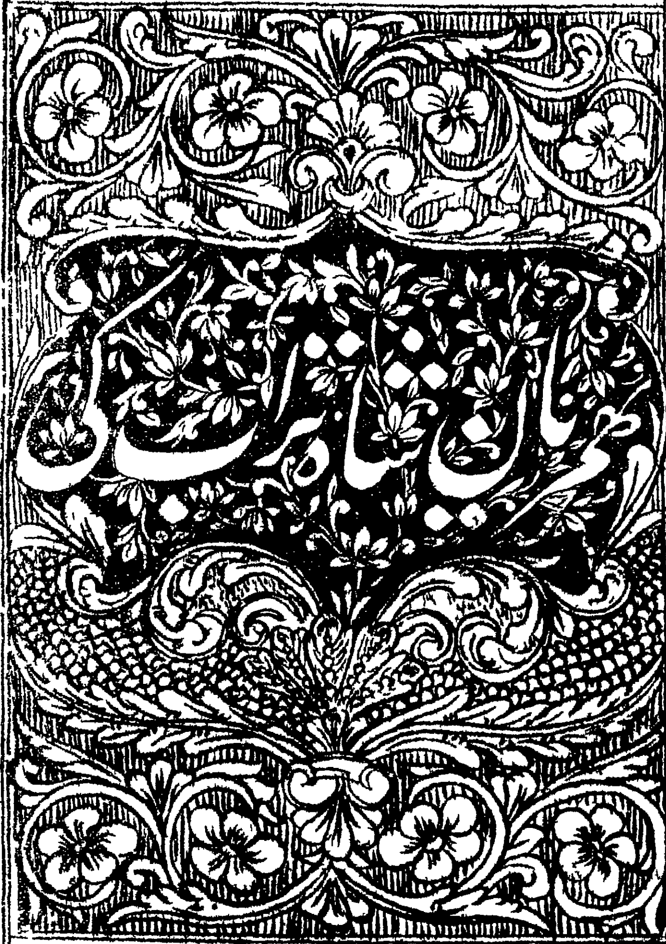
دیگر

کہا میں نے خرد سے جب یہ فی الفور ۔ کہ تاریخ اسکی کیجیے آپ کچھ اور
پر اس میں تعمیہ اک حرف کا ہو ۔ کہا اس نے کہ کیا مشکل ہے کہہ دو
بھلی یہ داستان ہے تازہ وارد ۔ ہے جسکا تعمیہ وہ نو امارد
١٢١٧ھ

تمت



بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیو بسنت بھئین سنواری — انگ چلین سب باری کنواری
کوئی عبیر لیے بھر جھوری — کوئی بنائے رہی پچکاری
کوئی بجاوت دت کوئی گاوت — کوئی ڈگر ماں ناچت ٹھاڑی
دیکھو تو کیسی بن بن آئی — سندر نار دئی کی سنواری
لال گلال لگائے مکھ پر — رنگ سے بھیجی چونر با ساری
آپ ہی سبز برغ ین دھوم مچی ہے — ہوری کھلت ہے سام بہاری
آپ بجوز ہے سبکو رنگ دے — کوہے تراب آس چتر کھلاری

ولہ

آیو رے آیو بسنت سہاون

بہیّان پکر جھبٹ چھین سلے کا مُر
گس سوہن گا بن بین سکیے تین

تورد سے رنگ مان پاک بچھوری
ہاتھ تلت ہے راوھا گوری

مان تراب گا کہنا اتنا
مان نگر بھلمان کشوری

ہو بہمت کے ڈھیٹھ لنگروا
جا تورے بھاگ مان آگ لگاؤن
یاد کر اپنی رادھاجی کو
توری پریت کا کون بھروسا

کاہیکو موکا رنگ مان بورے
بینڈ پرو ہے ناحک مورے
بھول گئی جو من سے تورے
ایک سو تورے ایک سو جورے

پیت کی ریت تراب سو سیکھے
جیت مرت جو کبھون نچھوڑے

او ننڈلال کنور برج را او
اپنی سکھی کو جاہ سو کہہ سے
تورنہ رنگ مان ہر کاہو کو
آنک نہارت تاک کے مارت
تین برج راج ترے سب یہ جا

ہوری مان ایسی دھوم مچاؤ
اور کا ایسی نہ گاری سناؤ
دیکھ سبھکے عبیر لگاؤ
یہ تو برا ہے تور سبھاؤ
کاہو تین نا تھیے بچاؤ

[illegible]

موری تو انکھ شراب سوں لاگی
کیسے کروں جیت چوری ہمارے لوگو

ہات ہات مُہو کا میسُر کنھیا
بہج یاکا اک ہم ہیں نسبت ہیں
نکسی ہوں آجی مندر سو اپنے
بہمک نہ لال گال لبسن پر

ہوں تو دیہن کی تھوری
اور نسبت ہین سانوری گوری
سا بن ہند کی چوری
آڈ جرہے اب جوڑ موری

رنگ سو جو بورے نہ موری چونریا
کھیلوں میں تراب پی ہی سنگ ہوری

سپنے مان آنکھ پیا سنگ لاگی
پیو چھوٹ کو و نہیں سہے اپنا
بھاگ تا سوئین پیا مل سب رہی
رنگ رنگ کی وسے ساری پیہرین

چونک پڑی پھر سوئی نہ جاگی
یہ سپنا کیسے کا کے آگی
جاگوں اکیلی نہیں تو ابھاگی
جو ہیں اپنے پیا رنگ پاگی

ہوں تو رہت بیراگ میں مستدین
جب سے تراب بجھے بیراگ

بھاگ جب ہوں اکیلی پیا سنگ
پھر مٹ سو موری ہی جا بے بلایے

[illegible]

اونکی بپلہ کا دکھ نہ بیجے	کھوٹ مین اپنے وام رحم گونیان

گیان ہی مین تراب سو پایرن
ہر بار ہی مین رام رہی گریبان

کیسے نہ مورا جیو گھبراسے	پیو تو کیوں ایسے رسا سے
زور دمو کا کٹت سے لندن	کو نہین لاوت پیا کو منا سے

تم رہت پیا ال سکھ مان
جا سے تراب تمھاری بلا سے

برہ کی ماری مین تو ڈری	آسے ڈلی نا ملک نیت کری
نیہ کا دکھ پیا چین چین بار ہت	سکھ نہین پاوت ایکو گھڑی
سوئے بیت مان روسے کٹت	سو پر بیت یہ کیسی پڑی
کھوسے لٹین وہ کاہو سنگھ	پڑ گئی مورے گرے پھینسری
کون تن جنجال سو نکسون	بال بال ہون بندھی سگری

کاظم چاہین تو بیت بتا ہین
تم سے تراب نہ کچھ سیری

ہمری سبھا مین وہ آوت ناہین	بیٹھ رہا سوتن کی جتھا مین

بیان راگ

کاسوکون مین لاج کی ماری
تن من جارد تراب پیا مین
کاظم شاہ دُہائی تمھاری

ولہ

[illegible]

من چنگا تو کٹھوتی مین گنگا	ہے یہ کرادت جگمین بکھانی
آگ سگے بچھسن کرتن مان	گنیون کنگا تھون ناہین پچھتانی
پیو نر موہے کی بات کہون کا	نیہ لگا سے بہت پچھتاتی

واتو رہت ہے تراب کے سنگ مان
جا کی لیے ہون منتین مانی

رسیلے پیو سنگ ہس ہس کے کھلی جھن سو نہین جگا	جو بھور ہوتی پیا سدھارو بھیو گر جوا ہمار وراگی

تراب موری تھا پیو بھو نہین موسا کو راجا گی
مین آج کیسے کہون بیکل سو ہی تو جینیک پیا سولاگی

کاسو کہون دکھ اپنو دئی	پیت نئی کی ریت نئی
ایک نجر دکھلاسے موہے مارا	کاہو جتن بھر سدھ نہ گئی
ایسے نٹھر سو کام پڑو ہے	آنکھ لگاسے نین جی سو گئی
پیت لگاتکے واسو جگ ما	ناحک مین بدنام بھئی
ورد نہین کا ہو کی جن کا	دئے گئے شو گا پیر دہی
پیر پرائی جو جانت ناہین	کیون دئی ادنکی پیر دئی
وہ نر موہی کہا نہین مانت	موہ سیا کا کو سکھی

بار بار بیتو جو الکن مان
آگ سگے واکی ... مان
موہی مورت سوہی مورت
لاج بھری پیاری ... مان

بیان ۵ تراب

ولہ

[illegible]

جب سے تراب پیا کو دیکھوں ۔ تنکو نہین مورے منکو بھاوا

کون کہے رسیا سر جا سے

کل نہین من کو بل نہین تنکو ۔ جب سے گئے تم آنکھ لگا سے
کیسے تراب پیا کو بھولوں ۔ وہ تو گیو مورے ہیئہ مین سما کے

کچھ موہی سولاگات نند تورا برنا

سو تن کے سنگ کھیل گوا وت ۔ اچھی طرح دن رات نند تورا برنا
سوئی تراب سو ہنس ہنس بولت ۔ موسے نہین مسکات نند تورا برنا

کہہ نگئے کچھ موسے سنیان

آئے ابیر سد ھارے سبیرے ۔ رہ گئی من کی من مان گوسنیان
ہے تورے ہاتھ درشن کا تم کا ۔ لاگوں تراب مین تورہی پینیان

اری موکا دکھاوری سینان کانگرا

کا ہینکو بھولی بھٹکتی پھرون مین ۔ سید ھا اودھر کا بتادی ڈگرا
مان ہان تراب مین چیری ہون تیری ۔ وار ونگی تجھ پر تن من سگرا

ولہ

کانھ کنور کے کارن رادھا ۔ تن سے بھلی پیری دبری

مورا سندر روا اَر طوجن سونا
بھول گئی گس سُرت اُو دھر کی
بات چلن بھیو دو بھر ہمکا
تم بیعت کا طم کا گو پکا رون
دکھ کی بھا ر پرت ہے دیکھو

دیکھو تو آسے اٹریا بھری
کاہے نہ لیت کبریا ہمسری
چھینکے بین بیری ڈگر تیرن
کون سنے یہ گھریا ہمری
بیچے بنا دے چونریا ہمری

یا ہی عرج ہے تراب کی چھرت
یار لگا و تو ریا ہمسری

کیسے مین لاگون پیا کے گروا
کہ نبتن سو کہہ منتین سو
بیری نند یار ہے بن جیا نلت
چین سو سوئی تراب پیا سنگ

جھبجھ جھبجھ جات سنگ کا بیروا
آئے جو مورے مندروا پیروا
سوئے سنیا یون مین ایکو بیروا
موند کے اپنے دسو دوروا

واکے تو منکو سنین غم تنکو
شکی رہے اُس مورا جیروا

مور نینہ لاگیں گونیان کہوا بسنگ کاہر
ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ما ہے

مین تراب کی ہون پیاری مو را جی ہی کا جاسے
چہ کنم کہ چشم بد بین نکند بکس نگاہے

[illegible]

تب ارنگ جیسے تراب سے آ کے	
نوآ پیار رنگ کی دری بہار	

کیسے پرے کل جیب کو ہمارے	ستار پچھڑ گئے ہم پیار سے
لکھ ہیرتا دن بیتن سکر	ریون کٹت ہے گن گن تارے
ہئی اندائیں ان [illegible]	[illegible] جیب سو [illegible]
تھاک گیون کہہ کہکے سندیا	کہہ کہکے تھیپیار ہم تو ہارے

جوڑے آوت تراب پیا کو
برسن دار پرتن من وارے

موری بھاشن کا مکھ کہت ہے	مین توری بات پرکان نہ دہون
آن بان ہری یا سبے	تیک سکے درس کیجو آن نہ دہون
جان سکے مرے وہ جان کہت ہے	کیسے کہون [illegible] جان نہ دہون

وارد تگی جان تراب پیا پر
جان دیون پرجان نہ دہون

کا مکھ سے [illegible] کہت [illegible]	کان کی جیسی ہیں جات
نینہ کا گاکو لگو ہردے مان	مان کی بسیہ سی ہیں جات

[illegible]

جان دے موکا تراب صبر کر	جان لیہوں ایمان نہ لیہوں

نیناں تو لاگے ہمار سے بجوگ

موکو اوٹھت ہے بیراں چھوٹت ہے	جب سدا آوت ہے وہ سنجوگ
ہیں دکھ مارے کھڑی روٹت ہوں	ناتک ہنست ہیں سو کا لوگ
ہوں تو مرت ہوں درس کی بھونکی	موکا دکھ کا نہ موہیں تھوگ
او کہے ایک تراب چلیت نان	پیو کا برد کا ان جیو کا ہے روگ

ملار

جا رے تنگوا لے آو کہو سریا	بلنب رہے پیا کو کی نگریا
آوت بینگھو ہیں جات جتا دن	چھاے رہی یا ہی دیس بدریا
آوت آوت برسن لاگے	کا یہہ دیس کی بھوے ڈگریا
پپیہا کبہوں پیو پیو کرت ہے	ہیں تو رٹت ہوں آٹھو پہریا
سکھ ہیرت موہے کل نہیں لیہت	کہن آنگن کہن جاوں اٹریا
آپ نہ آبے نہ پتیاں بھیجی	بیتی ہے بر کھا یوں ہی سگریا

کو سمجھاوے تراب پیا کو
کو تو نا ہیں واکو دوسریا

پیڑ ھو کے پرا دیکھ سکھی ری سنیان برس کہان کا ساون	آورت ہے کوئی کاگا بولا نندن جی گر رہت ہے مگولا

ڈور لگی ہے تراب سو موری
کیسے اکیلی مین جھولون ہنڈولا

ہو نر موہی کہان بلنبہاے پیو بن روے کلت ہو نندن	لاگو اساڑھ تم اجہون نہ آسے رت برکھا مو ہین کچھ نہ سہاے

کو لے آوسے تراب پیا کو
وہ تو پڑی رہین بس مین پراے

بیچ وگر بھیجت ہون ھارری کاسو کہون چھلے ہان بیٹھی ہون نکسی ہون ہان اکیلی مندر سو کاکو پکارون مین دئی مارمی	پائون کنیت کیون جی سو ہار بات نہین کو و بوجھن ہار ساتھی رہے سب وا ہی پار کو و سنت نا موری گہار

کربن کون تراب کھسبرلے
کاملم پیر کی مین بلہار

سکھ جو برسات کا قسمت مین نہین سہ بدا	بھری برکھا منہ پردیسی بھیو موسی بدا

مھندی

لال بنی کی سے او مھندی

وا تو لگو ہے تراب کے گروا
جاسو لگی توری آس سکھی ری

گھاو لگا وت ہیہ مان کا ری	یہ تو لی ماری بدریا کاری
برتست ہی مان تم گھر نا ہین	ترست ہے برہن دکھیاری
سند پرت ہیہ آگ لگت ہے	تر تر وا آنسوان بھیجیت ساری
برسن مان کو درسن پاوے	ہو تو نینا یون اکیو باری
درو تراب کی کا جانے دو	دیکھے جو ناری ہید سوا ناری

شہانہ

دیو بنی کو سبار کبادی	بنے کو سلونا پایا بنرا
چال سہانی جلکت ہے	بنری کا من بھایا بنرا
آنکھ اوٹھا کے دیکھت ناہین	لاج بھرا نربایا بنرا
کیون نہ کہین سسرار کے سارے	ہے سر میلا لجایا بنرا
سر پیچ ساری کی لکھاو کے گاری	رس بھری رس سون رسایا بنرا
کچھ تو بنی نے کیا ہے ٹونا	بن دیکھے جو کبھایا بنرا
دیکھ تراب دعا سو تیری	کیسا بھلا بن آیا بنرا

بابل

جالن ہار بھئے ہین اجانک	رست باہی تو ری نگری سو لس رہے
سات سہیلی تا پر اکیلی	سنگ موئین کو ایک نہ دس ہے
گورہ سیالا ترا ب لگ ہے	جو کو ہی ر و سلئے وا کو نہ ہنس رہے
یہ جگ ہے سب نیہر کا گھر	تن سے جوڑ تو من سے نکس رہے

تمت

مخمس

مسکنی با ہر کسے جور و جفا ہاے دگر	بہر کجا با شد ز بیداد تو غوغا ہی دگر
مثل تو بند ستمگار ہی و خود را ئی دگر	چون تو نا ترسے نباشد گبر و ترسائی دگر

نیست در خوبان چنین شوخ و رنا ہی دگر

گر خوبکا رخ کہین ہین کیا بھلا لگتا ہی قد	خوشنما ہوتا ہی کیسا امردونکا خال و خد
خط سے ہر عارض دکھاتا ہی جوانی کی سند	سبزہ چون بالد غرور سادہ روئی کم شود

حسن مرغوبی و آ خط ست موسائی دگر

کیا شیوا او سنی ادا سے ایک دو مارے کہین	سیکڑون مردی جلائی ایکدم مین آفرین
کس طرح کہیے کہ وہ قاتل مسیحا دم نہین	تا شنیدم قم بازنی از لبش کردم یقین

مے شود پیدا بہر عہدے مسیحائی دگر

دیکھکے خوبونکی صورت بڑھتی ہین عاشق درد	زلف کو کہتے ہین کافر سب مسلمان و ہنود
پیار ہی تو تجکو نہ دکھلا اپنی کاکل کی نمود	رنگ و بو ہی زلف لیلی قیس اجنون نمود

در سواد زلف تو ہر مو سیہ ____ دگر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

شجرات سلسلۂ عالیہ قادریہ و

قلندریہ و چشتیہ و طیفوریہ و سہروردیہ

و فردوسیہ و مداریہ وغیرہ

نظم نمودۂ حضرت

شاہ تراب علی

قدس سرہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد خالق ارض و سما — هم پس از نعت محمد مصطفا

میکشم در مسلک نظم دلپذیر — مجملا نام همه پیران پیر

کاندران جمله ز لطف کارساز — از ره شاهنشاه گردیدم مجاز

اوّلا از والد خود بالیقین — آن شه کاظم رئیس العارفین

کو ز طفلی کرد ما را تربیت — در شریعت هم طریقت معرفت

بعد ازان از شاه معصوم ولی — جانشین سید باسط علی

کو مرا از لطف خود بگرفت دست — بیعتش گردیدم او پیر منست

فیضیاب از باسط آمد هر دو شاه — یک خلیفه یک خلف بی اشتباه

ابتدا از نام باسط زین سبب — گویم اندر جمله شجره بی تعب

شجرهٔ چشتیه

شاه باسط الہ یہ مرشدش … شیخ شیخ و ربّ مجتبی قدوس وشش
ہم سلام و ہم محمد قطب پیر … قطب دین ہم نجم دین و دستگیر
خضر رومی قامند رشته … قطب دین کاکی معین الدین وگر
شیخ عثمان ست ہم حاجی شریف … پیر او مودود چشتی ظریف
ہم ابو یوسف محمد با ابو … پیر او احمد که چشتی بود او
شاه بو اسحاق و علو دینور … ہم ہبیره ہم حذیفه راہبر
شاه ادہم ہم فضیل با تمیز … شیخ عبد الواحد ابن زید نیز
ہم حسن بصری و ہم شیر خدا … ہم شه کونین احمد مجتبی
بعد ازین طیفوریان را یاد گیر … ہر چه گویم نام آن پیران پیر

شجرهٔ طیفوریه

شاه باسط از الله دیه به کام … شیخ شیخ و ہم محبّ شاه امام
عبد قدوس و سلام حق گزین … ہم محمد قطب و بینا قطب دین
نجم دین و خضر رومی آخی اخی … ہم جمال الدین محمد ساوجی
شاه طیفور آنکه نامش بایزید … کو ز جعفر او ز باقر شد پدید
ہم امام زین عابد رہنما … ہم حسین و مرتضی و مصطفی
سہروردیه بگویم بعد ازین … تا شود این سلسله ہم دلنشین

شجرهٔ سہروردیه

شجرهٔ فردوسیه

بعد ازین

بعد ازین نام مداریان شنو — یاد گیر این شجرهٔ منظومه نو

شجرهٔ مداریه

شاه باسط شیخ الهدیه امام — شیخ فتح و مجتبی پیر همام

عبد قدوس ست و هم حاجی بدهن — هم ابو الفتح ست مسکین در سخن

شیخ قاسمین هم حسام الدین امام — هم بدیع و هم علم بردار نام

بعد ازان صدیق اکبر راهبر — هم امام دوسرا خیر البشر

این اصول سلسله را کردم بیان — شعبهٔ فرعند دیگر غیر ازان

جمله ها را والد و پیرم مجاز — گشته ام من هم ز هر یک سرفراز

دیگر از اولاد شاه مجتبی — شاه عبد الله نامی پیشوا

نیز هر یک را اجازت یافتم — از پی تلقین خلافت یافتم

از زعم خویش رحمان نامور — او ز شاه الهدیه مشتهر

غیر ازین اندر طریقه نقشبند — پیر گشته والد من سربلند

احمدی نامی بزرگی فاضلی — ساکن کرسی و با حق شاغلی

بود از لب آشنای والدم — والدم هم دوستش سر تا قدم

چون طریق والدم درخواستند — بی تکلف زان اجازت یافتند

هم کمال الحق حسن طاهر بخوان — حامد شه سید راجی پیر آن
هم حسام د قطب عالم هندوی — هم سراج الدین عثمان ای اخی
هم نظام الدین شیخ او فرید — آنکه قطب الدین کاکی را مرید
هم معین الدین حسن سنجری امام — شیخ عثمان هرونی عالی مقام
بعد از ان حاجی شریف زندنی — قطب دین مودود چشتی غنی
هم ابو یوسف محمد با ابو — هم ابو احمد هم از اسحاق گو
شیخ علو دینور رمشا و هم — هم هبیره هم حذیفه محترم
او هم و پیرش فضیل را اسیر — عبد واحد ابن زید ناموره
هم حسن بصری و هم شیر خدا — هم شه کونین ختم الانبیا
در طریق قادری باید شنید — آنچه از خواجه حسن بار ار رسید
اولا خواجه حسن بن بغداد — مرشدش سید علی اکبر بگو
هم محمد میر و حزب الله شاه — احمد اسد الله پیر و شمع راه
هم بهاو الدین و نجم الحق دگر — بو المکارم هم براهیم ای پسر
هم بهار الحق شطاری بخوان — هم ابو العباس احمد پیر آن
موسی هم عبد قادر بعد ازین — احمد بغدادی و شیخ امین
میر عبد القادر حسن ست و لب — محی دین بو نصر پیرش هم نفس
بو محمد صالح بغدادی امام — عبد رزاق شه عالی مقام
غوث الاعظم محی دین دستگیر — بو سعید و بو الحسن بو الفرج پیر

[illegible] باید کرد این شجرات را
از برای فاتحه فتح و [illegible]
[illegible] محمد بار صلوات و سلام
بر همه اولاد و اصحابش [illegible]

تمت

خاتمۃ الطبع مع تاریخ طبع از سحر بیان ابو ناظم مولنا محمد حامد علی خان حامد مصحح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ نظام علی شاہ آبادی تلمیذ امیر الشعرا حضرت امیر مینائی مدظلہم العالی

الحمد للہ والمنۃ کہ مجموعہ نوادر و انتخاب المشہور بہ **کلیات شاہ تراب** غفران مآب جسمین کتب ذیل شامل ہین اول دیوان جسمین ردیف وار کی غزلین ایک سے ایک عمدہ مرقوم ہین ہر غزل ہے مضامین توحید و عرفان سے بھری ہر بول چال سے لذت طریقت و حقیقت کی حاصل ہوتی ہے دوسرے مثنوی عاشق و صنم کہ بظاہر ایک افسانہ ہے مگر حقیقت مین حال حقیقت قالب مجاز مین جلوہ گر ہے تیسرے ٹھمریون کا رسالہ بھاشا زبان برج کی بولی کا قابل وجد ہے چوتھے شجرہ پیران حضرت قادریہ و چشتیہ وغیرہ بنظم تمام پیران طریقت بسلسلہ مراتب بیعت الغرض یہ وہ مجموعہ کثیر النفع و نادر الوجود ہے جسکی شان تعریف کی حد بیان سے باہر ہے لاریب کیون نہو کہ یہ کلام برکت نظام قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شمع بزم ارشاد قطب سماے ہدایت بدر سپہر حقیقت غواص محیط طریقت شاہ اقلیم قناعت و عزلت گزینی **حضرت شاہ تراب علی کاکوروی** قدس سرہ ہے جو تمامی عالم کو مرغوب ہے سارے جہان کا مطلوب ہے اور اس سے بیشتر یہ مجموعہ نادر چند بار مطبع اودھ اخبار واقع لکھنؤ ملک مقبول روزگار عالیجناب معلی القاب **منشی نول کشور صاحب سی آئی ای** دام اقبالہم مین چھپا اور اب حسب اصرار شائقین باہتمام **شاخ** مطبع موصوف واقع کانپور ماہ نومبر ۱۸۹۲ع مین بار اول طبع ہوا۔

قطعہ تاریخ طبع

بحمد اللہ مطبوع حسن پسند · کلام پیشواے اہل عالم
بمنقوطہ نوشتم سال طبعش · کلام مقتداے اہل عالم

سنہ ۱۳۱۰ ہجری